اُردو شرح

دیوانِ متنبی

شارح
مولانا اسیر ادروی
اُستاذ جامع اسلامیہ ریوڑی تالاب بنارس

MAKTABA-E-REHMANIA
مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

شرح اردو

دیوانِ متنبی

شارح

مولانا اسیرادروی
اُستاذ جامع اسلامیہ ریوڑی تالاب بنارس

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

نام کتاب: .... شرح اُردو دیوانِ متنبی

شارح: .... مولانا اسیر ادروی
اُستاذ جامعہ اسلامیہ ریوڑی تالاب بنارس

ناشر: .... مکتبہ رحمانیہ

مطبع: .... لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہوسکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

فہرست مضامین شرح دیوان متنبی

نمبر شمار	مضامین	صفحہ

نمبر شمار	مضامین	صفحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

متنبّی

حیات اور شاعری

متنبّی کا نام ابو الطیب احمد بن حسین بن حسن بن عبد الصمد جعفی کندی کوفی ہے لیکن وہ دنیائے ادب میں صرف متنبی کے نام سے مشہور ہے جس کو اس نے نہ کبھی استعمال کیا اور نہ کہیں اپنا تعارف کراتے ہوئے اس نے اپنے کو متنبی کہا، نہ اس نے اپنی مرضی سے یہ نام اختیار کیا لیکن اصل نام کے بجائے دوسروں کے زبردستی دیئے ہوئے اس خطاب سے آج عربی شاعری کا ایک قادر الکلام، پُرگو، عظیم المرتبت استاذ اور قدآور شاعر مشہور ہے۔

اس کی پیدائش کوفہ کے ایک گاؤں کندہ میں ۳۰۳ھ میں ہوئی، بچپن کا ابتدائی زمانہ یہیں بسر ہوا، اس کا باپ ایک معمولی سقّا تھا جو محلہ والوں کے گھروں میں پانی بھرتا تھا، اس کا نام ہی عیدان سقّا مشہور ہوگیا تھا، متنبی سے جب بھی کسی نے اس کے نسب و خاندان کو پوچھا تو اس نے مبہم اور ٹالنے والا ہی جواب دیا اور کبھی نہیں بتایا کہ میرا کس خاندان اور قبیلہ سے تعلق ہے، اگر کبھی اس طرح کے سوالات سے تنگ آجاتا تو کہہ دیتا کہ اگر میں زندہ رہا تو بہت جلد میرے نیزے کی نوک تم کو میرا نسب نامہ بتادے گی۔

بچپن ہی سے بہت ذہین و فطین تھا، کم عمری ہی میں شام چلا گیا اور عمر کا

ابتدائی حصہ وہاں کی علمی و ادبی فضا میں گزارا، سن شعور کو پہنچنے کے بعد مشہور اساتذۂ فن سے ملاقاتیں کیں اور ان سے استفادہ کیا، زجاج، ابن السراج ابوالحسن اخفش، ابوبکر محمد بن درید اور ابوعلی فارسی جو اپنے فن کے استاذ اور اپنے زمانہ کے امام تھے ان سب سے اس کے تعلقات ہی نہیں رہے بلکہ ان کو اپنی صلاحیت و قابلیت سے متاثر بھی کرتا رہا، امام فن ابوعلی فارسی کا بیان ہے کہ میں نے اس سے ایک دن امتحاناً کہ عربی میں فِعلیٰ کے وزن پر کتنی جمعیں آتی ہیں تو متنبی نے بلا تامل اور برجستہ کہا حجلیٰ اور ظربیٰ۔ بات ختم ہوگئی۔ ابوعلی فارسی کہتے ہیں کہ اس گفتگو کے بعد میں نے تین دن اور تین رات مسلسل لغت کی کتابوں کو چھان مارا کہ ان دو جمعوں کے علاوہ تیسری جمع تلاش کرلوں مگر میں ناکام رہا اور متنبی نے جتنی بات کہدی تھی وہ پتھر کی لکیر بن گئی۔

اس کی ذہانت و فطانت اور سرعت حفظ کے حیرت ناک اور تعجب خیز واقعات بیان کئے جاتے ہیں لیکن ان واقعات کو بیان کرنے والے مشاہیر علم و فن ہیں اس لئے اس کو تسلیم کئے بغیر چارہ بھی نہیں، اس دور کے شعراء میں اس کو ممتاز اور نمایاں مقام حاصل تھا، شعراء کی فہرست میں اس کو صرف لفظ "استاذ" سے یاد کیا جاتا تھا اور نام نہیں لیا جاتا تھا، یہ اس کے کمال فن کی دلیل تھی۔

اس کو متنبی کیوں کہا جاتا ہے؟ اس کے متعلق بہت سی باتیں کہی جاتی ہیں، لیکن زیادہ مستند یہی روایت معلوم ہوتی ہے کہ اس نے کسی زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور معجزے کے نام پر کچھ کرتب بھی دکھاتے تھے، قرآن کی آیتوں کی شکل میں کچھ مسجع و مقفیٰ عبارتیں گھڑ رکھی تھیں اور لوگوں سے کہتا تھا کہ خدا کی طرف سے یہ مجھ پر وحی کی گئی ہیں، ابولولو امیر حمص کو اس کی اطلاع ملی تو اس نے ایک فوجی دستہ بھیج کر اس کے حلقہ بگوشوں کو زدوکوب کرایا اور خود متنبی گرفتار کرکے لایا گیا، اور جیل خانے بھیج دیا گیا، جیل کی اذیتوں نے نبوت کا جنون اتار دیا اور توبہ نامہ لکھ کر امیر کی خدمت میں پیش کیا تو رہائی نصیب ہوئی۔

متنبی اپنی شاعری کے دورِ شباب سے آخر عمر تک متعدد درباروں سے وابستہ رہا، جب تک اس پر انعام کی بارش ہوتی رہی مدح سرائی کرتا رہا اور جب ذرا سی بدمزگی پیدا ہوئی دربار چھوڑ دیا اور کسی دوسرے دربار سے وابستہ ہوگیا اپنی زندگی کا ایک بڑا حصّہ اس نے سیف الدولہ والیِ حلب اور کافور والی مصر کے درباروں میں گزارا۔

جیل سے رہائی کے بعد اس نے شام کے کئی امراء کی شان میں قصیدے کہے لیکن مستقل قیام نہیں کیا، ۳۳۷ھ میں ۳۴ سال کی عمر میں حلب پہنچا اور سیف الدولہ سے وابستہ ہوگیا، تین ہزار دینار سالانہ وظیفہ مقرر ہوا، اس کے علاوہ انعام واکرام اور خلعت و ہدایا بھی ملتے رہے، متنبی یہاں آکر مطمئن ہوگیا اور زندگی اطمینان سے گزرنے لگی کہ اتفاقاً ایک حادثہ ہوگیا، مشہور امام نحو ابن خالویہ اور متنبی کے درمیان سیف الدولہ کے دربار میں کچھ گرماگرم باتیں ہونے لگیں، متنبی کے ہاتھ میں کنجیوں کا گچھا تھا اس نے سیف الدولہ کے سامنے ابن خالویہ پر چلادیا جس سے اس کو زخم آگیا۔

یہ واقعہ سیف الدولہ کے لئے انتہائی ناگواری کا باعث ہوا، ان حالات میں متنبی کے لئے حلب میں قیام ممکن نہیں رہا، اس لئے نو سال کی وابستگی کے بعد ۳۴۶ھ میں کافور کے پاس مصر چلا گیا۔

کافور نے متنبی سے وعدہ کیا تھا کہ میں تمھیں کسی ریاست کا والی بنادوں گا یا کوئی بڑی جاگیر تم کو لکھ دوں گا تاکہ تم فارغ البالی سے زندگی بسر کرسکو، لیکن کافور نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا، متنبی نے اپنے کئی قصیدوں میں اس وعدہ کی یاد دہانی کرائی ہے لیکن پھر بھی کافور نے وعدہ کا ایفا نہیں کیا، متنبی دل برداشتہ ہوگیا اور ۳۵۰ھ کے آخر میں مصر چھوڑ دیا اور کافور کی ہجو میں برجستہ اور ایک رواں دواں قصیدہ ہجائیہ لکھا جو اس کے زورِ قلم کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔

مصر سے نکلنے کے بعد اس نے دیارِ فارس کا رُخ کیا اور عضد الدولہ بن بویہ الدیلمی

کی شان میں قصیدے کہے، اس نے گراں قدر انعام دیا۔

واسط سے ۷ر رمضان ۳۵۴ھ کو واپس ہوا، مقام صافیہ میں جو بغداد کا ایک گاؤں ہے اس کی ملاقات فاتک بن ابی جہل بن خراش بن شداد الاسدی سے ہوئی جو ضبۃ بن یزید العتبی کا ماموں تھا، متنبی نے ضبہ کی ہجو میں ایک نہایت دل آزار قصیدہ لکھا تھا، قصیدہ کیا تھا زہر میں بجھا ہوا نشتر تھا، اس میں اس نے ضبہ کو وہ مغلظات سنائی ہیں کہ شرافت کان بند کر لیتی ہے اور تہذیب ناک سکوڑ لیتی ہے، اس نے ضبہ کی والدہ پر گندے اور گھناؤنے جملے کسے ہیں اور ضبہ کی ماں فاتک اسدی کی حقیقی بہن تھی، اس لئے فاتک نے جس دن اس قصیدہ کو سنا اسی دن اس نے متنبی کو قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا، وہ پندرہ بیس آدمیوں کا جتھا لے کر متنبی کی تلاش میں رہا، اتفاق سے متنبی فارس سے واپس آتے ہوئے بغداد کے قریب مل گیا، متنبی کے ساتھ اس کا لڑکا محمد اور غلام مفلح بھی تھا اور فارس کے انعام واکرام کی ساری دولت بھی اس کے ساتھ تھی، فاتک اور اس کے آدمیوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور اچانک ان پر ٹوٹ پڑے اور تینوں کو قتل کر کے ان کی لاشیں وہیں بچھا دیں۔

یہ واقعہ ۲۸ر رمضان ۳۵۴ھ کا ہے، بلبل ہزار داستان ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا اور اس کی لاش ایک ریتیلے میدان میں بے گور و کفن پڑی رہ گئی۔

کلام پر تبصرہ

متنبی کے یہاں صرف ایک صنف سخن قصیدہ ہے، اس کی پوری زندگی درباروں سے وابستگی میں گزری اور اس نے سوائے مدحیہ قصائد کے اور دوسری صنف سخن میں بہت کم طبع آزمائی کی ہے، اس نے بعض مرثیے بھی لکھے ہیں لیکن یہ مرثیہ کم اور تعزیت نامہ زیادہ ہیں، ان مرثیوں کے پڑھنے سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ اس کے دل کی آواز نہیں بلکہ یہ بھی ممدوح کی مدح سرائی کا ایک بہانہ ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کے مراثی میں سوز وگداز اور اثر انگیزی نہیں اور نہ ان کو پڑھ کر دل متاثر ہوتا ہے، جب کہ عربی شاعری میں مرثیہ مستقل ایک صنف سخن ہے اور بعض شاعروں نے تو زندگی بھر صرف مرثیے ہی لکھے ہیں، ان کے مرثیے آج بھی پڑھئے تو وہ درد وکرب صاف طور پر محسوس ہوتا ہے جو کبھی مرثیہ کہنے والے کے دل پر طاری تھا، خنساء اور متمم بن نویرہ کے مرثیے پڑھئے تو آج بھی ان میں ان شاعروں کا غم تازہ ملتا ہے۔ بخلاف متنبی کے مرثیوں کے، اس نے سیف الدولہ کی بہن خولہ کا ایک طویل مرثیہ لکھا ہے، اس کے علاوہ بھی کئی مرثیے اس کے مجموعہ کلام میں ملتے ہیں لیکن سوز وگداز جو مرثیہ کا بنیادی عنصر ہے ان کا کہیں دور دور پتہ نہیں۔

ہجونگاری جو ہر شاعری کے چہرے کا ایک بدنما داغ ہے اس میں متنبی کا زور قلم ہفت خواں طے کرتا ہوا نظر آتا ہے، قصائد مدحیہ کا تو وہ بادشاہ ہے ان قصائد کی تشبیب میں اس کی غزل گوئی کا بھی ایک دل آویز اور خوب صورت پرتو ملتا ہے اس لئے اگر متنبی کے کلام کا گہرائی سے جائزہ لیا جائے تو اس کو چار

چار خانوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، غزل، مراثی، ہجائیہ اور قصائد مدحیہ، ہم انھیں چاروں عنوانوں پر مختصر گفتگو کریں گے

متنبی بحیثیت غزل گو

پہلی صدی ہجری کے آخر میں عربی شاعری نے ایک نیا موڑ لیا، یہ وہ زمانہ ہے جب خلافت بنو امیہ کے ہاتھوں میں جا چکی تھی اور سارے عالم اسلام میں ان کی قوت و اقتدار کا سکہ رواں تھا، بنو امیہ نے بزور قوت ساری مخالف طاقتوں کو اطاعت پر مجبور کر دیا تھا اس جبر کا سب سے بڑا شکار حجاز اور خاص طور پر مدینہ تھا، حالات کے جبر نے لوگوں کے جذبات پر بندش لگا دی، ذہنی کوفت اور گھٹن کا ماحول پیدا ہو گیا، واقعات اور حادثات نے لوگوں میں بے بسی اور مجبوری کے احساس کو شدید سے شدید تر کر دیا، مدینہ اور اس کے قرب و جوار کے لوگوں نے بنو امیہ کے اقتدار کو کبھی دل سے پسند نہیں کیا اور ہمیشہ اس کی مخالفت میں سرگرم رہے اس لئے ان پر کئی بار مصیبتوں کے پہاڑ بھی ٹوٹے، تباہی و بربادی کے ہولناک حادثات سے بھی دوچار ہونا پڑا، بالآخر حالات نے ان کو شکست کے اعتراف پر مجبور کر دیا، طاقت و قوت کے فولادی ہاتھوں نے ان کی غیرت و خودداری کا گلا گھونٹ دیا اور ان کی زبانوں پر تالے چڑھا دیئے، سسک سسک کر اور گھٹ گھٹ کر جینے پر مجبور کر دیئے گئے، دبی دبی آہیں اور بجھی بجھی تمنائیں راستہ ڈھونڈتی رہیں، مگر کوئی راستہ نہیں ملا، پھر دل کا بوجھ کیسے ہلکا ہو، احساس غم کی شدت کیسے کم ہو؟ اس کے لئے اہل مدینہ نے غزل کا سہارا لیا اور جب عروس غزل وجود میں آئی تو اس کے ساتھ مغنیوں کا بھی ایک قافلہ ہمراہ ہو گیا، درد و غم کی پروردہ غزلوں اور مغنی کی سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی لے نے دھیرے دھیرے ان کو تھپکیاں دیں، دل کی سوزش نے کمی محسوس کی، جذبات کی کشمکش نے آرام پایا، شاعر غم میں ڈوب کر غزل لکھتا،

مغنی گا کر اس شراب تلخ کو دوآتشہ بنا دیتے اور اس کے کیف میں سارا مدینہ جھومنے لگتا تھا۔

اس ماحول میں جو غزل پیدا ہوئی وہ دلوں کی کسک اور جذبات کی خلش لے کر آئی، سوز و گداز اس دور کی غزل کا بنیادی عنصر تھا، زندگی کا درد ان کے اشعار میں ڈھل گیا ان کی ذہنی گھٹن ان کی غزلوں کے پیمانے میں شراب تلخ بن کر چھلکنے لگی۔

غم انسانی زندگی کا مؤثر ترین پہلو ہے، نشاط و سرور میں ڈوبے ہوئے کسی شخص کو دیکھ کر کسی کے دل پر کیف و نشاط طاری نہیں ہوتا لیکن انسانی فطرت کی خصوصیت ہے کہ دوسرے کے غم اور درد و کرب کو دیکھ کر ہر آدمی متأثر ہوتا ہے اور اس کی بھی آنکھیں بھیگ جاتی ہیں اور اس غم کی پرچھائیں تو ہر تماشائی کے دل پر پڑے بغیر نہیں رہتی ہیں، اس لئے ایسی شاعری کو اپنے دور میں بہت جلد قبولیت عامہ حاصل ہو جاتی ہے جس میں زندگی کا غم ہو چاہے وہ غم جاناں ہو یا غم دوراں اس کی ٹیس ہر دل محسوس کرتا ہے اور شاعر کا ہم نوا بن جاتا ہے۔

اس کے برخلاف نشاطیہ شاعری کہ وہ تیز خوشبوؤں کا ایک جھونکا ہے جو آیا اور وقتی طور پر نشاطِ زندگی دے کر گزر گیا، سوز و گداز کی شاعری دلوں میں ٹیس اور کسک کو جنم دیتی ہے اور جب ایسی غزلوں کو سنئیے تو محسوس ہوتا ہے کہ ایک کانٹا دل میں چبھ کر ٹوٹ گیا ہے، اس کے نتیجہ میں جو خلش پیدا ہوتی ہے وہ دیرپا ہوتی ہے اس لئے ایسی شاعری بہت جلد متأثر کرتی ہے اور دل میں اپنی جگہ بنا لیتی ہے۔

پہلی صدی ہجری کی یہ شاعری درحقیقت تتمہ ہے عرب کی اس شاعری کا جو قبل از اسلام چلی آرہی تھی اس لئے اس کا براہ راست تعلق اپنے ماضی سے تھا، اس کے بعد عربی شاعری کا ایک نیا دور شروع ہوتا ہے جو عرب کی اصلی شاعری سے بہت کچھ مختلف تھا، اب عرب و عجم کے فاصلے مٹ چکے تھے،

تہذیب و تمدن کے لین دین کے ساتھ خیالات و جذبات کا تبادلہ بڑے پیمانے پر شروع ہوگیا اور عرب کی شاعری عجم سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی، عربی شاعری کی وہ سادگی رخصت ہو چکی تھی جو کبھی اس کے چہرے کا غازہ تھی، اب زندگی کے سامنے بڑی وسیع دنیا آگئی تھی، غزل نے زندگی کے ہر ہر پہلو پر نظر ڈالی اور جو پہلو اس کے ذوق و مزاج کے مطابق نظر آیا اسے اپنا لیا، غزل شہد کی مکھی بن گئی، سیکڑوں رنگ و بو کے پھولوں سے اس کی شیرینی چرا کر لائی اور جمع کرتی رہی اور پھر اس نے شہد جیسے شیریں مشروب کا جام ارغوانی بنا کر پیش کر دیا، غزل صرف سسکنے اور گھٹ گھٹ کر جینے کا کیفیت کا اظہار اور منہ بسورنے ہی کا نام نہیں ہے بلکہ زندگی کے اور دوسرے پہلوؤں کی عکاسی بھی اس کے حدود اختیار میں ہے، اور شاعری زندگی کے ان سارے رخوں کو آئینہ دکھانے کی ذمہ داری لیتی ہے۔ تو یہ اصول بھی ہمیشہ مدنظر رکھنا ہوگا کہ ایک غزل گو شاعر زندگی کے جس پہلو کی عکاسی کرتا ہے اگر اس میں کامیاب ہے اور اس کی غزل میں وہ عناصر موجود ہیں جو ایک غزل کو غزل بناتے ہیں تو وہ اپنے وقت کا یقیناً ایک عظیم شاعر ہے اور دنیائے ادب میں عظمت و احترام کی نگاہوں سے دیکھا جائے گا۔

متنبی کا دل یقیناً درد آشنا نہیں، اس کو محبت سے دور کا واسطہ نہیں سوز و گداز اس کے دل کو چھو کر نہیں گزرا ہے وہ انتہا درجہ کا مغرور اور خود سر انسان ہے، عضد الدولہ سے وہ صاف کہہ دیتا ہے کہ میں عام شاعروں کی طرح کھڑے ہو کر قصیدہ نہیں پڑھوں گا اگر منظور ہو تو قصیدہ پیش کروں ورنہ واپس جاؤں عشق و محبت کے کوچے سے نابلد، عورت ذات سے ایک گونہ نفرت، ہوس پرستی کی لذت سے قطعاً نا آشنا، اس لئے اس کے یہاں واردات دل اور کیفیات محبت اور دو دلوں کے اس نازک رشتہ کی ترجمانی نہیں ملتی جو جان غزل ہے۔ جو شخص کہتا ہو۔

يَرُدُّ يَدًا عَنْ ثَوْبِهَا وَهُوَ قَادِرٌ
وَيَعْصِي الْهَوَىٰ فِي طَيْفِهَا وَهُوَ رَاقِدٌ

محبوبہ پہلو میں ہے لیکن ہاتھ کو گستاخی کی اجازت نہیں دیتا خواب میں بھی محبوب کے جسم مرمریں سے لطف اندوزی اس کو منظور نہیں پھر ایسے شخص کے یہاں محبت کی ان واردات کی تلاش جو دو محبت کرنے والوں کی زندگی میں پیش آتی ہیں جن کا اظہار بذات خود ایک لذت انگیز تصور ہے ریگستان میں پانی کی تلاش سے کم نہیں۔

لیکن غزل کی شاعری کے اس اہم عنصر سے تہی دست ہو کر بھی وہ غزل کو اتنا کچھ دے گیا ہے کہ اس کمی کا احساس مٹ جاتا ہے، اس کی فکر رسا اور تخیل کی بلند پروازی نے تشبیہات و تمثیلات اور خوبصورت استعارات کے ایسے زندۂ جاوید شاہکار پیش کئے ہیں جو آج ایوان غزل کی آرائش و زیبائش کے بنیادی عنصر بن گئے ہیں اور اردو فارسی کی دنیا میں سکۂ رائج الوقت ہیں اور آج بھی ان میں وہی تازگی وہی شادابی ہے جو آج سے ہزار سال پہلے تھی۔ آج متنبی کی سیکڑوں تشبیہات و تمثیلات فارسی میں ڈھل کر اردو میں منتقل ہو گئیں، اور مورث اعلیٰ کا نام لئے بغیر سرمایہ تقسیم کر لیا گیا، بخلاف ان عربی شاعروں کے جن کی غزلوں نے اپنے دور میں بہت سے دلوں میں کسک اور گداز پیدا کیا اور لوگ اس پر سر بھی دھنتے رہے لیکن وہ وقت کی آواز تھی وقت کے ساتھ گئی اور مستقبل کے لئے انھوں نے کچھ بھی نہیں چھوڑا، آج ان کی تشبیہات و تمثیلات کا کہیں وجود نہیں، ان کی غزلیں ان کی ذاتی درد و غم کی داستان بن کر رہ گئیں، مستقبل کے لئے ان کے پاس کچھ نہیں تھا کیوں کہ وہ قدامت پرستار رہے اور ماضی سے اپنا ناطہ نہ توڑ سکے، متنبی نے ماضی کی طرف نہیں مستقبل کی طرف دیکھا اس لئے زندۂ جاوید ہو گیا۔

متنبی چوتھی صدی ہجری کی ابتدا کا شاعر ہے، عربی حکومت کا مرکز حجاز و شام نہیں بغداد قرار پا چکا تھا یہاں عجم سے اس قدر اختلاط ہوا کہ عربوں کا سارا

تمدن ہی بدل گیا خود اس کے ساتھ شاعری بھی سرے سے بدل گئی ، خیالات طرزادا، استعارات و تشبیہات ، نوعیت مضامین ، قصائد و غزل کا سرمایۂ خمیر سب کا سب بدل گیا ، عرب کی جاہلی شاعری کی سادگی کلی طور پر رخصت ہو چکی تھی ، حقیقت نگاری جو جاہلی شعراء کا طرۂ امتیاز تھا وہ کب کی رختِ سفر باندھ چکی تھی ، عباسی حکومت کے شاندار تمدن ، مسلم بادشاہوں کے شاہانہ کروفر، عوام کی خوش حالی اور فارغ البالی نے اپنا رنگ جما لیا تھا ، بود و باش ، لباس ، تعمیرات ہر چیز میں نزاکت و لطافت آچکی تھی اس لئے شعراء میں بھی نازک خیالی اور مبالغہ آرائی پورے عروج پر تھی ، پھر بھی غزل کے لئے فضا سازگار رہتے ہوئے وہ غزل پیدا نہ ہو سکی جسے متنبی نے اپنے قصائد کی تشبیب کے لباس میں دنیا کے سامنے پیش کیا ، تاریخ میں جنسی محبت کی چند رنگین اور شوخ داستانیں ضرور ملیں گی ، جو شاعری کے لباس حریری میں سامنے آئیں ، لیکن جسے غزل کہتے ہیں اس کی نقاب کشائی کو ایسے ہاتھوں کی اب بھی ضرورت تھی جو غزل کی آبرو کو چار چاند لگا سکے ۔ اتفاق سے عربی شاعری کو متنبی مل گیا جس نے اس لعبتِ حمیر کے نوک پلک کو سنوارا ، اس کی آنکھوں میں وہ جادو پیدا کیا کہ ہر ایک اس کا دیوانہ ہو گیا ، عرب و عجم کی نگاہیں اس کی طرف مڑ گئیں ، حد یہ ہے کہ فارسی شاعری جو ابھی اپنے بچپن کے دن گذار رہی تھی ، اس نے متنبی سے اس کی تشبیہات اس کے استعارات اس کے خیالات یہاں تک کہ اس نے قصیدوں کے بہت سے مصرعے اور بحریں تک مستعار لے لی ، اس لئے کہ متنبی کی شاعری عرب و عجم کا سنگم بن چکی تھی ، اگر وہ ایک طرف عرب شاعروں کی طرح پہاڑوں کی بلندی ، چشموں کی روانی ، بادلوں کی جھڑی ، لوؤں کی لپیٹ ، بادسموم کے جھونکے ، اونٹوں کے ڈیل ڈول ، گھوڑوں کی تیز رفتاری ، سفر کی دشواریاں ، دیارِ حبیب کے کھنڈر ، اور ویرانیاں دکھاتا ہے تو دوسری طرف محبوب کی مخمور آنکھوں کے سرخ ڈوروں کو تلوار بھی کہتا ہے جو اس کے خونِ تمنا سے ہر دم سرخ رہتی ہے ، محبوبہ

کے زلف دراز کو شب ہجراں کی درازی سے جوڑتا ہے، یہ سب عجم کا عطیہ ہیں، یہی وجہ ہے کہ متنبی کے زمانے اور مابعد کے جتنے شعراء ہیں سب نے دانستہ یانادانستہ متنبی کی اتباع کی ہے۔ فارسی شاعروں کے سامنے جن شاعروں کے جو نمونے تھے وہ متنبی، ابوتمام اور بحتری کے نمونے تھے، لیکن جس نے سب سے زیادہ فارسی شعراء کو متاثر کیا ہے وہ متنبی ہے اس لئے کہ جن گل بوٹوں سے اس نے عروس شاعری کو سنوارا ہے وہ سب اس نے عجم کے چمنستانوں سے حاصل کیا ہے۔ میں متنبی کے غزل کے کچھ نمونے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں، آپ دیکھیں کہ آج سے ہزار سال پہلے جو تشبیہات و تمثیلات متنبی کی قوت تخیلہ نے دنیا کے سامنے پیش کی تھیں، آج بھی ان میں وہی جاذبیت و دلکشی، وہی حسن ولطافت وہی تازگی و پاکیزگی موجود ہے جو پہلے تھی۔

محاکات

شاعری درحقیقت محاکات اور تخیل کے بہترین استعمال کا نام ہے، محاکات کا مطلب یہ ہے کہ کسی چیز یا کسی حالت کو اس طرح ادا کیا جائے کہ اس شے یا اس حالت کی ہو بہو تصویر آنکھوں کے سامنے آجائے۔ متنبی کا ایک شعر ہے۔

حَاوَلْنَ تَفْدِيَتِيْ وَخِفْنَ مُرَاقِبًا
فَوَضَعْنَ اَيْدِيَهُنَّ فَوْقَ تَرَائِبَا

ان حسینوں نے اظہار محبت کرنا چاہا، لیکن لوگوں کی موجودگی سے ڈرتی رہیں، اس لئے اپنے ہاتھ سینے پر رکھ دیئے۔ اس سے پہلے متنبی نے بتایا ہے کہ قافلہ پابہ رکاب ہے، سواریاں تیار ہو رہی ہیں، یہ حسن وجمال کے سورج و چاند جلد ہی غروب ہوجانے والے ہیں، قافلہ والے ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں، عورتوں کا جھرمٹ ایک طرف ہے، محبوبہ کی جدائی کے اس دل دوز منظر میں عاشق بجھے دل کے ساتھ ایک طرف کھڑا ہے اور افسردہ نگاہوں سے محبوبہ کو داستان غم سنا رہا ہے بالمشافہہ گفتگو کا موقع نہیں، محبوبہ بھی بے چین ہے کہ عاشق کی دل دہی اور تسلی کے لئے دو لفظ کہدے

مگر اس مجمع میں زبان سے کچھ کہنے کی گنجائش نہیں، اس لئے اس نے اپنا ہاتھ سینے پر رکھ کر اشارہ کیا کہ میرا دل بھی اس جدائی پر تم سے کم نہیں تڑپ رہا ہے مگر مجبوری ہے، اس پورے منظر کو آپ تصور کی نگاہوں کے سامنے رکھئے پھر متنبی کا شعر پڑھئے۔

واقعہ کی کتنی سچی اور واضح تصویر ہے اور روزمرہ کی حقیقت کی کتنی خوبصورت اور کتنی صحیح عکاسی کی گئی ہے۔

وصال

غزل کی شاعری کا ایک ضروری عنوان وصال ہے اور مسلمات شاعری میں سے ہے کہ وصال دشوار ہے، اس کو اردو فارسی شاعروں نے ہزاروں طرح سے بیان کیا ہے، لیکن یہ بات متنبی نے جس تمثیل سے ثابت کی ہے وہ ہر ایک کا مشاہدہ ہے۔

كَأَنَّهَا الشَّمْسُ يُعْيِي كَفَّ قَابِضِهِ

شُعَاعُهَا وَيَرَاهُ الطَّرْفُ مُقْتَرِبًا

محبوبہ چمکتے ہوئے سورج کی کرن ہے جو ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہے لیکن ہم اس کو ہاتھوں سے پکڑنا چاہیں تو کبھی نہیں پکڑ سکتے۔ اسی طرح محبوبہ نگاہوں کے سامنے موجود بھی ہو تب بھی اس سے وصال اسی طرح ناممکن ہے جیسے سورج کی کرن کو مٹھی میں پکڑ لینا۔ محبوب کو سورج کی کرن سے تشبیہ دینا اس کے جلووں کو سورج کی کرن کہنا بذات خود ایک خوبصورت طرز ادا ہے۔

چہرہ اور چاند

محبوب کے رخ زیبا کو چاند سورج سے تشبیہ دی جاتی ہے، یہ بات متنبی نے ہزار سال پہلے کہہ چکا ہے اور بڑی خوبصورتی سے کہا ہے۔

محبوبہ چاندنی رات میں نکل آئی اور چاند کے سامنے رخ کر کے کھڑی ہو گئی تو میری نگاہوں نے حیرت ناک معجزہ دیکھا کہ ایک ہی وقت میں دو دو چاند نکل آئے ہیں۔

متنبی نے اپنے ایک شعر کے ذریعہ چار اہم تشبیہات و تمثیلات مستقبل کے حوالہ کیں، وہ کہتا ہے۔

بَدَتْ قَمَرًا وَمَالَتْ خُوطَ بَانٍ
وَفَاحَتْ عَنْبَرًا وَرَنَتْ غَزَالاً

چہرہ چاند، قد زیبا میں شاخ صنوبر کی لچک، جسم مرمریں سے عنبر کی اٹھتی ہوئی خوشبو اور جنگلی ہرن کی طرح کجراری آنکھوں سے دیکھنے کا انداز لے کر وہ سامنے آئی، محبوبہ کے سامنے آنے کا منظر جہاں محاکات کی ایک خوب صورت مثال ہے، وہیں اردو فارسی شاعری کے لئے کتنے خام مواد فراہم کئے ہیں۔

چشم غزالاں

چشم غزالاں ہماری شاعری کی مشہور ترکیب ہے، محبوب کی آنکھوں کو ہرن کی آنکھ سے تشبیہ دی جاتی ہے، عربی شاعری میں پہلے محبوبہ کی آنکھوں کو نیل گائے کی آنکھ سے اور محبوبہ کی گردن کو ہرن کی گردن سے تشبیہ دی جاتی تھی، لیکن متنبی نے چشم غزالاں کی ترکیب اختیار کی، وہ کہتا ہے۔

فَاسْقِنِيهَا فِدًى لِعَيْنَيْكَ نَفْسِي
مِنْ غَزَالٍ وَطَارِفِي وَتَلِيدِي

تو اپنی ہرن جیسی آنکھوں سے مجھے سیراب کر دے، ان آنکھوں پر میری جان و مال اور ساری کائنات قربان ہو جائے، چشم غزالاں کی ترکیب کے علاوہ اس میں ایک پہلو آنکھوں سے شراب پلانے کا پیدا ہوا، جو بعد میں سیکڑوں خیالات کا سرچشمہ بنا: آنکھوں کو پیمانہ کہا گیا اور میخانہ بھی۔ آنکھوں کے لئے چشم مے گوں، میکدہ بردوش، چشم مخمور، چشم خمار آگیں کی خوب صورت ترکیبیں یہیں سے پیدا ہوئیں لیکن اور بعد کے شعراء نے اسی کو

بڑھا کر کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔

میخانہ بدوش آنکھیں

متنبی نے ایک دوسرے شعر میں نہ صرف آنکھوں کو میخانہ بدوش کہا بلکہ اس چشم مے گوں کا دیکھ لینا بھی خمار و نشاط پیدا کرنے کے لئے کافی سمجھا، اس کا شعر ہے۔

کانما تدھا اذا تفتلت
سکران من خمر طرفہا ثمل

خرام ناز کے وقت اس کے قدم میں شرابیوں جیسی لڑکھڑاہٹ کیوں ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے قد نے اس کی آنکھوں کی شراب پی لی ہے جس کی وجہ سے اس کی رفتار میں بدمستی کے آثار نمایاں ہیں، محبوبہ کا خود قد، محبوبہ کی آنکھ کے شراب خانے سے بدمست ہو جاتا ہے اور دونوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے اس لئے محبوبہ خرام ناز میں ایک بدمست شرابی کی لڑکھڑاہٹ ہمیشہ پائی جائیگی۔

قاتل نگاہیں

ہماری شاعری میں محبوبہ کا نام قاتل بھی رکھا گیا ہے، پھر اس لفظ قاتل کی وجہ سے سیکڑوں خیالات پیدا ہوئے دامن پر خون کے چھینٹے پڑنا، گردن پر خون ہونا وغیرہ وغیرہ، اس طرح کے بہت سے پہلو ہماری شاعری نے تراشے ہیں، غزل کو متنبی کی یہ دین ہے، وہ کہتا ہے۔

ان التی سَفَکَتْ دمی بجُفُونِہا
لَمْ تَدْرِاَنَّ دمی الذی تتقلد

اس کی قاتل نگاہوں نے میرا خون بہا دیا، اور یہ نہیں سمجھا کہ میرا خون اس کی گردن پر بار بن جائے گا۔

بعض خوب صورت آنکھوں میں سرخ ڈورے ہوتے ہیں جو خمار آگیں آنکھوں

کو شرابِ احمریں کا چھلکتا ہوا جام بنا دیتے ہیں لیکن متنبی کی نگاہ میں محبوبہ کی آنکھوں کے سرخ ڈورے کیا ہیں ؟ اس کی زبانی سنیئے۔

رأین التی للسّحرِ فی لحظاتہا
سُیُوفٌ ظُباہا من دمی ابداً حُمرٌ

ملامت کرنے والی عورتوں نے دیکھا کہ اس کی چشم فسوں ساز میں جادو کی ایسی تلواریں ہیں جن کی دھاریں مرے خون سے ہمیشہ سرخ رہتی ہیں یعنی محبوبہ کی جادو بھری نگاہیں ہمیشہ شمشیر بدست رہتی ہیں اور آنکھوں کے سرخ ڈورے درحقیقت تلواروں کی دھاریں ہیں جو عاشق کے خون سے ہمیشہ سرخ ہی رہتی ہیں۔

زلف شب گوں

زلفوں کی سیاہی کو رات سے تشبیہ دی جاتی ہے ، زلف شب گوں وغیرہ کی ترکیبیں اسی لئے وجود میں آئی ہیں۔ متنبی ہزار برس پہلے اس نادر تشبیہ کو اپنی غزل میں پیش کر چکا ہے اور بہت خوب صورت انداز میں پیش کیا ہے۔

کشَفَتْ ثلاثَ ذوائبٍ من شعرِہا
فی لَیْلَۃٍ فأرَتْ لیالی أرْبَعا

محبوبہ نے ایک رات اپنے بالوں کی تینوں چوٹیاں کھول کر مجھے ایک رات میں چار راتیں دکھائی دیں ، زلفوں کی ہر چوٹی الگ الگ سیاہی میں تین راتیں بن گئیں اور ایک قدرتی رات ، اس طرح ایک رات میں چار راتیں جمع ہو گئیں۔

زلف دراز

زلف دراز کی شبِ ہجراں کی درازی سے تشبیہ کی پہلی مثال ہم کو متنبی کے یہاں ملتی ہے ، اس کا شعر ہے۔

حَکَیْتَ یا لَیْلُ فَرْعَہا الوَارِدْ
فَاحْکِ نَوَاہا لِجَفْنِیَ السَّاہِدْ

اے شب ہجر تو نے اپنی درازی میں محبوبہ کی زلف درازی کی تو نقالی کرلی، میری بیدار آنکھوں نے جو محبوبہ کی دوری ہے، اس درازی کی تو نے نقالی کیوں نہیں کی؟ کیوں کہ زلفوں کی درازی اور سیاہی میں تو اس کے مشابہ ہوگئی، لیکن میری اور محبوبہ کی دوری کی درازی بھی اس میں شامل کرلیتی تو کیا بُرا تھا؟

ایک شعر میں زلفوں کی درازی اور اس کی سیاہی کی کیا عمدہ توجیہ کی ہے۔

وضفرن غدائر لا لحسن
ولكن خفن فى الشعرا الضلالا

ان حسینوں نے اپنی زلفوں کی چوٹیاں اس لئے نہیں بنائی ہیں کہ ان سے ان کے حسن میں کوئی اضافہ ہوجائے گا، ان کو اس کی ضرورت ہی نہیں ہے، وہ مزید کسی آرائش کی محتاج نہیں، انھوں نے بالوں کی چوٹیاں گوندھ کر اس لئے سمیٹ لیا ہے کہ اگر اس زلف دراز کو کھلا ہوا چھوڑ دیتی ہیں تو وہ اتنی لمبی اور اتنی گھنی اور اتنی سیاہ ہیں کہ ان میں ان کو خود گم ہوجانے کا اندیشہ ہے، اس لئے ان کی چوٹیاں بنا رہی ہیں۔

زلف مشکیں اور زلف معنبر

زلف مشکبو اور گیسوئے معنبر کا تصور متنبی کے یہاں پہلے سے موجود ہے جو آج زلف عنبر فشاں گیسوئے مشکبو وغیرہ کی ترکیبوں سے ادا کیا جاتا ہے، اس کے یہ اشعار ملاحظہ ہوں۔

ذَاتَ فَرْعٍ كَأَنَّمَا ضُرِبَ الْعَنْبَرُ
فِيهِ بِمَاءِ وَرْدٍ وَعُودِ
حَالِكٍ كَالْغُدَافِ جَثْلٍ دَجُوجِيٍّ
أَثِيثٍ جَعْدٍ بِلَا تَجْعِيدِ
تَحْمِلُ الْمِسْكَ مِنْ غَدَائِرِهَا
الرِّيحُ وَتَفْتَرُّ عَنْ شَتِيتٍ بَرُودِ

اس کی زلف عنبریں سے خوشبو کی ایسی لپٹیں اٹھتی ہیں جیسے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر عرق گلاب چھڑک دیا گیا ہے اور عنبر و عود کی دھونی دی گئی ہے، کالے کوے کی طرح سیاہ، نہایت ہی گھنے، تاریک، گنجان اور قدرتی لہر دار ہیں، اس کی زلف مشکبو سے ہوا خوشبو چراتی رہتی ہے، وہ اولے جیسے سفید دانتوں سے مسکراتی رہتی ہے۔

نقاب حسن

محبوبہ کا پردہ نشین ہونا اور پردہ سے اس کی تجلیوں اور جلوہ سامانیوں کا اظہار مختلف تمثیلوں سے بیان کیا جاتا ہے لیکن متنبی نے محبوب کے پردے کی جو مثال دی ہے وہ مشاہدہ کی چیز ہے اور ایک واضح حقیقت و واقعیت بھی پیش کرتی ہے۔

كَأَنَّ نِقَابَهَا غَيْمٌ رَقِيقٌ
يُضِيءُ بِمَنْعِهِ الْبَدْرَ الطُّلُوعَا

محبوبہ کے رخ زیبا پر نقاب اس طرح ہے جیسے چودھویں کے چاند پر ایک ہلکی سی بدلی آگئی ہے، جو چاند کو صاف سامنے آنے بھی نہیں دیتی اور نہ اس کو مکمل طور پر چھپا ہی سکتی ہے اور وہ بدلی چاند کی روشنی سے خود منور ہوگئی ہے، اسی طرح محبوب کے چہرے کا نقاب حسن کے پرتو سے روشن ہے، ایک اور شعر میں حجاب بے حجابی کی ایک نہایت لطیف تصویر پیش کی ہے۔

سَفَرَتْ وَبَرْقَعَهَا الحياء بِصُفْرَةٍ
سَتَرَتْ محاسِنَهَا وَلَمْ تَكُ بُرْقُعَا

محبوبہ نے دم رخصت نقاب رخ الٹ دی اس کے رخ روشن پر صدمہ فراق کی وجہ سے زردی چھائی ہوئی تھی۔ زردی نے اس کے حسن پر پردہ ڈال دیا، حالاں کہ وہ پردے میں نہیں تھی، محبوبہ کا اصلی رنگ سفید اور گورا ہے۔ اور جب سفیدی پر زردی چھا گئی تو اس کے قدرتی حسن کے لیے پردہ بن گئی، حالاں کہ وہ بے نقاب ہے، اس کے باوجود آنکھیں اس کے اصلی حسن کو نہ دیکھ سکیں۔

تصوّرِ یار

متنبی کا شعر ہے۔

قَرُبَ الْمَزَارُ وَلَا مَزَارَ وَاِنَّمَا
یَغْدُو الْجَنَانُ فَنَلْتَقِیْ وَیَرُوْحُ

اردو کے کسی شاعر نے ترجمہ کر دیا۔

دل کے آئینہ میں ہے تصویرِ یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

متنبی کہتا ہے، بارگاہ حسن تو قریب ہی ہے لیکن محبوب سے ملاقات نہیں ہوتی پھر بھی ایک دم محبوب کے شرف دید سے محرومی بھی نہیں کیوں کہ دل صبح و شام حریم حسن میں حاضری دیتا ہے اور ہم دونوں مل لیتے ہیں یعنی ظاہری ملاقات نہ ہونے کے باوجود تصور کی دنیا میں ملاقات کا سلسلہ برابر جاری ہے۔

متنبی تصور میں صرف تصویر یار ہی نہیں دیکھتا بلکہ اس تصویر پر حقیقت و واقعیت کا اس کو گمان ہونے لگتا ہے اور اس کا تصور اتنا حقیقی محسوس ہونے لگتا ہے کہ وہ سمجھنے لگتا ہے کہ سچ مچ محبوب اس کے پاس ہے، وہ کہتا ہے۔

مُمَثَّلَةٌ حَتّٰی کَاَنْ لَمْ تُفَارِقِیْ
وَحَتّٰی کَاَنَّ الْیَأْسَ مِنْ وَصْلِکِ الْوَعْدُ
وَحَتّٰی تَکَادِیْ تَمْسَحِیْنَ مَدَامِعِیْ
وَیَعْبَقُ فِیْ ثَوْبَیَّ مِنْ رِیْحِکِ النَّدُّ

وہ میرے تصور میں اس طرح موجود ہے کہ اب وہ مجھ سے کبھی جدا نہ ہوگی، وصال سے مکمل مایوسی اس کے وصل کا وعدہ بن گئی ہے، اس لئے اس کی دید سے ظاہری آنکھیں محروم ہو گئیں تو تصور کی آنکھیں کھل گئیں اور ہمہ وقت اس کے دیدار میں مصروف رہنے لگیں اور قربت کا اتنا شدید احساس ہوتا ہے کہ یہ امید ہونے لگتی ہے کہ ابھی وہ

اٹھ کر اپنے آنچل سے میرے آنسوؤں کو پونچھ دے گی اور وہ مجھ سے اس قدر قریب ہے کہ اس کے جسم کی خوشبو میرے کپڑوں میں سما گئی ہے اور میں اس خوشبو میں نہا گیا ہوں۔

مریض عشق کی لاغری

صدمۂ فراق سے مریض عشق کی لاغری غزل کی شاعری کا ایک عام مضمون ہے، اردو فارسی کی شاعری نے اس میں مبالغہ کو اس حد تک پہنچا دیا ہے کہ جسم کا وجود ہی ختم ہو گیا۔ فارسی کا ایک شعر ہے۔

تنم از ضعف چناں شد کہ اجل جست و نیافت
نالہ ہر چند نشاں داد کہ در پیرہن است

یعنی میرا جسم ایسا گھل گیا ہے کہ موت نے آکر بہت ڈھونڈا لیکن نہ پایا باوجودیکہ نالہ نے پتہ بھی دیا کہ پیراہن میں ہے، متنبی جسم کے وجود کو مادی شکل میں باقی رکھتے ہوئے کہتا ہے اور روزمرہ کی زندگی سے اس کی مثال دیتا ہے۔

وَلَوْ قَلَمٌ أُلْقِيتُ فِي شَقِّ رَأْسِهِ
مِنَ السُّقْمِ مَا غَيَّرْتُ مِنْ خَطِّ كَاتِبِ

یعنی بیماری عشق نے مجھے اتنا لاغر کر دیا ہے کہ اگر قلم کے شگاف میں پڑ جاؤں اور کاتب اس قلم سے لکھتا چلا جائے تو اس کی تحریر میں ذرا بھی تغیر نہیں ہوگا کیوں کہ لاغری کی وجہ سے جسم قلم میں پڑ جانے والے ریشہ سے بھی باریک ہو جاتا ہے، اسی طرح ایک موقع پر اپنی لاغری کا ذکر کرتے ہوئے محبوب کی بے رخی کی شکایت کرتا ہے۔

أَرَاكِ ظَنَنْتِ السِّلْكَ جِسْمِي فَعُقْتِهِ
عَلَيْكِ بِدُرٍّ عَنْ لِقَاءِ التَّرَائِبِ

محبوبہ نے گلے میں موتیوں کا ہار پہن رکھا ہے، موتیاں جس دھاگے میں پروئی گئی ہیں محبوبہ نے غلط فہمی سے اس کو عاشق کا جسم سمجھ رکھا ہے، عاشق کو یہ خیال اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ محبوبہ کے سینہ سے موتیاں ملی ہوئی ہیں لیکن دھاگے کو سینہ سے

وہ ملنے نہیں دیتی ہے کہ وہ دھاگے کو عاشق کا جسم سمجھتی ہے کیوں کہ وہ لاغری کی وجہ سے ایسا ہی ہو چکا ہے، دھاگے میں موتیاں پرو دینے کے بعد جب ہار پہنا دیا جائیگا تو چوں کہ دھاگہ موتیوں کے بیچ سے گزرتا ہے اس لئے موتیاں تو جسم پر ہوں گی اور دھاگا موتیوں کی وجہ سے قدرے دور اور الگ ہوگا۔

ایک قصیدہ کی تشبیب میں کہتا ہے۔

بجسمی من برقه فلوا صادت
وشاحی ثقب لولوة لجالا

یعنی جسم کو اس نے اتنا لاغر کر دیا ہے کہ اگر موتی کے سوراخ میں میرے جسم کو ڈال کر جڑاؤ پیٹی بنا دی جائے تو موتی ڈھیلا رہ جائے گا اور میرے جسم پر گھومتا رہے گا۔

عاشق کا جسم اب تک قلم کے ریشے اور موتیوں کے دھاگے کی طرح کم سے کم موجود تھا لیکن مرض عشق نے بالآخر اس کا وجود ہی مٹا دیا۔

حُلْتِ دُوْنَ الْمَزَارِ فَالْیَوْمَ لَوْ زُرْتِ
لَحَالَ النُّحُوْلُ دُوْنَ الْعِنَاقِ

یعنی پہلے تو تو ملاقات کے درمیان حائل رہی کہ ملاقات نہ ہونے دی اور اب فراق نے میرے جسم کی وہ حالت کر دی ہے کہ اگر آج تو ملاقات کے لئے آئے تو اب یہ اتنا لاغر ہو چکا ہے کہ اگر میں تم سے گلے ملنا چاہوں تو میرے پاس جسم ہی نہیں رہ گیا کہ تجھ سے گلے مل سکوں۔ پہلے ملاقات میں تو تو حائل رہی اب میرا جسم ملاقات میں حائل ہو گیا۔

فراق کی دُعا

زمانہ عاشقوں کا سب سے بڑا دشمن ہے، ہمیشہ عاشقوں کی مرضی کے خلاف کام کرتا ہے اس لئے کہ وہ زندگی بھر محبوب سے وصال کی دعا کرتا رہتا ہے لیکن کبھی نصیب نہیں ہوتا اور زمانہ آڑے آتا رہتا ہے۔

اس تجربہ کے پیش نظر متنبی کہتا ہے۔

وَأَحسِبُ أَنّی لو هَوِیتُ فِرَاقَکُم
لَفَارَقتُہُ وَالدَّهرُ أَخبَثُ صَاحِبِ

یعنی تجربے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر میں تمھارے فراق کی دعا مانگتا تو مجھے وصال نصیب ہو جاتا، کیوں کہ زمانہ ہمیشہ میری تمنا کے خلاف کرتا رہتا ہے، اس دعا کے بھی وہ خلاف ہی کرتا اس لئے فراق کے بجائے مجھے وصال مل جاتا۔ اردو کے کسی شاعر نے بات یہیں سے لی ہے۔

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے دعا کو اثر کے ساتھ

تجاہلِ عارفانہ

محبوبہ کی پرسش احوال اور تجاہل عارفانہ کی تصویر دیکھئے محبت میں کیسے کیسے مقام آتے ہیں۔

قَالَت وَقَد رَأَت اصفِرَارِی مَن بِہٖ؟
وَتَنَهَّدَت فَأَجَبتُهَا المُتَنَهِّدُ

مرض عشق کی وجہ سے میرے چہرے کی زردی کو دیکھ کر محبوبہ نے بڑی محبت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا، آخر کس نے تمھارا یہ حال بنا دیا ہے اور اظہار افسوس کے لئے اس نے ٹھنڈی سانس لی تاکہ اپنی ہمدردی کا اظہار کر سکے، تو میں نے جواب میں کہا کہ ایک ٹھنڈی سانس لینے والے نے میرا یہ حال کر دیا ہے۔ جواب کے ابہام نے شعر کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔

دخترِ رز

شراب ہماری شاعری میں اتنی دخیل ہوگئی ہے کہ ہزاروں استعارے صرف ایک لفظ شراب کی وجہ سے ہماری شاعری میں پیدا ہوگئے اور ہر شاعر ان مضامین کو سو سو

طرح سے پیش کرتا ہے۔ متنبی کے دیوان سے صرف ایک مثال پیش کی جاتی ہے، تاکہ یہ معلوم ہو کہ ہماری شاعری میں یہ تخیل کہاں سے آیا۔

کُلُّ شَیْءٍ مِنَ الدِّمَاءِ حَرَامٌ
شُرْبُہٗ مَا خَلَا دَمَ العنقود

یعنی یہ کہ ہر طرح کا خون پینا حرام ہے لیکن "دخت رز" یا "بنت عنب" کا خون حرام نہیں یعنی شراب پینا جائز ہے۔ ہماری شاعری میں دخت رز یا بنت عنب یہیں سے آیا ہے۔

تشبیہات

نادر تشبیہات سے اس کا پورا دیوان بھرا پڑا ہے، میں صرف دو مثالیں پیش کر کے اس عنوان کو ختم کرتا ہوں۔

فَکَاَنَّھَا وَالدَّمْعُ یَقْطُرُ فَوْقَھَا
ذَھَبٌ بِسِمْطَیْ لُؤْلُؤٍ قَدْ رُصِّعَا

میں پہلے یہ بتا چکا ہوں کہ متنبی کی غزل میں تسلسل ہوتا ہے، اس لئے اس سے پہلے والے شعر کو ذہن میں رکھیے، وہ کہتا ہے۔

سَفَرَتْ وَبَرْقَعَھَا الفِرَاقُ بِصُفْرَۃٍ
سَتَرَتْ مَحَاسِنَھَا وَلَمْ تَکُ بُرْقُعَا

یعنی محبوبہ پر بھی صدمۂ فراق کا اثر ہے، جس کی وجہ سے اس کے چہرے پر زردی چھا گئی ہے اور وہ اپنے چاہنے والے کی یاد میں آنسو بہاتی ہے، جب اس کے زرد رخساروں پر آنسوؤں کے یہ قطرے مسلسل آتے ہیں، تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سونے پر دو موتیوں کی لڑیاں جڑ دی ہیں۔

محبوب جب عاشق سے ملتا ہے تو اس کو رسوائی کا خوف دامن گیر ہوتا ہے، رقیبوں کی طرف سے بدنامی کا ڈر ہوتا ہے لیکن محبت مجبور کرتی ہے کہ وہ عاشق سے ملے اور وقتی طور پر جذبۂ محبت کی وجہ سے خطرات کو نظر انداز کر دیتا ہے لیکن جب وہ عاشق

سے مل کر واپس ہونے لگتا ہے تو دوسروں کے سامنے جاتے ہوئے حیا دامن گیر ہوتی ہے اور خوف بھی، اس لئے اولاً چہرے پر حیا کی سرخی آتی ہے پھر خوف میں بدل جاتی ہے متنبی اس کیفیت کی تصویر کشی کرتا ہے، تشبیہ نے تصویر کے حسن میں اضافہ کر دیا ہے۔

فَفَضَّتْ وَقَدْ صَبَغَ الْحَيَاءُ بَيَاضَهَا
لَوْنِي كَمَا صَبَغَ اللُّجَيْنَ الْعَسْجَدُ

محبوبہ جب رخصت ہونے لگی تو شرم و خوف کی ملی جلی کیفیت نے اس کے سفید رنگ کو بھی میرے رنگ جیسا زرد بنا دیا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی نے چاندی پر سونے کا پانی چڑھا دیا ہے، محبوبہ کے گورے رنگ کو چاندی سے تشبیہ دی ہے اور چہرے پر آئی ہوئی ہلکی سی زردی کو سونے کا پانی چڑھانے سے تعبیر کیا ہے۔

خلاصۂ کلام

میں نے ایک سرسری مطالعہ کے بعد متنبی کی غزل کے کچھ نمونے پیش کئے ہیں۔ متنبی درحقیقت غزل کا نہیں قصیدوں کا شاعر ہے اور اس کی ساری زندگی مداحی میں گزری ہے لیکن اس کی فکر فلک پیما نے قصائد کی تشبیب میں غزل کے جتنے خوبصورت اشعار پیش کئے ہیں، اس وقت کی عرب کی شاعری میں اس کی مثال مشکل سے ملے گی اس نے عروس غزل کی نوک پلک کو اپنے موئے قلم سے جس طرح سنوارا اور آراستہ کیا ہے کہ آج تک اس کا رنگ وروپ دھندلا نہیں ہوا ہے، اس کی آب و تاب آج بھی قائم ہے، آج بھی اس کی غزل کے اشعار پڑھئے تو وہی تازگی محسوس ہوتی ہے اور یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ یہ اشعار آج سے ایک ہزار سال پہلے کے ہیں، اس کی تشبیہات تمثیلات اور استعارات میں وہ توانائیاں تھیں کہ ہزار سال کی طویل زندگی گزارنے کے باوجود نہ ان میں کہنگی آئی اور نہ ان سے اجنبیت محسوس ہوتی ہے اور آج ہماری شاعری نے ان خیالات، جذبات، تشبیہات، تمثیلات اور طرز ادا کو اپنا کر اس بات کا ثبوت فراہم کر دیا کہ متنبی ایک زندۂ جاوید شاعر ہے۔

متنبّی بحیثیت مرثیہ نگار

مرثیہ عربی شاعری میں ایک قدیم صنف سخن ہے ۔ عرب میں بعض شاعر ایسے بھی ہوئے ہیں جنھوں نے زندگی بھر مرثیے ہی لکھے ہیں ، دو نام بہت مشہور ہے ، ایک شاعرہ خنساؓ اور دوسرا نام متمم ابن نویرہ کا ہے ۔ ان دونوں نے بڑے دل دوز مرثیے لکھے ہیں وہ جہاں جاتے یہی مرثیے سناتے ، خود بھی روتے اور دوسروں کو رُلاتے ، یہ مرثیے سوز و گداز میں ڈوب کر دل کی گہرائیوں سے لکھے گئے ہیں ، اس لئے ان میں سوز و گداز بھی ہے اور تاثیر بھی ۔

متنبی نے بھی مرثیے لکھے ہیں ، یہ سارے مرثیے ان لوگوں سے متعلق تھے جن سے متنبی کا براہ راست کوئی تعلق نہیں تھا ، اس لئے یہ مراثی درحقیقت تعزیت نامے تھے جن میں مختلف پیرائے میں تسلی و تشفی کی باتیں کہی گئی ہیں اور حق یہ ہے کہ متنبی کی قوت تخیل نے طرح طرح کے پہلو تراشے ہیں اور بڑی معنی خیز باتیں کہی ہیں ۔

مرثیہ اگر وہ شخص لکھے جس کا متوفی سے براہ راست تعلق ہو اور اس سے خاندانی ، نسلی ، ذہنی ، دینی یا اور کسی طرح کا گہرا رابطہ ہو اور خود اس کا دل اس سانحہ سے متاثر ہوا ہو ۔ اگر اس کی زبان یا قلم سے مرثیہ وجود میں آتا ہے تو اس میں قدرتی طور پر سوز و گداز بھی ہوگا اور اس غم کی جھلک موجود ہوگی جو مرثیہ نگار کے دل مجروح میں موجود ہے اس لئے مرثیہ میں تاثیر ہوگی اور پڑھنے والے کو بھی متاثر کرے گی ، کیوں کہ بات وہی ہے ۔

از دل خیزد بر دل ریزد

اس لئے اس نقطۂ نگاہ سے متنبی کے مرثیوں کا مطالعہ بے سود ہے ، کیوں کہ ان میں

درد و غم کی جھلک دور دور تک نہیں ملے گی، البتہ ان میں تعزیت کا حق پورا پورا ادا کیا گیا ہے اور متوفیٰ کے اوصاف و محاسن کی ترجمانی میں مبالغہ کے پر لگا کر ہمالیہ کی چوٹیوں تک پہنچا دیا گیا ہے، چوں کہ متنبی مبالغہ کا بادشاہ ہے اس لئے اس نے اپنے مرثیوں سے پورا پورا کام لیا ہے۔

متنبی کا ایک طویل مرثیہ سیف الدولہ کی بہن خولہ کے بارے میں ہے اس میں سب سے پہلے متوفیہ کی شرافت حسب و نسب کا ذکر کرنے کے بعد موت سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے۔

غَدَرْتَ یَا مَوْتُ کَمْ أَفْنَیْتَ مِنْ عَدَدٍ
بِمَنْ أَصَبْتَ وَکَمْ أَسْکَتَّ مِنْ لَجَبٍ

اے موت! تو نے دھوکہ اور فریب سے کام لیا ہے، تو فرد واحد کی جان لینے کی غرض سے آئی تھی، لیکن تو نے ایک جان کے بجائے سیکڑوں جانیں لے کر دھوکہ اور فریب سے کام لیا، کیوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ خولہ کے مرجانے کے بعد اس کے دروازے پر انعام و اکرام مانگنے والوں کا جو شور برپا رہا کرتا تھا، وہ یک لخت بند ہو گیا اور خاموشی کا ایک کرب ناک سناٹا چھا گیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ خولہ کے ساتھ تو نے ان سب کی جانیں لے لی ہیں ورنہ یہ شور کیوں ختم ہو جاتا یعنی ایک ذات کے فنا کرنے کی وجہ سے وہ ان گنت افراد جو اس کی وجہ سے زندگی بسر کر رہے تھے، اس سہارے کے ختم ہوتے ہی سب کے سب مر گئے، اس طرح تو نے ایک جان لینے کے بہانے کر کے بے شمار جانیں لے لیں، یہی دھوکا ہے۔

بات موت پر الزام کے طور پر کہی گئی ہے لیکن شاعر نے غیر محسوس طور پر یہ بتا دیا کہ متوفیہ کتنی فیاض اور سخی تھی کہ ہزاروں افراد اس کے دامن دولت سے وابستہ رہے۔

اسی مرثیہ میں متنبی کا وہ شعر ہے جس کا مصرع ثانی ضرب المثل بن گیا ہے۔ جس میں اس نے متوفیہ کو اپنے خاندان سے اشرف و اعلیٰ بتاتے ہوئے ایک نادر تمثیل سے کام لیا ہے، وہ کہتا ہے۔

وَإِنْ تَكُنْ تَغْلِبُ الغَلْبَاءُ عُنْصُرَهَا
فَإِنَّ فِي الخَمْرِ مَعْنًى لَيْسَ فِي العِنَبِ

اگر متوفیہ بنی تغلب سے ہے لیکن اس کا مقام و مرتبہ بنی تغلب سے کہیں بلند، بالا ہے اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ فرع اصل سے بلند ہو جائے، کیوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ شراب انگور سے بنتی ہے لیکن شراب میں جو بات ہے وہ انگور میں کہاں ۔؟
متوفیہ کے عفت و عصمت اور پردہ نشینی کی تعریف کے لیے اس کی تمثیل نے ایک نیا پیرایہ بیان اختیار کیا ہے، وہ کہتا ہے۔

قَدْ كَانَ كُلُّ حِجَابٍ دُونَ رُؤْيَتِهَا
فَمَا قَنِعْتِ لَهَا يَا أَرْضُ بِالحُجُبِ
وَلَا رَأَيْتِ عُيُونَ الإِنْسِ تُدْرِكُهَا
فَهَلْ حَسَدْتِ عَلَيْهَا أَعْيُنَ الشُّهُبِ

یعنی متوفیہ پردہ کی پابند تھی، اس کے لیے پردے کا بڑا سے بڑا اہتمام و انتظام رہتا تھا۔ یہ نا ممکن تھا کہ کوئی انسانی نگاہ اس پر پڑ سکے۔ اس تمام اہتمام و انتظام اور تدابیر کے باوجود اسے زمین تجھے اس کی پردہ نشینی پر اطمینان نہیں ہوا اور تو نے اس کے پردے کے اس اہتمام و انتظام کو ناکافی تصور کیا اور اس کو قبر میں سلا کر مٹی کا ایک اور دبیز پردہ ڈال دیا، آخر اس پر کس کی نگاہ پڑتی تھی کہ تجھے یہ دبیز پردہ ڈالنے کی ضرورت پیش آئی۔ صرف یہی ایک امکان ہے کہ وہ صحن خانہ میں کھلے آسمان کے نیچے ضرور آتی تھی، اور ستاروں کی نگاہیں اس پر پڑ جاتی تھیں۔ شاید تیرے حسد نے اس کو بھی برداشت نہیں کیا کہ آخر ستاروں کی گستاخ نگاہیں اتنی عفت مآب پردہ نشین کو بے حجاب کیوں دیکھتی ہیں اس لئے تو نے اپنی آغوش میں لے کر ستاروں کی نگاہوں سے بھی اس کو چھپا دیا۔

پھر اس نے صبر جمیل سے خطاب کرتے ہوئے اس کے بھائی سیف الدولہ کی طرف جانے کا مشورہ دیا ہے اور سیف الدولہ کو خطاب کرتے ہوئے اس کے

اوصاف و محاسن شمار کرائے ہیں پھر دعائیہ اشعار کہتے ہوئے بھی ایک نئی بات پیدا کی۔ وہ کہتا ہے۔

جَزَاکَ رَبُّکَ بِالْأَحْزَانِ مَغْفِرَۃً
فَحُزْنُ کُلِّ أَخِی حُزْنٍ أَخُو الغَضَبِ

اظہار غم کوئی برا فعل نہیں کہ اس پر کسی کے لئے دعائے مغفرت کی جائے، ایسے موقع پر عام طور سے صبر جمیل کی دعا کی جاتی ہے لیکن متنبی اس کے برعکس دعا میں ممدوح کی جرأت و ہمت، شجاعت و بسالت کی طرف ایک لطیف اشارہ کرتے ہوئے اسے صبر جمیل کی دعا کے بجائے مغفرت کی دعا دیتا ہے، وہ یہ کہتا ہے کہ سیف الدولہ جیسا بہادر انسان جس نے ہمیشہ اپنے دشمنوں کو دھول چٹائی ہے، وہ کسی کے سامنے مجبور بن کر کبھی نہیں رہا کسی کی جرأت نہیں تھی کہ اس کے حدود اختیار میں دخل دے سکے اور اس کے قبضہ سے کوئی چیز نکال لے جائے، اس لئے قدرتی طور پر اس کو غصہ آیا کہ موت کو یہ جرأت و ہمت کیسے ہوئی کہ اس کی پناہ میں رہتے ہوئے اس کی بہن کو کیسے لے گئی، اور موت پر غصہ درحقیقت تقدیر الٰہی پر اعتماد کی کمی کی نشاندھی کرتا ہے اور یہ فعل نامحمود ہے اور ایک طرح کا گناہ ہے۔ اس لئے متنبی صبر کے بجائے مغفرت کی دعا دیتا ہے اور متنبی کے ممدوح کے لئے یہی دعا موزوں بھی ہے۔

سیف الدولہ کے ایک غلام یماک کی موت پر ۳۱ شعروں کا مرثیہ لکھا ہے۔
اس مرثیہ میں بھی اس کے تخیل نے تشبیہات و تمثیلات اور استعاروں کے نئے پہلوؤں سے کام لیا ہے، اس نے سیف الدولہ کو تسلی و تشفی دیتے ہوئے فہم انسانی سے کتنی قریب تر بات کہی ہے جو ہر آدمی جانتا ہے لیکن اس کے پیش کرنے میں متنبی کا اپنا لب و لہجہ اور انداز بیان ہے جس نے اس میں ندرت پیدا کر دی ہے۔

وَقَدْ فَارَقَ النَّاسُ الْأَحِبَّۃَ قَبْلَنَا
وَأَعْیَا دَوَاءُ الْمَوْتِ کُلَّ طَبِیبِ
سُبِقْنَا إِلَی الدُّنْیَا وَلَوْ عَاشَ أَھْلُھَا
مُنِعْنَا بِھَا مِنْ جَیْئَۃٍ وَذُھُوبِ

یماک کی موت یہ کوئی نیا حادثہ نہیں ہے، دنیا میں ہمیشہ سے یہ ہوتا آیا ہے کہ موت نے دوست کو دوست سے جدا کر دیا ہے اور آج تک موت کی دوا تلاش کرنے والوں نے کامیابی حاصل نہیں کی اور تھک ہار کر بیٹھ گئے۔ موت کے سامنے کسی کا بس نہیں چلتا، یہ خداوندی کارنامہ ہے۔ ہم سے پہلے بھی دنیا موجود تھی، ابتدا سے آج ہمارے زمانے تک جتنے لوگ اس دنیا میں آئے وہ سب کے سب یہیں مقیم رہ گئے ہوتے تو آج اس سرزمین پر تل دھرنے کی جگہ باقی نہیں رہ جاتی اور اس پر "ہاؤس فل" کی تختی لگادی جاتی اور دنیا میں آنے جانے کا سلسلہ کب کا بند ہو گیا ہوتا۔ اور ہم تم اس دنیا میں آتے ہی نہیں، یہ تو موت کا احسان ہے کہ وہ آنے جانے والوں کا توازن برقرار رکھتی ہے اور نئے آنے والوں کے لئے جگہ خالی کرتی رہتی ہے۔ یہ اسی کے حسن انتظام کا صدقہ ہے کہ ہم آج اس دنیا میں موجود ہیں۔ اور اس نے ہمارے لئے جگہ بنائی ہے۔ اس لئے موت کا شکر گذار ہونا چاہیئے۔ تسلی و تشفی کا کتنا عقلی انداز متنبی نے اختیار کیا ہے۔ ایک مرثیہ میں کہتا ہے۔

وَلَا فَضْلَ فِیهَا لِلشَّجَاعَةِ وَالنَّدَیٰ
وَصَبْرِ الْفَتیٰ لَوْلَا لِقَاءُ شَعُوْبِ

موت میں صرف خراب ہی پہلو نہیں ہیں بلکہ اس کے کچھ پہلو اچھے بھی ہیں۔ محاسن و اوصاف انسانی کی قدر و قیمت کے لئے موت کا وجود ناگزیر ہے ورنہ آج انسانی فضائل و کمالات کے بہت سے پہلو کالعدم ہوتے اور وہ فضائل و کمالات کی فہرست سے خارج ہو جاتے اگر موت موجود نہ ہوتی، تو نہ بہادر کی بہادری کوئی قابل تعریف چیز ہوتی، نہ فیاض کی فیاضی لائق ستائش رہتی، نہ کسی بلند عزم و ارادہ کے انسان کے کسی کارنامے کی کوئی اہمیت رہ جاتی، اس لئے کہ موت کا ڈر نہ ہو تو ہر آدمی بہادر بن جاتا، ہر آدمی مشکل کو جھیل جاتا، ہر آدمی فیاض بن جاتا کیوں کہ موت کسی کو فنا نہیں کر سکتی۔ جب سب یکساں ہو جاتے تو قدر و منزلت کا سوال ہی کہاں رہ جاتا، یہ تو موت کا احسان ہے کہ بہادر کی بہادری فیاض کی فیاضی اور تمام اوصاف انسانی اپنی قدر و

قیمت رکھتے ہیں اور حسب صلاحیت و استعداد آدمی مراتب و مناصب حاصل کر لیتا ہے اور دوسرے اس کے سامنے کم رتبہ رہ جاتے ہیں، اس لئے موت پر غم کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

متنبی ممدوح کے کسی وصف کو حقیقت مسلمہ کے طور پر پیش کرتا ہے اور اسی وصف کو حقیقت مسلمہ بنا کر ایک دوسرے وصف کی بنیاد رکھتا ہے اور اس میں تسلی و تشفی کے پہلو نکال لیتا ہے۔ اسی بیاک کے مرثیہ میں کہتا ہے۔

فَإِنْ يَكُنِ الْعِلْقَ النَّفِيسَ فَقَدْتَهُ
فَمِنْ كَفِّ مِتْلَافٍ أَغَرَّ وَهُوبِ

اگر بیاک تمھاری نگاہ میں بہت بیش قیمت تھا اور تمھارے ہاتھ سے نکل گیا تو تم یہ کیوں نہیں سمجھ لیتے کہ جس طرح تم روزانہ قیمتی سے قیمتی شے اپنی فیاضی و سخاوت کی وجہ سے لٹا دیتے ہو، اسی طرح ایک اور قیمتی شے تم نے لٹا دی ہے۔ اسی مرثیہ میں روزمرہ کے مشاہدے کو تسلی کا ذریعہ بنایا ہے۔

وَلِلْوَاجِدِ الْمَكْرُوبِ مِنْ زَفَرَاتِهِ
سُكُونُ عَزَاءٍ أَوْ سُكُونُ لُغُوبِ
وَكَمْ لَكَ جَدًّا لَمْ تَرَ الْعَيْنُ وَجْهَهُ
فَلَمْ تَجْرِ فِي آثَارِهِ بِغُرُوبِ

کسی کے دل کو کتنا ہی بڑا صدمہ کیوں نہ پہنچا ہو، بالآخر اسے بھولنا ہی پڑتا ہے، اب یا تو رو پیٹ کر تھک جائے اور خاموش ہو جائے یا صبر سے کام لے کر پہلے ہی مرحلہ پر اس حادثہ کو بھول جائے ہر حال میں اس کو بھول جانا ہے۔ اس لئے بعد از خرابی بسیار کیوں یہ راہ اختیار کرے۔ باپ دادا کی موت کتنا بڑا حادثہ ہے لیکن ان کی یاد میں کون زندگی بھر روتا ہے بہتوں کی صورت بھی نہیں دیکھی، مگر تم نے آنسو نہیں بہائے تو اس کے مقابلہ میں تو یہ اس سے چھوٹا ہے، پھر بے چینی کی کیا وجہ ہے؟

مذکورہ بالا مثالوں سے آپ نے متنبی کی قوت تخیل کی کرشمہ سازیوں کا اندازہ کر لیا

ہوگا کہ تعزیت کے پہلو پر بھی اس کا رہوار قلم بے تکان چلتا ہے۔ اس نے موت و حیات کے کیسے کیسے رخ ہمارے سامنے پیش کئے اور کتنی ایسی حقیقتوں پر انگلی رکھ کر رکھ کر ہم کو ان سے روشناس کرایا جنھیں ہم روزمرہ کی زندگی میں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں لیکن کبھی ان کی گہرائیوں تک نہیں گئے جن کی نشاندھی متنبی کرتا ہے۔

اس لئے متنبی کے مرثیوں میں اگر سوز و گداز کی کمی، تاثیر کا فقدان اور درد و کرب کی جھلک نظر نہیں آتی تو اس کی قدرتی وجہ یہی ہے کہ اس نے مرثیہ کم اور تعزیت نامہ زیادہ لکھا ہے کیوں کہ اس نے کبھی ایسی شخصیت کا مرثیہ ہی نہیں لکھا جس کا تعلق خود اس کی ذات سے ہو یا اس کے دل و دماغ کے جذبات سے ہو، اس لئے اس نے تعزیت کی ذمہ داریوں کو پورا کیا ہے اور حق یہ ہے کہ وہ اس میں پوری طرح کامیاب ہے۔

متنبّی بہ حیثیت ہجو نگار

ہجونگاری شاعری کے چہرے کا بدنما داغ ہے اور متنبی نے تو اس ہجونگاری میں وہ گل کھلائے ہیں کہ تہذیب آنکھیں بند کر لیتی ہے اور شرافت دونوں کانوں میں انگلیاں ڈال لیتی ہے۔ متنبی نے ہجو سے زہر میں بجھے ہوئے خنجر کا کام لیا ہے۔ اس نے جس کی بھی ہجو لکھی ہے اس کو اس حد تک پہنچا دیا ہے کہ انتہائی بے غیرت انسان کی بھی غیرت و حمیت کو ایک بار جھرجھری آ ہی جائیگی۔ ضبّہ بن یزید العتبی کی ہجو اس کی ہجونگاری کا سب سے بدمنظر نمونہ ہے، اس میں کوئی بدتر سے بدتر گالی ایسی نہیں ہے جو اس نے لفظوں میں نہ دی ہو، یہ ہجو ہی بالآخر اس کے لئے جان لیوا ثابت ہوئی اور ضبّہ بن یزید کے ماموں نے اس زبان ہی کو تراش لیا جس نے اس کی بہن کی آبرو کو نیلام پر چڑھا دیا تھا اسی ہجو کے نتیجہ میں متنبی اس کے لڑکے محمّد اور اس کے غلام مفلح کو ایک بے آب و گیا میدان میں بے گور و کفن سونا پڑا۔

یہ ایک طویل ہجائیہ ہے، اس کے درجنوں اشعار ایسے ہیں کہ تہذیب کا قلم اس کے لکھتے کے وقت خشک ہو جاتا ہے اور انسانیت و شرافت کی روشنائی اڑ جاتی ہے اور ادب و تہذیب کے چہرے پر سیاہی چھا جاتی ہے۔ متنبی کی فکر رسا مذمت کے ایسے ایسے پہلو تلاش کر کے لاتی ہے کہ عام طور پر اس کی طرف ذہن بھی نہیں جاتا۔ اس کی نئی نئی تشبیہات اس میں ندرت پیدا کر دیتی ہیں لیکن متنبی کی انتہا پسندی اس کو بالعموم فحشیات تک پہنچا دیتی ہے جس کو زبان پر لاتے ہوئے تہذیب و شرافت کراہت محسوس کرتی ہے۔

کافور کی ہجو میں اس نے ایک زوردار قصیدہ ہجائیہ لکھا ہے، یہ قصیدہ اس کے زور قلم کی ایک اچھی مثال ہے۔ اس قصیدہ میں فخر و مباہات، تعلی و غرور، تشبیہات و استعارات کا شاندار استعمال سب کچھ ہے، روانی برجستگی اور تسلسل اس قصیدہ کی روح ہے، وہ سفر کی منزلوں کو شمار کرتا ہے۔ اپنے سفر کی کیفیت، سفر کے دوران پیش آنے والے مناظر، جنگلوں میں دائیں بائیں نیل گایوں اور ہرنوں کا ریوڑ، ہواؤں کا زور، قافلہ کی تیزروی کے مناظر کچھ اس طرح پیش کرتا ہے، جیسے پردے پر یکے بعد دیگرے تصویریں آجاتی ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قاری کا تصور بھی اس قافلہ کا ہم سفر بن گیا ہے اور جب آخری منزل پر قافلہ پہنچتا ہے تو کتنے فطری انداز میں کہتا ہے۔

فَلَمَّا أَنَخْنَا رَكَزْنَا الرِّمَا
حَ فَوْقَ مَكَارِمِنَا وَالْعُلَى
وَبِتْنَا نُقَبِّلُ أَسْيَافَنَا
وَنَمْسَحُهَا مِنْ دِمَاءِ الْعِدَى

اور جب ہم منزل پر پہنچے تو وہاں اونٹوں کو بٹھا کر اتر آتے اور ہاتھوں کے نیزوں کو زمین میں گاڑ کر کھڑا کر دیا تاکہ دیکھنے والے دور ہی سے سمجھ جائیں کہ یہاں بہادروں اور بڑے لوگوں کا قافلہ خیمہ زن ہے، راستہ میں دشمنوں سے مقابلہ میں دشمنوں کی گردنیں اڑا کر

خون آلودہ تلواریں جو میان میں رکھ لی گئی تھیں، جب قیام کے بعد اطمینان ہوا اور اپنے سامانوں کی طرف دھیان گیا تو تلواروں کو میانوں سے کھینچ کھینچ کر ہم نے پہلے ان کو چوم چوم لیا کہ انھوں نے مقابلہ میں کتنی ذمہ داری کا ثبوت دیا، پھر وہ چوں کہ خون میں لت پت تھیں تو ہم میں کا ہر آدمی اپنی اپنی تلوار لے کر زمین پر رگڑ رگڑ کر صاف کرنے میں لگ گیا اور اسی میں ہم نے ساری رات بتادی۔ یہ ٹھیک عربی مزاج کی عکاسی ہے اور کتنی نیچرل اور فطری منظر نگاری ہے، اپنی اولوالعزمی جرأت و بہادری کے اظہار کا کتنا بلند آہنگ پیرایۂ بیان اختیار کیا ہے۔

وَمَنْ يَكُ قَلْبٌ كَقَلْبِي لَهُ
يَشُقُّ إِلَى العِزِّ قَلْبَ التَّوى

میرے جیسا کون ہے، عظمت و فضیلت حاصل کرنے کے سلسلہ میں راستہ کی مشکلات و مصائب سے گھبرانے والے ہم لوگ نہیں ہیں۔ ہماری شرافت و عظمت کی راہ میں اگر شدائد و مصائب بھی آجائیں تو ہم ایک بار ان کا بھی کلیجہ چیر کر رکھ دیں گے۔

اس کے بعد دل اور عقل کے باہمی ربط کو ضروری قرار دیتے ہوئے کافور کا ذکر چھیڑتا ہے جس نے متنبی سے جاگیر دینے یا کسی ریاست کا والی بنانے کا وعدہ کیا تھا پھر وہ اپنے وعدے سے مکر گیا اور متنبی نے برہم ہو کر مصر چھوڑ دیا۔ متنبی اس پر غصہ اتارتا ہے اور وہ طرز بیان اختیار کرتا ہے کہ سننے والے کے ہونٹوں پر بے اختیار ہنسی آجاتی ہے مگر جس کے بارے میں کہا گیا ہے اس کا سینہ یقیناً غصہ کی دہکتی ہوئی بھٹی بن جائے گا، کافور غلام تھا اور شاہی حرم میں آنے جانے والے غلاموں کو خصی کر دیا جاتا تھا، تاکہ وہ بلا تکلف زنانہ مردانہ میں آجاسکیں۔ کافور بھی اسی طرح کے غلاموں میں تھا، خوبی قسمت سے اس کو تخت شاہی حاصل ہو گیا۔ اب متنبی کی زبانی سنیے۔

لَقَدْ كُنْتُ أَحْسِبُ قَبْلَ الخَصِيِّ
أَنَّ الرُّؤُوسَ مَقَرُّ النُّهَى

فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلٰی عَقْلِہٖ
رَأَیْتُ النُّھٰی کُلَّھَا فِی الْخُصٰی

یعنی کافور کی ملاقات سے پہلے میں یہ سمجھتا تھا کہ آدمی کی عقل سر میں ہوتی ہے لیکن جب کافور کو دیکھا تو مجھے یہ خیال بدلنا پڑا کیوں کہ اس کا سر موجود ہے۔ مگر اس میں عقل نہیں ہے، جب کہ میرے خیال کے مطابق عقل کے رہنے کی جگہ یہی ہے جب سر موجود اور عقل نہیں ملی تو اس کی تلاش ہوئی تو پتہ چلا کہ عقل خصیہ میں رہتی ہے اور کافور کا خصیہ چوں کہ نکال دیا گیا ہے اس لئے اس کے ساتھ عقل نکل گئی ہے۔

پھر اس کے حسب و نسب، اس کی شکل وصورت کی بھیانک تصویر دکھاتا ہے اس کے ہونٹ کی موٹائی کو اس کے جسم کا نصف حصہ کہنا پھر لوگوں کا اس کریہہ المنظر بدہیئت کالے کلوٹے انسان کو چودھویں کا چاند کہنا، اتنے مضحکہ خیز انداز میں لکھتا ہے کہ سنجیدہ سے سنجیدہ آدمی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آہی جاتی ہے۔

قاضی ذہبی کی ہجو میں سب سے پہلے اس نے ایک موٹی سی گالی دی اور نطفہ ناتحقیق کہا۔ پھر ان کے لقب ذہبی کے لفظ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے لکھا کہ قاضی ذہبی کا یہ لقب "ذہاب العقل" کے مفہوم کو مدنظر رکھ کر دیا گیا ہے کیوں کہ اس کی عقل اس سے رخصت ہوگئی ہے، اس لئے اس کو ذہبی کہا جاتا ہے۔ یہ ذَھَبٌ سے مستعار نہیں ہے کہ سونے کا مفہوم لیا جائے اس لئے کوئی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو۔ یہ لقب اس کو اس کی حماقت نے دلایا ہے۔

اسحاق بن کیغلغ کی ہجو میں جو قصیدہ لکھا ہے اس میں اس کے تخیل کی پرواز نے طرح طرح کے عیوب تلاش کئے ہیں۔ وہ لکھتا ہے۔

مَا زِلْتُ أَعْرِفُہٗ قِرْدًا بِلَا ذَنَبٍ
صِفْرًا مِنَ الْبَأْسِ مَمْلُوْءًا مِنَ النَّزَقِ

میں تو اس کو ہمیشہ بلا دم کا بندر ہی سمجھتا رہا، بندروں جیسی خفیف الحرکاتی چہرے پر ذرا بھی آثار مردانگی نہیں، اس کی حماقت اور بے وقوفی کو ثابت کرنے کے لئے اس کی

تخیل نے ایک نیا راستہ اختیار کیا ہے اور اس کو نفرت انگیز اور گھناؤنا بنانے کے لئے بھی ایک نیا پہلو ڈھونڈ نکالا ہے۔ لکھتا ہے۔

تَسْتَغْرِقُ الْكَفُّ فَوْدَيْهِ وَمَنْكِبَهُ
وَتَكْتَسِي مِنْهُ رِيحَ الْجَوْرَبِ الْعَرِقِ

اس کا سر اتنا چھوٹا ہے کہ اگر کوئی شخص اس کو چپت لگائے تو اس کی ہتھیلی اس کے پورے سر دونوں کنپٹیوں سمیت اور کندھے پر بیک وقت پڑے گی یعنی ایک ہی ہتھیلی میں سب کچھ آجائے گا اور پھر وہ بدبودار اتنا ہے کہ چپت مارنے والے کی ہتھیلی بھی اس کے پسینہ کی بدبو سے ایک دم بدبودار ہوجائے گی۔ سر کے چھوٹے ہونے سے اس کی بے عقلی اور بدن کی بدبو سے اس کے دنی الطبع ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

کافور سے چوں کہ بہت برہم ہے اس لئے کئی ہجائیہ لکھے ہیں، ایک قصیدہ میں وہ جس تمثیل سے کام لیتا ہے یہ اسی کے دماغ میں آسکتی ہے۔ یہ معلوم ہے کہ کافور خصی ہے اور جس میں قوت مردانگی ختم ہوجاتی ہے اس میں زنانہ صفات پیدا ہوجاتی ہیں۔ اب سنئے متنبی کافور کے بارے میں کہتا ہے۔

لاشئ اقبح من فحل له ذکر
تقوده امة لیس لها رحم

کافور مصر کا بادشاہ ہے، متنبی مصر والوں کو شرم وغیرت دلاتے ہوتے کہتا ہے کہ اس سے بدتر بات اور کیا ہوسکتی ہے کہ ایسے نوجوان جن کے پاس آلۂ تناسل موجود ہے ان کی نکیل ایسی لونڈی کے ہاتھ میں ہو جس کے پاس بچہ دانی بھی نہیں ہے۔ کافور کو ایسی عورت کہنا جس کی بچہ دانی نہیں ہے اور مصر والوں کو قوت رجولیت سے بھرپور جوان قرار دے کر ان کی مردانگی کو غیرت دلاتا ہے کہ جب تم بھرپور مرد ہو تو لونڈی بھی ایسی رکھو جو کارآمد ہو۔

متنبی کو صرف اتنی سی بات کہنی ہے کہ مصر والے کافور کا تعاون کر کے اپنی قوت

کا بے محل استعمال کرتے ہیں لیکن اس کی قوت متخیلہ نے کیسی تشبیہ ڈھونڈھی ہے اور اس کو اس نے کس لب و لہجہ میں پیش کیا ہے۔ یہ اس کی ہجونگاری میں انتہاپسندی کی دلیل ہے۔

مذکورہ بالا مثالوں سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ ایک قادر الکلام شاعر جس صنف سخن کی جانب رہوار تخیل کی باگ موڑ دے گا اس میں وہ اپنی انفرادیت کو برقرار رکھ لے گا لیکن یہ ضروری نہیں کہ یہ انفرادیت قابل تعریف بھی ہو۔

شاعری اگر ذہنی کرتب بازیوں کا نام نہیں ہے تو ہم متنبی کے قصائد ہجائیہ کو اس کی شاعری کے چہرے کا بدنما داغ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ابتذال کی پست سطح پر اتر آنا، منہ میں جو کچھ آئے اسے اگل دینا شاعری نہیں، شاعری کے نام پر اپنے مزاج اور طبیعت کی پستی کا مظاہرہ اور تہذیب و شرافت کو نیلام پر چڑھا دینا ہے۔ آخر انسانی اقدار بھی کوئی معنی رکھتے ہیں۔ تہذیب و شرافت کے بھی کچھ تقاضے ہیں۔ بازاری شہدوں کا لب و لہجہ اختیار کرنا، گندے سے گندے الفاظ کو بے تکلف زبان پر لانا فن نہیں فن کی توہین ہے۔ مانا کہ شاعری زہد و تصوف کی کوئی شاخ نہیں، شاعری اخلاقیات کی پیغمبر بن کر نہیں آئی ہے۔ لیکن یہ تو مسلمہ حقیقت ہے کہ یہ انسانی کمالات کی یقیناً ایک شاخ ہے۔ اور انسانیت کا کمال انسانیت و شرافت ہی کے دائرے میں رہ کر حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے متنبی کا یہ جرم قابل معافی نہیں ہے۔ ضبہ بن یزید اور کافور کی بعض ہجو میں وہ شرافت و انسانیت کی پست ترین سطح پر ہمیں نظر آتا ہے۔ ہم اس کی کسی حال میں تعریف نہیں کر سکتے۔ ہم آرٹ کے نام پر انسانیت کو شارع عام پر ننگا کھڑا کر دینے کے قائل نہیں ہیں۔ اس لئے ہجونگاری متنبی کے کمال فن کی دلیل نہیں۔ بلکہ اس کی شاعری کا سب سے قبیح اور بدمنظر رخ ہے اگر اس کے مجموعہ کلام سے یہ اشعار نکال دیے گئے ہوتے تو یہ متنبی، اس کے فن اور اس کی شاعری کے حق میں کہیں بہتر ہوا ہوتا۔

سچی بات تو یہ ہے کہ متنبی کے مجموعۂ کلام کی ازسرنو ترتیب کی ضرورت ہے۔

اس کے بچپن کے کلام میں کوئی جان نہیں۔ اسی طرح اس کے بہت سے فی البدیہہ اشعار میں کوئی فنی خوبی نہیں لیکن یہ سب اس کے دیوان میں شامل ہیں اور اتفاق سے یہی ہمارے مدارس میں داخل نصاب ہے، جب کہ اس کے بہترین قصائد جو آخر دیوان میں ہیں، وہ کہیں نہیں پڑھائے جاتے۔ اس طرح متنبی کی بہترین شاعری نظر انداز ہو جاتی ہے۔

متنبی بہ حیثیت قصیدہ نگار

قصیدہ وہ صنف سخن ہے جو متنبی کی فکر فلک پیما کی خاص جولانگاہ ہے۔ عربی ادب کی تاریخ میں جب بھی قصیدہ نگاروں کی فہرست مرتب کی جائیگی تو متنبی کا نام سرفہرست ہوگا۔ جب اس کے تمام قصائد کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو اس کی حیرت انگیز قوت متخیلہ کا معترف ہونا پڑتا ہے۔ اس نے بے شمار قصائد لکھے ہیں اور ایک ایک بات کو سو سو طرح پیش کیا ہے۔ اور ہر جگہ اس کی طرز ادا نے ایک ندرت پیدا کر دی ہے۔ قصائد نے ممدوح کی معرکہ آرائی، لشکر کشی، شبخوں مارنا، فوجوں کی قیادت کرنا اور قلعہ کشائی، شمشیر زنی، نیزہ بازی، تیر اندازی، نشانہ بازی کا ذکر ہوتا ہے اور ہر جگہ متنبی ایک نیا پیرایہ بیان اختیار کرتا ہے۔ تشبیہات و تمثیلات کو کبھی نہیں دہراتا، فیاضی و سخاوت کے مضامین ہر قصیدہ میں ہیں لیکن ہر جگہ ایک نئی بات، ایک نیا انداز بیان سامنے آتا ہے۔

تشبیب، گریز، اوصاف محاسن اور دعائیہ ایک مکمل قصیدہ کے اجزاء ترکیبی ہیں۔ تشبیب میں عشق و محبت کے مضامین بیان کئے جاتے ہیں۔ متنبی کی تشبیب بالعموم ایک مرصع اور مسلسل غزل بن جاتی ہے۔ یہ تشبیب کبھی مختصر اور کبھی طویل بن جاتی ہے چونکہ غزل کی بحث میں تشبیب ہی سے مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ اس لئے متنبی کی تشبیب کے لئے یہ مثالیں کافی ہیں۔

گریز

قصیدہ کی ابتدا میں ممدوح سے غیر متعلق اشعار ہوتے ہیں۔ جو بالعموم غزل کے اشعار ہوتے ہیں۔ عشق و محبت کے اشعار لکھتے لکھتے اصل مدح کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ جس شعر سے روئے سخن مدح کی جانب پھر جاتا ہے، اس کو گریز یا مخلص کہتے ہیں۔ یہ شاعر کا کمال فن ہے کہ وہ قاری کو احساس نہ ہونے دے کہ اب مدح شروع کی جارہی ہے اور بات ایسے فطری انداز میں شروع ہو جائے کہ معلوم ہی نہ ہو کہ قصداً بات کا رخ بدلا جارہا ہے۔ ایسا محسوس ہو کہ بات میں بات نکلتی چلی آرہی ہے اور کلام کا تسلسل باقی رہے۔ شاعر جتنا ہی باکمال ہوگا۔ اس کی گریز کا شعر اتنا ہی برجستہ، برمحل اور موقعہ کے لحاظ سے موزوں تر ہوگا۔ تشبیب اور مدح کے درمیان ذہن کو جھٹکا نہیں لگنے دے گا کہ بات کا تسلسل ٹوٹ گیا ہے اور قدرے ٹھہر کر نئی بات شروع کی جارہی ہے۔ متنبی کی گریز اکثر اس معیار پر پوری اترتی ہے۔ اس کی گریز اتنی برمحل، مربوط اور ایسے تسلسل کے ساتھ ہوتی ہے کہ طبیعت پھڑک اٹھتی ہے۔ ایک قصیدہ میں لکھتا ہے۔

مَرَّتْ بِنَا بَيْنَ تِرْبَيْهَا فَقُلْتُ لَهَا
مِنْ أَيْنَ جَانَسَ هٰذَا الشَّادِنُ الْعَرَبَا
فَاسْتَضْحَكَتْ ثُمَّ قَالَتْ كَالْمُغِيثِ يُرَىٰ
لَيْثَ الشَّرَىٰ وَهُوَ مِنْ عِجْلٍ إِذَا انْتَسَبَا

محبوبہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ میرے پاس سے گزری تو میں نے اس کو چھیڑنے کی غرض سے کہا کہ یہ ہرنی عربی عورتوں میں کیسے شامل ہو گئی ہے؟ تو وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی کہ اتنی موٹی بات بھی تمھاری سمجھ میں نہیں آئی اور کہا کہ جیسے مغیث جنگل کا شیر سمجھا جاتا ہے لیکن نسب میں وہ بنو عجل میں سے ہے۔ محبوبہ کے جواب ہی سے ممدوح کی مدح شروع ہو جاتی ہے۔ واقعہ کی رفتار فطری ہے۔ اور ایک توازن کے ساتھ ہے۔

حیرت زدگی کا اظہار پھر عربی عورتوں میں ہرنی کے شامل ہونے کی چھیڑ چھاڑ محبوبہ کا ہنس دینا اور اس کا جواب اور پھر وہیں سے ممدوح کا ذکر عشق و محبت کی دل آویز چھیڑ کے ذکر سے لذت اندوزی ابھی ختم نہیں ہوتی کہ مدح کا آغاز ہوگیا اور ممدوح کا ذکر اتنی قدرتی رفتار سے آیا ہے کہ اس کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ شاعر مدح شروع کرنا چاہتا ہے۔

متنبی ایک اور قصیدہ میں تشبیب ختم کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

کان سهادا للیل یعشق مقلتی

فبینهما فی کل هجر لنا وصل

احب التی فی البدر منها مشابه

واشکو الی من لا یصاب له شکل

یعنی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رات کی بیداری میری آنکھوں پر عاشق ہے، جب مجھ میں اور محبوبہ کے درمیان فراق کی گھڑی آجاتی ہے تو بیداری اور آنکھوں میں وصال کا وقت آجاتا ہے۔ یعنی شب ہجر میں نیند میری آنکھوں سے دور ہوجاتی ہے پھر کہتا ہے کہ میں ایسی محبوبہ سے محبت کرتا ہوں جو چودھویں رات کے چاند سے کئی باتوں میں مشابہ ہے لیکن محبوبہ کے جور و ستم کی شکایت میں اس شخص سے کرتا ہوں جس کی کوئی نظیر اور مثال نہیں ہے۔ یعنی ممدوح سے میں اپنے اوپر ہونے والے جور و ستم کی شکایت کرتا ہوں۔ محبوبہ کی مثال اور نظیر تو چودھویں رات کا چاند ہے۔ جس سے وہ کئی چیزوں میں مشابہ ہے۔ لیکن میرا ممدوح ایسا ہے کہ اس کی کوئی مثال اور نظیر ہی نہیں ہے۔ پہلا مصرع خالص غزل کا ہے اور دوسرا مصرع خالص مدح کا لیکن دونوں مصرعوں کا باہمی ربط ایسا ہے کہ دونوں کو علاحدہ نہیں کیا جا سکتا ہے، یہی گریز کا کمال ہے۔

اسی طرح بدر بن عمار کی مدح میں جو قصیدہ لکھا ہے اس میں گریز کے دو شعر قابل سماعت ہیں، وہ کہتا ہے۔

حدق الحسان من الغواني هجن لی
یوم الفراق صبابۃ و غلیلا
حدق یذم من القواتل غیرھا
بدر ابن عمار بن اسماعیلا
الفارج الکوب العظام بمثلھا
والتارک الملک العزیز ذلیلا

زینت و آرائش سے بے نیاز حسینوں کی نگاہوں نے فراق کے دنوں میں عشق و محبت کی آگ کو اور بھڑکا دیا ہے، یہ وہ قاتل نگاہیں ہیں کہ ان کے مقتول کو بدر بن عمار بن اسماعیل بھی بچانے سے مجبور ہے، حالاں کہ ممدوح بڑی سے بڑی مصیبتوں کو دور کر دیتا ہے اور بڑے بڑے بادشاہوں کو اپنی بہادری و شجاعت کی وجہ سے شکست دیتا ہے اور ذلیل کر کے چھوڑ دیتا ہے لیکن حسینوں کی یہ قاتل نگاہیں اتنی طاقتور ہیں کہ وہ بھی ان کے سامنے بے بس ہو جاتی ہیں۔ غزل سے مدح اس طرح ملی ہوئی ہے کہ دونوں کو الگ نہیں کیا جا سکتا۔

متنبی کی اکثر گریزیں اسی طرح بے ساختہ اور برمحل ہیں، اور بات میں بات پیدا کر کے روئے سخن غیر محسوس طور پر مدح کی طرف موڑ دیتا ہے اور قاری یہ سوچ نہیں پاتا کہ اب مدح و ستائش شروع ہونے والی ہے کیوں کہ روداد محبت کے کسی پہلو کو ممدوح کی مدح کے کسی پہلو سے جوڑ کر سلسلۂ کلام کو مربوط کر دیتا ہے اور یہی گریز کی سب سے بڑی خوبی ہے اور متنبی کو اس میں کمال حاصل ہے۔

مبالغہ آرائی

مدحیہ شاعری کی ساری عمارت مبالغہ آرائی کی اینٹوں سے تعمیر ہوتی ہے اگر قصائد مدحیہ سے مبالغہ کو نکال دیا جائے تو شاعری کا سارا رنگ و روغن اڑ جائیگا۔ قصیدہ مدحیہ کے جسم میں مبالغہ آرائی کا خون اگر رواں دواں ہے تو اس کے خد و خال

میں آب و تاب اور تازگی و شادابی باقی ہے۔ اگر اس سے مبالغہ کا عنصر جدا ہو جائے تو قصیدہ جسد بے روح سے زیادہ کچھ نہیں رہ جاتا۔

عربی شاعری میں قصیدہ نگاروں کے ممدوح کے کچھ مخصوص اوصاف ہیں۔ جن کو مرکزی اور بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ شجاعت و مردانگی، فیاضی و سخاوت تدبر و فراست، زندگی کے یہی تین پہلو ہیں۔ جن کو سو سو طرح سے بیان کیا جاتا ہے۔ ان کو مبالغوں کے پر لگا کر ثریا تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ متنبی بلا مبالغہ اس صنف سخن کا بادشاہ ہے۔ اس نے زندگی کے ہر ہر پہلو میں مبالغہ آرائی کے وہ کرشمے دکھائے ہیں کہ اس کی قوت تخیل کی داد دیئے بغیر نہیں رہا جاتا۔

ممدوح کی زندگی میں دو صفتیں ہیں، دونوں متضاد ہیں لیکن ایک بادشاہ کے لئے دونوں میں امتزاج اور توازن ضروری ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ وہ خوش اخلاق اور شیریں زبان ہو، اس کی باتوں میں اس کی گفتگو میں حلاوت ہو جو دوسروں کے دل کو موہ لے اور جو بھی اس سے ملے اس کی تعریف میں رطب اللسان ہو جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر دشمن اس سے دشمنی کا اظہار کرے تو اس کا جواب بھی اتنی ہی تلخی سے دیا جائے تاکہ اس کی جرآت نہ بڑھ سکے۔ اگر کوئی والی و حاکم صرف رحم و مروت ہی کا پیکر بن جائے تو اس کی حکومت چند دن بھی نہیں چل سکتی، اور اگر سراپا غضب بن جائے تو دل سے کوئی اس کا ہوا خواہ نہیں رہے گا اور نہ دلوں میں قدر و منزلت ہوگی اور نہ کوئی اس کی حکومت کا دل سے وفادار ہوگا، اس لئے ایک بادشاہ کی زندگی میں دونوں وصفوں کا توازن کے ساتھ ہونا ضروری ہے، متنبی کے ممدوح میں بھی یہ دونوں وصف ہیں مگر کس درجے کے؟ اس کی زبانی سنیئے۔

تَحلُو مَذَاقَتُہٗ حتّٰی إذا غَضِبا
حَالَتْ فَلَو قَطَرَتْ فی البحرِ ما شُرِبا

وہ فطرتاً نہایت شیریں اخلاق ہے لیکن جب اس کو غصہ آجائے تو یہ فطرت

ایک دم بدل جاتی ہے اور اس کی شیرینی ایسی تلخی میں بدل جاتی ہے کہ اس تلخی کا ایک قطرہ بھی سمندر میں ٹپک جائے تو وہ اتنا کڑوا اور تلخ ہو جائے کہ زبان پر نہ رکھا جاسکے۔ شیرینی و تلخی کا تقابل، پھر ایک غیر مادی شے کو مادی شکل قرار دے کر اس کی تلخی جو اس کے ایک قطرے میں ہے لق و دق سمندر میں ٹپک جانے سے وہ کڑواہٹ پیدا ہو جائے کہ پورا سمندر اتنا تلخ ہو جائے کہ زبان پر اس کا پانی نہ رکھا جاسکے، پھر یہ ایک قطرہ جس مجموعہ سے نکل کر آیا ہے اس ذخیرہ کی کڑواہٹ کا کیا عالم ہوگا یہ سوچا نہیں جاسکتا۔

ممدوح کی حکومت کا نظم و نسق اتنا مستحکم ہے کہ اس کی حدود حکومت میں اس کی مرضی کے بغیر ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا یہاں تک کہ آسمانی سیاروں پر بھی اس کا حکم چلتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔

وَلَا تُجَاوِزُهَا شَمْسٌ اِذَا شَرَقَتْ
اِلَّا وَمِنْهُ لَهَا اِذْنٌ بِتَغْرِيْبِ

ممدوح کی حکومت میں جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کو ممدوح کے چشم و آبرو کے اشارے پر چلنا پڑتا ہے۔ اس کی مرضی کے بغیر نہ آگے بڑھ سکتا ہے اور نہ اپنی جگہ سے جنبش کر سکتا ہے، اگر وہ غروب ہونا چاہتا ہے تو اسے پہلے ممدوح سے اجازت لینی پڑتی ہے، ممدوح کی اجازت کے بعد ہی وہ غروب ہو سکتا ہے۔ اس کی حکومت ہواؤں پر بھی ہے، اگر ہوا اس کے دائرہ حکومت میں قدم رکھتی ہے تو ڈری اور سہمی ہوئی قدم رکھتی ہے۔

اِذَا اَتَتْهَا الرِّيَاحُ النُّكْبُ مِنْ بَلَدٍ
فَمَا تَهُبُّ لَهَا اِلَّا بِتَرْتِيْبِ

دوسرے شہروں میں ہوا چاہے جتنی بھی چورخی چلتی ہو لیکن جب ممدوح کی حکومت میں داخل ہو گئی تو اب اس کو سیدھے رخ پر ترتیب اور سلیقہ ہی سے چلنا پڑتا ہے، اس کی مجال نہیں کہ وہ اپنا رخ دائیں بائیں موڑ سکے جیسا کہ وہ دوسرے شہروں

میں کرتی آئی ہے۔ ممدوح کے بلند عزم و ارادہ کا عالم یہ ہے کہ

یَرُومِي النُّجُومَ بِعَيْنَيْ مَنْ يُحَاوِلُهَا
كَأَنَّهَا سَلَبٌ فِي عَيْنِ مَسْلُوبِ

جب کسی آدمی کے ہاتھ سے کوئی چیز زبردستی چھین لی جاتی ہے تو جب تک وہ چیز اس کی نگاہوں کے سامنے رہتی ہے اسے حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے کیوں کہ اس کو وہ اپنی چیز سمجھتا ہے اور اسے اسی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ میں اس کو حاصل کر کے رہوں گا، بالکل اسی شخص کی طرح ممدوح ستاروں کو دیکھتا ہے جیسے کسی شخص نے ان ستاروں کو اس کے ہاتھوں سے چھین کر آسمان پر رکھ دیا ہے۔ چوں کہ اس کا مال ہے اس لئے اس کو واپس لینے کے ارادہ سے اس کی طرف دیکھتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میں اس بلندی پر جا کر آسمان سے ان ستاروں کو چھین سکتا ہوں۔

فرقِ مراتب

ممدوح کی تعریف میں اگر اس کے باپ کو کم رتبہ دیا جائے تو یہ ایک بدنما تصویر ہوگی اور اگر ممدوح سے باپ کے رتبہ کو اعلیٰ و ارفع دکھایا جاتے تو اس سے ممدوح کی تنقیص ہوتی ہے اور ساری مدح کرکری ہو جاتی ہے کہ بیٹے نے باپ کے مقام و مرتبہ سے نیچے اتر کر کام کیا کہ یہ ایک نازک ترین پہلو ہے، متنبی اس سے کس طرح عہدہ برآ ہوتا ہے اور فرقِ مراتب کو کسی خوبصورت انداز میں پیش کرتا ہے؟ یہ قابلِ غور ہے۔ ہر ایک کا درجہ بھی اپنی جگہ برقرار رہے اور ان دونوں کی عظمت شان کا پہلو بھی روشن و تابناک رہے۔ آپ بھی دیکھیں۔

اری القمر ابن الشمس قد لبس العلی
رویدک حتی یلبس الشعر الحذا

میں سورج کے بیٹے چاند کو دیکھ رہا ہوں کہ اس نے عظمت و رفعت کا لباس زیب تن

کرلیا ہے اور ابھی کیا دیکھا ہے، ذرا رخساروں پر سبزۂ خط نمودار ہونے دو پھر اس کے فضل وکمال کو دیکھنا، شعر میں باپ کو سورج اور بیٹے کو چاند کہا گیا ہے۔ یہ معلوم ہے کہ چاند میں روشنی سورج ہی سے آتی ہے۔ بیٹے میں بھی تہذیب و شرافت فضل و کمالات باپ ہی کے ذریعے آتے ہیں، پھر چاند و سورج اپنی آب و تاب، روشنی، رفعت و عظمت کے لحاظ سے اپنا اپنا مقام رکھتے ہیں اور چاند کی حیثیت مستفید ہونے کے لحاظ سے سورج سے کم بھی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ بیٹے سے باپ کا درجہ ایک گونہ بلند ہی دکھانا انسانی اخلاقیات کے عین مطابق ہے۔ اس طرح دونوں کی عظمت بھی نمایاں ہے اور فرق مراتب بھی نظر انداز نہیں ہوا۔

پستی اور بلندی

اگر کوئی شخص معمولی خاندان سے ہے لیکن خود اس نے وہ کمالات حاصل کر لئے جو اس کو اپنے خاندان سے ممتاز بناتے ہیں اور اس کو عظمت و فضیلت کے بلند مقام پر پہنچاتے ہیں تو اس کی عظمت و شہرت کے پیش نظر، اس کے خاندان کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس سے ممدوح کی تعریف نہیں تنقیص ہوتی ہے کہ اس کا خاندان بہت ہی معمولی ہے۔ اس میں یہ فضیلت کہاں سے آگئی؟ اور کیسے آگئی؟ اس کے فضل و کمال کے اظہار کے وقت اس کے گمنام خاندان کا ذکر یقیناً اس کی عظمت کے لئے ایک بدنما پہلو ہے لیکن متنبی اس نازک مرحلے سے کتنی کامیابی سے گزر جاتا ہے اور ایسی دلیل دیتا ہے کہ قاری خود شاعر کا ہمنوا بن جاتا ہے ؂

وَاِن تَكُنْ تَغلِبُ الغَلْبَاءُ عُنْصُرَهَا

فَإِنَّ فِي الخَمْرِ مَعْنًى لَيْسَ فِي العِنَبِ

یعنی اگرچہ اس کی اصل بنو تغلب سے ہے لیکن جو شراب میں پایا جاتا ہے وہ انگور میں نہیں۔ شراب کی اصل انگور ہے۔ لیکن انگور سے شراب کی کیف آفرینیوں اور اس سے حاصل ہونے والے نشاط و سرور کا کیا جوڑ؟ انگور صرف غذا کے کام آتا ہے لیکن اسی انگور سے

بنی ہوئی شراب کا ایک جرعہ رنگین پیجئے تو چودہ طبق روشن ہو جاتے ہیں۔ شراب کے کیف و نشاط، سرور انگیزی و مسرت خیزی کے مقابلے میں انگور کی کیا حقیقت ہے۔ لیکن بہر حال شراب کی اصل انگور ہی ہے۔ کسی فارسی شاعر نے ٹھیک کہا ہے۔

مغاں کہ دانہ انگور آب می سازند
ستارہ می شکنند آفتاب می سازند

انگور کی حیثیت ستاروں کی ہے تو شراب کی حیثیت سورج کی ہے اسی طرح ممدوح کا خاندان اگر قابل ذکر نہیں تو اس سے ممدوح کی ذات پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے، اس کا خود اپنا مقام ہے۔

شجاعت و بہادری

ممدوح کی شجاعت و بہادری، شمشیر زنی، نیزہ بازی، تیراندازی، فتوحات و غارت گری کو سیکڑوں اور ہزاروں اسلوب سے بیان کرتا ہے اور ہر قصیدہ میں ہمارے سامنے تشبیہات و تمثیلات کے نئے نئے ذخیرے پیش کرتا ہے اور اس کی قوت تخیل بات کے ایسے ایسے پہلو نکالتی ہے۔ کہ اس کا ہر قصیدہ اپنی انفرادیت و امتیاز کا شاہکار بن جاتا ہے اسی طرح ممدوح کی سخاوت و فیاضی کا ذکر ہر قصیدہ میں ہے اور ہر جگہ اس کا اسلوب، طرز بیان، تشبیہ و تمثیل جداگانہ ہے اور ہر جگہ جدت طرازی نے مفہوم و معانی کی نئی دنیا ہمارے سامنے کردی ہے متنبی نے ان دونوں عنوانوں پر جتنے پیرایۂ بیان اختیار کئے ہیں۔ اگر ان کا نمونہ پیش کیا جائے تو اس کا پورا دیوان ہی نقل کرنا پڑے گا کیوں کہ ہر قصیدہ میں شجاعت و بسالت، سخاوت و فیاضی کا مضمون ضرور ہے۔ اور ہر ایک جدت اور مرصع کاری کا نادر نمونہ ہے اس لئے تفصیل کے لئے اس کے دیوان کا مطالعہ کیا جائے۔ میں دونوں مضمونوں کی ایک ایک مثال پر اکتفا کرتا ہوں۔

دشمنوں سے مقابلہ اور بہادری کی انتہا یہ ہے کہ اب دشمن کی صفوں میں ممدوح کا نام لینا کافی ہے اور ان کی تلواریں دشمنوں کے خون کی اتنی عادی ہو چکی ہیں کہ اب انھیں

چلانے کی بھی ضرورت نہیں رہ گئی۔ وہ کہتا ہے۔

بعثوا الرعب فی قلوب الاعادی
فکان القتال قبل التلاقی
وتکاد الظبیٰ لما عودھا
تنقضی نفسھا الی الاعناق

انھوں نے میدان جنگ میں جانے سے پہلے اپنی ہیبت دشمنوں کے پاس بھیجدی اور جنگ سے پہلے جنگ ہوگئی اور دشمنوں کا صفایا ہوگیا۔ انھوں نے اپنی تلواروں کو دشمنوں کے خون کا اتنا عادی بنادیا ہے کہ اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ دشمن کو دیکھتے ہی تلواریں میان سے نکل جاتی ہیں اور اڑ کر دشمنوں کے گردنوں پر پہنچ جاتی ہے۔ اب تلواروں کو چلانے والے ہاتھوں کی بھی ضرورت نہیں رہی۔

فیاضی وسخاوت

متنبی کی فیاضی کی انتہا یہ ہے کہ اس کے جسم میں جو روح ہے وہ بھی اب اس کی اپنی نہیں رہ گئی کیوں کہ وہ دوسروں کو دے چکا ہے۔

یَا اَیُّہَا المُجْدَی عَلَیْہِ رُوحُہ
إِذْ لیسَ یاتِیہِ لہا اسْتِجْدَاء

یوں تو ممدوح نے اپنی روح دوسروں کو دے دی ہے لیکن اس کے جسم میں اس لئے ہے کہ اب تک اس کو لینے والا کوئی نہیں آیا ہے۔ اب اس کے بعد سخاوت و فیاضی کا اور کون سا مقام رہ جاتا ہے؟

اسرار دروی
۲۵ر فروری ۱۹۸۱ء
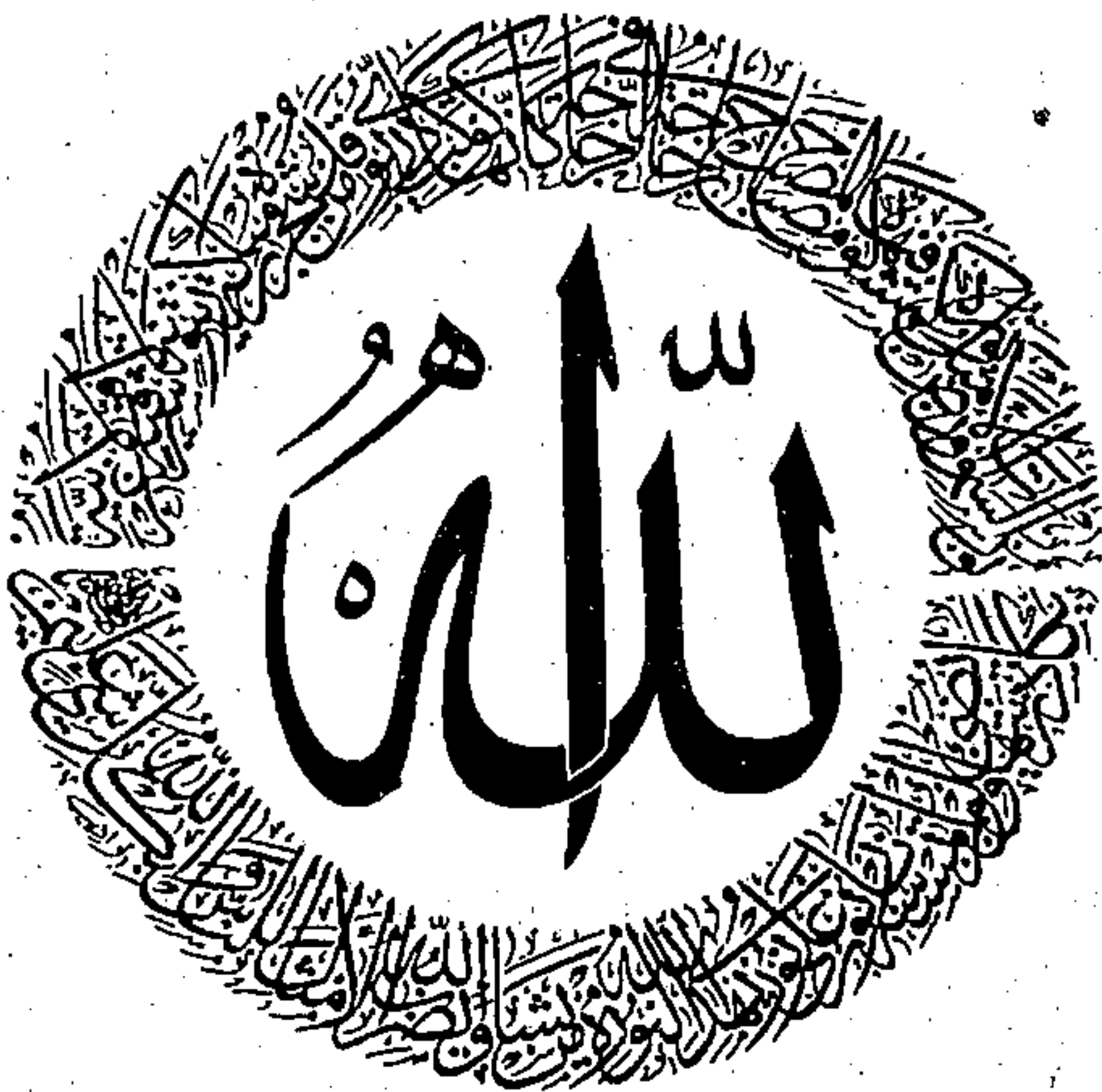
دیوان المتنبی

اسیر ادروی

استاذ جامعہ اسلامیہ
ریوڑی تالاب، بنارس

قافیۃ الہمزۃ

وقال وقد أمرہ سیف الدولۃ بإجازۃ أبیات لإبن محمد الکاتب اولھا

یَالَائِمِیْ کُفَّ الْمَلَامَ عَنِ الَّذِیْ
أَضْنَاہُ طُوْلُ سَقَامِہٖ وَ شَقَائِہٖ

ترجمہ: اے ملامت کرنے والے اس شخص سے ملامت کو روک لے جس کو اس کی بیماری اور بدنصیبی کی درازی نے لاغر کر دیا ہے۔

یعنی ناصح تجھے ایسے شخص سے طعن وطنز کی باتیں نہیں کرنی چاہییے جو خود محبوب سے جدائی اور غم عشق میں عرصہ دراز سے مبتلا ہے، بیماری اور بدنصیبی کی درازی نے اس کی حالت کو قابل رحم بنا دیا ہے۔

لغات: لائم: (اسم فاعل) • اللّوم: (ن) ملامت کرنا • ملام: مصدر میمی (ن) ملامت کرنا • أضنا: (ماضی) • الإضناء: لاغر کرنا • الضنی: (س) لاغر ہونا • طول: درازی، مصدر (ك) لمبا ہونا، دراز ہونا • سقام: بیماری • السقم، السقام: (ل ح) بیمار ہونا • الشقاء، الشقاوۃ: (س) بدنصیب ہونا، بدبخت ہونا۔

عَذْلُ الْعَوَاذِلِ حَوْلَ قَلْبِیْ التَّائِہٖ
وَھَوَی الْأَحِبَّۃِ مِنْہُ فِیْ سَوْدَائِہٖ

ترجمہ: ملامت کرنے والیوں کی ملامت مرے پریشان دل کے لرزہیں اور دوستوں کی محبت سودار قلب میں ہے۔

یعنی ناصح کی نصیحتیں اور ملامتیں میرے دل تک پہنچتی ہیں لیکن دل کے چاروں طرف باہر باہر چکر لگاتی ہیں چوں کہ عشق و محبت دل کے اندر ہے اس لئے وہاں تک ان کی رسائی نہیں ہوتی جس طرح پتنگے فانوس کے باہر چکر لگا کر مر جاتے ہیں مگر چراغ کی لو تک نہیں پہنچ پاتے ہیں کیوں کہ وہ شیشے کے اندر ہے، اسی لئے ناصح کی نصیحتیں کبھی کارگر نہیں ہوسکتی ہیں اس لئے نصیحت و ملامت کرنا بالکل بے سود ہے میرے جذبۂ محبت پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔

لغات: عذل: مصدر (ن، ض) ملامت کرنا • عواذل: (واحد) عاذلۃ: ملامت کرنے والی • قلب: دل ج قلوب • التائہ: (اسم فاعل) پریشان و متحیر • التّوہُ: (ن) متحیر و پریشان ہونا • اَحِبَّۃ: (واحد) حبیب، دوست محبوب • الحب: (ض) محبت کرنا • الاِحْبَاب: محبت کرنا • سوداء: وہ سیاہ نقطہ جو دل کے اندر بیچ میں ہوتا ہے۔

يَشْكُو الْمَلَامُ إِلَى اللَّوَائِمِ حَرَّهٗ
وَيَصُدُّ حِيْنَ يَلُمْنَ عَنْ بُرَحَائِهٖ

ترجمہ: ملامت کرنے والیوں سے دل کی گرمی کی شکایت کرتی ہیں اور جب ملامت کرنے والیاں ملامت کرتی ہیں تو وہ دل کی تیز گرمی کی وجہ سے منہ پھیر لیتی ہیں۔

یعنی عاشق کے دل میں آتش محبت بھڑک رہی ہے اور اس کی آنچ اتنی دور تک جاتی ہے کہ ملامتیں اس کے قریب پہنچتی ہیں تو شدت تپش کی وجہ سے الٹے پاؤں واپس ہو جاتی ہیں اور ملامت کرنے والیوں سے کہتی ہیں کہ اس بھڑکتی ہوئی آگ میں ہمارے لئے جانا ممکن نہیں ہے۔

لغات: یشکو الشکایۃ: (ن) شکایت کرنا • ملام: الاخذ الملام

(ن) ملامت کرنا • اللوائم: (واحد) لائمۃ: ملامت کرنے والی • یصدّ: منہ پھیر لیتی ہیں • الصد: (ن) اعراض کرنا، منہ پھیر لینا • یکمن: مصدر • اللوم: (ن) ملامت کرنا • برحاء: شدید حرارت، تپش۔

وَیُمْهِجَتِیْ یَا عَاذِلِیْ الْمَلِكُ الَّذِیْ
اَسْخَطْتُ اَعْذَلَ مِنْكَ فِیْ اِرْضَائِہٖ

ترجمہ: اے میرے ملامت کرنے والے، میری جان اس بادشاہ پر قربان ہے جس کو راضی رکھنے کے لئے میں نے تجھ سے زیادہ ملامت کرنے والوں کو ناراض کردیا ہے۔

یعنی ملامت کرنے والے تو مجھے ملامت کرکے محبت سے روکنے کی کوشش کرتا ہے؟ میں نے تو اپنی جان بادشاہ پر قربان کردی ہے اور اس کو خوش رکھنے کے لئے میں نے تجھ سے زیادہ ملامت کرنے والوں کو ناکام کرکے ناراض کردیا ہے تو اور تیری نصیحت کیا چیز ہے؟

لغات: عاذل: اسم فاعل، العذل: (ن ض) ملامت کرنا • الملك: بادشاہ (ج) ملوك • اسخطت: میں نے ناراض کردیا • الاسخاط: ناراض کرنا • السخط: (س) غضبناک ہونا، ناپسند کرنا • ارضاء: (مصدر) خوش کرنا • الترضیۃ: راضی بنانا، رضی اللہ عنہ کہنا • الرضاء: (س) راضی ہونا، خوش ہونا۔

اِنْ كَانَ قَدْ مَلَكَ الْقُلُوْبَ فَاِنَّہٗ
مَلَكَ الزَّمَانَ بِاَرْضِہٖ وَسَمَائِہٖ

ترجمہ: اگر وہ دلوں کا مالک ہوگیا ہے تو وہ تو زمانہ کا اس کے آسمان اور زمین کے ساتھ مالک ہوچکا ہے۔

یعنی اگر ممدوح لوگوں کے دلوں پر حکومت کررہا ہے تو اس میں حیرت کی کیا بات ہے؟ وہ تو پورے زمانہ کا آسمان و زمین سمیت ہر چیز کا مالک ہوچکا ہے۔

لغات: ملك: الملك: (ض) مالک ہونا • زمان: زمانہ (ج) ازمنۃ

ارض : زمین (ج) اراضٍ ● سماء : آسمان، ہر بلند چیز (ج) سمٰوٰت۔

اَلشَّمْسُ مِنْ حُسَّادِهٖ وَالنَّصْرُ مِنْ
قُرَنَائِهٖ وَالسَّيْفُ مِنْ اَسْمَائِهٖ

ترجمہ: سورج اس کے حاسدوں میں سے ہے مدد اس کے ساتھیوں میں ہے اور تلوار اس کے ناموں میں سے ہے۔

یعنی چہرے کی آب وتاب کا یہ عالم ہے کہ سورج اس پر حسد کرتا ہے، شجاعت و بہادری کی یہ کیفیت ہے کہ مدد اس کے جلو میں چلنے والی اور فتح وظفر اس کے قدموں میں ہے اس کی شمشیر زنی اور جنگ آزمائی کا یہ حال ہے کہ تلوار اس کا نام ہی پڑ گیا ہے۔

لغات: شمس : سورج (ج) شموس ● حُسَّاد : (واحد) حاسد الحسد : (ن ض) حسد کرنا ● قرناء : (واحد) قرین : ساتھی ● سیف : (ج) اسیاف سیوف اسیف۔

اَيْنَ الثَّلَاثَةُ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالِهٖ
مِنْ حُسْنِهٖ وَاِبَائِهٖ وَمَضَائِهٖ

ترجمہ: اس کی تینوں خصلتوں کے مقابلہ میں یہ تینوں چیزیں کہاں ہیں ؟ اس کے حسن، ذلت سے بچنے کی عادت اور اس کی تیز کارگذاری کا کیا جواب ؟

یعنی سورج، مدد، تلوار یہ تینوں چیزیں ممدوح کی تین خصوصیات کو کہاں پا سکتی ہیں ؟ اس کے حسن کے مقابلہ میں سورج کی کوئی حقیقت نہیں اس کی خودداری اور ذلت سے بچنے کی فطرت کے سامنے مدد بذات خود کیا چیز ہے ؟ اس کی تیز کارگذاری کا تلوار کیا مقابلہ کر سکتی ہے ؟

لغات: خلاله : (واحد) خَلَّة : عادت، خصلت ● اِباء : مصدر (ف ض) اعراض کرنا، باز رہنا، خوددار ہونا ● مضاء : مصدر (ض) گزر جانا، جاری کرنا، پورا کرنا، کر گزرنا۔

مَضَتِ الدُّهُوْرُ وَمَا اَتَيْنَ بِمِثْلِهٖ
وَلَقَدْ اَتٰى فَعَجَزْنَ عَنْ نُظَرَائِهٖ

ترجمہ : زمانے گزر گئے مگر اس کی نظیر نہ لا سکے اور وہ آیا تو زمانے اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر و عاجز رہے۔

یعنی بہت سے زمانے آئے اور گزر گئے مگر کسی دور میں اس کی کوئی نظیر و مثال وہ پیش نہیں کر سکے وہ ہمیشہ بے نظیر اور بے مثال ہی رہا۔

لغات : مضت : (ماضی) المضی (ض) گزرنا ● الدھور : (واحد) دھر : زمانہ ● آتین : (جمع مؤنث) الاتیان (ض) آنا ● عجزن : العجز (ض) عاجز ہونا ● نظراء : (واحد) نظیر۔

واستزادہ سیف الدولۃ فقال ایضاً

اَلْقَلْبُ اَعْلَمُ یَاعَذُوْلُ بِدَائِہٖ
وَاَحَقُّ مِنْکَ بِجَفْنِہٖ وَبِمَائِہٖ

ترجمہ : اے ملامت کرنے والے دل اپنی بیماری کو زیادہ جاننے والا ہے اور اپنی پلک اور اپنے پانی پر زیادہ حق رکھتا ہے۔

یعنی تم دل کو ملامت کرتے ہو حالاں کہ تم دل کی بیماری کو صحیح طور پر جانتے بھی نہیں دل اپنے مرض کا حال تم سے زیادہ جانتا ہے اور جو اپنے مرض کا حال جانتا ہے وہ اس کا علاج بھی بہتر طور پر کر سکتا ہے، آنکھوں سے جو اشک امنڈتا ہے وہ دل کی مرضی سے ہی امنڈتا ہے اور یہی سوزش عشق کو ہلکا کرنے کا علاج ہے چوں کہ دل سارے اعضاء پر حاکم ہے اس لئے اپنی آنکھوں پر اپنے آنسوؤں پر اس کا حق سب سے زیادہ ہے یہ آنسو اس کی مرضی ہی سے بہتے ہیں۔

لغات : عذول : (صفت) ملامت کرنے والا ● العذل : (ن) ملامت کرنا داء : مرض، بیماری ● دوی : (س) بیمار ہونا ● جفن : پپوٹے (ج) اجفان، جفون، اَجْفُنْ۔

فَوَمَنْ اُحِبُّ لَاَعْصِيَنَّكَ فِي الْهَوٰى
قَسَمًا بِهٖ وَ بِحُسْنِهٖ وَ بَهَائِهٖ

ترجمہ: جس سے میں محبت کرتا ہوں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ محبت کے معاملہ میں تمہاری بات نہیں مانوں گا اس کی قسم ہے اس کے حسن کی قسم ہے اور اس کی خوبصورتی کی قسم ہے۔

یعنی محبت کے معاملہ میں کسی کی بات نہ ماننے کے لئے محبوب کی ذات اس کے حسن و جمال اور خوبصورتی کی قسم کھائی ہے ان قسموں سے عزم کی پختگی بھی ظاہر ہو گئی اور جن باتوں پر دل دیوانہ ہے اس کا نہایت خوبصورتی سے اظہار بھی کر دیا ہے۔

لغات: اَعْصِيَن: العصیان (ض) نافرمانی کرنا ● الھوٰی: (س) محبت کرنا ● بہاء: مصدر (س ن ک) خوب صورت ہونا۔

أأحبُّه وأحبُّ فيه ملامةً
إنّ الملامة فيه من أعدائه

ترجمہ: کیا میں اپنے محبوب سے محبت کروں اور اس کے سلسلہ میں ملامت کو بھی پسند کروں (ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا) میرے محبوب کے سلسلہ میں ملامت محبوب کے دشمنوں میں سے ہے۔

مطلب: محبوب کو محبوب رکھتے ہوئے میں کبھی بھی یہ پسند نہیں کروں گا کہ لوگ مجھے اس کے سلسلہ میں برا بھلا کہیں یا ناصح نصیحت کریں کہ تم اس کی محبت سے باز آ جاؤ، کیوں کہ محبوب کے سلسلہ میں کسی کا مجھے ملامت کرنا یہ گویا مجھے اس کی محبت سے روک دینا ہے، اس لئے اس کے سلسلہ میں ملامت اس سے دشمنی ہے۔

عَجِبَ الْوُشَاةُ مِنَ اللُّحَاةِ وَ قَوْلِهِمْ
دَعْ مَا نَرَاكَ ضَعُفْتَ عَنْ اِخْفَائِهٖ

ترجمہ: چغل خوروں (رقیبوں) کو ملامت کرنے والوں پر خود اور ان کی اس بات پر بھی تعجب ہے کہ جس چیز کو ہم تم میں دیکھ رہے ہیں اس کو چھوڑ دو کہ تم اس کو

چھپانے کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہو۔

یعنی رقیب کے دعوی محبت کا ہمیشہ انکار کرتا ہے اس لئے جب اس نے ناصح کی یہ بات سنی جو اس نے عاشق کو ترک محبت کا مشورہ دیتے ہوئے کہی کہ تمھارے چہرے سے تمھاری بیماری عشق کو جان چکے ہیں، تم اس کو چھوڑ دو تو اس نے حیرت و تعجب کا اظہار اس لئے کیا کہ ہم اس کے دعوی محبت کی ہمیشہ تردید کرتے رہے وہ اس کا اعتراف کر رہے ہیں دوسرے اس بات پر تعجب ہوا کہ اس کے جذبہ عشق کا اعتراف کرتے ہوئے اس کو ترک محبت کا مشورہ دیتے ہیں جبکہ عاشق صادق کا ترک محبت کرنا ناممکن ہے اور اس کو ایک ناممکن کا مشورہ دیتے ہیں اس لئے ملامت کرنے والوں پر خود ان کے اس مشورہ پر رقیبوں کو حیرت ہو رہی ہے۔

لغات : عَجِبَ : العجب (س) تعجب کرنا، حیرت کرنا ● الوشاۃ : (واحد) واشٍ : چغل خور ● الوشاء : (ض) چغل خوری کرنا ● اللحاۃ : (واحد) لاحٍ : ملامت کرنے والا ● اللحو : (ن ف) گالی دینا، عیب لگانا، ملامت کرنا ● قول : بات ج اقوال ● دع : (امر) الودع (ف) چھوڑنا ● نرا : (جمع متکلم) الرویۃ (ف) دیکھنا ● ضعفت : الضعف : (ك) کمزور ہونا ● اخفاء : (مصدر) چھپانا ● الخفاء : (س) چھپنا، پوشیدہ ہونا۔

مَا الْخِلُّ اِلَّا مَنْ اَوَدُّ بِقَلْبِہٖ
وَاَرٰی بِطَرْفٍ لَا یَرٰی بِسَوَائِہٖ

ترجمہ : دوست وہی ہے جس سے میں اس کے دل سے محبت کروں اور اس کو ایسی آنکھ سے دیکھوں کہ دوست اس کے سوا سے نہ دیکھے۔

یعنی کمال محبت یہ ہے کہ عاشق اپنے جذبات و خواہشات کو فنا کر دے حتی کہ محبت بھی اپنے دل کی مرضی اور تقاضوں کی وجہ سے نہ کرے بلکہ دوست کے دل کی مرضی سے کرے دوست کی ہر خواہش و مرضی میری خواہش و مرضی بن جائے تاکہ مجھ سے کوئی بھی فعل محبوب کی منشا کے خلاف وجود ہی میں نہ آئے اور میں اس کو اس نگاہ سے دیکھوں جس نگاہ سے خود محبوب اپنے کو دیکھتا ہے یعنی محبت کی معراج یہی ہے کہ آدمی اپنا وجود اپنے جذبات اپنی خواہشات کو محبوب کی رضا میں فنا کر دے۔

لغات : الخِلّ : دوست، ج اخلال ● اودّ : (واحد متکلم) المودّۃ (س)

محبت کرنا • قلب: دل (ج) قلوب • طرف: آنکھ (ج) اطراف۔

ترجمہ اِنَّ الْمُعِیْنَ عَلَی الصَّبَابَۃِ بِالْاَسٰی
اَوْلٰی بِرَحْمَۃِ رَبِّہَا وَاِخَائِہَا

ترجمہ: محبت میں اظہارِ غم سے مدد کرنے والے کے لئے زیادہ بہتر محبت کرنے والے پر رحم کرنا اور اس سے بھائی چارگی کرنا ہے۔

یعنی مریض محبت سے اپنے دل رنج وغم اور افسوس کا صرف اظہار کر کے اور صرف آنسو بہاکر اس کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کی حالت زار پر رحم اور اخوت کے تقاضے کے مطابق سلوک کرنا چاہیے اس کے دکھ درد کو کم کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے کیوں کہ بھائی چارگی اور صحیح رحم کا تقاضا یہی ہے اور حق بھی یہی ہے۔

لغات: الصبابۃ: مصدر (س) محبت کرنا • الاسٰی: (س) غم خواری کرنا غمگین ہونا • رحمۃ: (س) رحم کرنا • اخاء: الاخاء المواخاۃ الاخوۃ (ن) بھائی بنانا۔

مَہْلاً فَاِنَّ الْعَذْلَ مِنْ اَسْقَامِہٖ
وَتَرَفُّقاً فَالسَّمْعُ مِنْ اَعْضَائِہٖ

ترجمہ: ٹھہرو، ملامت اس کی بیماریوں میں سے ہے نرمی کرو کہ کان اس کے اعضاء میں سے ہے۔

یعنی نصیحت کی منشاء اور مقصد خیر خواہی اور مرض عشق کی شدت کو کم کرنا ہوتا ہے تم نصیحت و ملامت کر کے اس کی بیماری میں ایک بیماری کا اضافہ کر دیتے ہو کیوں کہ کان بھی تو مریض محبت کا ایک عضو ہے اور تم اس کو نصیحت و ملامت کا چرکہ لگا کر مریض عشق کی تکلیف بڑھا دیتے ہو۔

لغات: مھلاً: مصدر فعل کے قائم مقام ہے المھل: (ف) اطمینان سے بغیر جلد بازی کے کام کرنا • العذل: (ن ض) ملامت کرنا • اسقام: (واحد) سقم: بیماری السقم السقام (س) بیمار ہونا • ترفقا: مصدر قائم مقام فعل الترفق: مہربانی کا برتاؤ کرنا • السمع: کان (ج) اسماع • اعضاء: واحد عضو: جسم کا ایک حصہ۔

وَہَبِ الْمَلَامَۃَ فِی اللَّذَاذَۃِ کَالْکَرٰی
مَطْرُوْدَۃً بِسُہَادِہٖ وَ بُکَائِہٖ

ترجمہ: مان لو کہ ملامت لذت میں نیند کی طرح ہے اور وہ دور ہے عاشق کی بیداری اور اس کی آہ و بکا کی وجہ سے۔

یعنی تم کو ملامت میں وہی لذت ملتی ہے جو نیند میں آتی ہے اور صورت حال یہ ہے کہ تمھاری نیند عاشق کی بیداری اور اس کی آہ و فغاں کی وجہ سے اڑ چکی ہے اس لئے نیند کا بدل ملامت کو تلاش کر لیا ہے اور اسی میں تم کو مزہ آتا ہے۔

لغات: ھب (امر) بمعنی احسب: مان لو، فرض کر لو • الملامۃ: مصدر (ن) ملامت کرنا • اللذاذۃ: مصدر (س ض) لذیذ ہونا، خوش مزہ ہونا: التلذذ لذت پانا • الکری: نیند، مصدر (س) اونگھنا، سونا • التکری: سونا • مطرودۃ: دور، علیحدہ • الطرد: (ن) دور کرنا، علیحدہ کرنا • سہاد: بیداری، بے خوابی، مصدر (س) بیدار رہنا • بکاء: مصدر (ض) رونا۔

لَا تَعْذُلِ الْمُشْتَاقَ فِیْ اَشْوَاقِہٖ
حَتّٰی یَکُوْنَ حَشَاکَ فِیْ اَحْشَائِہٖ

ترجمہ: عاشق کے جذبات کی مذمت اس وقت تک نہ کرو یہاں تک کہ تمھارا دل اس کے پہلو میں ہو جائے۔

یعنی اگر عاشق کی ملامت سے تم باز نہیں آ سکتے تو کم از کم اس وقت تک رکے رہو کہ تمھارا دل اس کے پہلو میں پہنچ کر اس کے درد و کرب سے آشنا ہو جائے اگر اس کے درد و کرب کو اتنے قریب سے دیکھنے کے بعد بھی تمہارا ضمیر گوارا کرے تو تم اس کی مذمت کر سکتے ہو۔

لغات: لا تعذل: العذل (ن ض) ملامت کرنا • المشتاق: عاشق الاشتیاق: مشتاق ہونا • الشوق: (ن) شوق والا • الشوق: شوق، جذبہ ج اشواق • حشا: پہلو، پہلو کے اندر کی چیزیں (ج) احشاء۔

اِنَّ الْقَتِیْلَ مُضَرَّجًا بِدُمُوْعِہٖ
مِثْلُ الْقَتِیْلِ مُضَرَّجًا بِدِمَائِہٖ

ترجمہ: قتیل محبت جو اپنے آنسوؤں میں شرابور ہے اسی مقتول کی طرح ہے جو اپنے خون میں لتھڑا ہوا ہے۔

یعنی درد محبت میں مبتلا گریاں و نالاں عاشق اتنا ہی بڑا مصیبت زدہ اور قابل رحم

ہے جتنا وہ مظلوم و مقتول جو اپنے خون میں لت پت ہے، خون اور آنسو دونوں ہی یکساں درد و کرب کی نشاندہی کرتے ہیں دونوں کی نوعیت برابر ہے۔

لغات: القتل: (ن) قتل کرنا ● مضرجاً: التضریج: لتھیڑنا، آلودہ کرنا الضرج: (ن) اسی معنی میں ہے ● دماء: (واحد) دمٌ: خون۔

وَالْعِشْقُ كَالْمَعْشُوْقِ يَعْذُبُ قُرْبُهٗ
لِلْمُبْتَلٰى وَيَنَالُ مِنْ حَوْبَائِهٖ

ترجمہ: عشق کی قربت معشوق ہی کی طرح شیریں ہوتی حالاں کہ عشق عاشق کی جان لے لیتا ہے۔

یعنی محبت میں سب سے شیریں ولذیذ وصال محبوب ہے لیکن خود عشق و محبت بھی وصال محبوب سے کم لذیذ و شیریں نہیں ہے ہجر ہو یا وصال ہر حال میں جذبۂ عشق کی سرشاری ایک لذیذ ترین چیز ہے حالاں کہ یہی عشق بتدریج عاشق کی جان بھی لے لیتا ہے لیکن اس کے باوجود اس کی شیرینی کم نہیں ہوتی۔

لغات: العشق: مصدر (س) محبت میں حد سے بڑھ جانا، محبت کرنا ● یعذب: العذوبۃ (ک) شیریں ہونا ● قرب: مصدر (ک) قریب ہونا ● مبتلی: (اسم مفعول) عاشق، الابتلاء: آزمائش میں ڈالنا، البلاء (ن) آزمانا ● ینال: النیل: لینا، پانا ● حوباء: جان (ج) حوباءات

لَوْ قُلْتَ لِلدَّنِفِ الْحَزِيْنِ فَدَيْتُهٗ
مِمَّا بِهٖ لَاَغَرْتَهٗ بِفِدَائِهٖ

ترجمہ: اگر تم غم زدہ مریض محبت سے کہو کہ میں اس چیز پر قربان ہوں جو تمہیں لاحق ہے تو تم اپنے فدا ہونے سے اس کو غیرت دلادو گے۔

یعنی جس مریض محبت پر غم چھایا ہوا ہو اور انتہائی لاغر و ضعیف ہو گیا ہو اس سے بھی اگر تم کہو کہ میں تمہاری مصیبت اپنے سر لئے لیتا ہوں تو تمہارے اس کہنے سے اس کو بڑی غیرت آجائیگی کہ کیا میں محبت میں اپنی قربانی نہیں دے سکتا یعنی ع شرکت غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری۔

لغات: دنف: بیاری سے لاغر (ج) أدناف الدنف (س) بیماری کا بڑھ جانا الحزین: غمگین (ج) حزناء الحزن (س) غمگین ہونا (ن) غمگین کرنا ● فدیت الفداء: (ض) قربان ہونا، فدیہ دینا، مال وغیرہ دے کر چھڑانا ● اغرت الاغارۃ: غیرت پر برانگیختہ کرنا ● الغیرۃ: (س) غیرت کھانا ● الغور: (ن) پانی کا تہ میں چلا جانا۔

وُقِیَ الْأَمِیْرُ هَوَی الْعُیُوْنِ فَإِنَّہٗ
مَالَا یَزُوْلُ بِبَأْسِہٖ وَ سَخَائِہٖ

ترجمہ: امیر آنکھوں کی محبت سے بچا رہے اس لئے کہ وہ نہ اس کی بہادری سے دور ہوگی اور نہ داد و دہش سے۔

یعنی خدا کرے امیر ممدوح حسین آنکھوں کے جادو سے محفوظ رہے کیوں کہ ان آنکھوں کا جادو ایسا نہیں ہے جو شجاعت و بہادری یا مال و دولت کے ذریعہ اتارا جا سکے محبت میں نہ بہادری کام آتی ہے نہ مال و دولت اور جود و سخا۔

لغات: وقی: الوقایۃ: (ض) بچانا، محفوظ رکھنا ● امیر: (ج) امراء ھوی: محبت، مصدر (س) محبت کرنا، عاشق ہونا (ض) اوپر سے نیچے گرنا ● العیون: (واحد) عین: آنکھ ● لا یزول: الزوال (ن) زائل ہونا ● باس: بہادری، مصدر (ک) مضبوط ہونا، بہادر ہونا۔ البؤس (س) سخت حاجت مند ہونا ● سخاء (ن) سخاوت کرنا۔

یَسْتَأْسِرُ الْبَطَلَ الْکَمِیَّ بِنَظْرَۃٍ
وَیَحُوْلُ بَیْنَ فُؤَادِہٖ وَعَزَائِہٖ

ترجمہ: مسلح بہادر شخص کو ایک نگاہ میں قید کر لیتی ہے اور اس کے دل اور اس کے صبر کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔

یعنی بڑے سے بڑے بہادر کو بس ایک نگاہ حسن قید کرنے کے لئے کافی ہے اور جب یہ حسین آنکھیں کسی کو اپنا قیدی بنا لیتی ہیں تو اس اسیر محبت کے دل اور صبر کے درمیان دیوار بن جاتی ہیں کہ پھر دل کے پاس کبھی صبر کا گزر ہی نہیں ہوتا اور پوری زندگی

بے قراری میں گزارنی پڑتی ہے۔

لغات: یستاسر: الاستیسار: قیدی بنا لینا، قید کرنا • الاسر الاسارة (ض) قید کرنا، تسمہ سے باندھنا • البطل: بہادر (ج) ابطال، البطالۃ (ل ث) بہادر ہونا، دلیر ہونا، البطلان (ن) باطل ہونا، فاسد ہونا، بے کار ہونا • الکمی: مسلح بہادر (ج) کماۃ و اکماء و الکمی مصدر (ض) الاکماء: مسلح ہونا، زرہ اور خود سے اپنے کو چھپانا • یحول الحول الحولان: (ن) حائل ہونا، گزرنا • فؤاد: دل (ج) افئدۃ • عزاء: صبر، مصدر (س) مصیبت پر صبر کرنا، التعزیۃ: تسلی دینا، صبر دلانا، العزی (ض) نسبت کرنا، العزو (ن) منسوب ہونا۔

اِنِّیْ دَعَوْتُکَ لِلنَّوَائِبِ دَعْوَۃً
لَمْ یُدْعَ سَامِعُھَا اِلٰی اَکْفَائِہٖ

ترجمہ: میں نے تجھ کو مصیبتوں کے وقت مدد کے لئے پکارا کہ اتنی بڑی مصیبتوں اپنے ہم مثلوں کی طرف نہیں پکارا گیا۔

یعنی میں نے آپ کو ان عظیم مصیبتوں کے وقت مدد کے لئے پکارا کہ اتنی بڑی مصیبتوں کے لئے آج تک کسی کو پکارا نہیں گیا، اتنی بڑی مصیبتوں میں چوں کہ کم ہی لوگ مدد کرنے کی طاقت رکھتے ہیں اس لئے عموماً ان مصائب کے وقت لوگوں سے فریاد ہی نہیں کی جاتی۔

لغات: دعوت الدعوۃ: (ن) پکارنا، دعوت دینا • النوائب: (واحد) نائبۃ: حادثہ، مصیبت • اکفاء (واحد) کفو: نظیر، مثل۔

فَاَتَیْتَ مِنْ فَوْقِ الزَّمَانِ وَتَحْتِہٖ
مُتَصَلْصِلاً وَ اَمَامِہٖ وَ وَرَائِہٖ

ترجمہ: پس تو زمانہ کے اوپر اس کے نیچے اس کے آگے اور اس کے پیچھے سے گرجتا ہوا آیا۔

یعنی مصائب کی شدت کی تو نے کوئی پرواہ نہیں کی اور شدائد و مصائب کی

ساری راہوں کو بند کرتے ہوئے زمانہ کے اوپر، نیچے، آگے، پیچھے ہر طرف سے گرجتا ہوا آیا اور مصیبتوں کے لئے کوئی جگہ نہیں چھوڑی۔

لغات: انیت: الاتیان (ض) آنا ● زمان: (ج) ازمنۃ ● متصلصلاً: گرجتا ہوا، التصلصل: دھاڑنا، گرجنا۔

مَنْ لِلسُّیُوْفِ بِاَنْ یَّکُوْنَ سَمِیَّہَا
فِیْ اَصْلِہٖ وَ فِرِنْدِہٖ وَ وَفَائِہٖ

ترجمہ: کون شخص ایسا ہے جو تلوار کا ہم نام ہو اس کی اصل میں اس کے جوہر میں اس کی وفا میں۔

یعنی تلوار کا ہم نام بننا کوئی ہنسی کھیل نہیں، ہم نام بننے کے لئے ضروری ہے کہ وہ تلوار کی اصل یعنی اس کے فولاد کے خالص ہونے اس کے جوہر یعنی کاٹ اور تیزی اور وفا کے کام تمام کرکے واپس آنے ان ساری خصوصیات میں برابر ہو وہی تلوار کا ہم نام ہوسکتا ہے اس لئے سیف الدولہ کا نام سیف الدولہ یوں ہی نہیں رکھ دیا گیا، یہ ساری خصوصیات اس میں موجود ہیں۔

لغات: سیوف (واحد) سیف: تلوار ● سمیّ: ہم نام ● فرند: تلوار کا جوہر، تلوار کا نقش و نگار، بے مثل تلوار (ج) فرائند ● وفا: مصدر (ض) پورا کرنا، وعدہ کرنا، الایفاء: وعدہ کرنا، الاستیفاء: پورا پورا لینا۔

طُبِعَ الْحَدِیْدُ فَکَانَ مِنْ اَجْنَاسِہٖ
وَعَلِیٌّ الْمَطْبُوْعُ مِنْ اٰبَائِہٖ

ترجمہ: لوہا ڈھالا گیا تو وہ اپنے جنس ہی میں سے رہا اور علی اپنے آباواجداد سے ڈھلا ہوا ہے۔

یعنی لوہا ڈھالا گیا سے جو چیز بھی چاہے ڈھال لی جائے اس کا خالص ہونا اپنی جگہ باقی رہے گا اس لئے علی جو اپنے آباء واجداد سے ڈھلا ہوا ہے تو اس کے آباء و اجداد کی ساری خصوصیات اس میں باقی رہنی ہی چاہئیں اور وہ باقی ہیں۔

لغات : طبع : الطبع (ف) سکہ ڈھالنا، تلوار بنانا، مہر کرنا ● اجناس : (واحد) جنس ● آباء : مراد آباء و اجداد (واحد) اب۔

وقال یمدح الحسین بن اسحاق التنوخی
وکان قوم قد هجوه ونحلوا الهجاء الی ابی الطیب
فکتب الیه یعاتبه فکتب ابو الطیب الیه

أَتُنْكِرُ يَا ابْنَ إِسْحَاقٍ إِخَائِي
وَتَحْسِبُ مَاءَ غَيْرِي مِنْ إِنَائِي

ترجمہ : ابن اسحاق کیا تم میری بھائی بندی سے انکار کرتے ہو؟ اور میرے غیر کے پانی کو میرے برتن سے سمجھتے ہو؟

یعنی تمہارے ہجو میں قصیدہ تو کسی اور نے لکھا ہے اور کہنے والوں نے کہہ دیا کہ متنبی نے لکھا ہے اور تم نے اس کو مان بھی لیا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم میری اخوت و دوستی سے انکار کرتے ہو، ورنہ کیا بات ہے کہ تمھارے دامن پر چھینٹا کہیں سے پڑا ہے اور اس کو تم میری جانب منسوب کرتے ہو۔

لغات : تنکر : الانکار : انکار کرنا، نہ ماننا ● اخاء الاخاء المواخاۃ : بھائی بنانا، الاخوۃ (ن) بھائی یا دوست بنانا ● ماء : پانی (ج) امواہ و میاہ ● اناء : برتن (ج) آنیۃ۔

أَأَنْطِقُ فِيكَ هُجْرًا بَعْدَ عِلْمِي
بِأَنَّكَ خَيْرُ مَنْ تَحْتَ السَّمَاءِ

ترجمہ : کیا میں تمہارے متعلق کوئی بے ہودہ بات کہوں گا اس علم کے باوجود کہ تم ان تمام لوگوں میں بہتر ہو جو اس آسمان کے نیچے ہیں۔

یعنی میں یہ بات اچھی طرح جانتا ہوں کہ اس آسمان کے نیچے جتنے لوگ بستے ہیں ان میں تم سب سے بہتر اور اچھے ہو، اس بات کو جاننے اور ماننے کے بعد بھی میں بے ہودہ اور گستاخانہ بات تمھاری شان میں کہہ سکتا ہوں؟ کیا یہ ماننے کی بات ہے؟ کہ ایک

آدمی کسی کو بہترین شخص بھی مانے اور اس کی مذمت بھی کرے۔

لغات: انطق: النطق (ض) بولنا، بات کرنا، گفتگو کرنا • ھُجرا: بکواس، بے ہودہ گفتگو، الھجرا الھجران (ن) نیند یا مرض میں بڑبڑانا، بکواس کرنا، چھوڑنا، قطع تعلق کرنا، الاھجار، بکواس کرنا، بری بات کہنا، دوپہر میں چلنا • علم: مصدر (س) جاننا، الاعلام: بتانا، التعلیم سکھانا، التعلم علم حاصل کرنا۔

وَاَکْرَہُ مِنْ ذُبَابِ السَّیْفِ طَعْمًا
وَاَمْضیٰ فِی الْاُمُوْرِ مِنَ الْقَضَاءِ

ترجمہ: ذائقہ میں تلوار کی دھار سے زیادہ ناپسندیدہ ہو اور معاملات میں تقدیر سے زیادہ کارگزاری والے ہو۔

یعنی میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم اپنے دشمنوں کے لئے تلوار کی دھار سے بھی زیادہ ناپسندیدہ ہو، ان سے وہ سلوک کرتے ہو کہ اس کی اذیت کے مقابلہ میں تلوار سے قتل ہو جانا ان کے لئے زیادہ پسندیدہ ہو جاتا ہے اسی طرح تم جس کام کے کرنے کا ارادہ کر لیتے ہو تو تقدیر سے پہلے اس کو انجام تک پہنچا دیتے ہو، ان تمام حقیقتوں کے علم کے باوجود میں تمھاری ہجو کیسے کر سکتا ہوں۔

لغات: اکرہ: (اسم تفضیل) الکراھۃ الکراھیۃ (س) ناپسند کرنا، الکراھۃ (ک) قبیح ہونا • ذباب: تلوار کی دھار (ج) اَذِبَّۃٌ ذُبٌّ ذِبَّانٌ • طَعْمًا: لذت، مزہ، ذائقہ، مصدر (س) چکھنا، کھانا (ک) آسودہ ہونا • امضیٰ (اسم تفضیل) المضی (ض) گزرنا • القضاء: تقدیر، مصدر (ض) فیصلہ کرنا۔

وَمَا اَرْبَتْ عَلَی الْعِشْرِیْنَ سِنِّیْ
فَکَیْفَ مَلِلْتُ مِنْ طُوْلِ الْبَقَاءِ

ترجمہ: اور میری عمر بیس سال سے زیادہ نہیں ہوئی ہے تو میں زندگی کی درازی سے کیسے اکتا جاؤں گا؟

یعنی تم جانتے ہو کہ میری عمر نوجوانی کی ہے جو امنگوں اور بھرپور تمناؤں کا زمانہ ہوتا ہے اور جینے کی تمنا اپنے شباب پر ہوتی ہے ایسے وقت میں کوئی شخص زندگی سے گھبرا کر موت کو کیسے دعوت دے سکتا ہے اور تمھاری ہجو درحقیقت موت کو دعوت دینی ہے۔

لغات: اَرْبَتْ: الارباء: زیادہ ہونا، بڑھانا، سود لینا، الربا (ن) زیادہ ہونا، بڑھانا • ملّت: المللُ (ن س) ملال ہونا، رنال یا غم کی وجہ سے تڑپنا، الملال (س) تنگ دل ہونا، رنج ہونا • سِنّ: عمر • طول: مصدر (ک) لانبا ہونا، دراز ہونا • البقاء: (س) باقی رہنا۔

وَمَا اسْتَغْرَقْتُ وَصْفَكَ فِیْ مَدِیْحِیْ
فَاَنْقُصَ مِنْهُ شَیْئًا بِالْهِجَاءِ

ترجمہ: اور میں نے تمھارے اوصاف کو اپنے قصیدہ مدحیہ میں پورا پورا نہیں بیان کیا ہے کہ اس میں سے ہجو کے ذریعہ کچھ کم کر دوں۔

یعنی میں نے تمھارے جملہ اوصاف اور خوبیوں کو ابھی پورا پورا بیان نہیں کیا ہے میرے کمال فن کا تقاضا ہے کہ جس بات کو کہوں اس کو مکمل طور پر بیان کر دوں، اگر ایسا نہیں کرتا ہوں تو میرے کمال فن پر حرف آتا ہے کہ شاعر جملہ اوصاف کے بیان پر قادر نہیں تھا اگر یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا ہوتا تو یہ گنجائش تھی کہ میں ہجو کر کے اس میں کچھ کم کر دوں، اس لئے اگر ہجو کرتا ہوں تو تمھارے بجائے میری توہین ہوتی ہے کہ ایک موضوع کو اختیار کیا اور چند قدم سے آگے نہ جا سکا۔

لغات: استغرقت: الاستغراق: کل لے لینا، الغرق (س) ڈوبنا • وصف: (ج) اوصاف، الوصف (ض) تعریف بیان کرنا • مدیح: تعریف، (ج) مدائح • انقص: النقص: (ن) کم کرنا، التنقیص کسی کا عیب بیان کرنا، الانتقاص کم کرنا • الہجاء: مصدر (ن) ہجو کرنا، مذمت کرنا۔

وَهَبْنِیْ قُلْتُ هٰذَا الصُّبْحُ لَیْلٌ
اَیَعْمَی الْعَالَمُوْنَ عَنِ الضِّیَاءِ

ترجمہ: فرض کرلو کہ میں نے کہہ دیا کہ یہ رات ہے تو کیا دنیا روشنی کی طرف سے اندھی ہو جائیگی۔

یعنی بالفرض اگر ہجو میں نے ہی کی ہے تو آفتاب پر دھول ڈالنا ہے، صبح کو رات کہہ کر دنیا کو کیسے منوایا جاسکتا ہے کیا دنیا اندھی ہے کہ اتنی غلط بات مان جائیگی۔

لغات: لیل: رات (ج) لیالی • یعمیٰ: (س) اندھا ہونا • الضیاء: روشنی مصدر (ن) روشن ہونا، الاضاءۃ روشن کرنا۔

تُطِيعُ الحَاسِدِينَ وَأَنْتَ مَرْءٌ
جُعِلْتُ فِدَاءَهُ وَهُمْ فِدَائِي

ترجمہ: تم حاسدوں کی بات مان جاتے ہو؟ حالاں کہ تمھاری شخصیت ایسی ہے کہ میں اس پر قربان ہوں اور وہ حاسدین مجھ پر قربان ہیں۔

یعنی تم میرے مقابلہ میں حاسدوں کی بات مانتے ہو جبکہ ان کی میرے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں وہ میرے کمال فن پر قربان ہیں اور میرے جیسا آدمی تم پر قربان ہے۔

لغات: تطیع: الاطاعۃ: فرماں برداری کرنا، الطوع (ن) فرماں بردار ہونا • حاسدین: الحسد (ن ض) حسد کرنا • فداء: (ض) قربان ہونا۔

وَهَاجِي نَفْسِهِ مَنْ لَمْ يُمَيِّزْ
كَلَامِي مِنْ كَلَامِهِمِ الهُرَاءِ

ترجمہ: وہ شخص خود اپنی ہجو کرتا ہے جو میرے کلام اور ان کی بے ہودہ بکواس میں تمیز نہیں کرتا ہے۔

یعنی میرا کلام ایک نادر الکلام شاعر کا کلام ہے اور دوسری طرف بچکانہ شاعری کرنے والوں کی تک بندیاں ہیں جو شخص ان دونوں میں تمیز نہ کرسکے وہ خود اپنی کم علمی اور جہالت کا ثبوت دیتا ہے کہ اس میں اچھے اور برے کلام میں تمیز کی بھی صلاحیت نہیں ہے۔

لغات: ھاجی: (اسم فاعل) الھجو (ن) ہجو کرنا • لم یمیز: التمییز جدا جدا کرنا • کلام (ج) کلم • الھراء: بے ہودہ کلام، الھراء (ف) فحش گوئی

کرنا، بہت غلطی کرنا۔

وَإِنَّ مِنَ الْعَجَائِبِ أَنْ تَرَانِي
فَتَعْدِلَ بِي أَقَلَّ مِنَ الْهَبَاءِ

ترجمہ: حیرت ناک باتوں میں سے یہ ہے کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو پھر بھی اس کو میرے برابر ٹھہرا رہے ہو جو ذرہ سے بھی کمتر ہے۔

یعنی تم میری عظیم المرتبت شخصیت اور میرے مقام بلند سے خوب واقف ہو اس کے باوجود تم مجھے ان لوگوں کے مقابلہ میں لاتے ہو جن کی حیثیت ایک ذرہ سے بھی کم ہے۔

لغات: العجائب: (واحد) عجیبۃ: تعجب خیز چیز، العجب (س) تعجب کرنا • تعدل: العدل (ض) برابر کرنا، سیدھا کرنا، العدالۃ (ض) انصاف کرنا (ك) عادل ہونا • اقل (اسم تفضیل) القلۃ (ض) کم ہونا، التقلیل کم کرنا • الہباء: ذرہ (ج) اھباء

وَتُنْكِرُ مَوْتَهُمْ وَأَنَا سُهَيْلٌ
طَلَعْتُ بِمَوْتِ أَوْلَادِ الزِّنَاءِ

ترجمہ: اور ان کی موت سے انکار کرتے ہو، حالاں کہ میں سہیل ستارہ ہوں اور اولاد الزنا (برساتی کیڑے مکوڑے) کی موت کے لئے طلوع ہوا ہوں۔

یعنی میرے حاسدین کی علمی عزت و شہرت کی موت ہو چکی ہے اور تم ان کی موت کو نہیں مانتے ہو حالاں کہ میری حیثیت سہیل ستارے کی ہے جس کے طلوع ہونے سے برساتی کیڑے مکوڑے مر جاتے ہیں اسی طرح میری عظمت و شہرت کے مقابلہ میں ان کا وجود ختم ہو چکا ہے۔

لغات: تنکر: الانکار: انکار کرنا • موت (مصدر ن) الاماتۃ موت دینا • طلعت: الطلوع (ن) طلوع ہونا (ن س ف) پہاڑ پر چڑھنا جاننا مطلع ہونا، المطالعۃ زیادہ غور و فکر سے مطلع ہونا، کتاب پڑھنا • اولاد الزناء: کیڑے مکوڑے جو برسات آتے ہی پیدا ہو جاتے ہیں۔

وقال یمدح ابا علی ھارون بن عبد العزیز الاوراجی الکاتب وکان یذھب الی التصوف

اَمِنَ ازْدِیَارَکِ فِی الدُّجٰی الرُّقَبَاءُ
اِذْ حَیْثُ کُنْتِ مِنَ الظَّلَامِ ضِیَاءُ

ترجمہ: تاریکیوں میں تیرے ملنے سے رقیب مطمئن ہو گئے اس لئے کہ تو اندھیرے میں جہاں ہوگی روشنی ہوگی۔

یعنی رقیب دوسرے رقیب کے سلسلے میں ہمیشہ بدگمان رہتا ہے کہ محبوب لوگوں کی نگاہوں سے بچ کر اس سے ملتا رہتا ہے لیکن رقیبوں کو یہ خطرہ نہیں رہا کیونکہ محبوب رات کی تاریکی میں جب بھی ملنے کے لئے جائیگا تو رات کی تاریکی اس کے حسن و جمال کے چاند سورج سے بقعۂ نور ہو جائیگی اس لئے چھپ کر ملاقات ممکن نہیں ہوگی اس لئے ہر رقیب اپنی اپنی جگہ مطمئن اور بے خوف ہے۔

لغات، اَمِنَ: الامن (س) محفوظ رہنا، مامون ہونا • ازدیار: (افتعال) الزیارۃ (ن) ملاقات کرنا • الدجیٰ: (واحد) دجیۃ تاریکی (ن) تاریک ہونا • رقباء: (واحد) رقیب: نگہبان، محافظ، منتظر الرقوب (ن) نگہبانی کرنا انتظار کرنا • الظلام: الظلمۃ (س) تاریک ہونا، الظلم (ض) ظلم کرنا • الضیاء: (ن) روشن ہونا۔

قَلَقُ الْمَلِیْحَۃِ وَھِیَ مِسْکٌ ھَتْکُھَا
وَمَسِیْرُھَا فِی اللَّیْلِ وَھِیَ ذُکَاءُ

ترجمہ: ملیح محبوبہ کا چلنا اور وہ مشک کا پھوٹنا ہے اور اس کا شب میں چلنا اور وہ سورج ہے۔

یعنی مطمئن ہونے کی ایک بات یہ بھی ہے کہ محبوب جب چلتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہرن کا نافہ پھوٹ گیا ہے اور ہر طرف خوشبو پھیل رہی ہے اور رات کی

تاریکی میں اس کا چلنا اور سورج کا چمکنا دونوں برابر ہیں۔

لغات: فلق: حرکت کرنا، مصدر (ن) حرکت دینا (س) مضطرب ہونا بے قرار ہونا • هتك: پھوٹنا، مصدر (ض) پردہ کا پھاڑنا، کاٹ کر علیحدہ کرنا • مسیر: مصدر (ض) شب میں چلنا • ذکاء: آفتاب کا علم

أَسَفِي عَلَىٰ أَسَفِي الَّذِي دَلَّهْتِنِي
عَنْ عِلْمِهِ فَبِهِ عَلَيَّ خَفَاءُ

ترجمہ: مجھے غم اپنے اس غم کا ہے جس کے علم سے تو نے مجھے غافل کر دیا ہے پس اس کی کیفیت مجھ سے پوشیدہ ہوگئی ہے۔

یعنی میں عشق و محبت کے اس مقام پر آگیا ہوں کہ ابتدائے محبت کا وہ زمانہ جو تمنائے وصال کی ناکامی پر حسرت و غم میں گذر رہا تھا محبوب نے اتنا دیوانہ و وارفتہ بنا دیا ہے کہ وہ حسرت و غم کا زمانہ بھی یاد نہیں رہا، حسرت و تمنا میں بھی ایک لذت تھی کاش وہی زمانہ پھر لوٹ آتا، تمنائے وصال کی تو دور کی بات ہے اب حسرت و تمنا کے زمانہ ہی کے لوٹ آنے کی آرزو حاصل زندگی بن کر رہ گئی ہے۔

لغات: اسف: غم و افسوس، الاسف (س) غمگین ہونا، افسوس کرنا • دَلَّهْتِ: تو نے مدہوش کر دیا، التدلیہ، حیران کرنا، مدہوش کرنا، الدَّلَہ (ف) تسلی پانا (س) غم عشق سے سرگشتہ ہونا، حیران ہونا • خفاء: پوشیدہ، مصدر (س) چھپنا، پوشیدہ ہونا، الاخفاء، پوشیدہ کرنا، چھپانا۔

وَشَكِيَّتِي فَقْدُ السَّقَامِ لِأَنَّهُ
قَدْ كَانَ لَمَّا كَانَ لِي أَعْضَاءُ

ترجمہ: اور میری شکایت بیماریوں کا نہ ہونا ہے اس لئے کہ جب مرض تھا تو میرے پاس اعضاء تھے۔

یعنی محبت میں زندگی ٹوٹ کر رہ گئی ہے اب وہ اعضاء ہی نہیں رہے جن کو کبھی عشق و محبت کا مرض لاحق ہوتا تھا اس لئے اب بیماری اور مرض کی تمنا ہے کیونکہ بیماری

لاحق ہوگی تو اس کے لئے اعضا بھی وجود میں آجائیں گے اور زندگی شکست و ریخت سے بچ جائیگی۔

لغات: شکیۃ: شکایت، الشکوی الشکایۃ، شکایت کرنا(ن)● نفقد: الفقد، الفقدان (ض)، گم کرنا، کھونا● السقام: مصدر (س) بیمار ہونا۔

مَثَّلْتِ عَيْنَكِ فِي حَشَايَ جِرَاحَةً
فَتَشَابَهَا كِلْتَاهُمَا نَجْلَاءُ

ترجمہ: تو نے میرے پہلو میں اپنی آنکھوں کے مثل زخم بنا دیا پھر کشادگی میں وہ دونوں ایک دوسرے کے مشابہ ہوگئے۔

یعنی جتنے بڑے پروں والے تیر چلائے جائیں گے اتنا ہی بڑا زخم بھی ہوگا چوں کہ محبوب کی چشم غزالاں بڑی ہیں اس لئے ان آنکھوں کے چلائے ہوئے تیر نگاہ کا زخم بھی بڑا ہے جس طرح آنکھیں بڑی ہیں زخم بھی اسی تناسب سے بڑے ہیں۔

لغات: مثّلت: ہو بہو بنا دیا، التمثیل: ہو بہو تصویر بنانا، مجسم بنانا، مشابہت دینا، المثول (ن) مثل ہونا، مانند ہونا، ظاہر ہونا، مشابہت دینا (ک) حاضر ہونا، سامنے کھڑا ہونا، المثلۃ (ن ض) عذاب دینا، ناک کان کاٹنا، مثلہ کرنا● حشا، پہلو (ج) احشاء● جراحۃ: زخم مصدر (ف) زخمی کرنا● تشابہا، التشابہ، المشابہۃ: ایک دوسرے کے مشابہ ہونا، التشبیہ مشابہت دینا التشبّہ، مشابہ ہونا● نجلاء: کشادہ (ج) نُجُلٌ، النجل (س) بڑی اور خوبصورت آنکھوں والا ہونا۔

نَفَذَتْ عَلَيَّ السَّابِرِيَّ وَرُبَّمَا
تَنْدَقُّ فِيهِ الصَّعْدَةُ السَّمْرَاءُ

ترجمہ: وہ نگاہ میری زرہ کو پار کر گئی حالاں کہ بسا اوقات اس میں گندم گوں اور سخت نیزے ٹوٹ جاتے ہیں۔

یعنی ان حسین آنکھوں کا چلایا ہوا تیر نگاہ میری مضبوط زرہ کو پار کر کے سینے کے اندر

دل میں پیوست ہوگیا حالاں کہ میری زرہ اتنی عمدہ اور مضبوط ہے کہ سخت سے سخت نیزوں سے بھی میرے سینے پر وار کیا جاتا وہ نیزے زرہ سے ٹکرا کر ٹوٹ جاتے مگر زرہ سے پار نہیں ہو سکتے لیکن تیز نگاہ اس زرہ کو بھی پار کر گئی۔

لغات: نفذت، پار کر گئی، النفوذ (ن) چھید کر پار ہو جانا۔ الانفاذ التنفیذ، نافذ کرنا، جاری کرنا ● تندق: الاندقاق ٹوٹنا، الدّقّ (ن) توڑنا، التدقیق بہت باریک کرنا ● الصعدۃ: سیدھا نیزہ، سخت نیزہ (ج) صعاد صعدات السمراء: گندم گوں (ج) سُمْرٌ، السُّمْرَۃ (س ث) گندم گوں ہونا، سفیدی و سیاہی کے درمیان رنگ والا ہونا، السمر (ن) رات کو قصہ گوئی کرنا۔

أَنَا صَخْرَةُ الْوَادِيْ إِذَا مَا زُوْحِمَتْ
وَإِذَا نَطَقْتُ فَإِنَّنِيْ الْجَوْزَاءُ

ترجمہ: میں وادی کی چٹان ہوں جب وہ ٹکرائی جاتی ہے اور جب بولتا ہوں تو میں جوزا ہوتا ہوں۔

یعنی میں عزم و ارادہ کے لحاظ سے وادی کی اس چٹان کی طرح ہوں جس سے سیلاب کا ریلا بار بار ٹکراتا ہے لیکن کبھی بھی اس کو اپنی جگہ سے جنبش نہیں دے پاتا، قادر الکلام اور فصیح البیان ایسا ہوں کہ جب بولتا ہوں تو جوزا ہو جاتا ہوں، جوزا آسمان کے ایک برج کا نام ہے عربوں کا خیال تھا کہ جو بچہ جوزا کے طالع میں پیدا ہوتا ہے وہ بڑا قادر الکلام اور فصیح البیان ہوتا ہے، اگر بذات خود کوئی جوزا ہو جائے تو اس کی قادر الکلامی اور فصیح البیانی کس درجہ کمال کی ہوگی ظاہر ہے۔

لغات: صخرۃ: چٹان (ج) صخرات ● وادی: پہاڑوں کے دامن کی نشیبی زمین (ج) اَوْدِیَۃ ● زوحمت: المزاحمۃ الزحام: ایک دوسرے کو ڈھکیلنا موجوں کا آپس میں ٹکرانا، الزحم (ف) تنگی کرنا، بھیڑ کرنا ● نطقت: النطق (ض) بات کرنا، بولنا ● جوزاء: آسمان کے ایک برج کا نام ہے۔

وَاِذَا خَفِيْتُ عَلَى الْغَبِيِّ فَعَاذِرٌ
اَنْ لَّا تَرَانِىْ مُقْلَةٌ عَمْيَاءُ

ترجمہ: جب کسی کند ذہن پر میں پوشیدہ رہ جاؤں تو وہ معذور ہے اس لئے کہ مجھے اندھی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔

یعنی کوئی کور مغز میرے علم و فضل سے آگاہ نہیں ہے تو وہ معذور ہے، اندھی آنکھ جس طرح کچھ نہیں دیکھ سکتی اسی طرح عقل کا اندھا میرے مقام بلند کو کیا دیکھ سکتا ہے۔

لغات: خفیت: الخفاء: (س) پوشیدہ ہونا، چھپنا ● الغبی: کند ذہن کور مغز (ج) اَغْبَاء، اَغْبِيَاء، الغباوة (س) غبی ہونا ● عاذر: معذور العذر المعذرة (ض) الزام سے بری کرنا، عذر قبول کرنا ● العذر: (ض) گناہ زیادہ ہونا ● مقلة: آنکھ (ج) مُقَلٌ، المقل (ن) دیکھنا ● عمیاء: اندھی، العمی (س) اندھا ہونا

شِيَمُ اللَّيَالِىْ اَنْ تُشَكِّكَ نَاقَتِىْ
صَدْرِىْ بِهَا اَفْضٰى اَمِ الْبَيْدَاءُ

ترجمہ: راتوں کی خصلتیں ہیں کہ وہ میری اونٹنی کو شک میں ڈال دیتی ہیں کہ راتوں میں میرا سینہ زیادہ چوڑا ہے یا میدان۔

یعنی جب میں شب میں سفر کرتا ہوں تو اونٹنی اس اندھیرے میں کبھی میرے سینے کی طرف دیکھتی ہے کبھی اپنے سامنے پھیلے ہوتے لق و دق میدان کو تو وہ یہ فیصلہ نہیں کرپاتی کہ میرے سامنے کا میدان کشادہ اور وسیع ہے یا میرے سوار کا سینہ زیادہ چوڑا ہے سینہ کا چوڑا اور وسیع ہونا آدمی کی بہادری کی دلیل ہے۔

لغات: شیم (واحد) شیمة: خصلت، عادت، طبیعت ● تشکک التشکیک: شک میں ڈالنا، الشك (ن) شک میں پڑنا ● ناقة: اونٹنی (ج) نُوق ● صدر: سینہ (ج) صدور ● افضی (اسم تفضیل) زیادہ چوڑا، الفضاء (ن) جگہ کا کشادہ ہونا ● بیداء: میدان (ج) بِيْدٌ بَيْدَاوَات۔

فَتَبِيتُ تَسْئِدُ مُسْئِدًا فِي نَيِّهَا
إِسْآدَهَا فِي الْمَهْمَهِ الْإِنْضَاءِ

ترجمہ: رات بھر چلتے ہوئے وہ رات گذارتی ہے اس کا میدان میں چلنا اس حال میں ہے کہ لاغری اس کی چربی میں چلتی رہتی ہے۔

یعنی میری اونٹنی انتہائی سخت کوش اور جفاکش ہے پوری رات بھوکی پیاسی چلتی رہتی ہے خوراک اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے اس کے کوہان کی چربی پگھل پگھل کر معدے میں اترتی رہتی ہے اونٹنی لق ودق صحرا میں اور لاغری اس کی چربی میں رواں دواں ہے۔

لغات: تبییت: البیتوتة (ض) رات گذارنا ● تسئد: الإسآد ساری رات چلنا ● نَیّ: چربی ● مهمه: میدان، جنگل، بیابان (ج) مهامه ● الانضاء مصدر، لاغر کرنا، دبلا کرنا، النّضیّ (س) دبلا ہونا۔

أَنْسَاعُهَا مَمْغُوطَةٌ وَخِفَافُهَا
مَنْكُوحَةٌ وَطَرِيقُهَا عَذْرَاءُ

ترجمہ: اس کے تسمے لمبے ہیں، اس کی کھریں زخمی ہیں، اس کے راستے ناشناسا ہیں۔

یعنی میری اونٹنی لحیم شحیم اور قدآور ہے اس لئے اس کے تسمے بہت بڑے ہوتے ہیں اتنی جفاکش اور سخت کوش ہے کہ ریگستان میں مسلسل سفر کی وجہ سے اس کی کھریں گھس کر زخمی ہوگئی ہیں، سفر اتنا خطرناک ہے کہ اب تک ان راستوں پر کسی کا گذر بھی نہیں ہوا ہے اور نہ کوئی ان راستوں سے واقف ہے نہ کوئی کارواں گذرا ہے۔

لغات: انساع: (واحد) نسع: تسمہ، پٹہ ● ممغوطة: لمبے، المغط (ف) لمبا کرنے کے لئے کھینچنا ● خفاف: (واحد) خُف: جانوروں کی کھر، موزہ ● منکوحة: زخمی، النکح (ف) زخمی کرنا، نیزہ مارنا، النکاح (ض) عورت سے شادی کرنا ● طریق (ج) طُرق: راستہ ● عذراء: ناشناسا، باکرہ عورت (ج) عذاریٰ۔

يَتَلَوَّنُ الْخِرِّيتُ مِنْ خَوْفِ التَّوٰى
فِيهَا كَمَا تَتَلَوَّنُ الْحِرْبَاءُ

ترجمہ: اس راہ میں تجربہ کار ماہر رہبر کا رنگ ہلاکت کے ڈر سے بدلتا رہتا ہے جیسا کہ گرگٹ رنگ بدلتا رہتا ہے۔

یعنی راستہ اتنا خطرناک ہے کہ تجربہ کار اور ماہر رہبر کا بھی چہرہ کا رنگ دہشت اور خوف سے اس طرح جلد جلد بدلتا رہتا ہے جیسے گرگٹ کا رنگ بدلتا رہتا ہے۔

لغات: يتلون: التلون: رنگ بدلنا • خوف: (مصدر س) ڈرنا • الخريت: تجربہ کار راہبر (ج) خوارت، خراريت، الخرت (ن) راستوں سے واقف ہونا (س) ہوشیار راہبر ہونا • التوىٰ: ہلاکت (مصدر س) ہلاک ہونا، برباد ہونا • الحرباء: گرگٹ (ج) حرابیؒ۔

بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي عَلِيٍّ مِثْلُهُ
شُمُّ الْجِبَالِ وَمِثْلُهُنَّ رَجَاءُ

ترجمہ: ابو علی اور میرے درمیان ابو علی ہی کی طرح بلند پہاڑ کی چوٹیاں ہیں اور پہاڑوں ہی کی طرح امیدیں ہیں۔

یعنی جس طرح ابو علی کا نام بہت بلند ہے اسی طرح بلند پہاڑوں کی چوٹیاں میرے اس کے درمیان حائل ہیں مگر پہاڑوں ہی کی طرح بڑی بڑی امیدیں بھی اس سے وابستہ ہیں۔

لغات: شُمّ: چوٹی، الشمم (س) چوٹی کا بلند ہونا • الجبال (واحد) جبل: پہاڑ • رجاء: امید، الرجاء (ن) امید کرنا۔

وَعِقَابُ لُبْنَانٍ وَكَيْفَ بِقَطْعِهَا
وَهُوَ الشِّتَاءُ وَصَيْفُهُنَّ شِتَاءُ

ترجمہ: اور لبنان کی گھاٹیاں ہیں اور کیسے اس کا قطع کرنا ہے جب کہ یہ جاڑا ہے اور اس کی گرمی بھی جاڑا ہے۔

یعنی اور لبنان کی گھاٹیاں بھی اسی راہ میں ہیں ان پتھریلی گھاٹیوں میں گرمی کا موسم بھی

جاڑے کے موسم کی طرح ہوتا ہے اور یہ تو موسم سرما ہے اس کی ٹھنڈک اپنے شباب پر ہوگی اور یہ راہ کیسے طے ہوگی ؟ کچھ کہا نہیں جا سکتا ہے۔

لغات: عقاب: دشوار گذار گھاٹی، دشوار پہاڑی راستہ (واحد) عقبۃ (ج) عقاب، عقبات ● قطع: (مصدر ف) کاٹنا، طے کرنا۔

لَبَسَ الثُّلُوْجُ بِهَا عَلَيَّ مَسَالِكِي
فَكَأَنَّهَا بِبَيَاضِهَا سَوْدَاءُ

ترجمہ: اس راہ میں برف نے مجھ پر میرے راستہ کو مشتبہ کر دیا ہے گویا اس کی سفیدی میں سیاہی ہے۔

یعنی ان گھاٹیوں میں اتنی شدید برف باری ہوئی ہے کہ سارے راستے برف سے پٹ گئے ہیں پوری گھاٹی میں برف کی سفید چادر بچھی ہوئی ہے کہیں راستہ کا نشان ظاہر نہیں ہوتا اس لئے مسافر ہائے تو کدھر آدمی رات کے اندھیرے میں اور سیاہی میں راستہ بھولتا ہے کیونکہ راستہ نظر نہیں آتا ہے یہاں سفید صاف شفاف چادر بچھی ہوئی، سفیدی اور اجالے میں راستہ کھونے کا کیا سوال ؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی سفیدی رات کی سیاہی بن گئی ہے اور راستہ ناپید ہو گیا ہے۔

لغات: لَبَسَ: مشتبہ کر دیا، اللَّبْسَ (ض) مشتبہ کرنا، اللُّبْس (س) کپڑا پہننا، الالباس کپڑا پہنانا ● الثلوج (واحد) ثلج: برف ● مسالک (واحد) مسلک راستہ، السلوک (ن) داخل ہونا، راستہ کی اتباع کرتے ہوئے چلنا، الاسلاک کسی چیز کو کسی چیز میں داخل کرنا، الانسلاک کسی چیز میں داخل ہونا۔

وَكَذَا الْكَرِيْمُ إِذَا أَقَامَ بِبَلْدَةٍ
سَالَ النُّضَارُ بِهَا وَقَامَ الْمَاءُ

ترجمہ: اور اسی طرح جب کوئی فیاض شخص کسی شہر میں قیام کرتا ہے تو وہاں سونا بہنے لگتا ہے اور پانی ٹھہر جاتا ہے۔

یعنی جس طرح ان گھاٹیوں میں پانی جم کر برف بن گیا ہے اسی طرح جب کوئی فیاض اور

سخی آدمی کسی شہر میں داد و دہش کرتا ہے اور اس کا ابر کرم برستا ہے تو اس شہر کی گلیوں میں پانی کی طرح سونا بہنے لگتا ہے اور پانی جس کو اپنے بہنے پر ناز ہے سونے کے اس سیلاب کے آگے بہنے کی ہمت نہیں کرتا اور مارے شرم و غیرت کے جم کر برف بن جاتا ہے۔

لغات: اقام: الاقامۃ: قیام کرنا، القیام (ن) ٹھہرنا ● سال: السیل السیلان (ض) بہنا ● النضار: سونا، ہر چیز کا خالص، عموماً سونے کے لئے مستعمل ہے۔

جَمَدَ الْقِطَارُ وَلَوْ رَاَتْہُ کَمَا تَرٰی
بُہِتَتْ فَلَمْ تَتَبَجَّسِ الْاَنْوَاءُ

ترجمہ: بارش جم گئی اور اگر اس کو بارش کا نچھتر دیکھ لے جیسے بارش نے اس کو دیکھا ہے تو مبہوت و متحیر ہو کر رہ جائے اور برس نہ سکے۔

یعنی فیاض شخص کی فیاضی کو بارش نے دیکھا تو وہ حیرت زدہ ہو کر برف بن کر جم گئی جس طرح بارش نے اس سیلاب کرم کو دیکھا ہے اس طرح بارش کا نچھتر بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لے تو وہ نچھتر بھی مبہوت اور حیرت زدہ ہو کر رہ جائے اور اس سے پانی کی بوند بھی نہ برسے اور نہ پھوٹے اور بارش کا پورا موسم یوں ہی گذر جائے۔

لغات: جمد: الجمود (ن) جم جانا، الاجماد التجمید جمانا ● القطار (واحد) قطر: بارش ● بہتت: البہت (س ک ف) ہکا بکا ہونا، متحیر ہونا ● لم تتبجس: البجس (ن ض) النبجس: پانی کا جاری ہونا، التبجیس پانی جاری کرنا ● انواء: نچھتر (واحد) نَوْءٌ۔

فِیْ خَطِّہٖ مِنْ کُلِّ قَلْبٍ شَہْوَۃٌ
حَتّٰی کَاَنَّ مِدَادَہُ الْاَہْوَاءُ

ترجمہ: اس کی تحریر میں ہر دل کی خواہش ہے گویا اس کی روشنائی خواہشات ہی سے بنائی گئی ہے۔

یعنی اس کی تحریر میں اتنی کشش ہے کہ ہر شخص اس کو نگاہوں سے لگانے کی خواہش و تمنا رکھتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے لکھنے کی سیاہی لوگوں کی تمناؤں اور خواہشوں

کو محلول کر کے بنائی گئی ہے اس لئے ہر شخص اس کی تحریر میں اپنی تمنا کو موجود پاتا ہے اس لئے اسے دیکھنے کی خواہش رکھتا ہے۔

لغات: خط: تحریر، الخط (ن) لکھنا، لکیر کھینچنا ● قلب: دل (ج) قلوب شھوۃ: خواہش (مصدر س) خواہش کرنا، الاشتہاء خواہش مند ہونا ● مداد: لکھنے کی سیاہی ● الاھواء: (واحد ھوی) خواہش، الھوی (س) خواہش کرنا۔

وَلِكُلِّ عَيْنٍ قُرَّةٌ فِي قُرْبِهِ
حَتَّىٰ كَانَ مَغِيبَهُ الْأَقْذَاءُ

ترجمہ: اس کی قربت ہر آنکھ کے لئے ٹھنڈک ہے گویا اس کا (منظر سے) غائب ہونا آنکھ میں تنکا پڑ جانا ہے۔

یعنی اس کی قربت ہر شخص کی آنکھ کی ٹھنڈک بن گئی ہے جب تک اس کے قریب ہے دل کو سکون میسر ہے اور جب وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تو بے چین ہو جاتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی آنکھ میں تنکا پڑ گیا اور جب تک تنکا نکل نہیں جاتا آدمی کو چین نہیں ملتا اس طرح جب تک وہ سامنے نہیں آتا آدمی بے چین رہتا ہے۔

لغات: قُرَّۃ: آنکھ کی ٹھنڈک (مصدر ض س) خوشی سے آنکھ کا ٹھنڈا ہونا، القرار (س ض) قرار پکڑنا، ٹھہرنا ● مغیبہ: (مصدر ض) غائب ہونا ● اقذاء: آنکھ میں تنکا ڈالنا۔ القذی (س) آنکھ میں تنکا پڑنا، القذی (ض) آنکھ سے کیچڑ نکالنا۔

مَنْ يَهْتَدِي فِي الْفِعْلِ مَا لَا تَهْتَدِي
فِي الْقَوْلِ حَتَّىٰ يَفْعَلَ الشُّعَرَاءُ

ترجمہ: یہ وہ شخص ہے کہ عمل کی راہ پا لیتا ہے جس میں لوگ کلام کی راہ نہیں پاتے تب شعراء عمل میں لاتے ہیں۔

یعنی بہت سے معاملات میں عملی اقدامات کرنے لگتا ہے اور ابھی لوگ اس کو سوچ بھی نہیں پاتے شاعر کے تخیل کی پرواز بھی وہاں تک نہیں ہوتی جب ممدوح کے عمل کو دیکھ لیتے ہیں تب شاعر کا تخیل وہاں تک پہنچتا ہے۔

لغات : یہتدی : الاھتداء : راہ پر چلنا، الھدایۃ (ض) راہ دکھانا • شعراء (واحد) شاعر

فِیْ کُلِّ یَوْمٍ لِلْقَوَافِیْ جَوْلَۃٌ

فِیْ قَلْبِہٖ وَ لِاُذْنِہٖ اِصْغَاءٌ

ترجمہ : اس کے دل میں روزانہ شعروں کی گردش ہے اور اس کے کانوں کے لئے صرف توجہ کرنا ہے۔

یعنی شعر و شاعری کا تو خود اس کے سینہ میں طوفان موج زن ہے اور دل میں شعروں کی گرم بازاری ہے شعراء کے قصیدے اس کے لئے کوئی بہت اہمیت نہیں رکھتے اور نہ ان کو حیرت و استعجاب کے ساتھ سنتا ہے بس اتنا ہے کہ کان لگا کر سن لیتا ہے۔

لغات : قوافی (واحد) قافیۃ : مصرع ثانی کے آخر میں جو یکساں الفاظ لائے جاتے ہیں ان کو قافیہ کہا جاتا ہے یہاں مراد شعر ہے • جولۃ : گردش، الجولۃ الجولان (ن) گھومنا، گردش کرنا، چکر لگانا، الاجالۃ چکر دینا، گھمانا • اُذُنٌ : کان (ج) آذان • اِصغاء : (مصدر) کان لگانا، الصغو (ن س) سننے کے لئے جھکنا۔

وَاِغَارَۃٌ فِیْمَا احْتَوَاہُ کَاَنَّمَا

فِیْ کُلِّ بَیْتٍ فَیْلَقٌ شَہْبَاءُ

ترجمہ : اس مال میں جو اس نے جمع کیا ہے ایک لوٹ مچی ہے گویا ہر گھر میں ایک مسلح لشکر موجود ہے۔

یعنی اس کی فیاضی اور داد و دہش کا یہ عالم ہے کہ اس کے خزانے پر لوٹ مچی ہوئی ہے جو آتا ہے اپنی مرضی کے مطابق اس میں سے لے جاتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شہر کے ہر گھر میں ایک زبردست مسلح لشکر موجود ہے اور وہ ممدوح کے خزانے پر پوری طاقت سے ٹوٹ پڑا ہے اور ممدوح کی طرف سے اس کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں اور ہر گھر والا من مانے طور پر جو چاہتا ہے لے جاتا ہے۔

لغات : اغارۃ : (مصدر) لوٹ ڈالنا، الغور (ن) پانی کا کنویں کی تہ میں

چلا جاتا، الغیبۃ (س) غیب کھانا • احتوی: الاحتواء: جمع کرنا، الحوایۃ (س) جمع کرنا، الحوی (س) سرخی مائل سیاہ ہونا • فیلق: بڑا لشکر (ج) فیالق • شہباء: چمک دار ہتھیار سے سجے ہوئے۔

مَنْ یَّظْلِمِ اللُّؤَمَاءَ فِیْ تَکْلِیْفِہِمْ
اَنْ یُّصْبِحُوْا وَھُمْ لَہٗ اَکْفَاءُ

ترجمہ: یہ وہ شخص ہے جو کمینوں پر اس بات کی تکلیف دے کر ظلم کرتا ہے کہ وہ اس کے ہمسر اور ہم مثل ہو جائیں۔

یعنی ہر کمینہ آدمی ممدوح کی برابری کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اس کے برابر ہو سکے اس طرح ممدوح نے کمینے افراد کو ایسی تکلیف میں مبتلا کر دیا ہے جس کی ان کے پاس طاقت نہیں ہے تکلیف مالا یطاق دینا ظلم ہے اس لئے اس کو ظلم سے تعبیر کیا ہے شاعر کا مقصد یہ ہے کہ لوگ ممدوح کے ہمسر بننا چاہتے ہیں لیکن یہ ان کے بس کی بات نہیں اس لئے وہ دن رات ایک ذہنی کوفت اور اذیت میں مبتلا ہیں۔

لغات: یظلم: الظلم (ض) ظلم کرنا، الظلوم الظلمۃ (س) تاریک ہونا اندھیرا ہونا • لؤماء: (واحد) لئیم کمینہ، اللؤم اللآمۃ الملامۃ (ک) کمینہ ہونا، ذلیل ہونا، بخیل ہونا۔

وَنَذُمُّھُمْ وَبِہِمْ عَرَفْنَا فَضْلَہٗ
وَبِضِدِّھَا تَتَبَیَّنُ الْاَشْیَاءُ

ترجمہ: ہم ان کی مذمت کرتے ہیں حالاں کہ ہم نے انھیں کی وجہ سے اس کے فضل کو پہچانا ہے اور ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے۔

یعنی ہم کمینوں کی ان کی کمینگی پر مذمت کرتے ہیں حالاں کہ انھیں کو دیکھ کر ممدوح کی عظمت وفضیلت کے مقام بلند کو پہچانا ایک طرف ان کی اخلاقی پستی دوسری طرف ممدوح کے اخلاق فاضلہ کی برتری ہے پستی کے مقابلہ میں عظمت و برتری عیب کے مقابلہ میں ہنر، رات کے مقابلہ میں دن، سیاہی کے سامنے سفیدی کی خوبی عظمت

برتری کھل کر سامنے آتی ہے۔

لغات: نَذُمُّ: (جمع متکلم) المذمّة الذم (ن) مذمت کرنا۔ بعض کتابوں میں نذیم ہے اس کا معنی ہے، ہم عیب لگاتے ہیں، الذلم (ض) الاذامة عیب لگانا، تذم (مضارع) الذم المذمة (ن) مذمت کرنا ● عرفنا: المعرفة (ض) پہچاننا، التعریف پہچنوانا ● ضد: بالمقابل (ح) اضداد ● تتبین التبیین: کھل کر ظاہر ہونا، البیان (ض) ظاہر ہونا، البینونة (ض) الابانة جدا کرنا۔

مَنْ نَّفْعُهٗ فِیْ اَنْ یُّهَاجَ وَضَرُّهٗ
فِیْ تَرْکِهٖ لَوْ تَفْطَنُ الْاَعْدَاءُ

ترجمہ: یہ وہ ذات ہے جس کا نفع اس بات میں ہے کہ اس کو برانگیختہ کردیا جائے اور اس کا نقصان اس کو چھوڑ دینے میں ہے، کاش دشمن سمجھ لیتا۔

یعنی ممدوح کو جب دشمن چھیڑ کر جنگ پر مجبور کر دیتے ہیں تو یہی جنگ اس کے نفع کا باعث بن جاتی ہے کیوں کہ فتح اس کی ہم رکاب ہوتی ہے اس لئے بے شمار مال غنیمت اس کو حاصل ہوتا ہے شہروں پر قبضہ ہوتا ہے غلاموں اور لونڈیوں کی افراط ہوجاتی ہے اور جنگ اس کے لئے نفع ہی نفع سراسر بن جاتی ہے حالاں کہ ان کا مقصد نقصان پہنچانا ہوتا ہے اس کے برعکس اگر اس سے چھیڑ چھاڑ چھوڑ دی جائے اور اس کو جنگ کرنے کی نوبت نہ آئے تو نقصان اور گھاٹے میں رہتا ہے کیوں کہ مال غنیمت حاصل کرنے کا موقع نہیں ملتا ہے اگر اس حقیقت کو دشمن سمجھ لے تو یہ ان کے حق میں بہتر ہی ہوگا کہ اس سے جنگ نہ کرکے اس کو نفع کا موقع ہی نہ دے اور نہ کبھی چھیڑ چھاڑ کریں۔

لغات: نفع: مصدر (ن) نفع دینا ● یهاج: الهیج الهیجان (ض) بھڑکنا برانگیختہ ہونا، سمندر کا جوش مارنا ● ضرّ: مصدر (ن) نقصان دینا ● ترك: مصدر (ن) چھوڑنا ● تفطن: الفطانة: (ن س ك) سمجھنا، ادراک کرنا، ماہر ہونا ذہین ہونا ● اعداء (واحد) عدوّ۔

فَالسِّلْمُ يَكْسِرُ مِنْ جَنَاحَيْ مَالِهِ
بِنَوَالِهِ مَا تَجْبُرُ الْهَيْجَاءُ

ترجمہ: پس صلح اس کے مال کے دونوں بازوؤں کو توڑ دیتی ہے اس کی بخشش کی وجہ سے جسے لڑائی جوڑتی رہتی ہے۔

یعنی صلح اس کے طائر مال کے دونوں ڈینوں کو توڑ دیتی ہے اور اس کی پرواز ختم ہو جاتی ہے اور جنگ اس کے دونوں بازوؤں کو جوڑتی رہتی ہے لیکن بخشش و سخاوت جاری رہتی ہے اور صلح کی وجہ سے نئے مال کی آمد نہیں ہوتی ہے اس طرح اس کا خزانہ خالی ہوتا رہتا ہے اور طائر دولت کے دونوں بازو ٹوٹ جایا کرتے ہیں۔

لغات: السلم: صلح المسالمۃ: صلح کرنا ● التسالمُ: باہم صلح کرنا ● السلامۃ: (س) محفوظ رہنا ● یکسر: الکسر (ض): توڑنا ● جناح: بازو، ڈینا (ج) اجنحۃ ● نوال: بخشش، مصدر (ن) دینا ● النیل: (س) پانا ● تجبر: الجبر (ن) ہڈی جوڑنا، پٹی باندھنا ● الھیجاء: جنگ ● الھیج الھیجان (ض) برانگیختہ کرنا، ابھارنا۔

يُعْطِي فَتُعْطَى مِنْ لُهَى يَدِهِ اللُّهَى
وَتُرَى بِرُؤْيَةِ رَأْيِهِ الْآرَاءُ

ترجمہ: وہ عطیہ دیتا ہے پھر اس کے ہاتھ کے عطیہ سے عطیہ دیا جاتا ہے اور اس کی رائے کو دیکھ لینے کے بعد رائیں دیکھی جاتی ہیں۔

یعنی اور جب وہ کسی کو مال دیتا ہے تو اس کثرت سے دیتا ہے کہ عطیہ پانے والا خود سخی اور فیاض بن جاتا ہے اور وہ لوگوں کو عطیہ دینے لگتا ہے مسائل و معاملات میں وہ ازخود ایک رائے قائم کر لیتا ہے دوسرے لوگوں کو جب اس کی رائے کا علم ہوتا ہے تب ان کو مسائل و معاملات میں راہ ملتی ہے۔

لغات: یُعطی: الاعطاء: دینا ● لُھی: عطا و بخشش (واحد) لُھوۃ ● اٰراء: (واحد) رای: رائے، تدبیر

مُتَفَرِّقُ الطَّعْمَیْنِ مُجْتَمِعُ الْقُوٰی
فَکَاَنَّہٗ السَّرَّاءُ وَالضَّرَّاءُ

ترجمہ: دو مختلف ذائقوں والا ہے، قوتوں کو جمع کرنے والا ہے پس وہ گویا مسرت بھی ہے اور مضرت بھی۔

یعنی اس کے عملی اقدامات دو متضاد نتیجوں کے حامل ہوتے ہیں چونکہ وہ قوتوں کا جامع ہے اس لئے جس کے ساتھ جو سلوک کرنا چاہتا ہے کرتا ہے دوست ہے تو اس کو مسرت ہی مسرت دیدیتا ہے اور دشمن ہے تو اس کو اس سے مضرت ہی مضرت نصیب ہوتی ہے اس طرح اس کی ذات مسرت بھی اور مضرت بھی۔

لغات: التفرق: جدا جدا ہونا ● التفریق: جدا جدا کرنا، الفرق: جدا کرنا ● الطعم: ذائقہ، لذت (س) چکھنا، کھانا (ف) آسودہ ہونا، کھانا ● قویٰ (واحد قوۃ) السراء: خوشی ● السرور: (ن) خوش ہونا ● الضَّرَّاء: نقصان۔ الضرر: (ن) نقصان پہنچانا۔

وَکَاَنَّہٗ مَالَا تَشَاءُ عُدَاتُہٗ
مُتَمَثِّلاً لِوُفُوْدِہٖ مَاشَاؤُا

ترجمہ: اور گویا ہو بہو وہی بن جاتا ہے جو اس سے سوال کرنے والے چاہتے ہیں اور جسے اس کے دشمن نہیں چاہتے ہیں۔

یعنی حاسدین کی جلن کا باعث ممدوح کی سخاوت و فیاضی ہے اور حال یہ ہے کہ جو بھی اس کے پاس جاتا ہے اس کی ہر ہر ضرورت کو اس کی حسب منشا پوری کرتا ہے اور وہ اس کے ثناخواں ہو کر لوٹتے ہیں اور یہی چیز اس کے دشمنوں کو برداشت نہیں ہوتی اور ان کے دل پر گراں گزرتی ہے۔

لغات: تشاء: المشیئۃ (ف) چاہنا ● عُداۃ: (واحد) عادی: دشمن ● متمثلا: التمثل: نمونہ بنانا، مثالی کام کرنا، مشابہ ہونا، المثول (ن) مشابہ ہونا، (ن ک) کسی کے سامنے حاضر ہونا ● وفود: (واحد) وفد: چند آدمیوں کا کسی

ایک مقصد کے لئے ساتھ جانا۔

یَا اَیُّھَا الْمُجْدٰی عَلَیْہِ رُوْحُہٗ
اِذْ لَیْسَ یَأْتِیْہِ لَھَا اسْتِجْدَاءٗ

ترجمہ : اے وہ شخص جس کو اس کی روح بخش دی گئی ہے اس لئے کہ اس کے پاس اس کی مانگ نہیں آتی ہے۔

یعنی اس کی فیاضی کا عالم یہ ہے کہ سوال کرنے والا جس چیز کا مطالبہ کرتا ہے وہ اس کو دے دیتا ہے اگر کوئی اس کی جان ہی کا سوال کرے تو اُسے اس کو بھی دینے میں تامل نہیں ہوگا گویا جان بھی اس کے پاس دیے جانے والے سامانوں میں سے ایک سامان ہے اور مانگنے والوں کو اجازت اور حق ہے کہ اس کی روح کا سوال کریں اور پائیں لیکن اس کے مانگنے والے اب تک نہیں آئے اور اپنا یہ مطالبہ پیش نہیں کیا اور انھوں نے اپنا یہ حق چھوڑ رکھا ہے کہ یہ روح اسی کے جسم میں رہے اس لئے اس کے جسم میں روح اس کی اپنی نہیں ہے بلکہ اس کے سائلین کا عطیہ ہے اور جب چاہیں اس کا مطالبہ کرکے اس سے لے سکتے ہیں۔

لغات : مجدی (اسم مفعول) الاجداء : عطیہ دینا، الجدوی (ن) بخشش کرنا الاستجداء : عطیہ مانگنا۔

احْمَدْ عُفَاتَكَ لَا فُجِعْتَ بِفَقْدِهِمْ
فَلَتَرْكُ مَالَمْ یَأْخُذُوْا اِعْطَاءٗ

ترجمہ : تو اپنی روح کو چھوڑ دینے کا شکر ادا کر خدا تجھے ان کی نایابی سے غمگین نہ کرے اس لئے کہ جو چیز لی جاسکتی اس کا چھوڑ دینا عطیہ دینا ہے۔

یعنی تجھے اپنے سائلین کا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ انھوں نے تیری جان تجھ کو عطیہ میں دے دی ہے کیوں کہ جس چیز کا لینے کا کسی کو حق ہو تو اس کا چھوڑ دینا درحقیقت اس کا عطیہ دینا ہے اس لئے دعا دی ہے کہ سائلین کی بھیڑ تیرے دروازے پر ہمیشہ باقی رہے۔

لغات : احمد (امر) الحمد (س) تعریف کرنا • عفاۃ (واحد) عافٍ: معاف کرنے والا، چھوڑ دینے والا، العفو (ن) معاف کرنا، چھوڑ دینا • فجعت: الفجع (ف) رنج دینا • فقد: الفقد، الفقدان (ض) گم کرنا، کھودینا • نترک: مصدر (ن) چھوڑنا • یاخذوا: الاخذ (ن) لانا • اعطاء: دینا۔

لَا تَکْثُرُ الْاَمْوَاتُ کَثْرَۃً قِلَّۃً
اِلَّا اِذَا شَقِیَتْ بِکَ الْاَحْیَاءُ

ترجمہ : موتیں زیادہ نہیں ہوتی ہیں فنا کی کثرت سے مگر اس وقت جب زندہ لوگ تیری طرف سے بدبخت ہو جائیں۔

یعنی تو قتل و غارت گری بہت ہی کم کرتا ہے اور حتی الامکان اس سے بچتا ہے لیکن یہ قلت اس وقت کثرت میں بدل جاتی ہے جب لوگ تجھ سے بدبختی کے ساتھ پیش آنے لگیں اور تجھ سے الجھ کر اپنی بدقماشی کا ثبوت دینے لگیں۔

لغات : لا تکثر: الاکثار: زیادہ کرنا، الکثرۃ (ک) زیادہ ہونا، التکثیر: زیادہ کرنا • الاموات (واحد) موت، الموت (ن) مرنا • قلۃ: مصدر (ض) کم ہونا • شقیت: الشقاوۃ (س) بدبخت ہونا • احیاء (واحد) حیٌّ: زندہ۔

وَالْقَلْبُ لَا یَنْشَقُّ عَمَّا تَحْتَہٗ
حَتّٰی تَحُلَّ بِہٖ لَکَ الشَّحْنَاءُ

ترجمہ : دل اس چیز سے جو اس کے اندر ہے نہیں پھٹتا ہے یہاں تک کہ اس میں تیری طرف سے کینہ آجائے۔

یعنی دل اپنے تمام اجزاء ترکیبی کے ساتھ صحیح و سالم رہتا ہے لیکن جب اس دل کے اندر تیری طرف سے کینہ بیٹھ جائے اور تیری دشمنی اس میں حلول کر جائے تو یقیناً کوئی بھی دل اس کو برداشت کر نہیں کر سکتا ہے اور از خود پھٹ جاتا ہے۔

لغات : القلب: دل (ج) قلوب • لا ینشق: الانشقاق: پھٹنا، الشق (ن) پھاڑنا • تحل: الحل (ن ض) نازل ہونا، مکان میں اترنا • الشحنا: کینہ

الشحن (س) بغض رکھنا، کینہ رکھنا۔

لَمْ تُسَمْ یَا هَارُوْنُ اِلَّا بَعْدَ مَا
اقْتَرَعَتْ وَنَازَعَتْ اِسْمَكَ الْاَسْمَاءُ

ترجمہ: اے ہارون قرعہ اندازی کے بعد تیرا نام رکھا گیا اور جب تیرے نام سے دوسرے ناموں نے جھگڑ لیا۔

یعنی تیری شخصیت اتنی عظیم تھی کہ ہر نام جو دنیا میں رائج ہے تیری ذات سے وابستہ ہو کر فخر و افتخار کا موقعہ حاصل کرنا چاہتا تھا اور ہر ایک کی خواہش تھی کہ میں اس کا نام رکھا جاؤں اس لئے ناموں میں جنگ چھڑ گئی اور ہر ایک اپنا حق جتانے لگا بالآخر قرعہ اندازی کے بعد تیرا نام ہارون رکھا گیا اور اس فیصلہ کو ماننے پر دوسرے نام مجبور ہوگئے۔

لغات: لم تسم: الاسماء التسمیۃ: نام رکھنا • اقترعت: الاقتراع، قرعہ اندازی کرنا، القرع (ن) کھٹکھٹانا • نازعت: النزاع والمنازعۃ: آپس میں جھگڑنا، النزع (ض) اتارنا، کھینچنا، نکالنا • اسماء (واحد) اسم۔

فَغَدَوْتَ وَاسْمُكَ فِيْكَ غَيْرُ مُشَارِكٍ
وَالنَّاسُ فِيْمَا فِيْ يَدَيْكَ سَوَاءُ

ترجمہ: پس تو اور تیرا نام اپنے میں کسی کو شریک کرنے والے نہیں ہیں اور جو کچھ تیرے ہاتھوں میں ہے اس میں سب برابر ہیں۔

یعنی تیری ذات اور تیرا نام اپنی خصوصیات میں منفرد ہیں تیری ذات میں جو خوبیاں ہیں نہ ان میں کوئی شریک ہے اور ہارون نام جس ذات کا ہے ایسی کسی ذات کا نام ہارون نہیں ہے اس لئے دونوں یکتا اور بے مثال ہیں ان دونوں میں کسی کی کوئی شرکت نہیں ہے اس کے برخلاف تیری دولت اور خزانے میں ساری دنیا شریک ہے ہر شخص جو چاہے تیرے ہاتھوں سے پا سکتا ہے اس طرح ہر شخص تیری دولت میں برابر کا شریک ہے۔

لغات: غدوت: (فعل ناقص) کان صار کے معنی میں • المشارکۃ:

شریک ہونا ● یدٌ: ہاتھ (ج) ایدی۔

نَعَمَمْتَ حَتّیٰ الْمُدُنُ مِنْكَ مِلَاءٌ
وَفُتَّ حَتّیٰ ذَا الثَّنَاءُ لَفَاءٌ

ترجمہ: تو مشہور ہو چکا ہے یہاں تک کہ سارے شہر تجھ سے بھرے ہوتے ہیں اور تو آگے بڑھ گیا ہے کہ یہ تعریف حقیر اور کم تر ہے۔

یعنی تری شخصیت ترا فضل وکمال اور جود وسخا کو اتنی شہرت ہے کہ ہر ہر شہر میں تیرا ذکر خیر ہو رہا ہے اور ہر جگہ تیرے ہی فضائل و مناقب بیان کئے جارہے ہیں اور اس عظمت و فضیلت اور کمال مرتبہ میں تو اتنا آگے جا چکا ہے کہ میرا یہ قصیدہ مدحیہ جس میں تیرے اوصاف بیان کئے جا رہے ہیں بے وزن اور حقیر و کم تر درجہ کی چیز ہو کر رہ گیا ہے اور تری عظیم المرتبت شخصیت کے مقابلہ میں ایک معمولی درجہ کی چیز ہے۔

لغات: عممت: العموم (ن) عام ہونا، مشہور ہونا، التعمیم: عام کرنا ● المُدُن: (واحد) مدینۃ: شہر، دوسری جمع مُدُنٌ، مدائن ● ملاءٌ: (ف) بھرنا ● فُتَّ: (ماضی) الفوت، الفوات (ن) گزرنا، آگے بڑھ جانا، تجاوز کرنا الافافۃ: گزرنے دینا ● الثناء: تعریف (ج) اثنیۃ، الاثناء: تعریف کرنا الثنی (ض) موڑنا الانثناء: مڑنا۔

وَجُدْتَ حَتّیٰ كِدْتَ تَبْخَلُ حَائِلًا
لِلْمُنْتَهیٰ وَمِنَ السُّرُوْرِ بُكَاءٌ

ترجمہ: تو نے بخشش کی یہاں تک کہ قریب ہے کہ تو انتہا کو پہنچ جانے کی وجہ سے پھر کر بخیل ہو جائے اور خوشی کی وجہ سے رونا ہے۔

یعنی انتہا بلندی سے واپسی ہو گی تو اس بلند مقام سے نیچے اترنا ہو گا تو بخشش و فیاضی کے اس بلند مقام پر پہنچ چکا ہے کہ اب اس سے کوئی بلند مقام نہیں ہے اور تیرا سلسلہ داد و دہش جاری ہے تو اندیشہ ہے کہ حد کو پہنچ کر نیچے آنا پڑے جس طرح

آدمی پہاڑ پر چڑھے اور چوٹی پر پہنچ کر بھی اس کا سفر جاری رہے تو ظاہر ہے کہ دوسری سمت میں چوٹی سے نیچے اترتے ہوئے سفر کرنا ہوگا کیوں کہ اب بلندی ختم ہو چکی ہے بالکل اسی طرح اس کی فیاضی ہے جس طرح انتہائے خوشی میں آدمی کی آنکھوں سے آنسو نکل آتا ہے، معلوم ہوا کہ مسرت کی حد تمام ہو چکی تھی اس لئے مسرت کے باوجود آنکھوں میں آنسو آنا جو غم کی علامت ہے۔

لغات: جُدتَ: الجود (ن) بخشش کرنا • الجودۃ (ن) عمدہ ہونا، اچھا ہونا • تبخل: البخل (س) بخیل ہونا • منتھی (اسم مفعول) الانتہاء: حد کو پہنچ جانا • السرور: مصدر (ن) خوش ہونا • بکاء: مصدر (ض) رونا۔

أَبْدَأْتَ شَيْئًا مِنْكَ يُعْرَفُ بَدْؤُهُ
وَأَعَدْتَ حَتَّى أُنْكِرَ الْإِبْدَاءُ

ترجمہ: تو نے کسی چیز کی ابتدا کی اور تجھی سے اس کی ابتدا جانی جاتی ہے اور تو نے دوہرایا تو اس کی ابتدا لا معلوم ہو گئی۔

یعنی داد و دہش کا جو طریقہ کار تو نے اختیار کیا وہ اپنی مثال آپ تھا اس سے پہلے اس کا کہیں وجود نہیں تھا تو ہی اس کا موجد رہا اور ہر شخص نے جان لیا کہ تری ذات سے اس کی ابتدا ہوئی ہے اور پھر جب دوبارہ اس نوایجاد کام کو انجام دینے کی نوبت آئی تو اس سے عظیم تر طریقہ کار اختیار کر لیا اس کی عظمت و فضیلت کے سامنے پہلے کارنامے کی اہمیت ختم ہو گئی اس لئے اس کی ایجاد کو بھی لوگ بھول گئے۔

لغات: ابدأت: البدأ (ن) الابداء: شروع کرنا • یعرف: المعرفۃ: ض پہچاننا • بدؤہ: مصدر (ن) شروع کرنا • اعدت: الاعادۃ: لوٹانا، دوبارہ کرنا۔ العود (ن) لوٹنا • انکر: الانکار: لا معلوم ہونا، انکار کرنا۔

فَالْفَخْرُ عَنْ تَقْصِيرِهِ بِكَ نَاكِبٌ
وَالْمَجْدُ مِنْ أَنْ يُسْتَزَادَ بَرَاءُ

ترجمہ: پس فخر اپنی کوتاہی کی وجہ سے تجھ سے کنارہ کش ہے اور بزرگی و شرافت

زیادہ طلب کئے جانے سے بری ہے۔

یعنی قابل فخر کارناموں کے اعلیٰ مقام پر تو پہنچ گیا ہے اب فخر کے دامن میں اس سے زیادہ گنجائش نہیں اس لئے وہ اپنی کوتاہی کی وجہ سے تیری راہ چھوڑ کر ایک طرف ہو گیا ہے۔ اور شرافت و بزرگی کے خزانہ سے تو نے اتنا حاصل کر لیا ہے کہ اب اس کے پاس اپنے لئے کچھ بچا ہی نہیں اس لئے مزید طلب و سوال سے وہ بری الذمہ ہو چکی ہے۔

لغات: الفخر: مصدر (ن ف) فخر کرنا (س) تکبر کرنا • ناکب: کنارہ کش، النکب، النکوب (ن) ہٹ جانا (س) راستہ سے ہٹ جانا • المجد: بزرگی فضیلت، المجادۃ (ک) بزرگوار ہونا • یستزاد: زیادہ مانگا جائے، الاستزادۃ زیادہ طلب کرنا • البراءۃ (س) بری ہونا۔

فَاِذَا سُئِلْتَ فَلَا لِاَنَّكَ مُحْوِجٌ
وَاِذَا كُتِمْتَ وَشَتْ بِكَ الْاٰلَاءُ

ترجمہ: پس جب تجھ سے سوال کیا جاتا ہے تو اس لئے نہیں کہ تو حاجت مند بنانے والا ہے اور جب تو پوشیدہ ہوتا ہے تو نعمتیں چغلی کھاتی ہیں۔

یعنی جب سوال کرنے والا اپنی ضرورتوں کا سوال کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ تو نے ان کو سوال کرنے پر مجبور کر دیا ہے اور جب تو پوشیدہ رہتا ہے تو تیرے انعامات پتہ بتا دیتے ہیں کہ انعام دینے والا یہیں کہیں موجود ہے یہ شہرت ہر فرد تک پہنچ جاتی ہے یہی شہرت ان کو تیرے دروازے تک لے آتی ہے تاکہ تیرے دربار سے وہ حاجت پوری کر لیں۔

لغات: سئلت: السوال (ف) سوال کرنا • محوج، الاحواج: ضرورت مند بنانا • کتمت: الکتمان (ن) چھپانا • وشت: الوشی (ض) چغلی کھانا • الآلاء (واحد) إلی: نعمت۔

وَاِذَا مُدِحْتَ فَلَا لِتَكْسِبَ رِفْعَةً
لِلشَّاكِرِيْنَ عَلَى الْاِلٰهِ ثَنَاءُ

ترجمہ: اور جب تیری تعریف کی جاتی ہے تو اس لئے نہیں کہ تو بلندی حاصل کرے شکر ادا کرنے والوں کا معبود کی تعریف کرنا فرض ہے۔

یعنی لوگوں کی تعریف کا تیرا رتبۂ بلند محتاج نہیں، کوئی تعریف کرے یا نہ کرے تیری عظمت و فضیلت اپنی جگہ ہے ان کی تعریف اور مدح و ستائش سے تیری عظیم المرتبی میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا جس طرح لوگ خدا کی تعریف کرتے ہیں تو اس سے خدا کی عظمت میں کیا اضافہ ہوتا ہے؟ ظاہر ہے کہ بالکل نہیں وہ خود عظیم و بلند ہے وہ بندوں کی تعریف کا محتاج نہیں ہے، خدا کی تعریف اور حمد توصرف شکرگذاری کا فرض ادا کرنے کا ایک طریقہ ہے، اسی طرح تیری مدح تیرے انعام و اکرام کی شکرگذاری کا ایک طریقہ ہے کہ تیری مدح کہی جائے اور تیری تعریف کی جائے۔

لغات: مدحت: المدح (ف) تعریف کرنا ● رفعۃ: بلند (مصدر ف) بلند کرنا، اونچا کرنا، اٹھانا ● الشاکرین: الشکر (ن) شکریہ ادا کرنا ● الٰہ: معبود (ج) آلھۃ ● ثناء: تعریف (ج) اَثْنِیَۃ۔

وَاِذَا مُطِرْتَ فَلَا لِاَنَّكَ مُجْدِبٌ
يُسْقَى الْخَصِيْبُ وَتُمْطَرُ الدَّأْمَاءُ

ترجمہ: اور جب تجھ پر بارش کی جاتی ہے تو اس لئے نہیں کہ تو قحط زدہ ہے شاداب زمین بھی سیراب کی جاتی ہے اور سمندروں پر بھی بارش ہوتی ہے۔

یعنی تیرے علاقے اور حکومت میں بادل برستے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ یہ علاقہ قحط زدہ ہے وہ تو ہر حال میں سرسبز و شاداب ہے، اصل میں بارش جب ہوتی ہے تو وہ ہر جگہ ہوتی ہے سرسبز و شاداب کھیتوں پر بھی بادل برستے ہیں اور خود سمندروں اور دریاؤں پر بھی بارش ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہے کہ سرسبز کھیتوں کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے نہ سمندروں اور دریاؤں کو۔

لغات: مطرت: المطر (ن) برسنا، بارش ہونا، الامطار: برسانا ● مجدب، قحط زدہ، الجدب (ض ن) قحط زدہ ہونا، خشک سالی ہونا ● یسقی: السقی (ض) سیراب کرنا ● الخصیب: شاداب، سرسبز، الخصب (ض س) سرسبز ہونا، شاداب ہونا ● تمطر: الامطار: برسانا ● الداماء: سمندر۔

لَمْ تَحْكِ نَائِلَكَ السَّحَابُ وَإِنَّمَا
حُمَّتْ بِهٖ فَصَبِيبُهَا الرُّحَضَاءُ

ترجمہ: بادل نے تیری بخشش کی نقالی نہیں کی ہے بلکہ اس کو بخار ہو گیا تھا اس کی بارش اس کا پسینہ ہے۔

یعنی تیرے ابر کرم کی بارش کا بادل کیا مقابلہ کر سکتا ہے اسے تیرے ابر کرم کی موسلا دھار بارش کو دیکھ کر کوفت اور جلن کی وجہ سے بخار چڑھ گیا اور بخار کی شدت کے بعد اس کو پسینہ آنے لگا یہی پسینہ بارش بن کر برس گیا ورنہ اس بادل کو ترے جود وکرم کی بارش کو دیکھ کر برسنے کی ہمت ہی کہاں تھی؟

لغات: لم تحک: الحکایۃ (ض) نقل کرنا، قصہ بیان کرنا ● نائل: بخشش النول (ن) بخشش کرنا ● السحاب: بادل (ج) سُحُبٌ، سحائب ● حُمَّت: بخار ہو گیا، الحمّ (ن) گرم ہونا ● صبیب: بارش، الصب (ن) پانی بہانا، پانی انڈیلنا ● الرحضاء: پسینہ، الرحض (ف) الارحاض پسینہ آنا۔

لَمْ تَلْقَ هٰذَا الْوَجْهَ شَمْسُ نَهَارِنَا
اِلَّا بِوَجْهٍ لَيْسَ فِيهِ حَيَاءُ

ترجمہ: ہمارے دن کا سورج اس چہرے سے نہیں ملا مگر ایسے چہرے کے ساتھ جس میں شرم وحیا نہیں ہے۔

یعنی آسمان کے سورج کی ممدوح کے روشن اور تابناک چہرے کے سامنے کوئی حقیقت نہیں اس کے باوجود وہ روز طلوع ہوتا ہے اور ممدوح کے رخ روشن کے سامنے آتا ہے اور سورج کو چراغ دکھاتا ہے ظاہر ہے کہ یہ انتہائی بے غیرتی و بے شرمی ہے

کیوں کہ چہرے کی تابناکی کے سامنے اس کی کوئی وقعت نہیں۔
لغات: لم تلق: اللقاء (س) ملنا، ملاقات کرنا • الوجہ: چہرہ، (ج) وجوہ
شمس: سورج (ج) شموس • حیاء: شرم وحیا، تروتازگی، بارش، الاستحیاء
شرم کرنا، شرم آنا۔

فَبِاَیِّمَا قَدَمٍ سَعَیْتَ اِلَی الْعُلٰی
اُدُمُ الْہِلَالِ لِاَخْمَصَیْکَ حِذَاءُ

ترجمہ: پس تو کن قدموں سے بلندیوں کی طرف چڑھ گیا؟ چاند کی کھال ترے تلووں کے لئے جوتا ہو۔

یعنی حیرتناک بات ہے کہ مراتب کی ان بلندیوں تک تو کن قدموں سے چڑھ کر گیا، خدا کرے چاند کی کھال سے تیری جوتیاں بنائی جائیں اور تو ہمیشہ بلندیوں پر رہے۔
لغات: قدم (ج) اقدام • سعیت: السعی (س) دوڑنا، کوشش کرنا •
عُلیٰ: (واحد) عُلْیَۃٌ: بلندی • اُدُمٌ: (واحد) ادیم: کھال، چمڑا • اخمص: پاؤں کا تلوا • حذاء: جوتا (ج) احذیۃ، الحذاء (س) جوتا پہننا۔

وَلَکَ الزَّمَانُ مِنَ الزَّمَانِ وِقَایَۃٌ
وَلَکَ الْحِمَامُ مِنَ الْحِمَامِ فِدَاءُ

ترجمہ: ترے لئے زمانہ زمانہ سے حفاظت کا ذریعہ اور تیرے لئے موت موت پر قربان ہوجائے۔

یعنی مری دعا ہے کہ زمانہ کی طرف سے جو حوادث تیری طرف آنے والے ہیں ان حوادث کا نشانہ خود زمانہ بنتا رہے اور تو حوادث زمانہ سے محفوظ رہے اسی طرح جو موت تیری طرف آنے والی ہے وہ خود موت کا شکار ہوجائے اور تجھے کبھی موت ہی نہ آئے اور تو ہمیشہ زندہ رہے۔
لغات: زمان: زمانہ (ج) ازمنۃ • وقایۃ: حفاظت، مصدر (ض) بچانا •
الحمام: موت • فداء: قربان مصدر (ض) قربان ہونا، فدیہ دینا۔

لَوْ لَمْ تَكُنْ مِنْ ذَا الْوَرىٰ اللَّذْ مِنْكَ هُوَ
عَقِمَتْ بِمَوْلِدِ نَسْلِهَا حَوَّاءُ

ترجمہ: اگر تو اس مخلوق میں سے نہ ہوتا جو تیری ہی وجہ سے ہے تو حضرت حوا اپنی نسل کے پیدا کرنے سے بانجھ رہ جاتیں۔

یعنی کرۂ ارض پر اس وقت بسنے والی مخلوق تیری ہی وجہ سے وجود میں آئی اگر تو اس مخلوق میں شامل نہ ہوتا تو حضرت حوا کی یہ نسل ہی وجود میں نہ آتی اور انسانوں کا وجود آج صفحۂ ہستی پر نہ ہوتا چونکہ تو حوا کی نسل میں پیدا ہو گیا اس لئے ساری مخلوق وجود میں آئی۔

لغات: اللَّذْ: الَّذِیْ: میں ایک لغت • عَقِمَتْ: العقم (س) بانجھ ہونا، اولاد نہ ہونا • نسل: اولاد، ذریت (ج) انسال۔

وَغَنَّی الْمُغَنِّیْ فَقَالَ

مَاذَا يَقُوْلُ الَّذِیْ يُغَنِّیْ
يَا خَيْرَ مَنْ تَحْتَ ذِی السَّمَاءِ

ترجمہ: جو گا رہا ہے وہ کیا کہہ رہا ہے؟ اے وہ شخص جو آسمان کے نیچے رہنے والوں میں بہترین ہے۔

یعنی گانے والے کی آواز تو کانوں میں پڑ رہی ہے لیکن میں سمجھ نہیں سکا کہ وہ کیا گا رہا ہے؟

لغات: يغنّى: التغنيہ، التغنى، گانا، المغنّى گانے والا۔

شَغَلَتْ قَلْبِیْ بِلَحْظِ عَيْنِیْ
إِلَيْكَ عَنْ حُسْنِ ذَا الْغِنَاءِ

ترجمہ: تیری طرف میری آنکھوں کے دیکھنے کی وجہ سے تو نے مرے دل کو اس گانے کی خوبی سے غافل کر دیا۔

یعنی میں تو تیرے جمال دل فراز اور فضل وکمال کے دیکھنے میں مصروف تھا اور

میری ساری توجہ تیری طرف منعطف تھی اس لئے گانے والی کی طرف دھیان ہی نہیں گیا اور میں اس کے حسن اور خوبی کو محسوس ہی نہ کر سکا تیری پرکشش شخصیت کے سامنے ہوتے ہوئے دوسری طرف توجہ کیسے ہو سکتی ہے؟

لغات: شغلت: الشغل (ف) مشغول کرنا، غافل کرنا، کسی کام میں لگے رہنا۔ الاشغال، التشغیل: مشغول کرنا ● قلب: دل (ج) قلوب ● لحظ: مصدر (ف) گوشۂ چشم سے دیکھنا، انتظار کرنا ● الملاحظۃ: ایک دوسرے کو دیکھنا ● عین: آنکھ (ج) اعیان، عیون۔

وبنى كافور دارًا بإزاء الجامع الأعلى على البركة وطالب أبا الطيب بذكرها فقال يهنئه بها

إِنَّمَا التَّهْنِئَاتُ لِلْأَكْفَاءِ
وَلِمَنْ يَدَّنِي مِنَ الْبُعَدَاءِ

ترجمہ: مبارک بادی دینے کا حق ہمسروں کو ہے یا اس شخص کو ہے جو دور والوں میں سے قریب آئے۔

یعنی چھوٹا بڑے کو مبارک باد دے تو یہ چھوٹا منہ بڑی بات ہوئی، برابر برابر والوں کو مبارک باد دے یا کوئی باہر سے چل کر آئے اور حاضر دربار ہو تو وہ مبارک باد دے میں نہ ہمسر ہوں اور نہ باہر سے آنے والوں میں شامل ہوں اس لئے میرے لئے مبارکباد دینا زیبا نہیں ہے۔

لغات: التھنئات: (واحد) التھنئۃ مصدر مبارک بادی دینا ● اکفاء: واحد کفو: مثل، نظیر، برابر ● یدّنی: الادّناء (انفعال) الدّنوّ (ن) قریب ہونا، الادناء قریب کرنا ● البعداء (واحد) بعید: دور رہنے والا، البعد (ک) دور ہونا۔

وَأَنَا مِنْكَ لَا يُهَنِّئُ عُضْوٌ
بِالْمَسَرَّاتِ سَائِرَ الْأَعْضَاءِ

ترجمہ: اور میں تجھ سے ہوں کوئی ایک عضو سارے اعضاء کو خوشیوں کی مبارک باد نہیں دیا کرتا ہے۔

یعنی میں اور تم تو ایک جسم کے مختلف حصے ہیں ایک حصہ کو کوئی مسرت حاصل ہوئی تو اس کو دوسرا عضو کب مبارک باد دیتا ہے آنکھ کو کسی نظر نواز منظر کی سعادت حاصل ہوئی زبان نے کسی لطیف ذائقہ سے لطف اٹھایا تو دوسرے اعضاء اس کو مبارک باد نہیں دیا کرتے اسی طرح افراد خاندان یا افراد مجلس ہمہ وقت ایک ساتھ رہنے سہنے والے ایک دوسرے کو کہاں مبارک باد دیتے ہیں۔

لغات: لا یھنئ: التہنئۃ: مبارک باد دینا، الھنأ (ن ض) خوشگوار ہونا، (س) خوش ہونا، کھانے سے لطف اٹھانا (ک) بغیر مشقت کے حاصل ہونا ● عضو حصہ جسم (ج) اعضاء ● المسرات (واحد) مسرۃ: خوشی، مصدر (ن) خوش ہونا۔

مُسْتَقِلٌّ لَكَ الدِّيَارَ وَلَوْ كَانَ
نُجُومًا آجُرُّ هٰذَا الْبِنَاءِ

ترجمہ: میں مکانات کو تیرے لئے کم قیمت سمجھتا ہوں چاہے اس تعمیر کی اینٹیں ستاروں ہی کی کیوں نہ ہوں۔

یعنی مکانوں کی تعمیر پر فخر کو میں کمتر سمجھتا ہوں اس سے تیری عظمت میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا جن کی ذات میں کوئی کمال نہ ہو وہ لوگ بڑی بڑی بلڈنگوں اور عمارتوں پر فخر کریں تجھے اس کی ضرورت نہیں چاہے اس عمارت کی ایک ایک اینٹ ستاروں ہی کی کیوں نہ ہو۔

لغات: مستقل: الاستقلال: کم سمجھنا، کم ماننا، القلۃ (ض) کم ہونا ● دیار: مکانات، آبادی (واحد) دار ● نجوما (واحد) نجم: ستارہ ● اجر: اینٹ البناء: عمارت (ج) ابنیۃ البناء (ض) تعمیر کرنا، بنانا، بنیاد ڈالنا۔

وَلَوْ اَنَّ الَّذِيْ يَخِرُّ مِنَ الْاَمْوَاهِ
فِيْهَا مِنْ فِضَّةٍ بَيْضَاءِ

ترجمہ: اگرچہ اس عمارت میں وہ پانی جو ہلوریں لے رہا ہے پگھلائی ہوئی سفید

چاندی ہی کا کیوں نہ ہو۔

یعنی اس عمارت میں جو پانی گرنے کی گڑگڑاہٹ سنائی دے رہی ہے وہ پانی نہ ہو بلکہ پگھلائی ہوئی چاندی بہ رہی ہو تب بھی اس کی تعمیر تمھارے رتبے سے کمتر ہے۔

لغات: یخر: الخریر (ن ض) پانی بہنے یا ہوا چلنے میں آواز ہونا، خراٹے لینا، الخر الخرور (ن ض) اوپر سے نیچے گرنا • امواہ (واحد) ماء: پانی۔

اَنْتَ اَعْلٰی مَحَلَّۃً اَنْ تُھَنّٰی
بِمَکَانٍ فِی الْاَرْضِ اَوْفِی السَّمَاءِ

ترجمہ: تو اس بات سے بہت بلند ہے کہ تجھے زمین یا آسمان میں تیرے کسی مکان کے سلسلے میں مبارک باد دی جائے۔

یعنی تیرا مقام و مرتبہ اتنا بلند ہے کہ چاہے تو زمین پر کوئی عمارت بنائے یا آسمان پر کوئی تعمیر کرے اس کی مبارک بادی دی جائے تیرے مرتبہ سے اب بھی کمتر ہے۔

لغات: اعلیٰ (اسم تفضیل) العلو (ن) بلند ہونا • محلۃ: مرتبہ، رتبہ • تھنی: التھنئۃ: مبارک باد دینا • ارض: زمین (ج) اراضی • السماء (ج) سمٰوٰت۔

وَلَكَ النَّاسُ وَالْبِلَادُ وَمَا يَسْرَحُ
بَيْنَ الْغَبْرَاءِ وَالْخَضْرَاءِ

ترجمہ: لوگ اور شہر اور تمام چیزیں جو آسمان اور زمین کے درمیان چل پھر رہی ہیں تیرے لئے ہیں۔

یعنی جب سب کچھ تیرا ہے تو صرف ایک مکان پر مبارک بادی کا کیا معنی ہے۔

لغات: البلاد (واحد) بلد، شہر • یسرح: السرح (ف) جانور کا چرنے کے لئے جانا • الغبراء: اغبر کا مؤنث: زمین • الغبر (ن) گرد آلود ہونا، گزرنا ٹھہرنا التغبیر: گرد آلود، غبار آلود ہونا • الخضراء: اخضر کا مؤنث، آسمان الخضر (س) شاداب ہونا۔

وَبَسَاتِيْنُكَ الْجِيَادُ وَمَا تَحْمِلُ
مِنْ سَمْهَرِيَّةٍ سَمْرَاءَ

ترجمہ: اور تیرے باغات عمدہ گھوڑے ہیں اور گندم گوں سمہری نیزے ہیں جو وہ اٹھائے ہیں۔

یعنی پودے لگانا، شجرکاری کرنا، باغات لگوانا تیرے شایانِ شان نہیں، تیرے باغات تو درحقیقت عمدہ فوجی گھوڑے نیزے اور تلوار ہیں تیری تفریح کے یہی سامان ہیں۔

لغات: بساتین (واحد) بستان: باغ • الجیاد: عمدہ گھوڑے، الجید: (س) خوب صورت اور لمبی گردن والا ہونا • سمراء: گندم گوں اسمر کا مؤنث السمرۃ (س ث) گندم گوں ہونا۔

إِنَّمَا يَفْخَرُ الْكَرِيْمُ أَبُوالْمِسْكِ
بِمَا يَبْتَنِيْ مِنَ الْعَلْيَاءِ

ترجمہ: شریف ابوالمسک صرف ان بلند مرتبوں پر فخر کرتا ہے جس کی وہ تعمیر کرتا ہے۔

یعنی ابوالمسک کافور کے لئے فخر ومباہات کی چیز اینٹ پتھر کی تعمیرات نہیں ہیں، بلکہ وہ عظمت ومرتبہ جو اپنے عظیم کارناموں کی وجہ سے پاتا ہے وہی فخر کی چیزیں ہیں۔

لغات: الفخر: مصدر (س) فخر کرنا • یبتنی: الایتناء، البناء (ض) بنانا تعمیر کرنا • علیا: اعلیٰ کا مؤنث، بلندی وعظمت، العلوّ (ن) بلند ہونا الاعلاء: بلند کرنا۔

وَبِأَيَّامِهِ الَّتِيْ انْسَلَخَتْ عَنْهُ
وَمَا دَارُهُ سِوَى الْهَيْجَاءِ

ترجمہ: اور اپنے ان زمانوں پر جو گزرے ہیں اور لڑائی کے سوا اس کا کوئی گھر نہیں ہے۔

یعنی پوری زندگی اس نے جو عظیم الشان کارنامے انجام دیے وہ اس کے لئے قابل فخر ہیں مکان کی تعمیر اس کے لئے فخر کی بات نہیں اس کا گھر تو لڑائی کے سوا دوسرا ہے ہی نہیں۔

لغات: انسلخت: گزر گئے، الانسلاخ: گزرنا، علیحدہ ہونا، ننگا ہونا، السلخ (ف ض) کھال اتارنا، قمیص اتارنا ● الھیجاء: جنگ الھیج (ض) برانگیختہ کرنا۔

وَبِمَا أَثَّرَتْ صَوَارِمُهُ الْبِيضُ
لَهُ فِي جَمَاجِمِ الْأَعْدَاءِ

ترجمہ: اور زخموں کے ان نشانات پر جو اس کی چمکتی ہوئی تلواروں نے دشمنوں کی کھوپڑیوں میں بنا دیے ہیں۔

یعنی آج بھی اس کے دشمنوں کی کھوپڑیوں پر اس کی تلواروں کے لگائے ہوئے زخموں کے نشانات موجود ہیں اس نے بڑے بڑے بہادر سورماؤں اور سرکش دشمنوں کے مقابلہ میں فتوحات حاصل کی ہیں اور ان کھوپڑیوں کو پھاڑ ڈالا ہے کافور کے لئے فخر کی یہی چیز ہے۔

لغات: اثرت: التاثیر: اثر کرنا الاثر (ن ض) ترقی کرنا ● صوارم: (واحد) صارمۃ: تلوار الصرم (ض) کاٹنا ● جماجم: (واحد) جمجمۃ: کھوپڑی

وَبِمِسْكٍ يُكْنَى بِهِ لَيْسَ بِالْمِسْكِ
وَلٰكِنَّهُ أَرِيجُ الثَّنَاءِ

ترجمہ: اور مشک پر کنیت رکھی جاتی ہے لیکن یہ وہ مشک نہیں بلکہ تعریف کی خوشبو ہے۔

یعنی اس کے فخر کی چیز اس کے عظیم کارناموں کی شہرت اور ان کا ہر جگہ چرچا ہونا اور لوگوں کا اس کی تعریف کرنا ہے قابل فخر وہ مشک نہیں جو ہرن کے نافہ سے نکلتی ہے بلکہ میری مراد وہ خوشبو ہے جو تعریف کے پھولوں سے پھوٹتی ہے۔

لغات: یکنی: التکنیۃ: کنیت رکھنا ● اریج: خوشبو مصدر (س) خوشبو دینا، مہکنا۔

لَا بِمَا تَبْتَنِي الْحَوَاضِرُ فِي الرِّيفِ
وَمَا يَطَّبِي قُلُوبَ النِّسَاءِ

ترجمہ: نہ ان عمارتوں پر جو شہری لوگ سبزہ زاروں میں بناتے ہیں اور نہ ان

چیزوں پر جو عورتوں کے دلوں کو مائل کرتی ہیں۔

یعنی گھروں میں تعیش کی زندگی گزارنے والے لوگ تفریح کے مقامات میں اپنی عمارتیں بنوانے میں یا زیب و زینت اختیار کر کے عورتوں کو اپنی طرف مائل کرتے ہیں یہ اس کے لئے فخر کی چیزیں نہیں ہیں۔

لغات: تبتنی: الابتناء، بنانا ● الحواضر (واحد) حاضرۃ: شہری لوگ الحضارۃ (ن) شہر میں مقیم ہونا ● الریف: سبزہ زار (ج) ارياف، ریوف، الریف (ض) سبزہ زار میں آنا ● یطّبی: الاطّباء (افتعال) الطیب، الطّیبۃ (ض) دل خوش ہونا، اچھا اور عمدہ ہونا۔

نَزَلْتَ إِذْ نَزَلْتَهَا الدَّارَ فِي أَحْسَنَ

مِنْهَا مِنَ السَّنَا وَالسَّنَاءِ

ترجمہ: جب تو اس مکان میں اترا تو وہ مکان آب و تاب اور عمدگی میں پہلے کے لحاظ سے زیادہ بہتر درجہ میں ہو گیا۔

یعنی مکان بذات خود خوبصورت اور عمدہ تھا لیکن جب سے تو نے اس میں قدم رکھ دیا تو پہلے سے کہیں زیادہ خوبصورت اور عمدہ نظر آنے لگا۔

لغات: نزلت: النزول (ض) اترنا ● السنا، روشنی، چمک، آب و تاب، مصدر (س) بلند مرتبہ ہونا، السناء (ن) بجلی کوندنا، روشنی کا بلند ہونا۔

حَلَّ فِي مَنْبِتِ الرَّيَاحِينِ مِنْهَا

مَنْبِتُ الْمَكْرُمَاتِ وَالْآلَاءِ

ترجمہ: اس کے پھولوں کے اگنے کی جگہ بخششوں اور نعمتوں کے اگنے کی جگہ بن گئی۔

یعنی جب سے تو اس مکان میں آگیا تو پہلے جہاں پھولوں کے پودے اگتے تھے وہیں عطاء و کرم اور جود و کرم کے پھول کھلنے لگے۔

لغات: حلّ: اتر گیا الحلّ (ن ض) نازل ہونا، مکان میں اترنا ● منبت:

النبت (ن) اُگنا • ریاحین (واحد) ریحان: خوشبودار پھول • الأی (واحد) الی نعمت

تَفضَحُ الشَّمسَ کُلَّمَا ذَرَّتِ الشَّمسُ
بِشَمسٍ مُنِیرَۃٍ سَودَاءِ

ترجمہ: جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو تو اس کو کالے روشن سورج سے رسوا اور خفیف کر دیتا ہے۔

یعنی کافور کا کالا چہرہ اتنا روشن اور تابناک ہے کہ جب سورج طلوع ہوتا ہے اس کے چہرے کی آب وتاب دیکھ کر اپنی معمولی روشنی پر شرمندہ اور اپنی نگاہ میں رسوا ہو جاتا ہے۔

لغات، تفضح: الفضح (ف) رسوا کرنا، برائی ظاہر کرنا • ذرّت: الذرّ (ن) آفتاب کا طلوع ہونا، روانہ ہونا • منیرۃ: الأنارۃ، روشن کرنا النور (ن) روشن ہونا

اِنَّ فِی ثَوبِکَ الَّذِی المَجدُ فِیہِ
لَضِیَاءً یُزرِی بِکُلِّ ضِیَاءِ

ترجمہ: بے شک تیرے اس کپڑے میں جس میں شرافت ہے ایک ایسی روشنی ہے جو ہر روشنی کو عیب دار بنا دیتی ہے۔

یعنی جو لباس تو پہن لیتا ہے اس میں تیری ذات سے وہ روشنی پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کے سامنے ہر روشنی ہلکی معمولی اور عیب دار لگنے لگتی ہے۔

لغات: المجد: بزرگی، شرافت، المجادۃ (ک) شریف ہونا • ضیاء: روشنی، مصدر (ن) روشن ہونا • یزری: الزری، الزرایۃ (ض) الازراء عیب دار بنانا۔

اِنَّمَا الجِلدُ مَلبَسٌ وَابیِضَاضُ النَّفسِ
خَیرٌ مِّنَ ابیِضَاضِ القَبَاءِ

ترجمہ: جلد ایک لباس ہے اور روح کی سفیدی قبا کی سفیدی سے بہتر ہے۔

یعنی آدمی کی اوپری جلد درحقیقت انسانی روح کا ایک لباس ہے لباس چاہے جیسا بھی حقیر معمولی اور بدرنگ ہو لیکن پہننے والے میں ایک حسن ہے تو لباس

کے معمولی ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا اسی طرح انسان کا رنگ کالا ہے لیکن روح طبیعت وفطرتِ آدمی کی صاف شفاف ہے تو وہی قابل قدر چیز ہے، قبا اور ظاہری لباس اگر سفید شفاف ہے لیکن دل کالا ہے تو وہ قبا کی سفیدی کس کام کی ہے۔

لغات: جلد: کھال (ج) جلود ● ملبس: لباس (ج) ملابس، اللبس بضم اللام (س) پہننا، بفتح اللام (ض) مشتبہ بنا دینا ● قباء: کپڑوں کے اوپر پہنا جانے والا لباس (ج) اَقْبِیَۃٌ ● الابیضاض: سفید ہونا۔

کَرَمٌ فِیْ شَجَاعَۃٍ وَذَکَاءٌ
فِیْ بَہَاءٍ وَقُدْرَۃٌ فِیْ وَفَاءٍ

ترجمہ: بہادری میں شرافت ہے خوب صورتی میں ذکاوت ہے وفا کرنے میں قدرت ہے۔

یعنی بہادری وحشیانہ بہادری نہیں ہے بلکہ اس میں شرافت ہے بہادری کا استعمال بھی شریفانہ ہے خوب صورتی کے ساتھ ذکاوت بھی ہے اگر چہرہ خوب صورت ہو اور آدمی عقل سے کورا ہو تو حسن کی کشش غارت ہو جاتی ہے کسی سے کوئی عہد کرتا ہے تو اس کو پورا کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہے ہر خوبی پورے توازن کے ساتھ ہے۔

لغات: شجاعۃ: (ک) بہادر ہونا ● ذکاء: الذکاوۃ (س ک) ذکی ہونا، تیز طبع ہونا ● بہاء: مصدر (س ک) خوبصورت ہونا ● وفاء: (ض) وعدہ پورا کرنا۔

مَنْ لِبِیْضِ الْمُلُوْکِ اَنْ تُبْدِلَ اللَّوْنَ
بِلَوْنِ الْاُسْتَاذِ وَالسَّحْنَاءِ

ترجمہ: گورے بادشاہوں میں سے کون استاذ کافور کے رنگ اور ہیئت سے اپنا رنگ بدل سکتا ہے۔

یعنی گورے رنگ والے بادشاہوں کی تمنا ہے کہ کافور کے چہرے کا کالا رنگ ان کو بھی نصیب ہو جاتے لیکن یہ ان کے بس کی بات نہیں ہے۔

لغات: بیض (واحد) ابیض: سفید رنگت والا ● لون: رنگ (ج) الوان

استاذ: (ج) اساتذۃ • السحناء: ہیئت، صورت، جلد کی آب و تاب۔

فَتَرَاهَا بَنُو الْحُرُوْبِ بِأَعْيَانٍ
تَرَاهُ بِهَا غَدَاةَ اللِّقَاءِ

ترجمہ: لڑائی والے لڑائی کے دن ان کو انھیں آنکھوں سے دیکھیں جن سے ان کو (کافور) دیکھتے ہیں۔

یعنی سیاہ رنگ کی تمنا اس لئے ہے کہ میدان جنگ میں کافور کے چہرے سے جو رعب ٹپکتا ہے اس سے دشمن دہل کر رہ جاتے ہیں اگر ان کا بھی رنگ سیاہ ہوتا تو ان کے چہرے سے وہی رعب داب برسنے لگتا اور دشمنوں پر ان کی بھی ہیبت بیٹھ جاتی۔

لغات: الحروب (واحد) حرب: جنگ • اللقاء: مصدر (س) ملنا۔

يَا رَجَاءَ الْعُيُوْنِ فِيْ كُلِّ أَرْضٍ
لَمْ يَكُنْ غَيْرَ أَنْ أَرَاكَ رَجَائِيْ

ترجمہ: ہر خطۂ ارضی میں اے آنکھوں کی امید میری امید و خواہش اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں تجھے دیکھوں۔

لغات: رجاء: مصدر (ن) امید کرنا • العیون (واحد) عین: آنکھ۔

وَلَقَدْ أَفْنَتِ الْمَفَاوِزُ خَيْلِيْ
قَبْلَ أَنْ نَلْتَقِيْ وَزَادِيْ وَمَائِيْ

ترجمہ: قبل اس کے کہ ہماری ملاقات ہو بیابانوں نے میرا گھوڑا میرا توشہ میرا پانی ختم کر دیا ہے۔

یعنی میں دوران سفر تباہ و برباد ہو گیا تیرے دربار تک میں پہنچا بھی نہیں کہ میرا گھوڑا زادراہ سب ختم ہو گئے اور میں خالی ہاتھ آیا۔

لغات: افنت: الافناء: ختم کرنا، فنا کرنا، الفناء (ض) فنا ہونا • المفاوز: میدان، بیابان (واحد) مفازۃ • خیل: گھوڑا (ج) خیول • نلتقی: اللقاء:

(س) الالتقاء ملنا • زاد، توشہ (ج) اَزْوِدَۃ • ماء: پانی (ج) امواہ ومیاہ

فَارْمِ مَا اَرَدْتَ مِنِّیْ فَاِنِّیْ
اَسَدُ الْقَلْبِ اٰدَمِیُّ الرُّوَاءِ

ترجمہ: میرے لئے تو نے جس چیز کا ارادہ کیا ہے میری طرف پھینک دے اس لئے آدمی صورت ہوں مگر دل شیر جیسا ہے۔

یعنی میں نے تجھ سے کسی شہر کا حاکم بنانے کی جو درخواست کی ہے اگر بنانا چاہے تو بے تکلف بنا دے اور مجھ پر بھروسہ کر، حکومت کے لئے جس مضبوط دل کی ضرورت ہے وہ میرے پاس ہے۔

لغات: اِرْمِ (امر) الرمی (ض) تیر چلانا، پھینکنا • اسد: شیر (ج) اساد اسود، اُسُدٌ، اُسْدٌ • الرُّوَاءِ: شکل وصورت۔

وَفُؤَادِیْ مِنَ الْمُلُوْکِ وَاِنْ
کَانَ لِسَانِیْ یُرٰی مِنَ الشُّعَرَاءِ

ترجمہ: اور میرا دل بادشاہوں کا ہے اگرچہ میری زبان شاعروں کی جانی جاتی ہے۔

لغات: فؤاد: دل (ج) اَفْئِدَۃ • ملوك: (واحد) مَلِكٌ: بادشاہ • لسان زبان (ج) اَلْسِنَۃ، اَلْسُنٌ، لُسُنٌ، لِسَانَاتٌ • شعراء (واحد) شَاعِرٌ۔

عرض علیہ سیفا ابو محمد بن عبید اللہ

اَرٰی مُرْهَفًا مُدْهِشَ الصَّیْقَلِیْنَ
وَبَابَۃَ کُلِّ غُلَامٍ عَتَا

ترجمہ: میں ایک تیز تلوار دیکھ رہا ہوں جو صیقل کرنے والوں کو دہشت میں ڈالنے والی اور ہر سرکش غلام کی اصلاح کرنے والی ہے۔

یعنی یہ تلوار اتنی تیز ہے کہ صیقل کرنے والے بھی بہت بہت ڈر ڈر کر اپنا کام کرتے ہیں اور اس کی تیزی کسی بھی سرکش آدمی کے دماغ سے اس کی ساری سرکشی نکالنے کے

لئے کافی ہے۔

لغات: مزھفا: تیز دھار والی تلوار، الارھاف تلوار کا تیز کرنا، الرھف: (ف) تلوار کی دھار کو باریک کرنا، الرھافۃ (ث) باریک اور پتلا ہونا ● مدھش: الادھاش، التدھیش: دہشت میں ڈالنا، الدھش (س) مدہوش ہونا، متحیر ہونا دہشت زدہ ہونا ● الصیقلین: تلوار پر صیقل کرنے والے، الصقل (ن) زنگ دور کرنا، صاف کرنا، چکنا کرنا، الصیقل (س) صاف شدہ ہونا ● بابۃ: مصلح، اصلاح کرنے والا ● غلام: لڑکا، جوان، نوکر (ج) اَغْلِمَۃ، غلمان ● العتوی: (ن) سرکش کرنا۔

اَتَاذَنُ لِیْ ذَلِکَ السَّابِقَاتُ
اُجَرِّبُہٗ لَکَ فِیْ ذَا الْفَتٰی

ترجمہ: کیا تم مجھے اجازت دوگے اور تمہارے پہلے کے بھی احسانات ہیں کہ میں اس نوجوان پر تمہارے سامنے تجربہ کروں۔

یعنی جس طرح تمہارے احسانات چلے آرہے ہیں ایک احسان اور کرو کہ مجھے اجازت دو کہ میں تمہارے سامنے اس نوجوان پر تلوار کی تیزی کا تجربہ کرلوں۔

لغات: تاذن: الاذن (س) اجازت دینا ● سابقات (واحد) سابقۃ: سابق احسانات ● اجرّب: التجربۃ: تجربہ کرنا، آزمانا ● فتیٰ: جوان (ج) فتیان۔

وقال عند ورودہ الی الکوفۃ یصف منازل طریقہ ویھجو کافوراً

اَلَا کُلُّ مَاشِیَۃِ الْخَیْزَلٰی
فِدٰی کُلِّ مَاشِیَۃِ الْھَیْذَبٰی

ترجمہ: سنو ہر ناز سے چلنے والی عورت ہر تیز رفتار اونٹنی پر قربان ہوجائے۔

یعنی عورتوں کی نازک خرامی کا میں دیوانہ نہیں ہوں نہ میرے نزدیک یہ پسندیدہ

چیز ہے بلکہ وہ میری تیز رفتار اونٹنی پر قربان ہو جائے، مجھے عورتوں کی رفتار ناز سے اونٹنی کی تیز رفتاری پسندیدہ ہے کیوں کہ جفاکشی اور سخت کوشی بہادری کی دلیل ہے اور کوئی بہادر کسی کے خرام ناز کا دیوانہ نہیں ہو سکتا ہے۔

لغات: ماشیۃ: (اسم فاعل) المشی (ض) چلنا ● الخیزلی: زنانہ چال، ناز و انداز کی چال، الاختزال گراں باری سے چلنا ● الھیدبیٰ: گھوڑے یا اونٹ کی چال۔

وَكُلِّ نَجَاةٍ بُجَاوِيَّةٍ
خَنُوفٍ وَمَا بِيَ حُسْنُ الْمِشیٰ

ترجمہ: اور ہر تیز رفتار بجاوی اونٹنی پر جو گردن موڑ کر دوڑنے والی ہے میرے لئے نازک خرامی کا حسن کچھ نہیں ہے۔

یعنی میں ایک بہادر جفاکش اور سخت کوش انسان ہوں بجاوی اونٹنیاں جو اپنی تیز رفتاری کے لئے مشہور ہیں مجھے پسند ہیں زنانی رفتار کی میرے نزدیک کوئی قیمت نہیں ہے۔

لغات: نجاۃ: تیز رفتار اونٹنی، النجاۃ (ن) تیز دوڑنا، النجاۃ (ن) نجات پانا ● خنوف (صفت) الخنف (ض) سوار کی طرف گردن موڑ کر دوڑنا ● المشیٰ (واحد) مشیۃ: چال۔

وَلٰكِنَّهُنَّ حِبَالُ الْحَيٰوةِ
وَكَيْدُ الْعُدَاةِ وَمَيْطُ الْاَذیٰ

ترجمہ: اور لیکن وہ زندگی کی رسیاں ہیں اور دشمنوں کے خلاف تدبیر اور مصیبتوں کے دور کرنے کا ذریعہ ہے۔

یعنی لیکن یہ اونٹنیاں چوں کہ زندگی کی رسیاں ہیں کہ ان کو پکڑ کر مصیبتوں کی خندق سے نکلا جا سکتا ہے اور بوقت ضرورت دشمنوں کے خلاف ان سے مدد لی جا سکتی ہے اور بچنے کی تدبیر کی جا سکتی ہے اور آئی ہوئی مصیبت کو ان کی وجہ سے دور کیا جا سکتا ہے اس لئے مجھے محبوب ہیں۔

لغات: حِبال (واحد) حبل: رسی • الحیوٰۃ: زندگی، مصدر (س) جینا، زندہ رہنا • کید: تدبیر، سازش، مصدر (ض) سازش کرنا، تدبیر کرنا • العداۃ: (واحد) عادٍ: دشمن، عداوت کرنے والا • میط مصدر (ض) ہٹانا، دور کرنا • الاذیٰ: تکلیف مصیبت، مصدر (س) تکلیف میں ہونا، الایذاء: تکلیف دینا، مصیبت دینا۔

ضَرَبْتُ بِہَا التِّیْہَ ضَرْبَ الْقِمَا
رِ اِمَّا لِہٰذَا وَ اِمَّا لِذَا

ترجمہ: میں نے جواری کے پانسہ پھینکنے کی طرح اس کے ذریعہ میدانوں کو طے کیا یا اِس کے لئے یا اُس کے لئے۔

یعنی جس طرح جواری بازی پر اپنا پانسہ پھینکتا ہے کبھی بازی جیت جاتا ہے کبھی ہار بھی جاتا ہے اسی طرح میں نے بھی ان بیابانوں میں نفع نقصان سے بے نیاز ہو کر سفر شروع کر دیا نفع ہوگا یا نقصان مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔

لغات: ضربت: الضرب: بہت سے معانی کے لئے عربی میں مستعمل ہے ان میں راستہ طے کرنا اور پانسہ پھینکنا بھی ہے • التیہ: میدان، بیابان (ج) اَتْیَاۃٌ، اَتَاوِیْہ اَتَاوِھَۃٌ • القمار: جوا، القمر (ض) جوا کھیلنا (ن ض) مال چھین لینا، المقامرۃ باہم جوا کھیلنا۔

اِذَا فَزِعَتْ قَدَّمَتْہَا الْجِیَا
دُ وَبِیْضُ السُّیُوْفِ وَسُمْرُ الْقَنَا

ترجمہ: جب خوف زدہ ہو جاتی ہیں تو عمدہ گھوڑے اور چمکدار تلواریں اور گندم گوں نیزے اس سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔

یعنی اگر دشمن سے مڈبھیڑ ہو گئی اور اونٹنیاں بے بس ہو گئیں تو فوراً ہی ہم گھوڑوں پر چمکتی ہوئی تلواریں اور گندم گوں مضبوط ترین نیزے لے کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔

لغات: فزعت: التفزیع، الفزع (س ف) گھبرانا، خوف کرنا، دہشت زدہ ہونا سُمْرٌ: اسمر کا مؤنث، گندم گوں • القنا: (واحد) قناۃ: نیزہ۔

فَمَرَّتْ بِنَخْلٍ وَفِيْ رَكْبِهَا
عَنِ الْعٰلَمِيْنَ وَعَنْهُ غِنًى

ترجمہ: پھر وہ مار نخل پر گزریں اس حال میں کہ ان کے سوار ساری دنیا اور خود اس پانی سے بے نیاز تھے۔

لغات: مرت: المرور (ن) گزرنا ● رکب (اسم جمع) سوار الرکوب (س) سوار ہونا ● غنیٰ: بے نیازی، مصدر (س) بے نیاز ہونا، مال دار ہونا۔

وَاَمْسَتْ تُخَيِّرُنَا بِالنِّقَا
بِ وَ وَادِي الْمِيَاهِ وَ وَادِي الْقُرٰى

ترجمہ: اور شام کی نقاب، وادی میاہ اور وادی قری کا ہم کو اختیار دیتے ہوئے۔

یعنی شام ہوتے ہوتے یہ نقاب وادی میاہ وادی قری سے ہوتے ہوتے گزریں تو ان میں سے جہاں چاہتے ہم شب گذاری کر سکتے تھے لیکن آگے بڑھتے گئے۔

لغات: امست: الامساء: شام کرنا ● تخیر: التخییر: اختیار دینا ● نقاب وادی میاہ ● وادی قری: مقامات کے نام ہیں۔

وَقُلْنَا لَهَا اَيْنَ اَرْضُ الْعِرَاقِ
فَقَالَتْ وَنَحْنُ بِتُرْبَانَ هَا

ترجمہ: ہم نے اونٹنیوں سے کہا کہ سرزمین عراق کہاں ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ یہی ہے اور ہم اس وقت تربان میں تھے۔

یعنی ہم نے گھبرا کر پوچھا آخر عراق کب آئے گا عراق کی حدود کہاں سے شروع ہوں گی، یہ اس وقت ہم نے پوچھا جب ہم مقام تربان سے گزر رہے تھے تو اونٹنیوں نے زبان حال سے بتا دیا کہ یہی تو ہے جس میں ہم چل رہے ہیں اب عراق کہاں دور ہے؟

وَهَبَّتْ بِحِسْمٰى هُبُوْبَ الدَّبُوْرِ
مُسْتَقْبِلَاتٍ مَهَبَّ الصَّبَا

ترجمہ: اور مقام حسمیٰ میں پچھوائی ہوا کی طرح چلیں پروائی ہوا کا سامنا کرتے ہوئے۔

یعنی جس طرح باد غربی میں تیز رفتاری اور زور ہوتا ہے اسی طرح مقام حسمیٰ میں اونٹنیوں کی تیز رفتاری اور بڑھ گئی، ہماری سواریوں کا رخ جانب مشرق تھا اس لئے پروائی ہوا کا جھونکا آرہا تھا۔

لغات: ھبّت: الھبوب (ن) ہوا کا چلنا ● الدبور: پچھوائی ہوا، باد غربی الصبا: پروائی ہوا، باد شرقی ● مستقبلات، الاستقبال: سامنے آنا، الاقبال متوجہ ہونا، التقبیل بوسہ دینا، القبول (س) قبول کرنا۔

رَوَامِي الْكِفَافِ وَكَبْدِ الْوِهَادِ
وَجَارِ الْبُوَيْرَةِ وَادِي الْغَضٰى

ترجمہ: ایک طرف پھینکتی جا رہی تھیں کفاف اور کبد وہاذ اور جار بویرہ اور وادی غضیٰ کو۔

یعنی ہمارا سفر مسلسل جاری تھا ابھی اونٹنیاں کفاف میں پہنچیں پھر کبد وہاد، جار بویرہ اور وادی غضیٰ کو ایک طرف چھوڑتی ہوئی بڑھی چلی جارہی تھیں۔

وَجَابَتْ بُسَيْطَةَ جَوْبَ الرِّدَاءِ
بَيْنَ النَّعَامِ وَبَيْنَ الْمَهَا

ترجمہ: چادر کے کاٹنے کی طرح لبیط کو قطع کر دیا شترمرغوں اور نیل گایوں کے درمیان۔

یعنی جس طرح چادر کو بیچ سے کاٹ کر دو حصوں میں نہایت صفائی سے کر دیا جاتا ہے اس طرح مقام لبیط کے بیچ سے گزرتے ہوئے طے کیا اور منظر یہ تھا کہ ہماری راہ میں دائیں بائیں شترمرغوں اور نیل گایوں کے غول اور ریوڑ گھوم پھر رہے تھے۔

لغات: جابت: الجوب (ن) کاٹنا، قطع کرنا ● الرداء: چادر (ج) اَرْدِیَہ ● نعام (واحد) نعامۃ: شترمرغ ● مَھیٰ: نیل گائے (ج) مَھَوَاتٌ، مَھَیَاتٌ

اِلٰی عُقْدَۃِ الْجَوْفِ حَتّٰی شَفَتْ
بِمَاءِ الْجُرَاوِیِّ بَعْضَ الصَّدٰی

ترجمہ: عقدۃ الجوف تک یہاں تک کہ انھوں نے مارجراوی سے اپنی سخت پیاس کو کچھ بجھایا۔

یعنی بسیطہ کو طے کرتے ہوئے عقدۃ الجوف تک پہنچ گئیں اور مارجراوی پر پہنچ کر اپنی تھوڑی بہت پیاس بجھائی اور آرام کیا۔

لغات: شفت: پیاس بجھائی، الشفاء (ض) شفا پانا • الصدیٰ: سخت پیاس مصدر (س) سخت پیاسا ہونا۔

وَلَاحَ لَہَا صُوَرٌ وَالصَّبَاحَ
وَلَاحَ الشُّغُوْرُ لَہَا وَالضُّحٰی

ترجمہ: صبح کے ساتھ ہی مقام صور ظاہر ہوا اور چاشت کے وقت کے ساتھ ہی مقام ثغور نمایاں ہوا۔

یعنی صبح کا اجالا ہوتے ہوتے ہم صور میں پہنچ گئے اور چاشت کے وقت مقام ثغور میں داخل ہوگئے۔

لغات: لاح: اللوح (ن)، ظاہر ہونا، واو بمعنی مع • الضحیٰ: چاشت کا وقت الضحو (ن) الضحاء (س) دھوپ کھانا، دھوپ لگنا۔

وَمَسّٰی الْجُمَیْعِیَّ دَءْدَاءُہَا
وَغَادٰی الْاَضَارِعَ ثُمَّ الدَّنَا

ترجمہ: اس کی تیز رفتاری نے جمیعی میں شام کی اور اضارع پھر دنا میں اس نے صبح کی۔

یعنی ہم بہت تیز رفتاری کے ساتھ شام تک جمیعی پہنچ گئے پھر رات بھر چلتے رہے صبح کی آمد آمد تک اضارع اور دنا پار کر گئے۔

لغات: مسّی: الامساء، التمسئہ: شام کرنا • دءداء: تیز رفتاری •

غادی: المغاداۃ، صبح کو پہنچنا، الغدادۃ (ن) صبح کو جانا۔

فَيَالَكَ لَيْلاً عَلَى أَعْكُشٍ
أَحَمَّ الْبِلَادِ خَفِيَّ الصُّوَى

ترجمہ: اعکش کی رات عجیب رات تھی، شہروں کی سب سے تاریک، راستے کے نشانات سب مخفی۔

یعنی اثنا‌ر سفر میں اعکش کی رات بھی آئی وہ تاریک ترین رات تھی اس اندھیری رات میں راستوں کا کہیں پتہ ہی نہیں چلتا تھا۔

لغات: احمّ: (اسم تفضیل) الحمر (س) سیاہ ہونا • خفی: پوشیدہ الخفاء (س) پوشیدہ ہونا، چھپنا • الصوی: میل کا پتھر، نشان راہ۔

وَرَدْنَا الرُّهَيْمَةَ فِي جَوْزِهِ
وَبَاقِيهِ أَكْثَرُ مِمَّا مَضَى

ترجمہ: ہم مقام رُہیمہ کے بیچ میں اتر گئے اس کا باقی گزرے ہوئے حصہ سے زیادہ تھا۔

یعنی ہم مقام رہیمہ میں کچھ دور چل کر اتر پڑے، ہم رہیمہ کا جتنا حصہ طے کر کے آئے تھے اس سے زیادہ ابھی طے کرنا باقی تھا۔

لغات: وردنا، الورود (ض) گھاٹ پر اترنا • رھیمۃ: نام مقام • جوز: وسط بیچ • باقی: البقاء (س) باقی رہنا • مضی (ض) گزرنا۔

فَلَمَّا أَنَخْنَا رَكَزْنَا الرِّمَاحَ
بَيْنَ مَكَارِمِنَا وَالْعُلَى

ترجمہ: پھر جب ہم نے اپنے اونٹوں کو بٹھایا تو نیزوں کو اپنی عظمتوں اور فضیلتوں کے درمیان گاڑ دیا۔

یعنی ہم نے اس مقام پر اتر کر اونٹوں کو بٹھایا اور ہاتھوں کے نیزوں کو اپنی اپنی قیام گاہوں پر زمین میں گاڑ دیا تاکہ معلوم ہو کہ یہاں بہادر اور عظیم شخصیتیں قیام فرما ہیں۔

لغات: الاناخۃ: اونٹ کو بٹھانا • رکزنا: الرکز (ن) زمین میں گاڑنا • الرماح (واحد) رُمح: نیزہ • مکارم (واحد) مکرمۃ: شرافت و بزرگی • العلیٰ: (واحد) عُلیۃ: عظمت و بلندی۔ العلو (ن) بلند ہونا، الاعلاء بلند کرنا۔

وَبِتْنَا نُقَبِّلُ آسْيَافَنَا
وَنَمْسَحُهَا مِنْ دِمَاءِ الْعِدىٰ

ترجمہ: اور ہم نے اس حال میں رات گزاری کہ اپنی تلواروں کو بوسہ دے رہے تھے اور اس سے دشمنوں کے خون کو صاف کر رہے تھے۔

یعنی رات کو جب قیام کیا تو ہماری تلواریں چونکہ خون آلود تھیں اس لئے ہم ان کو پونچھ کر صاف کر رہے تھے اور تلواروں کی بہترین کارگذاری پر ان کو چوم چوم لیتے تھے۔

لغات: بتنا: البیتوتۃ (ض) رات گزارنا • نقبل: التقبیل، بوسہ دینا چومنا • اسیاف (واحد) سیف: تلوار • نمسح: المسح (ف) پوچھنا، صاف کرنا دماء (واحد) دم خون • العِدیٰ (واحد) عاد: دشمن، العدوان (ن) ظلم کرنا۔

لِتَعْلَمَ مِصْرُ وَمَنْ بِالْعِرَاقِ
وَمَنْ بِالْعَوَاصِمِ اَنِّي الْفَتىٰ

ترجمہ: تاکہ مصر والے اور جو لوگ عراق اور عواصم میں ہیں یہ جان لیں کہ میں جوان ہوں۔

یعنی ہم نے پورے سفر میں اپنی جرأت و بہادری کا اس لئے مظاہرہ کیا تاکہ مصر، عراق اور عواصم کے لوگ یہ ذہن نشین کرلیں کہ میں ابھی جوان ہوں اور خطرات کا مقابلہ کرنے کی پوری طاقت رکھتا ہوں۔ مصائب سے گھبرانے والا نہیں ہوں۔

وَاِنِّي وَفَيْتُ وَاِنِّي اَبَيْتُ
وَاِنِّي عَتَوْتُ عَلىٰ مَنْ عَتَا

ترجمہ: میں نے وفا کی ہے اور میں نے انکار بھی کیا ہے اور جس نے سرکشی کی ہے اس کے مقابلہ میں سرکشی بھی کی ہے۔

یعنی میری جوانی اور بہادری کا ثبوت یہ ہے کہ میں نے جو بات بھی کہہ دی ہے، ہر حال میں اس کو پورا بھی کیا ہے اور کوئی بھی طاقت مجھے اس کے کرنے سے روک نہیں سکی اور میرے ناموس اور آبرو پر جب بھی حرف آیا میں نے سختی سے اس کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے جو بھی میرے سامنے سرکش بن کر آیا میں اس کے مقابلہ میں اس سے بھی بڑا سرکش بن گیا ہوں۔

لغات: وفیت: الوفاء (ض) وعدہ وفا کرنا، پورا کرنا ● ابیت: الاباء (ف ض) انکار کرنا، خودداری برتنا ● عتوت: العُتُوّ (ن) سرکشی کرنا۔

وَمَا كُلُّ مَنْ قَالَ قَوْلًا وَفٰى
وَلَا كُلُّ مَنْ سِيْمَ خَسْفًا اَبٰى

ترجمہ: ہر آدمی ایسا نہیں کہ جو کہہ دیا اسے پورا کر دے اور نہ ہر شخص ایسا ہے کہ جس کو ذلت کی اذیت دی گئی ہو اور اس نے انکار کر دیا ہو۔

یعنی یہ ہر شخص کے بس کی بات نہیں اور نہ بہت آسان ہے کہ جو کہدیا کہدیا اس پر مضبوطی سے قائم رہا اور اس کے پاؤں میں لغزش نہیں آئی اور نہ ہر شخص ایسا ہے کہ اس کی عزت و آبرو حمیت و غیرت پر حرف آئے تو پوری جرأت سے اس کا مقابلہ کرے اور اس ذلت کو قبول کرنے سے انکار کر دے۔

لغات: وفی: الوفاء (ض) پورا کرنا، وعدہ وفا کرنا ● سِیْمَ (ماضی مجہول) السوم، السوام (ن) تکلیف دینا، ذلیل کرنا ● خسفا: ذلت مصدر (ض) ذلیل کرنا، دھنسانا، دھنسانا، ناپسندیدہ امر پر مجبور کرنا ● ابیٰ: انکار کیا الاباء، الاباءة (ف ض) انکار کرنا، ناپسند کرنا۔

وَمَنْ يَكُ قَلْبٌ كَقَلْبِيْ لَهٗ
يَشُقُّ اِلَى الْعِزِّ قَلْبَ التَّوٰى

ترجمہ: کون شخص ہے جس کا دل میرے دل کی طرح ہے کہ عزت کے لئے ہلاکت و مصیبت کے سینہ کو چیر ڈالے۔

یعنی میرے جیسا فولادی دل کس کا ہو سکتا ہے کہ میری عزت و غیرت کی راہ میں اگر ہلاکت و مصیبت بھی آجائے تو اس کا سینہ چیر کر رکھدوں۔

لغات: یشق: الشق (ن) چیرنا، پھاڑنا • العز: العزۃ (ض) عزیز ہونا، قوی ہونا، دشوار ہونا، العزّ (ن) عزت کی کوشش کرنا، قوی کرنا • التوی: مصدر (س) ہلاک ہونا۔

وَلَابُدَّ لِلْقَلْبِ مِنْ اٰلَةٍ
وَرَاْیٍ یُصَدِّعُ صُمَّ الصَّفَا

ترجمہ: دل کے لئے ایک آلہ (اوزار) اور ایسی رائے ضروری ہے جو سخت چکنی چٹان کو پھاڑ دے۔

یعنی تیری بہادری کام کی نہیں ہوتی اگر دل مضبوط ہے تو اس کی کامیابی کے لئے عقل اور تدبیر بھی ایسی ہونی چاہیے کہ طلب مقصد کی راہ میں سخت چٹان بھی آئے تو اس کی مدد سے اس کو چیر پھاڑ کر رکھ دے اور اپنا راستہ بنائے۔

لغات: اٰلۃ: اوزار (ج) الات • رای: رائے، تدبیر (ج) اراء • یصدّع الصدع (ف) التصدیع: پھاڑنا • صُمّ: اصم کی جمع مؤنث سخت چٹان • الصفا: چکنا پتھر۔

وَکُلُّ طَرِیْقٍ اَتَاہُ الْفَتٰی
عَلٰی قَدَرِ الرِّجْلِ فِیْہِ الْخُطٰی

ترجمہ: نوجوان جس راہ میں آئے اس راہ میں اس کے پاؤں کے مطابق ہی قدم ہوتا ہے۔

یعنی جس قد و قامت کا جوان ہوگا اسی کے مطابق راہ میں اس کے قدموں کے نشانات بھی ہوں گے اگر قدآور ہے تو اس کے قدموں کے بیچ کا فصل زیادہ ہوگا اگر چھوٹا ہے اور پست قد تو اس کے درمیان کا فصل کم ہوگا یعنی آدمیوں کے عملی میدان سے اس کی شخصیت کا اندازہ ہوتا ہے اگر عزم و ارادہ کا بلند ہے تو اس کے کارنامے بھی

عظیم اور بلند ہوں گے اگر پست ہمت اور بزدل ہے تو اس کی دلچسپیاں بھی پست اور گھٹیا چیزوں میں ہوگی۔

لغات: طریق: راستہ (ج) طُرُق • أتی: الاتیان (ض) آنا • الفتی: جوان (ج) فتیان • رِجل: پاؤں (ج) أرجُل • خطی (واحد) خطوۃ: قدموں کا درمیانی فصل، قدم۔

وَنَامَ الْخُوَيْدِمُ عَنْ لَيْلِنَا
وَقَدْ نَامَ قَبْلُ عَمًى لَا كَرىٰ

ترجمہ: نالائق خادم ہماری رات سے بے خبر پڑا رہا وہ اندھے پن کی وجہ سے پہلے ہی سو چکا تھا نہ کہ نیند سے۔

یعنی یہ معمولی نوکر کافور رات میں ہم سے بے خبر پڑ کر سوتا رہا اور ہم آسانی سے نکل آئے پھر یہ تو عقل کا اندھا ہے اس کو سوجھتا ہی کیا ہے اس کی آنکھیں تو اندھوں کی طرح ہمیشہ بند ہی رہتی ہیں جاگتا بھی رہے تو سوتا ہوا معلوم ہو اس کی بے خبری نیند کی نہیں بلکہ عقل کے اندھے پن کی وجہ سے تھی وہ ہماری بدلی کو سمجھ نہ سکا۔

لغات: خویدم: خادم کی تصغیر ہے، حقیر، معمولی، نالائق نوکر • عمًی: اندھاپن، مصدر (س) اندھا ہونا • کریٰ: نیند مصدر (س) اونگھنا، سونا • نام: النوم (س) سونا۔

وَكَانَ عَلَىٰ قُرْبِنَا بَيْنَنَا
مَهَامِهُ مِنْ جَهْلِهِ وَالْعَمىٰ

ترجمہ: ہمارے درمیان ہماری قربت کے باوجود اس کی جہالت اور اندھے پن کی وجہ سے بہت سے میدان تھے۔

یعنی ہم دن رات کے حاضر باش تھے لیکن وہ اتنا جاہل اور عقل کا اندھا تھا کہ وہ ہماری عظمت و مقام سے واقف نہ ہو سکا اور یہ قربت صرف ظاہری رہی حقیقتاً ہمارے اور اس کے درمیان بہت دوری رہی، اس سے کبھی ذہنی و فکری قربت پیدا ہی نہیں ہوئی۔

لغات: مہامہ (واحد) مَهْمَهَةٌ: میدان، بیابان ● جھل: مصدر (س) جاہل ہونا، ناواقف ہونا ● العمیٰ: مصدر (س) اندھا ہونا، نابینا ہونا۔

لَقَدْ كُنْتُ اَحْسِبُ قَبْلَ الْخَصِيِّ
اَنَّ الرُّءُوسَ مَقَرُّ النُّهىٰ

ترجمہ: خصی (کافور) سے ملنے سے پہلے میں سمجھتا تھا کہ عقلوں کے ٹھہرنے کی جگہ سر ہوتے ہیں۔

یعنی جب تک میں کافور سے نہیں ملا تھا جو غلام ہونے کی وجہ سے خصی بنا دیا گیا تھا اس وقت تک میں یہی جانتا تھا کہ آدمی کی عقل سر اور دماغ میں ہوتی ہے لیکن یہ خیال غلط نکلا۔

لغات: خصی: خصی (ج) خِصْيَةٌ، خِصْيَان، الخصاء (ض) خصی کرنا ● مقرّ: القرار (س ض) قرار پکڑنا، ثابت رہنا، ٹھہرنا، القَرّ (ن ض س) آنکھ کا ٹھنڈا ہونا ● النھیٰ (واحد) نُهْيَةٌ: عقل۔

فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلىٰ عَقْلِهٖ
رَاَيْتُ النُّهىٰ كُلَّهَا فِي الْخُصىٰ

ترجمہ: جب ہم اس کی عقل کی طرف گئے تو دیکھا کہ ساری عقل خصیہ میں ہے۔

یعنی لیکن کافور سے ملنے کے بعد معلوم ہوا کہ عقل خصیہ میں رہتی ہے کیوں کہ کافور کا خصیہ نکال دیا گیا تو اس کی عقل بھی نکل گئی معلوم ہوا کہ عقل اسی میں رہتی ہے۔

لغات: انتھینا، الانتہاء انتہا کو پہنچنا، رکنا، پہنچنا ● النھیٰ: (س) روکنا ● عقل (ج) عقول ● خصی (واحد) خصیۃ۔

وَمَاذَا بِمِصْرَ مِنَ الْمُضْحِكَاتِ
وَلٰكِنَّهٗ ضَحِكٌ كَالْبُكَاءْ

ترجمہ: مصر میں کیا کیا ہنسانے والی چیزیں ہیں لیکن یہ ہنسی رونے کی طرح ہے۔

یعنی جس طرح کافور کو دیکھ کر ہنسی آجاتی ہے اسی طرح کی اور بھی مضحکہ خیز چیزیں

مصر میں پائی جاتی ہیں لیکن یہ ہنسی کا مقام نہیں بلکہ حقیقتاً رونے کی بات ہے کہ بڑی بڑی ذمہ داریاں ایسے احمق لوگوں کے سپرد کردی گئی ہیں قوم وملت کا کیا حشر ہوگا، یہ ہنسنے کی بات نہیں بلکہ رونے کی بات ہے۔

لغات: المضحکات: ہنسانے والی چیزیں، الاضحاک، ہنسانا، الضحک، (س) ہنسنا ● البکاء (ض) رونا، الابکاء، رلانا۔

بِهَا نَبَطِيٌّ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ
يُدَرِّسُ أَنْسَابَ أَهْلِ الْفَلَا

ترجمہ: اس میں دیہاتیوں میں سے ایک گنوار ہے جو جنگلیوں کے نسب کا سبق پڑھاتا ہے۔

یعنی کافور کا وزیر بھی ایک گنوار دیہاتی ہی ہے خود بھی عربی النسل نہیں اور نہ کافور ہی ہے لیکن نسب بیان کرنے میں زمین آسمان کے قلابے ملاتا رہتا ہے۔

لغات: السواد: شہر کے باہر اردگرد کی آبادیاں، دیہات، گاؤں ● یدرّس: التدریس: سبق پڑھانا، الدرس (ن) پڑھنا، مٹنا، کپڑے کا بوسیدہ ہونا ● الفلا: جنگل، میدان (واحد) فلاۃ (ج) خَلاً، فَلَوَات، فُلِيٌّ، فِلِيٌّ (ج ج) أَفْلَاء ● انساب (واحد) نسب: حسب نسب ● نبطی: دیہاتی، ایک عجمی قوم جو عراق میں آباد تھی۔

وَأَسْوَدُ مِشْفَرُهُ نِصْفُهُ
يُقَالُ لَهُ أَنْتَ بَدْرُ الدُّجَى

ترجمہ: ایک کالا کلوٹا ہے اس کا ہونٹ اس کے جسم کا آدھا حصہ ہے اس کو اندھیرے کا بدر کامل کہا جاتا ہے۔

یعنی مصر میں ایک کالا کلوٹا آدمی (کافور) ہے جس کا ہونٹ اتنا موٹا ہے جتنا اس کا پورا جسم بھاری اور موٹا ہے اس بدشکل کو حسن میں چودھویں کا چاند کہا جاتا ہے۔

لغات: مشفر: ہونٹ (ج) مشافر ● بدر: ماہ کامل (ج) بدور ● الدجی (واحد) دُجیۃ: تاریکی، الدجاء (ن) تاریک ہونا، اندھیرا ہونا۔

وَشِعْرٍ مَدَحْتُ بِهِ الْكَرْكَدَنَّ
بَيْنَ الْقَرِيْضِ وَبَيْنَ الرُّقَى

ترجمہ: جن شعروں میں میں نے گینڈے (کافور) کی تعریف کی ہے وہ شعر جادو منتر کے درمیان ہے۔

یعنی کافور جو گینڈے جیسا کالا اور موٹی کھال والا ہے میں نے اپنے اشعار میں اس کی مدح ضرور کی ہے لیکن حقیقتاً وہ مدح نہیں میں نے جادو منتر سے ان شعروں میں مدح دکھادی ہے حقیقت اس کے برعکس ہے صرف نگاہوں کا دھوکا ہے کہ مدح معلوم ہوتی ہے۔

لغات: مدحت: المدح (ف) تعریف کرنا • کرکدن: گینڈا • القریض شعر القرض (ض) کاٹنا۔ قرض دینا، شعر کہنا • الرُّقٰی (واحد) رُقْیَةٌ: جادو منتر (ض) جادو منتر کرنا۔

فَمَا كَانَ ذٰلِكَ مَدْحًا لَهُ
وَلٰكِنَّهُ كَانَ هَجْوَ الْوَرٰى

ترجمہ: یہ اس کی مدح نہیں تھی اور لیکن مخلوق کی ہجو تھی۔

یعنی بظاہر میرے اشعار میں کافور کی مدح اور تعریف تھی لیکن یہ پوری قوم کی مذمت اور ہجو تھی کہ انھوں نے اتنی اہم ذمہ داریوں پر ایسے احمق لوگوں کو بٹھا رکھا ہے جس کو وہ خود بے عقل سمجھتے ہیں اس لئے اب اس بے وقوف کی تعریف بھی سنو یا یہ مفہوم ہے کہ مرے جیسا عظیم المرتبت شاعر ایسے بے عقلوں کی تعریف پر اپنی پریشانیوں اور مصیبتوں کی وجہ سے مجبور ہوگیا ہے اگر لوگوں نے شاعر کی قدر دانی کی ہوتی تو اس کی نوبت نہ آتی اور جس کو وہ ناپسند کرتے ہیں اس کی تعریف دل پر جبر کر کے سننی پڑتی ہے اس طرح قوم کی ہجو ہے کہ اس کی حماقت کی وجہ سے احمقوں کو عروج حاصل ہوگیا ہے۔

لغات: مدحًا: مصدر (ف) تعریف کرنا • ھجو: مصدر (ن) ہجو کہنا، مذمت کرنا • الورٰی: مخلوق۔

وَقَدْ ضَلَّ قَوْمٌ بِأَصْنَامِهِمْ
وَأَمَّا بِزِقِّ رِيَاحٍ فَلَا

ترجمہ: قوم اپنے بتوں کی وجہ سے تو گمراہ ہوئی ہے لیکن ہوا کی مشک سے؟ تو ایسا

نہیں ہوا ہے۔

یعنی قوم بتوں کی پرستش کر کے گمراہ ہوتی رہی ہے اس کی مثالیں ہر جگہ ہیں لیکن یہ کہیں نہیں سنا گیا کہ کسی قوم نے لوہار کی بھاتی کی پوجا کی ہو اور اس کی وجہ سے گمراہ ہوئی ہو یہ مصر میں ہی ہوا ہے کہ کافور مشک کی طرح کالا اور صرف ہوا سے بھرا ہوا ہے اس کی پوجا کر کے گمراہ ہو گئی ہے۔

لغات: ضَلَّ: الضلالۃ (ض) گمراہ ہونا، راستہ بھولنا ● قوم (ج) اقوام اصنام (واحد) صنم: بت ● زِقّ: مشک (ج) اَزْقَاقٌ، زِقَاقٌ، اَزُقٌ، زُقَّانٌ ● ریاح (واحد) رِیح: ہوا۔

وَتِلْكَ صُمُوْتٌ وَذَا نَاطِقٌ
اِذَا حَرَّكُوْهُ فَسَا اَوْ هَذٰى

ترجمہ: وہ بولنے والے نہیں ہیں اور یہ بولنے والا ہے جب اس کو حرکت دو تو گوز کرتا ہے یا بکواس کرتا ہے۔

یعنی بتوں میں اور کافور میں فرق یہ ہے کہ پتھر کے بتوں سے آواز نہیں آتی ہے لیکن اس کو جب بھی ہلاؤ اور حرکت دو تو دو طرف سے آواز آتی ہے کبھی گوز کرنے لگتا ہے کبھی بکواس کرتا ہے اور بڑبڑانے لگتا ہے یعنی بے عقلی کی باتیں کرنے لگتا ہے۔

لغات: صموت (صمت) چپ، خاموشی الصمت (ن) چپ رہنا ● ناطق النطق (ض) بولنا ● فسا، مصدر (ن) گوز کرنا ● ھذی (ض) بڑبڑانا

وَمَنْ جَهِلَتْ نَفْسُهٗ قَدْرَهٗ
رَاٰى غَيْرُهٗ مِنْهُ مَالَا يَرٰى

ترجمہ: جو شخص اپنی قدر و منزلت سے ناواقف ہے دوسرے لوگ اس میں وہ چیز دیکھیں گے جس کو وہ نہیں دیکھ پاتا۔

یعنی جو شخص اپنے مرتبہ و مقام کو نہیں پہچانے گا تو اس سے بہت سی خفیف الحرکاتی کا صدور ہوگا اور اس کو اس کا احساس بھی نہیں ہوگا کہ یہ فعل اس کے شایان شان

نہیں ہے البتہ دوسرے لوگ اس کو شدت سے محسوس کریں گے کہ اتنا بڑا آدمی ہو کر چھچھوری حرکتیں کرتا ہے۔

لغات: جہلت: الجہل (س) جاہل ہونا، ناواقف ہونا • نفس (ج) نفوس و انفس • قدر: عزت، مرتبہ، درجہ (ج) اقدار۔

عاب علیہ قوم علو الخیام فقال

لَقَدْ نَسَبُوْا الْخِیَامَ اِلٰی عَلَاءٍ
اَبَیْتُ قَبُوْلَہٗ کُلَّ الْاِبَاءِ

ترجمہ: لوگوں نے خیموں کے بلند کرنے کی نسبت کہا ہے میں اس کو قبول کرنے سے کلی طور پر انکار کرتا ہوں۔

یعنی میں نے یہ بات سنی ہے کہ لوگوں نے مجھ پر الزام لگایا ہے کہ میں نے ممدوح سے خیمہ کے بلند ہونے کا ذکر اپنے قصیدہ میں کیا ہے یہ بات قطعاً غلط اور جھوٹ ہے میں اس کو تسلیم کرنے کے لئے بالکل تیار نہیں ہوں۔

لغات: نسبوا: النسب (ض) نسبت کرنا، منسوب کرنا • الخیام (واحد) خیمۃ خیمہ • علاء: بلندی العلو (ن) بلند ہونا • ابیت: الاباء (ف ض) انکار کرنا، نہ ماننا قبول: مصدر (س) قبول کرنا • الاباء: مصدر (ف ض) انکار کرنا۔

وَمَا سَلَّمْتُ فَوْقَكَ لِلثُّرَیَّا
وَلَا سَلَّمْتُ فَوْقَكَ لِلسَّمَاءِ

ترجمہ: میں نے تو تجھ سے اوپر ثریا کو نہیں مانا ہے اور نہ آسمان کو تجھ سے اوپر تسلیم کیا ہے۔

یعنی خیموں کو تجھ سے اوپر ملنے کی بات تو درکنار ساتویں آسمان کے ثریا کو بھی تجھ سے اوپر نہیں مانتا آسمان جو ساری دنیا کے اوپر ہے اس کو بھی تجھ سے اوپر میں تسلیم نہیں کرتا تو خیمہ جیسی معمولی چیز کو تجھ سے اوپر کیسے کہہ دوں گا؟

لغات: سلمت: التسلیم، تسلیم کرنا، ماننا ○ سماء: آسمان، ہر چیز جو اوپر ہو۔ (ج) سمٰوٰت۔

وَقَدْ اَوْحَشْتَ اَرْضَ الشَّامِ حَتّٰی
سَلَبْتَ رُبُوْعَهَا ثَوْبَ الْبَهَاءِ

ترجمہ: تو نے شام کی سرزمین کو وحشت زدہ بنا دیا ہے یہاں تک کہ اس کے سرسبز مقامات سے خوبصورتی کا لباس چھین لیا ہے۔

یعنی تیری جرأت و بہادری کا یہ نتیجہ ہے کہ اتنی زبردست حکومت کو تو نے شکست دے کر پورے شام کی سرزمین کو ویرانہ اور کھنڈر بنا دیا ہے اور اس کی خوبصورتی کے لباس کو تو نے نوچ کر پھینک دیا ہے اس کی سرسبزی و شادابی اس سے رخصت ہو چکی ہے۔

لغات: اوحشت: الایحاش: وحشت محسوس کرنا، وحشت زدہ بنا دینا ○ سلبت السلب (ض) چھین لینا ○ ربوع (واحد) رَبْعٌ: موسم بہار گزارنے کی جگہ، سرسبز شاداب زمین (ج) رِبَاعٌ، رُبُوْعٌ، اَرْبَعٌ، اَرْبَاعٌ، الربیع (ف) بہار کا موسم آنا ○ بہاء: خوبصورتی مصدر (ن س ک) خوبصورت ہونا۔

تَنَفَّسُ وَالْعَوَاصِمُ مِنْكَ عَشْرٌ
فَيُعْرَفُ طِيْبُ ذٰلِكَ فِي الْهَوَاءِ

ترجمہ: تو سانس لیتا ہے حالاں کہ عواصم تجھ سے دس دن کی مسافت پر ہے پھر بھی اس کی خوشبو ہوا میں محسوس ہوتی ہے۔

یعنی تو دار السلطنت میں ہوتا ہے اور سانس لیتا ہے تو اس سے خوشبو نکلتی ہے وہ عواصم میں بھی محسوس کی جاتی ہے حالاں کہ وہ دس دن کی مسافت پر ہے۔

لغات: تنفس (مضارع) التنفس: سانس لینا ○ یعرف: المعرفۃ (ض) پہچاننا ○ طیب: خوشبو۔

وقال یھجو السّامری

أَسَامِرِيُّ ضُحْكَةَ كُلِّ رَاءٍ
فَطِنْتَ وَأَنْتَ أَغْبَى الْأَغْبِيَاءِ

ترجمہ: اے سامری! ہر دیکھنے والے کے لئے ہنسنے کی چیز! تو سمجھ گیا؟ حالاں کہ تو کور مغزوں میں سب سے بڑھ کر کور مغز ہے۔

لغات: ضحکۃ: ہر وہ چیز جسے دیکھ کر بے اختیار ہنسی آجائے، الضحک (س) ہنسنا، الاضحاک ہنسانا، التضحیک ہنسی اڑانا • راءٍ (اسم فاعل) الرؤیۃ (ف) دیکھنا الاراءۃ دکھانا • فطنت: فطانۃ (ض س) سمجھنا، ذہین و فطین ہونا • اغبی (اسم تفضیل) الغباوۃ (س) کند ذہن ہونا، غبی ہونا • اغبیاء (واحد غبی) کند ذہن، کور مغز، بے عقل، بے سمجھ۔

صَغُرْتَ عَنِ الْمَدِيحِ فَقُلْتَ أُهْجَى
كَأَنَّكَ مَا صَغُرْتَ عَنِ الْهِجَاءِ

ترجمہ: تعریف سے حقیر رہا تو (جی میں) کہا کہ میری ہجو کی جائے گویا کہ تو ہجو سے حقیر و کمتر نہیں رہا۔

یعنی تجھ کو یہ یقین تھا کہ مجھ میں کوئی ایسی خوبی نہیں ہے کہ لوگ میری تعریف کریں اس لئے تو نے دل میں سوچا کہ کم از کم میری ہجو ہی کردے بد نام ہوں گے تو کچھ نام تو ہوگا لیکن تیرا یہ خیال بھی غلط فہمی اور اپنے بارے میں حسن ظن پر ہی مبنی ہے کیوں کہ تو اس لائق بھی نہیں ہے کہ کوئی تیری ہجو بھی کردے تیری حیثیت اس سے بھی کمتر اور حقیر ہے تو نے کیسے یہ سمجھ لیا کہ میری ہجو ہو سکتی ہے۔

لغات: صغرت، الصغر (ك) چھوٹا ہونا، حقیر ہونا • مدیح: تعریف (ج) مدائح • اھجی: الاھجاء سے الھجو (ن) ہجو کرنا۔

وَمَا فَكَّرْتُ قَبْلَكَ فِي مُحَالٍ
وَلَا جَرَّبْتُ سَيْفِي فِي هَبَاءٍ

ترجمہ: میں نے تجھ سے پہلے کسی بدنام شخص کے بارے میں نہیں سوچا اور نہ میں نے اپنی تلوار کو ذرہ پر آزمایا ہے۔

یعنی جس کو ساری دنیا برا کہے اور سب میں بدنام ہو اس کے بارے میں میرے جیسا آدمی کیوں کچھ سوچے گا تمھاری حیثیت ایک ذرہ سے زیادہ نہیں اور نہ کوئی عقلمند آدمی ذرہ پر اپنی تلوار آزماتا ہے۔

لغات: فکرت: التفکیر، غور کرنا، سوچنا ● محال: وہ شخص جس پر الزام لگایا جائے۔ المحال (س ف ث) چغل خوری کرنا، بہتان لگانا ● الھباء: ذرہ (ج) اھباء، الھبوء (ن) غبار کا بلند ہونا۔

حرف الباء

وقال وھو یسایرہ الی الرقۃ وقد اشتد المطر بموضع یعرف بالثدیین

لِعَینِیْ کُلَّ یَوْمٍ مِنْكَ حَظٌّ
تَحَیَّرُ مِنْهُ فِیْ اَمْرٍ عُجَابِ

ترجمہ: تمھاری ذات سے میری آنکھوں کو روزانہ ایک لطف ملتا ہے اس تعجب خیز امر کی وجہ سے حیران رہ جاتی ہیں۔

یعنی میری نگاہیں جب بھی تم پر پڑتی ہیں تو روزانہ ایک نیا لطف ملتا ہے اور تمھاری ذات سے جو تعجب خیز امور وابستہ ہوتے ہیں ان کو دیکھ کر حیران رہ جاتی ہیں۔

لغات: حظّ: حصہ، نصیب، لطف ومزہ (ج) حُظُوْظٌ، حِظَاظٌ، اَحُظٌّ الحظّ (س) نصیب والا ہونا ● تحیّر: التحیّر: حیران ہونا، الحیران (س) حیران ہونا

حِمَالَۃُ ذَا الْحُسَامِ عَلٰی حُسَامٍ
وَمَوْقِعُ ذَا السَّحَابِ عَلٰی سَحَابِ

ترجمہ: اس تلوار کا پرتلہ تلوار پر ہے اور اس بادل کے برسنے کی جگہ بادل پر ہے۔

یعنی سیف الدولہ بذات خود گویا تلوار ہے اور کندھے پر تلوار پرتلے میں لٹک رہی ہے تو تلوار کا پرتلہ تلوار پر ہوگیا اور یہ حیرت ناک بات ہے کہ تلوار تلوار میں لٹکائی جاتی اسی طرح وہ خود ابر کرم اور جود وسخا کا بادل ہے اور آسمان پر اڑنے والا بادل تیرے اوپر برستا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ بادل پر بادل کی بارش ہو رہی ہے یہ بھی ایک حیرت ناک بات ہے۔

لغات: حمالۃ: تلوار کی نیام میں چمڑے کا پرتلہ ہوتا ہے جسے کندھے پر لٹکایا جاتا ہے ● سحاب: بادل (ج) سحب، سحائب۔

وزاد المطر فقال

تَجِفُّ الْاَرْضُ مِنْ هٰذَا الرَّبَابِ
وَيَخْلُقُ مَاكَسَاهَا مِنْ ثِيَابِ

ترجمہ: اس سفید بادل سے زمین خشک ہو جاتی ہے اور اس نے زمین کو جو لباس پہنایا وہ پرانا اور بوسیدہ ہو جاتا ہے۔

یعنی برسات میں بادل برستا ہے زمین سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے جگہ جگہ پانی جمع ہو جاتا ہے زمین سیراب ہو جاتی ہے اور ہریالی اور سبزے کا شاداب لباس پہن لیتی ہے لیکن موسم کے گزرتے ہی برسات کا پانی خشک ہو جاتا ہے، زمین خشک اور چٹیل میدان ہو کر رہ جاتی ہے۔

لغات: تجفّ: الجفاف (ض) خشک ہونا ● رباب: پانی سے بھرا ہوا سفید بادل (واحد) رَبَابَۃٌ ● یخلق: پرانا ہو جاتا ہے، الخلوق (ن س ک) بوسیدہ ہونا، پرانا ہونا، الخلوق (س ک) چکنا اور نرم ہونا، الخلق (ن) پیدا کرنا ● کسا: اَلْکسا (ن) کپڑا پہنانا (س) کپڑا پہننا۔

وَمَا يَنْفَكُّ مِنْكَ الدَّهْرُ رَطْبًا
وَلَا يَنْفَكُّ غَيْثُكَ فِي انْسِكَابِ

ترجمہ: تجھ سے زمانہ ہمیشہ تر و تازہ اور شاداب رہتا ہے اور تیرا بادل ہمیشہ برستا رہتا ہے۔

یعنی آسمانی بادل کے برخلاف تیرا بادل ابر کرم مسلسل برستا رہتا ہے اس لئے زمانہ کی تر و تازگی اور شادابی ہمیشہ یکساں رہتی ہے۔

لغات: ماینفک: ہمیشہ رہتی ہے، الانفکاک: جدا ہونا، الفک (ن) جدا کرنا ● غیث: بارش، بادل (ج) غیوث، الغیث (ض) برسنا ● انسکاب: بہنا، برستا السکب، السکوب (ن) بہانا، پانی گرانا، السکب لگاتار بارش۔

تُسَايِرُكَ السَّوَارِي وَالْغَوَادِي
مُسَايَرَةَ الْأَحِبَّاءِ الطِّرَابِ

ترجمہ: صبح و شام کو اٹھنے والے بادل تیرے ساتھ ساتھ چلتے ہیں مسرور دوستوں کے چلنے کی طرح۔

یعنی جس طرح بے تکلف احباب ایک دوسرے کے ساتھ مل کر چلتے ہیں اسی طرح صبح و شام کے بادل تیرے ساتھ رہتے ہیں ایک ابر کرم دوسرا ابر باران دونوں کا مقصد اور کام ایک ہے یہی یکسانیت دوستی کا باعث ہے۔

لغات: تسایر: المسایرۃ: ساتھ ساتھ چلنا • السواری (واحد) ساریۃ: شام کو اٹھنے والا بادل • الغوادی: الغادیۃ: صبح کو اٹھنے والا بادل • الاحباء (واحد) حبیب • الطراب: خوش، مسرور، الطرب (ن) خوشی سے جھومنا۔

تُفِيدُ الْجُوْدَ مِنْكَ فَتَحْتَذِيْهِ
وَتَعْجِزُ عَنْ خَلَائِقِكَ الْعِذَابِ

ترجمہ: تجھ سے بخشش حاصل کرتا ہے پھر اس کی اقتدا کرتا ہے اور تیرے شیریں اخلاق سے عاجز رہتا ہے۔

یعنی بادل تجھ سے جود و کرم کا سبق لے کر خود جود و کرم کرنے لگتا ہے لیکن تیرے دل کش اور عمدہ اخلاق کی نقالی میں وہ عاجز اور درماندہ رہ جاتا ہے۔

لغات: تفید: الافادۃ: فائدہ پہنچانا، حاصل کرنا • الجود: (ن) مصدر بخشش کرنا • تحتذی: تقلید کرنا، الاحتذاء، الحذو (ن) پیروی کرنا، اقتدا کرنا، نمونہ پر کاٹنا، جوتا بنانا • تعجز: العجز (ض) عاجز ہونا • خلائق (واحد) خلیقۃ: عادت، خصلت • العذاب (صفت) العذوبۃ (ک) میٹھا ہونا۔

وامرہ سیف الدولۃ باجازۃ ھذا البیت

خَرَجْتُ غَدَاۃَ النَّفْرِ اَعْتَرِضُ الدُّمٰی
فَلَمْ اَرَ اَحْلٰی مِنْكَ فِي الْعَيْنِ وَالْقَلْبِ

ترجمہ: سفر کی صبح کو میں نکلا تو گڑیوں کے بیچ میں پڑ گیا پس دل اور آنکھوں کے لئے تجھ سے زیادہ شیریں میں نے نہیں دیکھا۔

یعنی جب میں سفر کی تیاری کر کے گھر سے نکلا تو حسینوں کی جھرمٹ میں پڑ گیا پھر بھی تیرا جواب کہیں نہیں تھا ان کے حسن وجمال کے باوجود تو ان سب میں منفرد ہے تجھ سے زیادہ شیریں آنکھوں اور دل نے نہیں دیکھا۔

لغات: الخروج (ن) نکلنا • النفر: مصدر (ن ض) کوچ کرنا، نفرت کرنا، ناپسند کرنا، جانور کا بدک کر دور بھاگنا • اعترض: الاعتراض: بیچ میں آجانا، العرض (ض) پیش کرنا • الدمی (واحد) دمیۃ: گڑیا مٹی یا رنگین کپڑوں کی • احلی (اسم تفضیل) الحلاوۃ (ن) میٹھا ہونا، الحلیۃ (س) آراستہ ہونا۔

فَدَيْنَاكَ اَهْدَی النَّاسِ سَهْمًا اِلٰی قَلْبِي
وَاَقْتَلَهُمْ لِلدَّارِعِيْنَ بِلَا حَرْبِ

ترجمہ: میں تجھ پر قربان اے لوگوں میں سب سے زیادہ سیدھا تیر میرے دل کی طرف چلانے والے اور زرہ پوشوں کو بغیر جنگ کے قتل کرنے والے۔

یعنی لوگوں کے نشانے خطا بھی کر جاتے ہیں لیکن تیرا نشانہ کبھی خطا نہیں کرتا اور وہ سیدھا نگاہوں کا تیر دل میں آکر پیوست ہو جاتا ہے۔ زرہ پوشوں کو آسانی سے قتل نہیں کیا جا سکتا وہ بھی بہت زور آزمائی کے بعد لیکن تو تو بغیر جنگ ہی کے ان کو قتل کر دیتا ہے۔

لغات: فدینا: الفداء (ض) قربان ہونا • اھدی (اسم تفضیل) الھدایۃ سیدھا راستہ بتانا • سھما: تیر (ج) سہام • دارعین: زرہ پوش۔ الدرع (ف) زرہ پہننا۔

تَفَرَّدَ بِالْاَحْکَامِ فِیْ اَھْلِہِ الْھَوٰی
فَاَنْتَ جَمِیْلُ الْخُلْفِ مُسْتَحْسَنُ الْکِذْبِ

ترجمہ: محبت کے محبت والوں میں احکام جداگانہ ہیں تیری وعدہ خلافی بہتر اور تیرے جھوٹ کو اچھا سمجھا جاتا ہے۔

یعنی دنیائے محبت کے احکام نرالے ہیں دنیا میں وعدہ خلافی عیب اور محبوب کی وعدہ خلافی پر کوئی حرف گیری نہیں کی جاسکتی دنیا میں جھوٹ بولنا معیوب اور جھوٹ بولنے والا ناپسندیدہ لیکن عشق کی حکومت میں محبوب کا جھوٹ کوئی عیب کہنے کی ہمت نہیں رکھتا بلکہ الٹے تعریف کا مستحق۔

لغات: تفرد: التفرد: اپنی رائے میں اکیلا ہونا۔ الفرد (ن س ک) اکیلا ہونا، تنہا کام کرنا، علیحدہ ہونا ● احکام (واحد) حکم ● الھویٰ: مصدر (س) محبت کرنا ● الکذب: جھوٹ (مصدر ض) جھوٹ بولنا۔

وَاِنِّیْ لَمَمْنُوْعُ الْمَقَاتِلِ فِی الْوَغٰی
وَاِنْ کُنْتُ مَبْذُوْلَ الْمَقَاتِلِ فِی الْحُبِّ

ترجمہ: لڑائی میں جو اعضاء قتل ہوسکتے ہیں میرے ان اعضاء کا لڑائی میں قتل کرنا محال ہے اگرچہ محبت میں ان اعضاء کا قتل کرنا آسان ہے۔

یعنی جن جن اعضاء پر دشمن وار کیا کرتا ہے میرے ان اعضاء پر میدان جنگ میں وار کرنا ناممکن ہے لیکن وہی اعضاء جن پر دشمن کا وار کرنا آسان نہیں انھیں اعضاء پر محبوب کا وار آسانی سے چل جاتا ہے میں بچاؤ نہیں کرسکتا۔

لغات: مقاتل (اسم ظرف) قتل کی جگہ (واحد) مقتل ہے مراد اس سے جسم کے وہ اعضاء ہیں جن پر لڑائی میں دشمن وار کرتا ہے ● وغیٰ: جنگ، شور وشغب ● مبذول آسان۔ البذل (ن ض) خرچ کرنا، دینا، جان لڑادینا۔

وَمَنْ خُلِقَتْ عَیْنَاکَ بَیْنَ جُفُوْنِہٖ
اَصَابَ الْحُدُوْرَ السَّھْلَ فِی الْمُرْتَقَی الصَّعْبِ

ترجمہ: جس کی پلکوں کے درمیان تیری آنکھیں پیدا کردی جائیں تو سخت چڑھائی کو اترنے کی طرح آسان پائے گا۔

یعنی جس نگاہ سے تم مشکلات کو آسان دیکھتے ہو اور تمھاری نگاہ میں کوئی مشکل مشکل ہی نہیں رہ جاتی ہے اگر وہی نگاہیں دوسروں کو بھی مل جائیں تو وہ بھی ہر مشکل کو آسان سمجھ لے بلندی پر چڑھائی مشقت طلب اور دشوار کام ہے اس کو وہ اتنا ہی آسان پائے گا جیسے اوپر سے نیچے آرہا ہو۔

لغات: خلقت: الخلق (ن) پیدا کرنا • جفون (واحد) جفن: پلک • الحدور (مصدر ن ض) نیچے اترنا، تیزی سے بڑھنا • السہل: السہولۃ، آسان ہونا • المرتقی: الارتقاء: اوپر چڑھنا، الرقی پہاڑ پر چڑھنا۔

وقال یعزیہ بعبد ہ یماک

وقد توفی فی شہر رمضان سنہ ۳۴۰ھ

لَا يُحْزِنِ اللّٰهُ الْاَمِيْرَ فَاِنَّنِيْ
لَاٰخُذُ مِنْ حَالَاتِهٖ بِنَصِيْبِ

ترجمہ: خدا امیر کو غمگین نہ کرے کہ میں بھی اس کی حالتوں سے حصہ لینے والا ہوں۔

یعنی خدا امیر کے لئے کوئی غم کا موقعہ نہ آنے دے یہ دعا اس لئے بھی ہے کہ اس کے غم میں میں بھی برابر کا شریک ہوں۔

لغات: لایحزن: الحزن (ن) الاحزان، غمگین کرنا۔ الحزن (س) غمگین ہونا • امیر: (ج) امراء • اخذ: الاخذ (ن) لینا • نصیب: حصہ

وَمَنْ سَرَّ اَهْلَ الْاَرْضِ ثُمَّ بَكٰى اَسًى
بَكٰى بِعُيُوْنٍ سَرَّهَا وَقُلُوْبِ

ترجمہ: جس نے ساری دنیا والوں کو خوشی بخشی پھر وہ غم کی وجہ سے روئے تو وہ ایسے تمام دلوں اور آنکھوں سے روئے گا جن کو اس نے خوشی دی ہے۔

یعنی ممدوح کا غم تنہا اس کا غم نہیں ہے اس کے غم میں وہ تمام لوگ شریک ہیں جن کو اس کے ذریعہ خوشیاں ملی ہیں خوشی میں جب دونوں شریک تھے تو غم میں بھی دونوں شریک ہیں۔

لغات: سرّ: السرور (ن) خوش ہونا، خوش کرنا ● بکیٰ: البکاء (ض) رونا ● اسیٰ: غم، مصدر (س) غم خواری کرنا۔

وَاِنِّیْ وَاِنْ کَانَ الدَّفِیْنُ حَبِیْبَہٗ
حَبِیْبٌ اِلیٰ قَلْبِیْ حَبِیْبُ حَبِیْبِہٖ

ترجمہ: اگرچہ مدفون اس کا محبوب ہے اور میرا حال یہ ہے کہ میرے محبوب کا محبوب میرا دلی محبوب ہے۔

یعنی مدفون بیاک اگرچہ سیف الدولہ کا محبوب ہے لیکن میرا دل اس کی محبت میں گرفتار ہے اس لئے کہ وہ میرے محبوب سیف الدولہ کا محبوب ہے۔

لغات: دفین: مدفون الدفن (ض) دفن کرنا، گاڑنا، چھپانا، التدفین مردہ کو زمین میں گاڑنا ● حبیب: دوست (ج) احبّاء، احبّۃ، الحب (ض) الاحباب محبت کرنا، باب افعال سے زیادہ مستعمل ہے۔

وَقَدْ فَارَقَ النَّاسُ الْاَحِبَّۃَ قَبْلَنَا
وَاَعْیَا دَوَاءُ الْمَوْتِ کُلَّ طَبِیْبٍ

ترجمہ: ہم سے پہلے بھی لوگ دوستوں سے جدا ہوئے اور موت کی دوا نے ہر طبیب کو عاجز کر دیا ہے۔

یعنی بیاک کا حادثہ کوئی نیا حادثہ نہیں ہے ہمیشہ سے لوگ اپنے محبوبوں سے جدا ہوتے رہے ہیں اور کسی طبیب نے آج تک موت کی کوئی دوا دریافت نہیں کی ہے موت کے سامنے سب عاجز اور بے بس ہیں۔

لغات: فارق: المفارقۃ: جدا ہونا۔ الفرق (ض) جدا کرنا ● الاحبۃ (واحد) حبیب: دوست ● اعیی: الاعیاء: عاجز کرنا، العیاء (س) عاجز ہونا ●

دواء (ج) أدوية ● موت (ج) اموات، الموت (ن) مرنا ● طبیب، معالج (ج) أطباء، الطب (ض) علاج کرنا۔

سُبِقْنَا اِلَى الدُّنْيَا فَلَوْ عَاشَ اَهْلُهَا
مُنِعْنَا بِهَا مِنْ جَيْئَةٍ وَ ذُهُوْبِ

ترجمہ: ہم دنیا میں بعد میں آئے اگر دنیا والے سب کے سب زندہ رہتے تو ہم سب دنیا میں آنے جانے سے روک دیے جاتے۔

یعنی ہم سے پہلے کروڑوں انسان پیدا ہوئے اور چلے گئے ابتداء آفرینش سے اب تک تمام پیدا ہونے والے زندہ رہتے تو زمین تنگ ہوجاتی اور دنیا میں آمدورفت کبھی کی بند ہوگئی ہوتی۔

لغات: سبقنا: السبق (ض ن) آگے بڑھ جانا ● عاش: العیش (ض) زندگی بسر کرنا ● منعنا: المنع (ف) روکنا ● جیئۃ: مصدر (ض) آنا ● ذھوب: (ف) جانا۔

تَمَلَّكَهَا الْاٰتِيْ تَمَلُّكَ سَالِبٍ
وَفَارَقَهَا الْمَاضِيْ فِرَاقَ سَلِيْبٍ

ترجمہ: آنے والا زبردستی چھین لینے والے کی طرح دنیا کا مالک ہوگیا اور گزر جانے والا لٹے ہوئے کی طرح دنیا کو چھوڑ کر چلا گیا۔

یعنی دنیا میں جو آتا ہے وہ باپ دادا کی ملکیت پر اس طرح قبضہ کرکے مالک بن جاتا ہے کہ جیسے سب اسی کی محنت کی کمائی ہے، موجود مال و دولت میں اس کی محنت کا کوئی حصہ نہیں ہے پھر بھی جس طرح کوئی دوسرے کے مال کو چھین کر زبردستی مالک بن جاتا ہے اس طرح وہ مالک بن کر بیٹھ گیا اور جس کا سب کچھ تھا وہ دنیا سے اس حال میں جاتا ہے جیسے راہ میں کوئی مسافر لٹ جائے وہ لٹا پٹا دنیا سے خالی ہاتھ جاتا ہے۔

لغات: السلب: مصدر (ض) زبردستی چھین لینا ● ماضی: (اسم فاعل) المضی (ض) گزرنا ● سلیب بمعنی مسلوب: لٹا ہوا، جس کا سامان لوٹ لیا گیا۔

وَلَا فَضْلَ فِیْهَا لِلشَّجَاعَةِ وَالنَّدٰی
وَصَبْرِ الْفَتٰی لَوْلَا لِقَاءُ شَعُوْبِ

ترجمہ: اگر موت سے ملاقات نہ ہو تو دنیا میں شجاعت و بہادری اور جود و سخا اور جوانوں کے صبر کی کوئی فضیلت نہ ہوتی۔

یعنی بہادر کی بہادری کی تعریف اس لئے ہوتی ہے کہ موت کو یقینی جانتے ہوئے بھی خطرناک سے خطرناک کام کرتا ہے اور کامیاب ہو جاتا ہے تو دنیا اس کی تعریف کرتی ہے کیوں کہ موت کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر کوئی اقدام ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے اگر موت آنے والی ہی نہیں تو ہر شخص بہادر بن جاتا کیوں کہ جان کا خطرہ ہی نہیں رہ گیا اس لئے بہادری کوئی قابل تعریف وصف ہی نہیں رہ جاتا اسی طرح جود و سخا، مصائب کا مقابلہ کرتے ہوئے خطرات سے کھیلتے نوجوان جو کام کرتے ہیں اسی لئے ان کی عزت کی جاتی ہے کہ موت سے بے پرواہ ہو کر اس نے کام کیا ہے اگر موت ہی نہ ہوتی تو ان کاموں کی قدر و منزلت ہی کیا رہ جاتی ہے قدرت نے موت کو اسی لئے پیدا کیا ہے تاکہ اوصاف انسانی کی قدر و منزلت ہو اور جانوروں کی سی زندگی نہ گزارے۔

لغات: الشجاعۃ: (ک) بہادر ہونا ● الندیٰ: مصدر (ض) بخشش کرنا ● صبر: مصدر (ض) مشقت برداشت کرنا ● لقاء: مصدر (س) ملنا ● شعوب: موت کا علم ہے۔

وَاَوْفٰی حَیٰوۃِ الْغَابِرِیْنَ لِصَاحِبٍ
حَیٰوۃُ امْرِئٍ خَانَتْہُ بَعْدَ مَشِیْبِ

ترجمہ: گزر جانے والوں کی زندگیوں میں سب سے وفادار اس شخص کی زندگی ہے جس نے بڑھاپے کے بعد اس سے خیانت کی ہو۔

یعنی زندگی ہمیشہ بے وفا رہی ہے زمانہ تک ساتھ رہنے کے باوجود ایک دن ساتھ چھوڑ دیتی ہے ہاں کچھ وفاداری پائی جاتی ہے تو اس زندگی میں جس نے بڑھاپے میں ساتھ چھوڑا ہو بہر حال خیانت تو یہ بھی ہے لیکن جوانوں اور بچوں سے ذرا کم بے وفا ہے۔

لغات: اوفیٰ: (اسم تفضیل) الوفاء: وفا کرنا، وعدہ پورا کرنا ● حیوۃ: مصدر (س) جینا ● غابرین: الغبور (ن) گزر جانا ● خانت: الخیانۃ (ن) خیانت کرنا ● مشیب: بڑھاپا الشیب: بوڑھا ہونا، بال کا سفید ہونا۔

وَاَبْقٰی یَبَاكٌ فِیْ حَشَایَ صَبَابَۃً
اِلٰی کُلِّ تُرْکِیِّ النِّجَارِ جَلِیْبِ

ترجمہ: یباک نے میرے پہلو میں ہر ترکی النسل غلام کے لئے محبت باقی چھوڑ دی ہے یعنی یباک سے جو محبت تھی اس کی وجہ سے اب جو بھی یباک کی طرح ترکی النسل ہے اس کے لئے میرے دل میں محبت ہے کیوں کہ وہ یباک کا ہم نسل ہے۔

لغات: ابقی: الابقاء: باقی رکھنا، البقاء (س) باقی رہنا ● حشا: پہلو (ج) احشا ● صبابۃ: محبت مصدر (س) عاشق ہونا، محبت کرنا ● النجار: نسل، اصل حسب ● جلیب: غلام، لایا گیا (ج) جلبیٰ، جُلباء، الجلب (ن ض) کھینچ کر لانا۔

وَمَا کُلُّ وَجْہٍ اَبْیَضٍ بِمُبَارَكٍ
وَلَا کُلُّ جَفْنٍ ضَیِّقٍ بِنَجِیْبِ

ترجمہ: ہر سفید چہرہ مبارک نہیں ہے اور نہ ہر تنگ پلک والا شریف ہے۔ یعنی یباک گورا اور چھوٹی آنکھوں والا اور شریف تھا لیکن ہر گورے رنگ والا اور ہر چھوٹی آنکھ والا یباک ہو جائے ایسا نہیں ہے۔

لغات: وجہ: چہرہ (ج) وجوہ ● جفن: پلک (ج) اجفان، جفون ضیق: (صفت) تنگ، الضیق (ض) تنگ ہونا ● نجیب: شریف (ج) نجباء النجابۃ (ك) شریف النسل ہونا۔

لَئِنْ ظَہَرَتْ فِیْنَا عَلَیْہِ کَآبَۃٌ
لَقَدْ ظَہَرَتْ فِیْ حَدِّ کُلِّ قَضِیْبِ

ترجمہ: اگر یباک پر ہم لوگوں میں غم ظاہر ہو گیا تو وہ غم ہر تلوار کی دھار میں ظاہر ہو چکا ہے۔

یعنی ہم ہی غمگین نہیں ہیں بلکہ ہر تلوار کی دھار سوگ میں مبتلا ہے کہ ہماک جیسا انسان اس کو استعمال کرنے والا نہیں رہا۔

لُغات: ظهرت: الظہور (ن) ظاہر ہونا الاظہار ظاہر کرنا • كَآبَةٌ: رنج وغم، مصدر (س) غمگین ہونا، رنجیدہ ہونا • حد: دھار • قضيب: تلوار (ج) قُضُبٌ القضب (ض) شاخ کو تراشنا۔

وَفِيْ كُلِّ قَوْسٍ كُلَّ يَوْمٍ تَنَاضُلٍ
وَفِيْ كُلِّ طِرْفٍ كُلَّ يَوْمٍ رُكُوْبِ

ترجمہ: اور ہر کمان میں ہر تیر اندازی کے دن اور ہر گھوڑے میں ہر سواری کے دن۔
یعنی اسی طرح جب تیر اندازی کے لئے کمان ہاتھ میں لی جائیگی جب اصطبل سے گھوڑے سواری کے لئے نکالے جائیں گے تو کمان اپنے چلانے والے کا اور گھوڑا اپنے سوار ہماک کا ماتم کرتا رہے گا۔

لُغات: قوس: کمان (ج) اقواس، قُؤُس، اقوس • تناضل: تیر اندازی کرنا النضل (ن) تیر چلانا، تیر اندازی • طِرْفٌ: گھوڑا (ج) طروف • یوم: دن (ج) ایام • رکوب: سواری مصدر (س) سوار ہونا۔

يَعِزُّ عَلَيْهِ اَنْ يُّخِلَّ بِعَادَةٍ
وَتَدْعُوْا لِاَمْرٍ وَهُوَ غَيْرُ مُجِيْبِ

ترجمہ: اس پر یہ بات دشوار تھی کہ اپنی کسی عادت میں خلل ڈالے اور تو کسی کام کے لئے آواز دے اور وہ جواب نہ دے؟
یعنی تمہاری بات پر اس کا جواب دینا ضروری تھا یہ اس کی عادت تھی اور اپنی عادت کو بدل دینا اس کے لئے بہت دشوار تھا پھر آج تم اس کو بار بار پکارتے ہو مگر اس کی طرف سے کوئی جواب نہیں آرہا ہے جب کہ یہ اس کی عادت کے خلاف ہے موت کی بھی مجبوری ہے۔

لُغات: یَعِزُّ: العزازۃ (ض) دشوار ہونا، قوی ہونا، العزۃ (ن) قوی ہونا •

یخل : الاخلال : خلل ڈالنا ● عادۃ (ج) عادات ● تدعوا : الدعوۃ (ن) آواز دینا، بلانا، دعوت دینا ● امر : کام، معاملہ (ج) امور، الامر (ن) حکم کرنا ● مجیب : الاجابۃ : جواب دینا، قبول کرنا، الجوب (ن) کاٹنا، قطع کرنا، راستہ طے کرنا۔

وَكُنْتُ إِذَا أَبْصَرْتُهُ لَكَ قَائِمًا
نَظَرْتُ إِلَى ذِي لِبْدَتَيْنِ أَدِيبِ

ترجمہ : جب میں اس کو تیرے سامنے کھڑا ہوا دیکھتا تھا تو میں دو جھبری لٹوں والے ایک ادیب کو دیکھتا تھا۔

یعنی جب یباک تیرے سامنے تیرا حکم سننے کے لئے مؤدب کھڑا رہتا تھا تو محسوس ہوتا تھا کہ ایک شیر ببر جس کی گھنی لٹیں اس کی گردن پر بکھری ہوئی ہیں نہایت ادب سے کھڑا ہے۔

لغات : ابصرت : الابصار دیکھنا البصارۃ (س ک) دیکھنا ● لِبدۃ : تہ بہ تہ جمے ہوئے بال (ج) الباد، لبود ● ادیب (ج) ادباء، الادب (ک) چالاک اور دانشمند ہونا، ادب والا ہونا، التادیب ادب دینا، مہذب بنانا، شائستہ بنانا۔

فَإِنْ يَكُنِ الْعِلْقَ النَّفِيسَ فَقَدْتَهُ
فَمِنْ كَفِّ مِتْلَافٍ أَغَرَّ وَهُوبِ

ترجمہ : جس چیز کو تم نے کھو دیا ہے وہ اگر عمدہ اور نفیس چیز تھی تو ایسے ہاتھ سے کھوئی گئی ہے جو شریف بہت دینے والا اور بہت تلف کرنے والا ہے۔

یعنی یہ صحیح ہے کہ یباک ایک عمدہ اور بہترین شخص تھا جو تمہارے ہاتھوں سے کھو گیا تو یہ تصور کر لو کہ جس طرح تم نے بے شمار بیش قیمت چیزیں لوگوں کو بلا جھجک دے دی ہیں اور دینے کے بعد کبھی ملال نہیں اسی طرح یہ بھی سمجھ لو کہ یباک جیسی قیمتی چیز کو تم نے کسی کو عطیہ میں دے دیا ہے پھر افسوس اور ملال نہیں ہوگا۔

لغات : العلق : عمدہ چیز، العلق، العلاقۃ (س ن) محبت کرنا، دل سے چاہنا

فقدت: الفقدان (ض) گم کرنا، کھو دینا • کَفٌّ: ہتھیلی، ہاتھ (ج) اکفاف اکُفٌّ • متلاف: بہت تلف کرنے والا، التلف (ض) الاتلاف: تلف کرنا، ضائع کرنا • اغرّ: شریف الغُرّۃ (س) شریف ہونا الغرۃ (س ن) سفید اور گورے رنگ والا ہونا، الغرور (ن) دھوکا دینا • وھوب: بخشش کرنے والا ہونا الوھب (ف) دینا، ہبہ کرنا۔

کَاَنَّ الرَّدٰی عَادٍ عَلٰی کُلِّ مَاجِدٍ
اِذَا لَمْ یُعَوِّذْ مَجْدَہٗ بِعُیُوْبِ

ترجمہ: گویا ہلاکت (موت) ہر شریف آدمی کی دشمن ہے جب تک وہ اپنی شرافت کو عیوب کی پناہ میں نہ دے دے۔

یعنی شریف ہونا موت کو دعوت دیتا ہے کیوں کہ موت شریفوں کی دشمن ہے البتہ اگر آدمی میں شرافت کے ساتھ عیوب بھی ہوں تو موت کی وہ دشمنی نہیں رہے گی کیوں کہ برے آدمیوں کے پاس موت دیر میں جاتی ہے موت کی نگاہ میں سب سے بڑا جرم شریف ہونا ہے۔

لغات: الردیٰ: ہلاکت مصدر (س) ہلاک • عادٍ: دشمن (ج) عُداۃ • ماجد: شریف المجادۃ (ک) شریف ہونا • لم یعوّذ: التعویذ: پناہ دینا، الاعاذۃ: پناہ دینا، العیاذ (ن) التعوّذ: پناہ مانگنا۔

وَلَوْلَا اَیَادِی الدَّھْرِ فِی الْجَمْعِ بَیْنَنَا
غَفَلْنَا فَلَمْ نَشْعُرْ لَہٗ بِذُنُوْبِ

ترجمہ: اگر زمانے کا ہم لوگوں کے درمیان جمع کرنے کا احسان نہ ہوتا تو غافل رہ جاتے اور اس کے گناہوں کو نہیں سمجھ پاتے۔

یعنی زمانہ کا یہ احسان ضرور ہے کہ اس نے محبت کرنے والوں کو ایک ساتھ جمع کر دیا ہے لیکن اسی احسان کی وجہ سے ہم نے اس کے جرموں اور گناہوں کو بھی سمجھا تھا، ہم محبت کرنے والوں کو ایک دوسرے سے جدا نہ کرتا تو ہم کیسے جانتے کہ زمانہ ستم گری

بھی کرتا ہے اسی طرح کے واقعات سے تو ہم زمانہ کی چال کو سمجھ سکے۔
لغات، ایادی: احسانات، انعامات (واحد) ایدٰی ● غفلنا: الغفلۃ (ن) غافل ہونا ● لم نشعر: الشعور (ن) سمجھنا، شعور ہونا ● ذنب: گناہ (ج) ذنوب

وَلَلتَّرْکُ لِلْاِحْسَانِ خَیْرٌ لِمُحْسِنٍ
اِذَا جَعَلَ الْاِحْسَانَ غَیْرَ رَبِیْبٍ

ترجمہ: احسان کرنے والے کے لئے احسان کو ترک کر دینا ہی بہتر ہے اگر وہ نامکمل احسان کرتا ہے۔
یعنی اگر کوئی کسی پر احسان کرے تو پورا احسان کرے ورنہ ناقص احسان سے تو کبھی مصیبت اور بھی بڑھ جاتی ہے ناقص احسان سے نہ کرنا بہتر ہے۔
لغات، ترک: مصدر (ن) چھوڑنا ● ربیب: مکمل، پورا، الربّ (ن) درست کرنا، ٹھیک کرنا۔

اِنَّ الَّذِیْ اَمْسَتْ نِزَارٌ عَبِیْدَہٗ
غَنِیٌّ عَنِ اسْتِعْبَادِہٖ لِغَرِیْبٍ

ترجمہ: قبیلۂ نزار جس کا غلام بن چکا ہے وہ کسی مسافر کو غلام بنانے سے بے نیاز ہے۔
یعنی قبیلۂ نزار جیسا بہادر اور شریف قبیلہ جس کا غلام بن جائے تو اسے کسی اجنبی مسافر کو غلام بنانے کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے یہاں ترکی النسل تھا اور پردیسی وہ اس کا محبوب تھا غلام نہیں کیوں کہ اس کو اس کی ضرورت نہیں تھی غلامی کے لئے اتنا معزز قبیلہ خود موجود تھا۔
لغات: استعباد: غلام بنانا ● غریب: مسافر، پردیسی (ج) غُرَبَاء، الغربۃ (ک) پردیسی ہونا، مسافر ہونا، الغروب (ن) سورج کا ڈوبنا۔

کَفٰی بِصَفَاءِ الْوُدِّ رِقًّا لِمِثْلِہٖ
وَبِالْقُرْبِ مِنْہُ مَفْخَرًا لِلَبِیْبٍ

ترجمہ: محبت کا خلوص اس جیسوں کو غلام بنانے کے لئے ممدوح کا خلوص اور محبت ہی کافی ہے اور اس سے قربت عقلمند آدمی کے لئے فخر کی چیز ہے۔

یعنی یاک جیسے آدمیوں کو غلام بنانے کے لئے ممدوح کا خلوص اور محبت ہی کافی ہے اور اس کی غلامی میں رہنے کے لئے تو لوگ خود دیوانے ہیں کیوں کہ عقلمندوں کے نزدیک اس کی قربت ہی فخر کی بات ہے جو اس کی غلامی میں آیا تو اس کا سر فخر سے اونچا ہوجاتا ہے۔

لغات: کفا: الکفایۃ (ض) کافی ہونا • صفاء: خلوص مصدر (ن) خالص ہونا الود: محبت، المودۃ (س) محبت کرنا، چاہنا • رقا: مصدر (ض) غلام رہنا • الرقۃ (ض) بتلا ہونا، رحم کرنا • مفخر: الفخر: فخر کرنا • لبیب: عقلمند (ج) البّاء، اللب، اللبابۃ (س) عقلمند ہونا۔

فَعُوِّضَ سَيْفُ الدَّوْلَةِ الْأَجْرَ إِنَّهُ
أَجَلُّ مُثَابٍ مِنْ أَجَلِّ مُثِيبِ

ترجمہ: سیف الدولہ کو اجر وثواب بدلہ میں دیا جائے بزرگ ترین ثواب دینے والے کی طرف سے ایک معزز ثواب پانے والے کو۔

یعنی اس صدمہ عظیم پر صبر کر کے سیف الدولہ نے جو نیک کام کیا ہے خداوند قدوس کی طرف سے اس کو اجر وثواب ملے، دینے والا اگر عظیم و برتر ہے تو ثواب پانے والا بھی دنیا میں عزت وتکریم کا مستحق ہے۔

لغات: عوّض: التعویض: عوض دینا، العوض، (ن) بدلہ دینا • الاجر: اجر و ثواب (ج) اُجُور، الاجر (ن) بدلہ دینا، اجرت دینا • اَجَلُّ: (اسم تفضیل) الجلال، الجلالۃ (ض) عظیم و برتر ہونا، مرتبہ والا ہونا • مثاب: الاثابۃ: ثواب بدلہ دینا۔

فَتَى الْخَيْلِ قَدْ بَلَّ النَّجِيعُ نُحُورَهَا
يُطَاعِنُ فِي ضَنْكِ الْمَقَامِ عَصِيبِ

ترجمہ: ایسے گھوڑے والا ہے جن کے سینوں کو خون نے تر کر دیا ہے، سخت تنگ مقام میں نیزہ بازی کرتا ہے۔

یعنی سیف الدولہ ایسے گھوڑے کا شہسوار ہے جو سامنے سے وار کرتا ہے اس لئے گھوڑے کے سینے دشمنوں کے خون سے شرابور ہیں اور گھمسان کی جنگ میں جب دشمن ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے ہیں وہ ایسے سخت اور تنگ مقام پر بھی نیزہ بازی کرتا ہے اور داد شجاعت دیتا ہے۔

لغات: فتی: جوان (ج) فتیان ● الخیل: گھوڑا (ج) خیول ● نجیع: سیاہی مائل خون ● نحور (واحد) نحر: سینہ ● یطاعن: الطعان، المطاعنۃ: ایک دوسرے سے نیزہ کرنا، الطعن (ف) نیزہ مارنا ● ضنك: تنگی، دشواری الضنك الضناكۃ (س) تنگ ہونا ● عصیب: سخت، شدید الانعصاب سخت ہونا، العصب (س) گوشت کا زیادہ پٹھے والا ہونا، العصب (ض) باندھنا، پٹی باندھنا، لپیٹنا۔

یَعَافُ خِیَامَ الرَّیْطِ فِیْ غَزَوَاتِہٖ
فَمَا خَیْمُہٗ اِلَّا غُبَارُ حُرُوْبِ

ترجمہ: وہ اپنی جنگوں میں ریشمی خیموں کو ناپسند کرتا ہے اس کا خیمہ لڑائی کے غبار کے سوا کچھ نہیں ہے۔

یعنی یہ میدان جنگ میں ریشمی خیموں میں ٹھہرنے کو ناپسند کرتا ہے وہ بہادر ہے وہ میدان جنگ میں لڑتا ہے ریشمی خیموں میں نہیں رہتا۔

لغات: یعاف: العیاف (س ض) ناپسند کرنا، کراہیت کی وجہ سے چھوڑ دینا ● خیام: (واحد) خیمۃ ● الریط: ریشم ● غزوات: (واحد) غزوۃ: جنگ الغزاء، الغزوۃ (ن) لڑنا، جنگ کرنا۔

عَلَیْنَا لَكَ الْاِسْعَادُ اِنْ كَانَ نَافِعاً
بِشَقِّ قُلُوْبٍ لَا بِشَقِّ جُیُوْبِ

ترجمہ: اگر نفع بخش ہو سکے تو ہمارا فرض تیری مدد کرنا ہے دلوں کو چیر کر گریبانوں کو

پھاڑ کر نہیں۔

یعنی اس مصیبت میں تیری کچھ مدد ہوسکتی ہے دلوں کو چیر کر اظہار غم کرنے کیوں کہ یہ ہمارا فرض تھا اگر گریبان پھاڑ کر اظہار غم کرنا تو عورتوں کا کام ہے اور معمولی ہے۔

لغات : اسعاد : مصدر ، مدد کرنا السعد (ف) مبارک ہونا السعادۃ (س) نیک بخت ہونا المساعدۃ کام میں مدد کرنا ● نافعا ، النفع (ف) نفع دینا ● شق : مصدر (ن) پھاڑنا ، چاک کرنا ● جیوب : (واحد) جیب : گریبان۔

فَرُبَّ كَئِيبٍ لَيْسَ تَنْدَىٰ جُفُوْنُهٗ
وَرُبَّ نَدِيِّ الْجَفْنِ غَيْرُ كَئِيبِ

ترجمہ : بہت سے غمگین ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی پلکیں نہیں بھیگتیں اور بھیگی پلکوں والے غمگین نہیں ہوتے۔

یعنی اظہار غم کے لئے ضروری نہیں کہ آنکھوں سے آنسو ہی جاری ہوں ہماری خشک آنکھوں پر نہ جانا کیوں کہ ایسا بہت ہوتا ہے کہ لوگوں کی آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب اُمڈتا ہے لیکن ان کے دلوں پر غم کا سایہ بھی نہیں ہوتا ہے یہ صرف دکھاوے اور مکاری کا اظہار غم ہے ہمارے جیسے لوگ ان لوگوں میں شامل نہیں ہیں۔

لغات : کئیب : غمگین الکآبۃ (س) رنجیدہ ہونا ، غمگین ہونا ● تندی : الندی (س) تر ہونا ، بھیگنا (ض) بخشش کرنا ● جَفْنٌ : پلک (ج) جُفُوْنٌ۔

تَسَلَّ بِفِكْرٍ فِيْ أَبِيْكَ فَإِنَّمَا
بَكَيْتَ فَكَانَ الضِّحْكُ بَعْدَ قَرِيبِ

ترجمہ : اپنے والد کے بارے میں غور وفکر کر کے تسلی کر لو کہ تم روتے تھے پھر ہنسی کا موقعہ تھوڑی ہی دیر بعد مل گیا۔

یعنی والد مرحوم کا غم کتنا بڑا غم تھا تمہاری آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب جاری تھا لیکن ابھی تمہارے آنسو خشک بھی نہیں ہوئے تھے کہ قدرت نے نشاط و مسرت کا موقعہ فراہم کر دیا تمہیں تخت حکومت پر بٹھا کر تمہاری تاج پوشی کی گئی اور خوشی کے شادیانے

بچنے لگے اسی واقعہ کو سوچ لو تب بھی تم کو تسلی مل جائیگی کہ ہوسکتا ہے قدرت اس غم کے بعد پھر تم کو کوئی مسرت کا موقعہ فراہم کردے۔

لغات: تسلّ: التسلّی، تسلی حاصل کرنا، التسلیۃ: تسلی دینا، السلوُّ السلی (ن س) تسلی پانا • ضحک: مصدر (س) ہنسنا، الاضحاک: ہنسانا۔

إِذَا اسْتَقْبَلَتْ نَفْسُ الْكَرِيمِ مُصَابَهَا
بِخُبْثٍ ثَنَتْ فَاسْتَدْبَرَتْهُ بِطِيبِ

ترجمہ: جب شریف آدمی کی طبیعت اپنی مصیبت کا پریشان حالی سے سامنا کرتی ہے تو پھیر دیتی ہے اور اس کے پیچھے خوشی لے آتی ہے۔

یعنی جب شریف انسان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو فطرتاً اس کی طبیعت کو شروع میں پریشانی لاحق ہوجاتی ہے لیکن پھر سنبھل جاتا ہے اور صبر سے کام لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کو سکون مل جاتا ہے اور کچھ ہی دنوں کے بعد غم کو بھول جاتا ہے اور زندگی حسب معمول گزرنے لگتی ہے۔

لغات: خبث: بےچینی، جزع فزع، الخبث، الخباثۃ پلید ہونا، ناپاک ہونا • ثنت: الثناء (ض) موڑنا، لوٹانا • استدبرت: الاستدبار پیچھے ہونا، الدبور (ن) پیٹھ پھیرنا۔

وَلِلْوَاجِدِ الْمَكْرُوبِ مِنْ زَفَرَاتِهِ
سُكُونُ عَزَاءٍ أَوْ سُكُونُ لُغُوبِ

ترجمہ: آہ و فغاں سے غمگین اور بےچین شخص کو صبر سے سکون ملتا ہے یا عاجز ہوکر سکون ملتا ہے۔

یعنی ہر غم بالآخر بھولنا ہی پڑتا ہے یا مصیبت پر صبر کرکے سکون حاصل کرلے یا رو پیٹ کر جب تھک جائے تو بھی سکون مل جاتا ہے ہر حال میں ایک دن غم کو بھول جانا ضروری ہے جب واقعہ یہی ہے تو کیوں نہ پہلے ہی سوچ لے اور صبر کرکے پہلے ہی مرحلہ پر سکون حاصل کرلے۔

لغات: واجد: بے چین الجدۃ، الموجدۃ (س) غمگین اور بے چین ہونا، الوجد (س) بہت محبت کرنا، الوجدان (ض) پانا ● المکروب: غم زدہ، الکرب (ن) غمگین ہونا ● زفوات (واحد) زفرۃ، آہ ونالہ، لنبی لنبی گرم سانس، الزفو (ض) آگ کے بھڑکنے میں آواز ہونا ● سکون: مصدر (ن) ٹھہرنا، اطمینان، سکون حاصل ہونا ● عزاء: صبر (س) صبر کرنا ● لغوب: عاجز (ن س ف ک) بہت تھکنا۔

وَكَمْ لَكَ جَدًّا لَمْ تَرَ الْعَيْنُ وَجْهَهُ
فَلَمْ تَجْرِ فِي آثَارِهِ بِغُرُوبِ

ترجمہ: کتنے تمہارے آبا و اجداد ایسے ہیں کہ آنکھ نے ان کا چہرہ بھی نہیں دیکھا تو ان کے بعد آنسوؤں کا ڈول نہیں بہایا۔

یعنی تم نے جن آباء و اجداد کی صورتیں تک نہیں دیکھیں ان کی محبت اور تعلق کا تقاضا تھا کہ ان پر بے حساب غم کیا جائے لیکن ان پر کوئی آنسو نہیں بہایا یہ تو تمہارا ایک ملازم تھا اگر آنکھوں سے اوجھل ہوگیا تو اتنی بے چینی کا اظہار کیسے زیبا ہوسکتا ہے اس کی حیثیت آباء و اجداد کے برابر بھی تو نہیں ہوسکتی ہے۔

لغات: جدًّا: دادا، باپ دادا (ج) اجداد، جدود ● لم تجر، الجریان (ض) بہانا، بہنا، جاری ہونا، الاجراء جاری کرنا، بہانا ● آثار (واحد) اثر: نشان، قدم ● غروب (واحد) غرب: بڑا ڈول۔

فَدَتْكَ نُفُوسُ الْحَاسِدِينَ فَإِنَّهَا
مُعَذَّبَةٌ فِي حَضْرَةٍ وَمَغِيبِ

ترجمہ: حاسدوں کی جانیں تجھ پر قربان ہوجائیں اس لئے کہ وہ حاضر و غائب ہر حال میں عذاب میں ہیں۔

یعنی خدا کرے سارے حاسدین تجھ پر قربان ہوجائیں کیوں کہ وہ جانیں ہر حال میں عذاب میں ہیں کیوں کہ اندرونی کلفت اور اذیت میں مبتلا ہیں، اس لئے ان حاسدین کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ تمہارے اوپر اپنی جانیں قربان کردیں۔

لغات: فدت: الفداء (ض) قربان ہونا ● نفوس: (واحد) نفس۔
حاسدین: الحسد (ن ض) حسد کرنا ● مغیب: الغیوبۃ (ض) غائب ہونا۔

وَفِيْ تَعَبٍ مَنْ يَّحْسُدُ الشَّمْسَ نُوْرَهَا
وَيَجْهَدُ اَنْ يَّاْتِيْ لَهَا بِضَرِيْبِ

ترجمہ: جو شخص سورج کی روشنی پر حسد کرے گا اور اس کی نظیر لانے کی کوشش کرے گا تو وہ مصیبت ہی میں ہوگا۔

یعنی تجھ پر حسد کرنے والوں کی مثال اس شخص کی ہے جو سورج کی روشنی پر حسد کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ سورج کے مقابلہ میں کوئی دوسرا سورج پیدا کردے تاکہ اس کی روشنی کو رسوا کرے ظاہر ہے کہ یہ ناممکن کام ہے اور بلاوجہ اپنے کو ہلکان میں ڈالے ہوئے ہے اسی طرح تیرا کوئی جواب نہیں اور حاسدین چاہتے ہیں کہ تیرے مقابل میں کسی کو لے آئیں ان کی یہ کوشش اسی سورج پر حسد کرنے والے کی کوشش کی طرح ہے۔

لغات: تعب: مصدر (س) تھکنا ● یحسد: الحسد (ن ض) حسد کرنا ● شمس: سورج (ج) شموس ● نور: روشنی (ج) انوار ● یاتی: الاتیان بہ: لانا ● ضریب: مثل، نظیر۔

وقال یمدحہ ویذکر بناءہ مرعش الخ

فَدَيْنَاكَ مِنْ رَبْعٍ وَاِنْ زِدْتَنَا كَرْبًا
فَاِنَّكَ كُنْتَ الشَّرْقَ لِلشَّمْسِ وَالْغَرْبَا

ترجمہ۔ اے (محبوب کے) گھر ہم تجھ پر قربان، اگرچہ تو نے ہمارے غم کو بڑھا دیا تو کبھی سورج کا مشرق و مغرب تھا۔

یعنی محبوب کے ٹوٹے پھوٹے کھنڈر کو دیکھ کر ہمارا پرانا زخم محبت پھر تازہ ہوگیا، ایک زمانہ تھا جب محبوب تیرے دروازے سے نکلتا تھا تو معلوم ہوتا تھا کہ مشرق سے سورج نکل رہا ہو اور جب کہیں سے واپس آکر دروازے سے داخل ہوتا تھا تو ایسا معلوم

ہوتا تھا کہ سورج غروب ہوگیا۔ اے گھر تو خورشید حسن کا مشرق و مغرب رہا ہے آج اسی درد کو یاد کرکے میرا غم اور بھی بڑھ گیا ہے۔

لغات: فدینا: الفداء (ض) قربان ہونا ● ربع: مکان، موسم بہار گزارنے کا مقام (ج) رباع، ربوع، اربع ● زدت: الزیادۃ (ض) زیادہ کرنا ● کربا: مصدر (ن) غمگین ہونا ● الشرق: مشرق مصدر (ض) طلوع ہونا، چمکنا ● الغرب: مغرب مصدر (ن) سورج کا غروب ہونا۔

وَكَيْفَ عَرَفْنَا رَسْمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ لَنَا
فُؤَادًا لِعِرْفَانِ الرُّسُومِ وَلَا لُبَّا

ترجمہ: ہم اس کے نشانات کیسے پہچان سکتے ہیں جس نے علامتوں کو پہچاننے کے لئے نہ دل چھوڑا ہے اور نہ عقل۔

یعنی یہ کھنڈر یہ ویرانہ کیسے معلوم ہو کہ محبوب کا گھر کون سا تھا؟ دل اور عقل دو ایسے ذریعے تھے جن سے نشانات کا علم ہوسکتا تھا لیکن دل اور عقل دونوں اپنے ہمراہ لے گیا اور ہمیں ان سے محروم کرگیا۔

لغات: عرفنا: العرفان، المعرفۃ (ض) پہچاننا التعریف پہچنوانا ● رسم علامت، نشان (ج) رسوم ● لم یدع: الودع (ف) چھوڑنا ● فؤادًا: دل (ج) افئدۃ عرفان: مصدر (ض) پہچاننا ● لبا: عقل (ج) الباب، اللب، اللبابۃ (س) عقلمند ہونا

نَزَلْنَا عَنِ الْأَكْوَارِ نَمْشِيْ كَرَامَةً
لِمَنْ بَانَ عَنْهُ أَنْ نُلِمَّ بِهٖ رَكْبًا

ترجمہ: ہم اس شخص کے احترام میں جو اس گھر سے دور ہوگیا کجاووں سے اتر کر پیدل چل رہے ہیں بھلا ہم سوار ہوکر اس کی زیارت کریں؟

یعنی دیار محبوب میں داخل ہوتے ہی ہم اپنی سواریوں سے اتر کر پیدل چلنے لگے اگرچہ آج محبوب یہاں نہیں ہے لیکن اس کے مقام کے احترام کا تقاضا یہی ہے جو زمین محبوب کے قدموں کو چوم کر رفعت نشین ہوچکی ہے ہم اس سرزمین کی زیارت سواری پر بیٹھ کر کریں یہ

محبت کے منافی ہے اور دیارِ حبیب کی توہین ہے۔
لغات: نزلنا: النزول (ض) اترنا ● اکوار: (واحد) کور: کجاوہ ● نمشی: المشی (ض) پیدل چلنا ● بان: البینونۃ (ض) جدا ہونا، البیان (ض) ظاہر ہونا، الابانۃ ظاہر کرنا، دور کرنا ● نلمّ: الالمام: زیارت کرنا ● رکبا: اسم جمع، سوار الرکب، الرکوب (س) سوار ہونا۔

نَذُمُّ السَّحَابَ الْغُرَّ فِيْ فِعْلِهَا بِهٖ
وَنُعْرِضُ عَنْهَا كُلَّمَا طَلَعَتْ عَتْبًا

ترجمہ: گھر کے ساتھ سفید بادل کے طرزِ عمل کی وجہ سے ہم اس کی مذمت کرتے ہیں جب آسمان پر آتا ہے تو غصہ کی وجہ سے ہم اس سے چہرہ پھیر لیتے ہیں۔
یعنی پانی سے بھرے ہوئے ان سفید بادلوں نے دیارِ محبوب کے سارے نشانات برس کر مٹا ڈالے اس کے اسی طرزِ عمل کی وجہ سے ہم اس کی مذمت کرتے رہتے ہیں اور جب بھی آسمان پر نظر آتا ہے تو ہم اس کی طرف سے چہرہ پھیر لیتے ہیں۔
لغات: نذم الذم: المذمۃ (ن) مذمت کرنا ● سحاب: بادل (ج) سُحُب، سحائب ● الغر: سفید ● نعرض: الاعراض: اعراض کرنا، رخ پھیر لینا ● طلعت: الطلوع (ن) طلوع ہونا (س) پہاڑ پر چڑھنا ● عتبا: مصدر (ن ض) غصہ ہونا، سرزنش کرنا۔

وَمَنْ صَحِبَ الدُّنْيَا طَوِيْلًا تَقَلَّبَتْ
عَلٰى عَيْنِهٖ حَتّٰى يَرٰى صِدْقَهَا كِذْبًا

ترجمہ: جو شخص دنیا کے ساتھ ایک عرصہ تک رہے اس کی آنکھوں میں بدلی ہوئی معلوم ہو گی اس کا سچ جھوٹ نظر آنے لگے گا۔
یعنی جس نے طویل زندگی پائی اور دنیا کو دیکھا بھالا تو اس کی نگاہ میں پہلے کی دنیا بعد کی دنیا سے مختلف معلوم ہو گی، کل جہاں اس نے دیکھا تھا کہ انسانی آبادی کی چہل پہل تھی چہچہے اور قہقہے آج وہاں کھنڈر ہے ویرانی ہے ہو کا عالم ہے اور وحشت

برس رہی ہے وہ آبادیاں وہ چہل پہل اس کی آنکھوں دیکھی حقیقت اور صداقت ہے لیکن آج وہ سب کچھ جھوٹ معلوم ہوتا ہے کیوں کہ وہاں اس کے آثار تک نہیں یعنی سچ بھی جھوٹ ہوگیا۔

لغات: صحب: الصحبۃ (س) ساتھ رہنا، صحبت میں رہنا ● صدق: سچ مصدر (ن) سچ بولنا ● کذب، جھوٹ مصدر (ض) جھوٹ بولنا۔

وَكَيْفَ التَّلَذُّذِيُّ بِالْأَصَائِلِ وَالضُّحَى
إِذَا لَمْ يَعُدْ ذَاكَ النَّسِيمُ الَّذِي هَبَّا

ترجمہ: صبح وشام سے کیوں کر لطف اندوزی ہوگی جب کہ وہ نسیم (محبت) جو چل رہی تھی ابھی واپس نہیں آئی۔

یعنی اب صبح وشام کے مناظر سے لطف اندوزی کیسے ہوسکتی ہے جب کہ وہ نسیم محبت جو کبھی زندگی کے چمن میں چل رہی تھی چمن سے رخصت ہوگئی اور محبوب کے ساتھ وہ بھی چمنستان زندگی سے چلی گئی وہ واپس لوٹ کر نہیں آئی انھیں خوش گوار ہواؤں کے صدقے میں صبح وشام میں کیف وسرور تھا جب وہ نسیم ہی نہیں تو لطف اندوزی اور نشاط و مسرت کا سوال ہی کیا۔

لغات: التلذاذ: مصدر: لذت لینا، اللّذُّ، اللذاذۃ (س) مزیدار ہونا ● اصائل (واحد) اصیلۃ، شام ● الضحیٰ: چاشت کا وقت ● ھبا: الھب، ود ب، (ن) ہوا کا چلنا۔

ذَكَرْتُ بِهَا وَصْلًا كَأَنْ لَمْ أَفُزْ بِهِ
وَعَيْشًا كَأَنِّي كُنْتُ أَقْطَعُهُ وَثْبَا

ترجمہ: میں نے اس میں اس وصل کو یاد کیا جیسے میں اس میں کامیاب ہی نہیں ہوا اور اس زندگی کو جیسے میں نے گویا چھلانگ لگا کر طے لیا ہے۔

یعنی دیار حبیب میں مجھے وصال محبوب یاد آیا لیکن وصال کا تصور ایک واہمہ کے طور پر رہا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ شاید وصال محبوب مجھے نصیب ہی نہیں ہوا اور

زندگی بھی یاد آتی جو میں نے محبوب کے ساتھ گذاری تھی لیکن وہ زندگی اتنی مختصر معلوم ہوئی جیسے کوئی کسی چیز کو چھلانگ لگا کر پار کر ڈے۔

لغات: لما فز: الفوز (ن) کامیاب ہونا • عیشا: زندگی مصدر (ض) زندگی گذارنا • اقطع: القطع (ف) کاٹنا، طے کرنا • وثبا: مصدر (ض) کودنا، چھلانگ لگانا۔

وَفَتَّانَةَ الْعَيْنَيْنِ قَتَّالَةَ الْهَوٰى
اِذَا نَفَحَتْ شَيْخًا رَوَائِحُهَا شَبَّا

ترجمہ: اور آنکھوں سے فتنہ برپا کرنے والی اور قاتل محبت کو کہ اس کی خوشبو کسی عمر رسیدہ کو پہنچ جائے تو وہ جوان ہو جائے۔

یعنی دیار محبوب میں پہنچ کر آنکھوں سے فتنہ جگانے والی عشق و محبت کی دنیا میں قتل و غارت گری مچانے والی محبوبہ بھی یاد آئی جس کے شباب کا یہ عالم تھا کہ اگر کسی بوڑھے کو بھی اس کے بدن کی خوشبو پہنچ جائے تو اس کے جذبات جاگ جائیں گے اور وہ جوان ہو جائیگا۔

لغات: ذکرت: الذکر (ن) یاد کرنا • فتانۃ: فتنہ برپا کرنے والی الفتن (ض) فتنہ میں ڈالنا • الھویٰ: مصدر (س) محبت کرنا • نفحت: النفح (ف) سونگھنا • روائح: (واحد) رائحۃ، خوشبو • شبا: الشباب (س) جوان ہونا • شیخ: عمر رسیدہ (ج) شیوخ، اشیاخ۔

لَهَا بَشَرُ الدُّرِّ الَّذِيْ قُلِّدَتْ بِهٖ
وَلَمْ اَرَبَدْرًا قَبْلَهَا قُلِّدَ الشُّهُبَا

ترجمہ: اس کی جلد ان موتیوں کی ہے جن کا وہ ہار پہنے ہوئے ہے میں نے اس سے پہلے چاند کو ستاروں کا ہار پہنے ہوئے نہیں دیکھا۔

یعنی محبوب کے سراپا میں وہ آب و تاب ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی گردن میں چمکتے ہوئے موتیوں کا جو ہار ہے انھیں موتیوں کو محلول کرکے اس کے جسم کا خمیر بنایا گیا ہے۔

یوں کہ موتیوں ہی جیسی چمک دمک اور آب و تاب اس کے چہرے بشرے میں بھی ہے ایک طرف اس کا روئے روشن پھر گردن میں جھپاتے ہوتے موتیوں کا ہار ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چودھویں کے چاند کو ستاروں کا ہار پہنایا گیا ہے۔

لغات: بشر: چہرہ، چہرہ بشرہ (واحد) بشرۃ ● الدر: موتی (ج) دُرَرٌ ● قَلَّدَتْ التقلید: ہار پہنانا، قلادہ ڈالنا ● الشہباء، (واحد) شہاب: ستارہ ● بدر: ماہ کامل (ج) بدور۔

فَيَا شَوْقُ مَا أَبْقَىٰ وَيَا لِي مِنَ النَّوَىٰ

وَيَا دَمْعُ مَا أَجْرَىٰ وَيَا قَلْبُ مَا أَصْبَا

ترجمہ: اے شوق! تو کتنا باقی رہنے والا ہے، ہائے میرے فراق۔ اے آنسو! کتنا بہنے والا ہے؟ اے دل تو کتنا دیوانہ ہے۔

یعنی ایک طرف صدمہ فراق کی مصیبتیں ہیں دوسری طرف شوق ملاقات کی تڑپ، آنکھوں سے اشکوں کی مسلسل روانی اور دل کی دیوانگی زندگی کی یہی صبح و شام ہے۔

لغات: شوق: (ج) اشواق ● ما ابقی: (صیغہ تعجب) البقاء (س) باقی رہنا ● النویٰ: دوری، جدائی، مصدر (ض) دور ہونا، النیۃ (ض) ارادہ کرنا، نیت کرنا ● ما اصبا: (صیغہ تعجب) الصبوۃ عشق لڑانا ● دمع: آنسو (ج) دموع ● ما اجریٰ صیغہ تعجب) الجریان (ض) جاری ہونا الاجراء جاری کرنا۔

وَقَدْ لَعِبَ الْبَيْنُ الْمُشِتُّ بِهَا وَبِي

وَزَوَّدَنِي فِي السَّيْرِ مَا زَوَّدَ الضَّبَا

ترجمہ: میرے اور اس کے درمیان علیحدہ کردینے والی جدائی کھیل کرگئی مجھے زندگی کے سفر میں وہی زادِ سفر ملا جو سوسمار کو ملتا ہے۔

یعنی جس طرح سوسمار (گوہ) جب اپنے بل سے نکلتی ہے تو لوٹ کر دوبارہ اس میں نہیں پاتی اسی طرح میں بھی جب محبوب سے جدا ہوا پھر دوبارہ وہ سنہرا زمانہ لوٹ کر نہ آیا اور فراق کے بعد وصل کی منزل میں نہ پہنچ سکا۔

لغات : لَعِبَ : اللعب (س) کھیلنا • البین : جدائی البینونۃ (ض) جدا کرنا • المشتُّ : الاشتات ٹکڑے ٹکڑے کرنا، جدا جدا کرنا • زوّد : التزوید : توشہ دینا الزاد (ن) توشہ لینا، زادِ سفر لینا، مصدر (ض) سفر کرنا، چلنا، سیر کرنا • الضبّا : سوسمار (ج) اضبٌّ، ضُبّان، ضِبابٌ، مَضَبّۃٌ۔

وَمَنْ تَكُنِ الْأُسْدُ الضَّوَارِي جُدُوْدَهٗ
يَكُنْ لَيْلُهٗ صُبْحًا وَمَطْعَمُهٗ غَصْبًا

ترجمہ : اور وہ شخص جس کے آباء واجداد شکاری شیر تھے اس کی رات صبح ہوتی ہے اور اس کا کھانا زبردستی حاصل کیا ہوا ہے

یعنی ممدوح کے آباء واجداد گویا وہ شکاری شیر تھے جو اپنا ہی شکار کھاتے ہیں کسی کے جھوٹے کو منہ نہیں لگاتے ممدوح بھی انھیں شکاری شیروں کی اولاد ہے اور وہی عادات وخصائل ہیں اس لئے اس کی رات کی مصروفیتیں اسی طرح کی ہیں جیسی لوگوں کی صبح کو ہوتی ہیں۔ اس کی خوراک وہی ہے جو اس نے قوت بازو سے حاصل کی ہو۔

لغات : الاسد : شیر (ج) اُسادٌ، اُسُودٌ، اُسُدٌ، اُسْدٌ • الضواری (واحد) ضارِیۃ شکاری، الضری (س) شکار کا عادی ہونا • جدود (واحد) جدّ : دادا • لیل : رات (ج) لیالی • مطعم : کھانا، الطعم (س ف) کھانا، چکھنا • غصبا : مصدر (ض) چھیننا، جھپٹ لینا۔

وَلَسْتُ أُبَالِيْ بَعْدَ اِدْرَاكِيَ الْعُلٰى
أَكَانَ تُرَاثًا مَاتَنَاوَلْتُ اَمْ كَسْبًا

ترجمہ : میں عظمتوں کو حاصل کرنے کے بعد اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ یہ وراثت میں مجھے ملی ہے یا میری اپنی محنت اور کمائی سے۔

یعنی عظمت ومرتبہ حاصل کرنا چاہیے جس طرح بھی ہو میری زندگی کا مطمح نظر ہے خاندانی عظمت وشرافت ہو یا اپنی جدوجہد کے صلہ میں ہر حال میں اس کے حصول کی جدوجہد کرتا ہوں۔

لغات: اُبالی: المبالاۃ، پرواکرنا ● ادراک: مصدر، پانا، اپنے وقت پر پہنچنا ● عُلیٰ (واحد) عُلْیَۃٌ: رفعت و بلندی، العُلوّ (ن) بلند ہونا ● تراثًا: وراثت الوراثۃ (ض) وارث ہونا ● تَنَاوَلْتُ: التناول: لینا، پانا النیل (س) پانا ● کسبا مصدر (ض) کمانا۔

فَرُبَّ غُلَامٍ عَلَّمَ الْمَجْدَ نَفْسَہٗ
کَتَعْلِیْمِ سَیْفِ الدَّوْلَۃِ الطَّعْنَ وَالضَّرْبَا

ترجمہ: بہت سے جوانوں کو ان کی طبیعت ہی شرافت سکھادیتی ہے جیسے سیف الدولہ کی نیزہ بازی اور شمشیر زنی کی تعلیم ہے۔

یعنی بہت سے جوانوں کی شرافت فطری ہوتی ہے انھیں کسی سے سیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے نیزہ بازی اور شمشیر زنی سیف الدولہ کو اس کی فطرت نے تعلیم دے دی اسے کسی سے سیکھنے اور اس کی تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

لغات: غلام: لڑکا، نوجوان، غلام (ج) اَغْلِمَۃٌ، غِلْمَانٌ ● علّم: التعلیم: سکھانا، تعلیم دینا، التعلم سیکھنا، تعلیم حاصل کرنا، العلم (س) جاننا ● المجد شرافت و بزرگی، المجادۃ (ك) شریف و بزرگ ہونا ● نفس: طبیعت (ج) نفوس انفس ● الطعن (ف) الطعان، المطاعنۃ، نیزہ بازی کرنا۔

اِذَا الدَّوْلَۃُ اسْتَکْفَتْ بِہٖ فِیْ مُلِمَّۃٍ
کَفَاھَا فَکَانَ السَّیْفَ وَالْکَفَّ وَالْقَلْبَا

ترجمہ: جب حکومت اس سے کسی مہم میں مدد طلب کرتی ہے تو تلوار ہتھیلی اور دل بن کر اس کی پوری پوری مدد کرتا ہے۔

یعنی حکومت جب کسی جنگ میں مدد کے لئے یا کسی بغاوت کو فرو کرنے کے لئے اس سے مدد طلب کرتی ہے تو پوری قوت اور بہادری سے بھرپور مدد کرتا ہے، تلوار ہتھیلی اور قلب سب کے ساتھ میدان جنگ میں جاتا ہے اس لئے کہ تنہا تلوار کسی کام کی نہیں جب تک اس کو چلانے والی مضبوط کلائی نہ مل جائے اور کلائی بھی تلوار کا

بہترین استعمال اسی وقت کر سکتی ہے جب تلوار چلانے والے کا دل فولادی ہو اور جنگ میں لرزنے اور کانپنے لگے تو نہ تلوار کام دے گی نہ مضبوط کلائی دشمن پر بھرپور وار کرنے کے لئے بیک وقت یہ تینوں چیزیں ضروری ہیں اور سیف الدولہ میں یہ تینوں باتیں ہیں خود تلوار بھی ہے اور مضبوط کلائی اور سینہ میں ایک فولادی دل بھی اس لئے حکومت کی بھرپور مدد کرنا ہے۔

لغات: دولۃ: حکومت (ج) دُول ● استکفت: الاستکفاء: مدد طلب کرنا الکفایۃ (ض) کفایت کرنا، کافی ہونا ● ملمۃ: یک بیک نازل ہونے والی مصیبت حادثہ، الالمام یک بیک کسی کے پاس اتر پڑنا، زیارت کرنا ● کفا: الکفایۃ (ض) کفایت کرنا، پورا کام کرنا ● سیف: تلوار (ج) سُیُوف، أَسْیَافٌ، أَسْیُفٌ ● کَفٌّ: ہتھیلی، ہاتھ، کلائی (ج) أکفاف، أَکُف ● قلب: دل (ج) قلوب۔

تُہَابُ سُیُوفُ الْہِنْدِ وَہِیَ حَدَائِدُ
فَکَیْفَ إِذَا کَانَتْ نِزَارِیَّۃً عَرَبَا

ترجمہ: ہندی تلواروں سے لوگ خوف کھاتے ہیں جب کہ وہ صرف لوہا ہے اس وقت کیا کیفیت ہوگی جب وہ تلوار خالص عربی اور قبیلہ نزار کی ہو۔

یعنی ہندی تلواروں کی کاٹ سے ساری دنیا تھرتھراتی ہے حالاں کہ وہ بے حس لوہا ہے اس لئے تلوار بذات خود کچھ نہیں کر سکتی جب تک کوئی اس کو استعمال نہ کرے اس کے باوجود لوگ اس سے ڈرتے اور خوف کھاتے ہیں اس کے برخلاف جو تلوار خالص عربی النسل اور قبیلہ نزار جیسے بہادر اور جنگ جو قبیلہ کی ہو اور وہ از خود بغیر کسی کی مدد کے اپنے عزم وارادہ سے اپنا کام کرتی ہو تو ایسی تلوار سے لوگوں کے خوف کا کیا عالم ہوگا؟ اور ان لوگوں پر کتنی دہشت طاری ہوگی جو بے حس و بے جان لوہے سے ڈرتے ہیں۔

لغات: تہاب: الہیبۃ (س) خوف کھانا، ڈرنا ● حدائد (واحد) حدید: لوہا سیوف (واحد) سیف: تلوار

وَيُرْهَبُ نَابُ اللَّيْثِ وَاللَّيْثُ وَحْدَهُ
فَكَيْفَ إِذَا كَانَ اللُّيُوثُ لَهُ صَحْبًا

ترجمہ، لوگ شیر کے دانت سے دہشت زدہ ہوتے ہیں حالاں کہ شیر تنہا ہے اس وقت کیا عالم ہوگا جب کہ اس کے ساتھ بہت سے شیر ہوں۔

یعنی کبھی انسانی بھیڑ کے سامنے ایک شیر بھی اپنے خوفناک دانت نکال کر کھڑا ہو جائے تو سب پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے، ایک شیر سے خوف و دہشت کا یہ عالم ہے تو سیف الدولہ جو شیر ببر ہے اور اس کی پوری فوج شیروں پر مشتمل ہے جب اتنی بڑی تعداد میں شیر اکٹھا ہو جائیں گے تو ان کے رعب داب اور ان سے دہشت و خوف کی کیا کیفیت ہوگی۔

لغات: یرھب: الرھبۃ، الرھبان (س) خوف کرنا، ڈرنا ● ناب، دانت (ج) انیاب ● لیث: شیر (ج) لیوث ● صحبا: ساتھی الصحبۃ (س) ساتھ ہونا۔

وَيُخْشَى عُبَابُ الْبَحْرِ وَهُوَ مَكَانَهُ
فَكَيْفَ بِمَنْ يَغْشَى الْبِلَادَ إِذَا عَبَّا

ترجمہ، سمندر کی موجوں سے ڈرا جاتا ہے پس کیا حال ہوگا اس کی وجہ سے کہ جب موج مارے تو شہروں پر چھا جائے۔

یعنی جب سمندروں میں موجیں دھاڑتی ہیں تو ساحل پر کھڑا آدمی بھی ایک بار ڈر جاتا ہے حالاں کہ وہ جانتا ہے کہ موجیں اس کے پاس نہیں پہنچ سکتی ہیں پھر بھی ڈرتا ہے اور سیف الدولہ کی فوجوں کا سمندر جب جوش مارتا ہے تو وہ چل کر شہروں پر چھا جاتا ہے اور ساری آبادی کو بہالے جاتا ہے تو سمندر کی موجوں کے مقابلہ میں اس سے دہشت و خوف کا کیا عالم ہوگا؟

لغات: یخشی: الخشیۃ (س) ڈرنا ● عباب: موج العبُّ، العباب (ن) موج کا زیادہ ہونا، موج کا بلند ہونا ● البحر: سمندر (ج) بُحُوْرٌ، بِحَارٌ، اَبْحُرٌ یغشی: الغشی (س) ڈھانپنا، چھپانا ● البلاد (واحد) بَلَدٌ (ج) بلاد، بلدان

عبّا (ماضی) العب، العباب (ن) موج مارنا۔

عَلِيْمٌ بِأَسْرَارِ الدِّيَانَاتِ وَاللُّغیٰ
لَہٗ خَطَرَاتٌ تَفْضَحُ النَّاسَ وَالْكُتُبَا

ترجمہ: دیانتوں اور لغتوں کے اسرار کا جاننے والا ہے اس کے افکار و خیالات لوگوں کو اور کتابوں کو رسوا کر دیتے ہیں۔

یعنی وہ علوم و فنون کی گہرائیوں سے واقف ہے اور مجتہدانہ بصیرت رکھتا ہے ایسے ایسے نکات اور رموز و اسرار پیدا کرتا ہے کہ اہل علم ان سے ناآشنا اور کتابوں کے اوراق اس سے خالی ہیں اس کے افکار کے سامنے اہل علم اور کتابیں اپنی کم علمی اور کوتاہی پر شرمسار اور رسوا ہیں۔

لغات: علیم (صفت) العلم (س) جاننا ● دیانات (واحد) دیانۃ: دینداری تمام وہ چیزیں جو خدا کی فرماں برداری کے تحت آئیں ● اللغی (واحد) لغۃ: زبان ● خطرۃ: افکار و خیالات ● تفضح: الفضح: رسوا کرنا۔

فَبُوْرِكْتَ مِنْ غَيْثٍ كَأَنَّ جُلُوْدَنَا
بِہٖ تُنْبِتُ الدِّيْبَاجَ وَالْوَشْيَ وَالْعَصْبَا

ترجمہ: اے ابر کرم خدا تجھے برکت دے گویا اسی کی وجہ سے ہماری کھالیں دیبا، منقش کپڑے اور یمنی چادریں اگاتی ہیں۔

یعنی جس طرح بارش سے زمین پر ہریالی اگ آتی ہے اسی طرح تیرے ابر کرم کی بارش سے ہماری کھالیں بیش قیمت، عمدہ شاندار لباس اگاتی ہیں تیرا جود و کرم ابر باران ہمارے جسم اور کھالیں کھیت اور بیش قیمت لباس اس کھیت کی پیداوار ہیں۔

لغات: بورکت: المبارکۃ: برکت دینا ● غیث: بادل، بارش (ج) غیوث جلود (واحد) جلد کھال ● تنبت: الانبات، اگانا، النبت (ن) اگنا ● دیباج: دیبا ● الوشی: منقش کپڑا ● العصبا: یمنی چادریں۔

وَمِنْ وَاهِبٍ جَزْلاً وَمِنْ زَاجِرٍ هَلاً
وَمِنْ هَاتِكٍ دِرْعاً وَمِنْ نَاثِرٍ قُصْبَا

ترجمہ: اے وہ شخص جو بہت زیادہ دینے والا ہے اور گھوڑوں کو ہنکانے والا ہے اور زرہوں کو پھاڑ دینے والا ہے اور آنتوں کو کاٹ دینے والا ہے۔

یعنی تجھے برکت دی جائے کہ تو کثیر مال دینے والا ہے اور گھوڑوں کو میدان جنگ میں ہنکانے والا اور دشمنوں کی زرہوں کو پھاڑنے والا اور آنتوں کو کاٹ دینے والا ہے۔

لغات: واہب: الوھب (ف) دینا ● جزلاً: زیادہ ● زاجر: ہنکانے والا الزجر (ض) ڈانٹنا، ہانکنا ● ناثر: النثر: بکھیرنا ● ھاتک: الھتک (ض) پھاڑنا درعاً: زرہ (ج) دروع ● قصبا آنتیں (ج) اقصاب

هَنِيئاً لِأَهْلِ الثَّغْرِ رَأْيُكَ فِيهِمُ
وَأَنَّكَ حِزْبَ اللّٰهِ صِرْتَ لَهُمْ حِزْبَا

ترجمہ: اہل سرحد کی خوش قسمتی ہے کہ تیری رائے ان کو حاصل ہے اور تو اللہ کی جماعت ہے تو ان کے لئے جماعت بن گیا ہے۔

یعنی اہل سرحد قابل مبارکباد ہیں کہ ممدوح ان کو مشورے اور رائیں دیتا ہے اور ان کی خوشحالی کی حفاظت کی تدبیریں کرتا ہے یہ سرحد والوں کی کامیابی کی ضمانت ہے کیوں کہ ممدوح اللہ کا گروہ ہے اور اللہ کے گروہ کو کوئی شکست نہیں دے سکتا اللہ کا یہ گروہ سرحد والوں کا گروہ ہو گیا ہے پھر ان کا غلبہ یقینی ہے۔

لغات: ثغر: سرحد، دانت (ج) ثغور ● حزب: جماعت، گروہ (ج) احزاب ● رای (ج) آراء۔

وَأَنَّكَ رُعْتَ الدَّهْرَ فِيهَا وَرَيْبَهُ
فَإِنْ شَكَّ فَلْيُحْدِثْ بِسَاحَتِهَا خَطْبَا

ترجمہ: تو نے اس میں زمانہ اور اس کے حوادث کو خوف زدہ کر دیا ہے اگر اس کو اس میں شک ہو تو اس کے صحن میں کوئی بڑا حادثہ نیا پیدا کر دے۔

یعنی اہل سرحد کے حق میں تیری حفاظت اس درجہ کی ہے کہ تو نے اپنی شجاعت و بہادری رعب داب کی وجہ سے زمانہ اور گردش زمانہ کو اتنا ڈرا دیا ہے کہ اب اس میں اتنی ہمت نہیں کہ سرحد والوں کے لئے کوئی مصیبت کھڑی کر سکیں اور یہ چیلنج ہے کہ اگر وہ مرعوب نہیں ہے تو وہاں کوئی بڑی مصیبت پیدا کر کے دکھا دے۔

لغات: رُعت: الروع (ن) گھبرا دینا، ڈرا دینا ● دھر: زمانہ (ج) دھور ● ریب: گردش زمانہ، حوادث ● شك: الشك (ن) شک کرنا ● یحدث: الاحداث نیا کام کرنا الحدوث (ن) حادث ہونا، فنا ہونا، پیدا ہونا ● ساحۃ: صحن (ج) ساحات ● خطبا: چھوٹا بڑا حادثہ، اہم معاملہ (ج) خطوب۔

فَیَوْمًا بِخَیْلٍ تَطْرُدُ الرُّوْمَ عَنْهُمْ
وَیَوْمًا بِجُوْدٍ یَطْرُدُ الْفَقْرَ وَالْجَدْبَا

ترجمہ: پس کسی دن روم والوں کو گھوڑوں کے ذریعہ ان کی طرف سے بھگا دیتا ہے اور کسی دن بخشش کے ذریعہ قحط سالی اور محتاجی کو دور کرتا ہے۔

یعنی اسی لئے جب کبھی رومیوں کا حملہ ہوتا ہے تو ان سے جنگ کر کے سرحد سے باہر دھکیل دیتا ہے اور نکال باہر کرتا ہے اگر قحط سالی اور محتاجی کا وقت آجاتا ہے تو اتنی کثرت سے فیاضی و بخشش اور داد و دہش کرتا ہے کہ قحط سالی اور محتاجی کو وہ علاقہ چھوڑ دینا پڑتا ہے اور وہ خوش حال ہو جاتے ہیں۔

لغات: خیل (ج) خیول ● تطرد: الطرد (ن) دھتکارنا، دور کرنا، بھگانا جود: بخشش مصدر (ن) بخشش کرنا ● الفقر: محتاجی، غربت الفقارۃ (ك) مفلس ہونا، محتاج ہونا ● الجدب: قحط سالی مصدر الجدب، الجدوبۃ (ض ن ك) خشک سالی ہونا، قحط پڑنا۔

سَرَایَاكَ تَتْرٰی وَالدُّمُسْتُقُ هَارِبٌ
وَاَصْحَابُهٗ قَتْلٰی وَاَمْوَالُهٗ نُهْبٰی

ترجمہ: تیری فوجیں لگاتار چل رہی ہیں اور دُمستق بھاگ رہا ہے اس کے

ساتھی قتل ہو رہے ہیں اور اس کا مال لوٹا جا رہا ہے۔

یعنی تیرے حملے اور دمستق کی شکست کا منظر یہ ہوتا ہے کہ تیری فوجیں مسلسل اور لگاتار آگے بڑھتی چلی جا رہی ہیں دمستق آگے بھاگا جا رہا ہے پیچھے چھوٹ جانے والے اس کے لشکری برابر قتل ہو رہے ہیں اور ان کے سامان اور اسباب میں لوٹ مچی ہے اور وہ کچھ نہیں بچا پا رہا ہے۔

لغات: سرایا (واحد) سریۃ: فوجی ٹکڑی ● تتری: پے در پے، لگاتار، اس کی اصل وتری ہے اس کے معنی ایک کے بعد ایک کا آنا، الاتیار، الوتار، المواترۃ لگاتار کرنا، التواتر: لگاتار ہونا، الوتر (ض) طاق کرنا، ستانا ● ھارب: الھرب (ن): بھاگنا نھبا: النھب (ن س ف) مال غنیمت لوٹنا۔

اَتیٰ مَرْعَشًا یَسْتَقْرِبُ الْبُعْدَ مُقْبِلًا
وَاَدْبَرَ اِذْ اَقْبَلْتَ یَسْتَبْعِدُ الْقُرْبَا

ترجمہ: مرعش میں دور کو قریب سمجھ کر آیا تھا آگے بڑھتے ہوئے اور جب تو نے پیش قدمی کی پیٹھ پھیر کر بھاگا قریب کو دور سمجھتے ہوئے۔

یعنی دمستق جب مرعش پر حملہ کے لئے چلا تو اپنی امنگوں کی وجہ سے اتنے دور والے علاقہ کو قریب ہی سمجھتا تھا لیکن جب تو نے بڑھ کر اس پر زبردست حملہ کر دیا اور بدحواس ہو کر بھاگا تو وہ جس کو قریب سمجھ کر آیا تھا وہ اب بہت دور معلوم ہونے لگا جب آدمی پناہ حاصل کرنے کے لئے دہشت زدہ ہو کر بھاگتا ہے تو قریب کی منزل بھی دور معلوم ہونے لگتی ہے۔

لغات: مقبلا: الاقبال: متوجہ ہونا، آنا، شروع کرنا، آگے کرنا، سامنے کرنا ● ادبر: الادبار: پیٹھ پھیرنا۔

کَذَا یَتْرُکُ الْاَعْدَاءَ مَنْ یَکْرَہُ الْقَنَا
وَیَقْفُلُ مَنْ کَانَتْ غَنِیْمَتُہٗ رُعْبَا

ترجمہ: ایسے ہی ہر شخص دشمن کو چھوڑ جاتا ہے جو نیزوں کو برداشت نہیں کر سکتا

جس کو مرعوبیت بطور مال غنیمت ملتی ہے وہ الٹے پاؤں لوٹ جاتا ہے۔

یعنی میدان جنگ میں جمے رہنا اس شخص کا کام جو تلواروں اور نیزوں کے وارسے نہ گھبرائے جو بھی اس کو برداشت نہیں کرسکتا وہ اپنے مخالف کو اسی طرح چھوڑ کر بھاگتا ہے جیسے دمستق بھاگا ہے جو میدان میں آتے ہی دہشت زدہ اور مرعوب ہوگیا تو مال غنیمت کے بجائے مقابل کا خوف اور ڈر لے کر واپس جاتا ہے۔

لغات: یترک: الترک (ن) چھوڑنا ● یکرہ: الکراھۃ، الکراھیۃ (س) ناپسند کرنا، الکرہ مشقت جس پر کسی کو مجبور کیا جائے ● القنا (واحد) قناۃ، نیزہ ● یقفل القفل، القفول (ن ض) سفر سے واپس ہونا، لوٹنا ● رعبا: خوف ودہشت، مصدر (ف) خوف کرنا، خوف دلانا۔

وَهَلْ رَدَّ عَنْهُ بِاللُّقَانِ وُقُوفُهُ
صُدُوْرَ الْعَوَالِيْ وَالْمُطَهَّمَةَ الْقُبَّا

ترجمہ: کیا لقان کے قیام نے نیزوں کی نوکوں اور صحت مند پتلی کمر والے گھوڑوں کو اپنی طرف سے پھیر دیا۔

یعنی میدان جنگ سے بھاگ کر لقان میں مورچہ بنانے کی وجہ سے سیف الدولہ کے حملوں سے اس کو نجات مل سکی؟ یعنی نہیں مل سکی۔

لغات: ردّ: الرّد (ن) لوٹانا ● وقوف: مصدر (ض) ٹھہرنا، قیام کرنا ● صدور: (واحد) صدر نوک، سینہ ● عوالی (واحد) عالیہ: نیزے ● المطهمة: صحت مند التطهیم: موٹا کرنا، تنومند کرنا ● القبا: پتلی کمر والا گھوڑا۔

مَضَى بَعْدَ مَا الْتَفَّ الرِّمَاحَانِ سَاعَةً
كَمَا يَتَلَقَّى الْهُدْبُ فِي الرَّقْدَةِ الْهُدْبَا

ترجمہ: فوراً ہی چل دیا دونوں نیزوں کے اس طرح مل جانے کے بعد جیسے

سونے میں پلک پلک سے مل جاتی ہے۔

یعنی گھمسان کی جنگ شروع ہوتے ہی وہ میدان چھوڑ کر چل دیا حالاں کہ دونوں فریق کے نیزے ایک دوسرے سے اس طرح مل چکے تھے جیسے نیند میں دونوں پلکیں مل جاتی ہیں۔

لغات: مضی: المضی (ض) گزرنا، جانا ● التف: الالتفاف: باہم ملنا، گنجان ہونا، اللف (ن) لپیٹنا، ملانا، جمع کرنا ● رماح (واحد) رُمح نیزہ ● یلتقی: الالتقاء ملنا، اللقاء (س) ملاقات کرنا، ملنا ● ھُدب: پلک (واحد) ھدبۃ (ج) ھدب اھداب ● الرقدۃ مصدر (ن) سونا۔

وَلٰكِنَّهُ وَلّٰى وَلِلطَّعْنِ سَوْرَةٌ
إِذَا ذَكَرَتْهَا نَفْسُهُ لَمَسَ الْجَنْبَا

ترجمہ: اور لیکن وہ پیٹھ پھیر گیا حالاں کہ نیزہ بازی میں شدت تھی، جب اس کو اس کا نفس یاد کرتا تو پہلو کو ٹٹولنے لگتا۔

یعنی جب حملوں میں شدت اور تیزی آئی اسی وقت اس نے پیٹھ دکھادی اتنا دہشت زدہ اور بدحواس ہو کر بھاگا کہ نیزہ بازی کا وہ خوفناک منظر اس کے دل و دماغ پر سوار ہو گیا وہ بھاگا جاتا تھا اور اپنا پہلو ٹٹولتا جاتا تھا کہ کوئی نیزہ تو نہیں لگ گیا میدان جنگ سے نکلنے کے بعد بھی اس کے حواس بجا نہ رہے اور غیر اختیاری طور پر ہاتھ پہلو پر چلا جاتا تھا جیسے معلوم ہوتا تھا کہ وہ میدان جنگ ہی میں ہے۔

لغات: ولّی: التولیۃ: پیٹھ پھیرنا ● الطعن (ف) نیزہ مارنا ● ذکرت: الذکر (ن) یاد کرنا ● لمس (ن ض) چھونا، ٹٹولنا ● جنبا: پہلو (ج) جنوب ● سورۃ: نیزہ۔

وَخَلّٰى الْعَذَارٰى وَالْبَطَارِيْقَ وَالْقُرٰى
وَشُعْثَ النَّصَارٰى وَالْقَرَابِيْنَ وَالصُّلْبَا

ترجمہ: کنواری دوشیزاؤں، فوجی افسروں اور گاؤں اور پراگندہ بال پادریوں اور ہم نشینوں اور صلیبوں کو چھوڑ گیا۔

یعنی اتنی بدحواسی میں بھاگا کہ اس کو عزت و ناموس کی بھی پروا نہیں رہی معزز جوان خواتین، فوجی افسروں، مقبوضہ گاؤں اور آبادیاں ان کے مذہبی پیشوا پادری، ہم نشین و اہل دربار مذہبی نشان صلیب سب کو چھوڑ گیا اور کسی کی حفاظت نہ کرسکا۔

لغات: خلّی: التخلیۃ: خالی کرنا، چھوڑنا ● العذاری (واحد) عذراء: کنواری، ناکتخدا بطاریق (واحد) بطریق: فوجی افسر ● القری (واحد) قریۃ: گاؤں ● شعث: پراگندہ بال الشعث (س) پراگندہ بال ہونا، بالوں کا غبار آلودہ ہونا ● القرابین: القربان: ہم نشین ● الصلب (واحد) صلیب: سولی کی لکڑی۔

اَرَیٰ کُلَّنَا یَبْغِی الْحَیٰوۃَ لِنَفْسِہٖ
حَرِیْصًا عَلَیْہَا مُسْتَہَامًا بِہَا صَبًّا

ترجمہ: میں دیکھتا ہوں کہ ہم میں کا ہر آدمی اپنے لئے زندگی کا خواہاں ہے، زندگی کا حریص اس کا عاشق اور دیوانہ ہے۔

یعنی یہ مشاہدہ ہے کہ ہر شخص زندگی کا خواہاں اور زندگی کو بچانے کے لئے پاگل اور دیوانہ بنا ہوا ہے اور اس کو ہر قیمت پر باقی رکھنے کے لئے جد و جہد کرتا ہے۔

لغات: یبغی: البغی (ض) چاہنا ● الحیوۃ: زندگی مصدر (س) جینا ● حریصًا الحرص (ض س) لالچ کرنا ● مستہامًا: دیوانہ الاستہام: عشق میں سرگشتہ ہونا محبت میں دیوانہ ہونا ● الھیم (ض) محبت کرنا، آوارہ پھرنا ● صبا: عاشق الصبابۃ (س) عاشق ہونا، محبت کرنا۔

فَحُبُّ الْجَبَانِ النَّفْسَ اَوْرَدَہُ التُّقٰی
وَحُبُّ الشُّجَاعِ النَّفْسَ اَوْرَدَہُ الْحَرْبَا

ترجمہ: بزدلوں کی جان کی محبت اس کو بچاؤ کی جگہ لے جاتی ہے بہادروں کی جان کی محبت اس کو لڑائی میں اتار دیتی ہے۔

یعنی بزدل اپنی جان کی محبت میں ہر اس موقعہ سے احتیاط کرتا اور بچتا ہے جہاں اس کی زندگی کو خطرہ درپیش ہو اور بہادر کی جان کی محبت اسے میدان جنگ میں لا کھڑا کرتی ہے دونوں کو جان عزیز ہے لیکن طرز عمل دونوں کا جداگانہ ہے۔

لغات: حب: مصدر (ض) محبت کرنا ● الجبان: بزدل (ج) جُبناء، الجبن الجبانۃ (ن) بزدل ہونا ● اورد: الایراد: لانا، اتارنا، الورود (ض) گھاٹ پر اترنا ● الشجاع: بہادر (ج) شُجعان۔ الشجاعۃ (ن) بہادری میں غالب آنا ● التقی: بچاؤ، احتیاط ● الوقایۃ (ض) بچنا، اُلاتقاء، بچنا ● حرب: لڑائی (ج) حروب۔

وَيَخْتَلِفُ الرِّزْقَانِ وَالْفِعْلُ وَاحِدٌ
إِلَى أَنْ يُرَى إِحْسَانُ هٰذَا لِذَا ذَنْبَا

ترجمہ: دونوں رزق مختلف ہیں حالاں کہ کام ایک ہے یہاں تک کہ اس کی نیکوکاری اس کا گناہ سمجھا جاتا ہے۔

یعنی زندگی کے دونوں خواہشمند ہیں ایک بزدل بدنام بے عزت ہو کر جیتا ہے، دوسرا داد شجاعت دے کر باعزت اور نیک نامی کی زندگی گزارتا ہے زندگی کو بچانے کا فعل دونوں کا ایک ہی ہے لیکن طریقہ کار کے فرق سے بہادر کی زندگی کی حفاظت کرنا عمدہ فعل مانا گیا اور بزدل کا زندگی بچانا معیوب اور برا فعل بن گیا۔

لغات: الرزق: روزی مصدر (ن) روزی دینا ● ذنب: گناہ (ج) ذنوب۔

فَأَضْحَتْ كَأَنَّ السُّوْرَ مِنْ فَوْقِ بَدْئِهِ
إِلَى الْأَرْضِ قَدْ شَقَّ الْكَوَاكِبَ وَالتُّرْبَا

ترجمہ: وہ (قلعہ) ایسا ہو گیا کہ شروع اونچائی سے زمین تک اس کی دیواروں نے ستاروں اور زمین کو پھاڑ ڈالا ہے۔

یعنی قلعہ کی چہار دیواری بلندی سے بنیاد تک ایسی ہے کہ اس کی اونچائی ستاروں میں شگاف ڈال کر اس سے اونچی ہو گئی اور بنیاد زمین کو چیر کر تحت الثریٰ پہنچ گئی۔

لغات: سور: دیوار، شہر پناہ، چہار دیواری (ج) اَسْوَار، سِیْرَانٌ ● بَدْءٌ: شروع مصدر (ف) شروع کرنا ● الشق (ن) پھاڑنا ● الکواکب (واحد) کوکب: ستارہ۔

تَصُدُّ الرِّیَاحُ الْهُوْجُ عَنْهَا مَخَافَةً
وَتَفْزَعُ منها الطَّیْرُ اَنْ تَلْقُطَ الْحَبَّا

ترجمہ: ڈر کی وجہ سے تیز آندھی اس سے رخ پھیر لیتی ہے چڑیاں اس میں دانہ چگنے سے گھبراتی ہیں۔

یعنی آندھیاں چلتی ہیں تو اس سے کترا کر نکل جاتی ہیں کیوں کہ قلعہ کے اندر گئیں تو پھر نکلنے کی راہ بند ہو جائیگی اس ڈر سے آندھیاں قلعہ کے اندر گھسنے کی ہمت نہیں کرتی ہیں چڑیوں کو قلعہ کے اندر دانہ اتر کر چگنے اور چرنے کی ہمت نہیں ہوتی کیوں کہ اتنی بلندی سے اتنی گہرائی تک جانے سے گھبراتی ہیں۔

لغات: تصد: الصد (ن) اعراض کرنا، منہ پھیر لینا ● الریاح (واحد) ریح: ہوا ● الھوج: تیز آندھی (واحد) ھوجاء ● مخافۃ: الخوف، المخافۃ (س) خوف کرنا ڈرنا ● تفزع: الفزع (س) گھبرانا، دہشت زدہ ہونا (ف) خوف زدہ ہونا ● الطیر: چڑیا (ج) طیور، الطیر (ض) اڑنا ● تلقط: اللقط (ن) چننا، زمین سے اٹھانا الحبا دانہ (ج) حبوب۔

وَتَرْدِی الْجِیَادُ الْجُرْدُ فَوْقَ جِبَالِهَا
وَقَدْ نَدَفَ الصِّنَّبْرُ فِیْ طُرْقِهَا الْعُطْبَا

ترجمہ: اس کے پہاڑوں کے اوپر چھوٹے بالوں والے گھوڑے دوڑتے رہتے ہیں حالانکہ برفیلے بادلوں نے اس کے راستوں میں روئی دھن دی ہے۔

یعنی اس قلعہ کی پہاڑی پر حفاظتی دستے کے چھوٹے بالوں کے عمدہ گھوڑے دوڑتے رہتے ہیں حالانکہ پوری پہاڑی پر برف کی تہ اس طرح جمی ہوتی ہے جیسے کسی نے سفید روئی دھن کر بچھادی ہے ایسا برفیلا موسم بھی ان کو اپنے فرائض کی ادائیگی سے نہیں روکتا ہے۔

لغات: تردی: الردی (ض) دوڑنا (س) ہلاک ہونا • الجیاد: عمدہ گھوڑے • الجرد: کم بالوں والے چھوٹے بالوں والے الجرد (س) کم بالوں والا ہونا، ننگا ہونا، پھیلنا • جبال (واحد) جبل: پہاڑ • ندف: الندف (ض) روئی دھننا • الصنّبر: برف گرانے والا بادل • طرق (واحد) طریق: راستہ • العطب: روئی۔

وَكَفَا عَجَبًا اَنْ يَّعْجَبَ النَّاسُ اَنَّهٗ
بَنٰى مَرْعَشًا تَبًّا لِاٰرَائِهِمْ تَبًّا

ترجمہ: یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ لوگ اس بات پر تعجب کرتے ہیں کہ اس نے مرعش قلعہ تعمیر کیا، تباہ ہو ان کی رائے، ہلاک ہو۔

یعنی حیرت ہوتی ہے ان لوگوں کے تعجب پر جو قلعہ مرعش کی تعمیر پر کرتے ہیں ممدوح کے اس عظیم الشان قلعہ کی تعمیر پر تعجب کی کیا بات ہے ایسے کارنامے تو وہ ہر وقت انجام دے سکتا ہے اس کی حیثیت وعظمت کے لحاظ سے یہ ایک معمولی کام ہے اسی معمولی کام پر وہ حیرت کرنے لگے عجیب رائے کے لوگ ہیں تف ہے ایسی رائے پر۔

لغات: کفا: کافی ہے الکفایۃ (ض) کافی ہونا • عجبا: مصدر (س) تعجب کرنا • بنی: البناء (ض) تعمیر کرنا، بنانا، بنیاد ڈالنا • تبا: مصدر (ن) ہلاک ہونا • آراء (واحد) رای۔

وَمَا الْفَرْقُ مَا بَيْنَ الْاَنَامِ وَبَيْنَهٗ
اِذَا حَذِرَ الْمَحْذُوْرَ وَاسْتَصْعَبَ الصَّعْبَا

ترجمہ: عام لوگوں اور اس کے درمیان کیا فرق رہ جائیگا جب ڈر کی چیز سے ڈر جائے اور مشکل کو مشکل سمجھنے لگے۔

یعنی ممدوح کی عظمت کا راز یہی ہے کہ دنیا جن کاموں سے گھبراتی ہے، ڈرتی ہے مشکل اور دشوار سمجھتی ہے اس کی نگاہ میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اگر عوام ہی کی طرح وہ بھی سوچے اور ڈرے تو اس میں اور عام لوگوں میں فرق ہی کیا رہ جائے گا۔

لغات: الفرق فرق (ض) جدا ہونا۔ حذر الحذر (س) ڈرنا۔ استصعب الاستصعاب، الصعب الصعوبۃ (ک) مشکل ہونا، دشوار ہونا۔

لِاَمْرٍ اَعَدَّتْهُ الْخِلَافَةُ لِلْعِدٰى

وَسَمَّتْهُ دُوْنَ الْعَالَمِ الصَّارِمَ الْعَضْبَا

ترجمہ: حکومت نے دشمنوں کی طرف سے پیش آنے والے امر عظیم کے لئے اس کو تیار کیا ہے اور دنیا کے بجائے اس کا نام شمشیر بُراں رکھا ہے۔

یعنی حکومت وقت کی نگاہ میں ایک عظیم خصوصیت حاصل ہے اس لئے چھوٹے اور غیر اہم کاموں میں اس کو زحمت نہیں دیتی بلکہ دشمنوں کی طرف سے آنے والے اہم اور مشکل کاموں کے لئے اس کو چھوڑ رکھا ہے اور اس کو شمشیر براں کا خطاب اس لئے دیا ہے کہ دنیا میں اور کوئی اس خطاب کا مستحق اور سزاوار نہیں ہے۔

لغات: امر: کام، معاملہ، حکم (ج) امور الامر (ن) حکم دینا۔ اعدت الاعداد تیار کرنا۔ عدی (واحد) عادٍ: دشمن۔ سمّت التسمیۃ: نام رکھنا۔ الصارم: تلوار (ج) صوارم۔ العضبا: کاٹنے والی۔ العضب (ض) کاٹنا۔

وَلَمْ تَفْتَرِقْ عَنْهُ الْاَسِنَّةُ رَحْمَةً

وَلَمْ يَتْرُكِ الشَّامَ الْاَعَادِيَ لَهُ حُبًّا

ترجمہ : رحم و مروت کی وجہ سے اس سے نیزے نہیں جدا ہوئے ہیں اور نہ شام والوں نے اپنے دشمنوں کو محبت کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے۔

یعنی ممدوح پر شام والے حملہ نہ کر سکے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کو رحم آگیا یا اپنے دشمن سے وہ محبت کرنے لگے بلکہ حقیقت کچھ اور ہے۔

لغات : لم تفترق الافتراق۔ جدا ہونا۔ التفریق۔ جدا کرنا۔ الفرق (ض) جدا کرنا۔ الاسنة (واحد) سنان۔ نیزہ۔ رحمة مصدر (س) رحم کرنا۔ لم یترك الترك (ن) چھوڑنا۔ اعادی (ج) اعداء۔ حبا: مصدر (ض) محبت کرنا۔

وَلٰكِنْ نَفَاهَا عَنْهُ غَيْرَ كَرِيْمَةٍ
كَرِيْمُ الثَّنَا مَا سُبَّ قَطُّ وَلَا سَبَّا

ترجمہ : لیکن ان کو ایک عمدہ تعریف والے شخص نے بے عزت کر کے اپنے سے دور کیا ہے جو نہ خود بدزبانی کرتا ہے اور نہ دوسرے اس کے بارے میں بدزبانی کرتے ہیں۔

یعنی شامیوں کے حملہ نہ کرنے کا راز یہ ہے کہ ایک ایسی ذات نے ان کو دھتکارا ہے جس کی ساری دنیا تعریف کرتی ہے جس کی شرافت کا حال یہ ہے کہ بدزبانی سے اس کی کبھی زبان آلودہ ہوئی ہے اور نہ اس کے بارے میں کسی نے بدزبانی کی ہمت کی ہے۔

لغات : نفا النفی (ض) دور کرنا، انکار کرنا۔ سب السب (ن) گالی دینا۔ کریم الثنا عمدہ تعریف والا۔

وَجَيْشٍ يُثَنِّي كُلَّ طَوْدٍ كَأَنَّهُ
خَرِيْقُ رِيَاحٍ وَاجَهَتْ غُصُنًا رَطْبًا

ترجمہ : اور ایسے لشکر نے جو پہاڑ کو دو ٹکڑے کر دیتا ہے گویا وہ ایک زبردست آندھی تھی جو نرم و نازک شاخوں سے ٹکرا گئی تھی۔

یعنی شام والوں کو کھدیڑنے کا کارنامہ ایسے لشکر نے انجام دیا کہ جو پہاڑ سے بھی ٹکرا جائے تو اس کو دو ٹکڑے کر دے، میدان جنگ کی کیفیت یہ تھی کہ جیسے تیز و تند آندھی نرم و نازک اور کمزور شاخوں کو جھنجھوڑ رہی ہے جدھر کا جھونکا آیا ادھر لچک گئیں آندھی سے ٹکرانے کی ان میں ہمت نہیں تھی۔

لغات: جیش لشکر (ج) جیوش - یثنی التثنیۃ دو ٹکڑے کرنا۔ الثنی (ض) توڑنا لپیٹنا - طود بڑا پہاڑ (ج) طِوَدَۃٌ اَطْوَادٌ - خَرِیْقٌ آندھی، ٹھنڈی تیز رو (ج) خُرُقٌ - ریاح (واحد) ریح ہوا - واجہت المواجہۃ آمنے سامنے ہونا - الوجاھۃ (ك) وجاہت والا ہونا - غصن شاخ (ج) اغصان غصون۔ رطبان نرم و نازک الرطوبۃ (ك س) تر و تازہ ہونا، نمناک ہونا، نرم و نازک ہونا۔

كَاَنَّ نُجُوْمَ اللَّيْلِ خَافَتْ مُغَارَهٗ
فَمَدَّتْ عَلَيْهَا مِنْ عَجَاجَتِهٖ حُجُبَا

ترجمہ: گویا رات کے ستارے اس کی لوٹ سے ڈر گئے اور اپنے اوپر اس کے غبار کا پردہ تان لیا۔

یعنی ممدوح کی فوجوں کی غارت گری کا وہ عالم کہ اس کو دیکھ کر آسمان کے ستاروں پر بھی دہشت طاری ہو گئی اور مارے ڈر کے میدان جنگ کے غباروں کے پردے میں اپنے کو چھپا لیا کہ فوج کی نگاہ ان پر نہ پڑ سکے اور لوٹ سے محفوظ ہو جائیں۔

لغات: نجوم (واحد) نجم ستارہ - اللیل رات (ج) لیالی - خافت انحرف (س) ڈرنا - مغار لوٹ، غارت گری الاغارۃ لوٹنا - مدت المَدُّ (ن) کھینچنا، تاننا - عجاجۃ غبار (ج) عجاج العَجُّ (ن ض) غبار اڑانا - حُجُبا (واحد) حجاب پردہ الحجاب (ن) چھپانا الاحتجاب چھپنا۔

فَمَنْ کَانَ یُرْضِیْ اللُّؤْمَ وَالْکُفْرُ مُلْکُہٗ

فَہٰذَا الَّذِیْ یُرْضِیْ الْمَکَارِمَ وَالرَّبَّا

ترجمہ : یہ وہ لوگ ہیں جن کا ملک کمینہ پن اور کفر کو پسند کرتا ہے اور یہ وہ ذات ہے جو خدائے واحد کو اور شرافتوں کو پسند کرتی ہے۔

یعنی دونوں حریفوں میں واضح فرق ہے ان کا ملک کفر اور دناءت کی گڑھ ہے اور ممدوح شرافتوں کا دلدادہ اور خدائے واحد کا پرستار ہے اسی لئے کامیاب ہے۔

لغات : یرضی الارضاء پسند کرنا، خوش کرنا، الرضاء (س) خوش ہونا، راضی ہونا اللؤم کمینہ پن، دناءت، مصدر (ک) کمینہ ہونا- الکفر (ن) کفر کرنا - مکارم (واحد) مکرمۃ شرافت۔

وقال ایضًا فیما کان یجری بینہما من معاتبۃ مُستعنبًا من القصیدۃ المیمیّۃ

اَلَا مَالِسَیْفِ الدَّوْلَۃِ الْیَوْمَ عَاتِبًا

فَدَاہُ الْوَرٰی اَمْضَی السُّیُوْفِ مَضَارِبًا

ترجمہ : اے ہم نشین! سیف الدولہ آج کیوں خفا ہے؟ مخلوق اس پر قربان ہوجائے وہ تلواروں میں سب سے زیادہ تیز دھار والا ہے۔

یعنی کچھ پتہ نہیں کہ سیف الدولہ کی خفگی کی وجہ کیا ہے وہ شخصیت تو ایسی ہے کہ اس پر پوری مخلوق قربان کی جاسکتی ہے وہ عزم و عمل کی تیز ترین تلوار ہے۔

لغات : الا حرف تنبیہ ہے اور عربی شاعری میں اردو شاعری کے خطاب ہم نشین، ہمدم، اے دوست! کے قائم مقام ہے۔ آگاہ رہو، سنو! خبردار کا ترجمہ شعریت کو مجروح کرتا ہے، اس کے ہم نشین سے خطاب کا اظہار کیا گیا ہے۔ عاتبا خفا العتب (ن ض) خفا ہونا، غصہ ہونا۔

مضاربا (واحد) مضرب تلوار وغیرہ کی دھار۔

وَمَالِی اِذَا مَااشْتَقْتُ اَبْصَرْتُ دُوْنَهٗ
تَنَائِفَ لَا اَشْتَا قُهَا وَ سَبَاسِبَا

ترجمہ : اور مجھے کیا ہوگیا ہے کہ میں جب اس سے ملنے کی خواہش کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ بیچ میں جنگل اور بیاباں ہے مجھے جن کی خواہش نہیں ہے۔

یعنی میں جب اس سے ملنے کی خواہش کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ راہ میں حالات اور دشواریوں کا جنگل اور بیابان ہے اور میں ان میں پڑنا نہیں چاہتا ہوں۔

لغات : اشتقت الاشتیاق خواہشمند ہونا، الشوق (ن) شوق دلانا۔ ابصرت الابصار دیکھنا، البصارۃ (س ک) جاننا، دیکھنا۔ تنائف (واحد) تنیفۃ چٹیل میدان سباسبا (واحد) سَبْسَبٌ بڑے جنگل، میدان، دور کی ہموار زمین۔

وَقَدْ کَانَ یُدْنِیْ مَجْلِسِیْ مِنْ سَمَائِهٖ
اُحَادِثُ فِیْهَا بَدْرَهَا وَ الْکَوَاکِبَا

ترجمہ : وہ میری نشست کو اپنے آسمان سے قریب کر دیتا تھا، جس میں میں آسمان کے بدر کامل اور ستاروں سے گفتگو کرتا تھا۔

یعنی ایک زمانہ وہ تھا کہ سیف الدولہ اپنے قریب مجھے جگہ دیتا تھا اس کا دربار گویا آسمان تھا، سیف الدولہ اس کا چودھویں کا چاند وزراء اور مصاحب ستارے تھے میں بلاتکلف ہر ایک کی گفتگو میں شریک ہوتا تھا اور میں چاند ستاروں کی مجلس میں زندگی گزارتا تھا اور اس کے دربار میں میرا بھی ایک مقام تھا۔

لغات : یدنی الادناء قریب کرنا، الدُّنو (ن) قریب ہونا۔ مجلس نشست گاہ (ج) مجالس الجلوس (س) بیٹھنا۔ احادث المحادثۃ گفتگو کرنا۔ بدر ماہ کامل (ج) بُدُوْرٌ۔ کواکبُ (واحد) کوکب ستارہ۔

حَنَانَيْكَ مَسْئُولاً وَ لَبَّيْكَ دَاعِيًا
وَحَسْبِيَ مَوْهُوبًا وَحَسْبُكَ وَاهِبًا

ترجمہ: اے مسئول! ہدیہ عجز و نیاز پیش ہے، اے دعوت دینے والے میں حاضر ہوں میں لینے والا ہوں کافی اور تو دینے والا کافی ہے۔

تیری ذات ہی ایسی ہے جس سے کسی چیز کا سوال کیا جا سکتا ہے میں اپنے عجز کا اعتراف کرتا ہوں تو ہر ایک کو دعوت دینے والا ہے اس لئے میں حاضر ہو گیا ہوں اور تو ایسا فیاض ہے کہ تیری جود و سخا کے بعد کسی دوسرے کی محتاجی نہیں رہ جاتی ہے اسی طرح میں بھی ایسا انسان ہوں کہ تنہا مجھے عطیہ دینا کافی ہے جتنی شہرت و عزت بے شمار آدمیوں کو دے کر مل سکتی ہے تنہا مجھے عطیہ دے کر اتنی عزت و شہرت حاصل کی جا سکتی ہے یعنی میرا ایک قصیدہ ممدوح کی شہرت کو آسمان تک پہونچا دینے کے لئے کافی ہے۔

لغات: حنانیك عجز و انکساری کرتا ہوں، الحنان روزی، برکت، دل کی نرمی، حنانیك یارب اے خدا تجھ سے رحم کی التجا کرتا ہوں، انہیں مواقع پر مستعمل ہوتا ہے، الحنین (ض) خوشی یا غم سے آواز نکالنا۔ مسئولا جس سے کچھ مانگا جائے السئوال (ف) سوال کرنا۔ داعیا الدعوۃ (ن) بلانا، دعوت دینا۔ موھوبا جس کو دیا جائے الوھب (ف) دینا۔

أَهٰذَا جَزَاءُ الصِّدْقِ إِنْ كُنْتُ صَادِقًا
أَهٰذَا جَزَاءُ الْكِذْبِ إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا

ترجمہ: اگر میں سچا تھا تو کیا یہ سچائی کا بدلہ ہے؟ اگر میں جھوٹا تھا تو کیا یہ جھوٹ کا بدلہ ہے؟

یعنی میں نے تیری مدح و ستائش کی ہے اور وہ صحیح ہے تو کیا مجھے سچی تعریف

کرنے کی سزا مل رہی ہے اور سچائی پر سزا کسی طرح مناسب نہیں اگر مدح و ستائش غیر واقعی تھی تو تجھ میں جو خوبیاں نہیں تھیں وہ خوبیاں بھی میں نے تیری جانب منسوب کر دیں تو اس غلط بیانی کی سزا مجھے دی جا رہی ہے یہ بھی کسی طرح مناسب نہیں خوبیوں میں اضافہ چاہے واقعی ہوں یا غیر واقعی عظمت و فضیلت میں اضافہ کرنے کی کوشش یہ کوشش غیر مستحسن نہیں کیونکہ یہ جرم نہیں اس لئے اس پر بھی سزا غیر مناسب ہے

لغات: جزاء بدلہ مصدر (ض) بدلہ دینا۔ الصدق مصدر (ن) سچ بولنا۔ الکذب مصدر (ض) جھوٹ بولنا۔

وَاِنْ کَانَ ذَنْبِی کُلَّ ذَنْبٍ فَاِنَّـهٗ
مَحَا الذَّنْبَ کُلَّ الْمَحْوِمَنْ جَاءَ تَائِبًا

ترجمہ: اگر میرا جرم پورا پورا جرم ہے تو جو توبہ کر کے آئے تو وہ سارے گناہوں کو مکمل طور پر مٹا دیتا ہے۔

یعنی بالفرض اگر میرا جرم سچ مچ جرم ہی ہے تو جو توبہ کر لیتا ہے اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں میں نے بھی توبہ کر لی اس لئے سزا ختم ہونی چاہیئے۔

لغات: ذنب گناہ، خطا (ج) ذنوب۔ محا المحو (ن) مٹا دینا۔ جاء المجیئۃ (ض) آنا۔ تائبا التوبۃ (ن) توبہ کرنا، لوٹنا۔

وقال وقد عرض علی الامیر سیوف فیہا واحد غیر مذہب فامر باذہابہ

اَحْسَنُ مَا یُخْضَبُ الْحَدِیْدُ بِـهٖ
وَخَاضِبِیْهِ النَّجِیْعُ وَ الْغَضَبُ

ترجمہ: بہترین چیز ہے جس سے لوہے پر رنگ چڑھایا جاتا ہے اس کو رنگنے والی

دو چیزیں ہیں خون اور غصہ۔

لغات: یخضب الخضاب (ض) رنگنا۔ النجیع سیاہی مائل خون۔ الغضب غصہ مصدر (ض) غصہ کرنا۔

فَلاَ تَشِیْنَنْهُ بِالنُّضارِ فَمَا
یَجْتَمِعُ الْمَاءُ فِیْهِ وَالذَّهَبُ

ترجمہ: تو تم اس کو سونے سے عیب دار مت بناؤ تلوار میں سونا اور پانی جمع نہیں ہوتا۔

یعنی تلوار پر تم نے سونے کا پانی چڑھانے کا حکم دیا ہے حالانکہ تلوار پر اگر کوئی رنگ چڑھایا جا سکتا ہے تو صرف دو چیزوں کا یا تو دشمن کے خون سے رنگ جائے یا غصہ کا پانی اس پر چڑھایا جائے تاکہ اس کی کاٹ تیز ہو جائے۔ اس کے بجائے تلوار پر سونے کا پانی چڑھایا گیا تو تلوار کی خوبی میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا، بلکہ الٹے تلوار میں عیب پیدا ہو جائے گا کیونکہ سونا چڑھانے سے اس کی دھار کی تیزی کم ہو جائے گی۔ اور یہ تلوار کا عیب ہے تلوار میں سونا اور پانی (دھار) جمع نہیں ہو سکتے ہیں۔

لغات: لا تشینن الشین (ض) عیب دار بنانا۔ النضار ہر خالص چیز، سونا۔

وقال فیه یعوده من دمل کان به

اَیَدْرِیْ مَا اَرَابَكَ مَنْ یُّرِیْبُ
وَهَلْ تَرْقٰی اِلَی الْفَلَكِ الْخُطُوْبُ

ترجمہ: جس چیز نے تم کو رنج پہونچایا ہے وہ جانتی ہے کہ کس کو رنج پہونچا رہی ہے؟ کیا مصائب آسمان تک چڑھ جاتے ہیں۔

یعنی ایذا دینے والے کو تیرے مقام و مرتبہ کا پتہ نہیں ورنہ اس کی ہمت نہ ہوتی

تیری حیثیت تو آسمان کی ہے اور آسمان تک حوادث کا کہاں گزر ہوتا ہے۔

لغات: یدری الدرایۃ (ض) جاننا۔ اراب یریب الارابۃ رنج پہونچانا، شک میں ڈالنا۔ ترقی الرقی (س) پہاڑ پر چڑھنا (ض) جادو منتر کرنا۔ خطوب (واحد) خطب حادثہ، بڑا معاملہ۔ الفلك آسمان (ج) فُلُكٌ افلاك۔

وَجِسْمُكَ فَوْقَ هِمَّةِ كُلِّ دَاءٍ
فَقُرْبُ اَقَلِّهَا مِنْهُ عَجِيْبُ

ترجمہ: تیرا جسم ہر بیماری کی ہمت سے بلند ہے اس کی کم سے کم قربت بھی تعجب خیز ہے۔

یعنی تیرے جسم کی عظمت و بلندی اتنی زیادہ ہے کہ مرض ہمت سے بھی کام لے تو وہاں تک اس کی رسائی نہیں ہوسکتی اگر جسم کے قریب بھی مرض پہونچ جائے تو یہ بھی حیرت کی بات ہے۔

لغات: جسم بدن (ج) اجسام جلنوم۔ هِمَّةٌ ہمت، ارادہ، قصد (ج) همم الہم (ن) ارادہ کرنا، عزم مصمم کرنا۔

يُجَشِّمُكَ الزَّمَانُ هَوًى وحُبًّا
وَقَدْ يُؤْذَى مِنَ الْمِقَةِ الْحَبِيْبُ

ترجمہ: زمانہ عشق و محبت کی وجہ سے تجھ سے چھیڑ چھاڑ کرتا ہے دوست کو محبت سے کبھی تکلیف پہونچ جاتی ہے۔

یعنی زمانہ تمہارا بے تکلف دوست ہے اور بے تکلف دوستوں کی چھینا جھپٹی اور چھیڑ چھاڑ میں کبھی کبھی چوٹ آہی جاتی ہے، یا یہ چوٹ اذیت پہونچانے کی نیت سے نہیں ہوتی بلکہ یہ بھی اظہار محبت کا ایک طریقہ ہے کہ دوست کو زور سے چٹکی لے لی جائے اور وہ تھوڑا بہت تلملائے۔

لغات : یجشم التجشیم محبت سے چٹکی لینا، چٹکی کاٹ لینا، پیار و محبت کا کھیل کھیلنا۔ ھوی عشق و محبت مصدر (س) عاشق ہونا، محبت کرنا (ض) اوپر سے نیچے گرنا۔ حبا مصدر (ض) محبت کرنا۔ یوذی الایذاء تکلیف دینا الاذی (س) تکلیف اٹھانا۔ مقۃ محبت مصدر ومق یمق مقۃ (ض) محبت کرنا۔ حبیب دوست (ج) اَحِبَّۃٌ اَحِبَّاءٌ۔

وَکَیْفَ تُعِلُّكَ الدُّنْیَا بِشَیْئٍ
وَاَنْتَ بِعِلَّۃِ الدُّنْیَا طَبِیْبٌ

ترجمہ : دنیا تجھے کسی چیز سے کیسے مریض بنا دیتی ہے؟ حالانکہ تو دنیا کی بیماری کا معالج ہے۔

یعنی حیرت ہے کہ دنیا کو اگر کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے تو تو اس کا علاج کرکے اس کی بیماری کو دور کرتا ہے وہی دنیا جس پر تیرے احسانات کا برابر سلسلہ جاری ہے تیرے اوپر بیماری لاتی ہے۔ یہ احسان فراموشی کی عجیب مثال ہے۔

لغات : تعل الاعلال علیل کرنا۔ علۃ بیماری، سبب، علت (ج) عِلَلٌ۔ طبیب معالج (ج) اَطِبَّاء الطب (ض) علاج کرنا۔

وَکَیْفَ تَنُوْبُكَ الشَّکْوٰی بِدَاءٍ
وَاَنْتَ الْمُسْتَغَاثُ لِمَا یَنُوْبُ

ترجمہ : اور تجھے کسی بیماری کی شکایت کیسے لاحق ہو جاتی ہے حالانکہ تو ان تمام چیزوں کا جو پیش آتی ہیں فریادرس ہے۔

یعنی ساری دنیا تو اپنی مصیبتوں کی فریاد تیرے پاس لے کر آتی ہے تو سب کا فریادرس اور سب کی مصیبتیں دور کرتا ہے تجھے کسی چیز سے شکایت پیدا ہو جائے اور تجھے فریاد کرنی پڑے یہ حیرت ناک اور تعجب خیز بات ہے۔

لغات: تنوب النوبة (ن) پیش آنا۔ الشکوی الشکایة مصدر (ن) شکایت کرنا۔ مستغاث فریادرس الاستغاثة فریاد چاہنا الغوث (ن) مدد کرنا۔ ینوب النوبة (ن) پیش آنا۔

مَلِلْتَ مُقَامَ یَوْمٍ لَیْسَ فِیْهِ
طِعَانٌ صَادِقٌ وَدَمٌ صَبِیْبٌ

ترجمہ: تو اس دن میں ٹھہرنے سے اُکتا گیا ہے جس میں سچی نیزہ بازی اور بہتا ہوا خون نہیں ہے۔

یعنی تیری بیماری کی اصلی وجہ یہ ہے کہ ایک بہادر شخص کے لئے میدان جنگ کے بجائے گھر میں بیکار پڑا رہنا باعث تکلیف ہوتا ہے کیونکہ یہ اس کی فطرت اور مزاج کے خلاف ہے یہی تیری بیماری کا سبب ہے کہ نہ جنگ آزمائی کا موقع آتا ہے نہ دشمنوں کا بہتا ہوا خون نظر آتا۔

لغات: مَلِلْتَ الملال (س) رنجیدہ ہونا۔ طعان مصدر الطعان المطاعنة نیزہ بازی کرنا۔ دمٌ خون (ج) دِمَاءٌ۔ صبیب بہا ہوا الصبُّ (ن) بہنا۔

وَاَنْتَ الْمَرْءُ تُمْرِضُهُ الْحَشَایَا
لِهِمَّتِهٖ وَتَشْفِیْهِ الْحُرُوْبُ

ترجمہ: تو عزم و ہمت کا مرد ہے نرم و ملائم گدے تجھے مریض بنا دیتے ہیں اور لڑائی ہی اس کو شفا دے گی۔

یعنی تیرا عزم تیری ہمت بلند اظہار شجاعت کا تقاضا کرتے ہیں اور اس کے مواقع ملتے نہیں فطری جذبات پر جبر کر کے نرم ریشمی گدوں پر شب و روز گذار نے پڑتے ہیں، تیری بیماری کا یہی سبب ہے اس مرض کا علاج صرف جنگ ہے تجھے اسی سے شفا ملے گی۔

لغات: تمرض الامراض بیمار بنانا المرض (س) بیمار ہونا۔ المحشایا روئی بھرے ہوئے گدے (واحد) حشیّۃ۔ تشفی المشفاء (ض) شفا دینا، مرض دور کرنا۔ الحروب (واحد) حرب جنگ۔

وَمَابِكَ غَيْرُ حُبِّكَ اَنْ تَرَاهَا
وَعِثْيَرُهَا لِاَرْجُلِهَا جَنِيْبٌ

ترجمہ: اور تمہیں کچھ نہیں ہوا ہے سوائے اس بات کے کہ تم گھوڑوں کو اس حال میں دیکھنا چاہتے ہو کہ ان کے پاؤں پر غبار پڑا ہوا ہو۔

یعنی تمہیں کوئی بیماری نہیں بس تمہاری یہی خواہش پوری نہیں ہوئی کہ تم گھوڑوں کو میدان جنگ میں دوڑتا ہوا دیکھنا چاہتے ہو اور جب وہ لوٹ کر آئیں تو میدان جنگ کا غبار ان کے پاؤں میں پڑا ہو چونکہ ایک عرصہ سے نہیں دیکھا ہے اس لئے تمہاری طبیعت علیل ہے۔

لغات: عِثْيَرٌ غبار، گرد، مٹی عَيْثَرٌ وعِثْيَرٌ بھی لغت ہے۔ اَرْجل (واحد) رِجْلٌ پاؤں۔ جنیب تابع، لپٹا ہوا۔

مُجَلِّحَةٌ لَهَا اَرْضُ الْاَعَادِيْ
وَلِلسُّمْرِ الْمَنَاحِرُ وَالْجُنُوْبُ

ترجمہ: دشمنوں کی سرزمین ان کی روندی ہوئی ہے حلق اور پہلو گندم گوں نیزوں کے۔

یعنی یہ گھوڑے دشمنوں کی زمین کو روند چکے ہیں اسی طرح نیزے ان کی حلقوں اور پہلوؤں کو چھید چکے ہیں۔

لغات: مجلّحۃ التجليح سخت پیش قدمی کرنا، اوپر سے چرنا الجلح (ف) اوپر کے حصہ کو چرنا۔ سُمْرٌ (واحد) اسمر گندم گوں۔ مناحر (واحد) مَنْحَرٌ حلق النحر (ف) نحر کرنا، قربانی کرنا۔ جنوب (واحد) جنب پہلو۔

فَقَرِّطْهَا الْاَعِنَّةَ رَاجِعَاتٍ
فَاِنَّ بَعِيْدَ مَا طَلَبَتْ قَرِيْبُ

ترجمہ: لوٹتے ہوئے ان کی لگامیں ڈھیلی چھوڑ دو جس کی جستجو میں ہیں اس کی دوری قریب ہے۔

یعنی دشمن کی سرزمین کی طرف گھوڑوں کو لوٹاتے ہوئے ان کی لگامیں ڈھیلی کر دو تاکہ تیز رفتاری کے ساتھ چلیں منزل دور نہیں نزدیک ہے۔

لغات: قرّط التقریط لگام لگانا، بالی پہنانا۔ اعِنّۃ (واحد) عِنان لگام۔ رَاجِعَات الرجوع (ض) لوٹنا۔

اِذَا دَاءٌ هَفَا بُقْرَاطُ عَنْهُ
فَلَمْ يُعْرَفْ لِصَاحِبِهِ ضَرِيْبُ

ترجمہ: کیا یہ بیماری ایسی ہے کہ بقراط سے اس کے بارے میں چوک ہوگئی؟ کیوں کہ اس بیماری والے کی نظیر اس نے نہیں پائی۔

یعنی مریض کے بغیر مرض کیسے پہچانا جا سکتا ہے، بقراط نے مرضوں کو مریضوں کے ذریعہ جانا اور اس کا علاج تجویز کیا ہے لیکن تمہاری بیماری کے سلسلے میں شاید اس سے چوک ہوگئی اور اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ بیماری جس شخصیت کو لاحق ہوئی ایسی شخصیت دنیا میں وجود ہی میں نہیں آئی تھی اس لئے ایسی بیماری اور بیمار بقراط سے نہیں گزرے اس لئے بقراط کی نگاہ اس مرض کی دوا تجویز کرنے سے قاصر رہ گئی اور اس سے چوک ہوگئی۔

لغات: اذا ہمزہ استفہام اور ذا اسم اشارہ ہے۔ هفا الهفو الهفوة (ن) پھسلنا۔ لم یعرف العرفان المعرفة (ض) پہچاننا۔

بِسَيْفِ الدَّوْلَةِ الوُضَّاءِ تُمْسِي
جُفُوْنِي تَحْتَ شَمْسٍ مَا تَغِيْبُ

ترجمہ: روشن چہرے والے سیف الدولہ کی وجہ سے میری پلکیں ایسے سورج کے نیچے شام کرتی ہیں جو غروب نہیں ہوتا۔

یعنی آسمان کا سورج غروب ہوتا ہے تو شام ہو جاتی ہے اندھیرا چھا جاتا ہے لیکن نگاہوں کے سامنے سیف الدولہ کا روشن اور تابناک چہرہ جو سورج کی طرح چمک رہا ہے چونکہ میں اس کے زیر سایہ ہوں اس لئے میرے لئے شام آتی ہی نہیں کیونکہ میرا سورج کبھی غروب ہی نہیں ہوتا ہے۔

لغات: وضّاء روشن چہرہ والا الوضاءۃ الوضوء (ك) پاکیزہ اور خوبصورت ہونا۔ جفون (واحد) جفن پلک۔ تغیب الغیبوبۃ (ض) غائب ہونا۔

فَاَغْزُوْ مَنْ غَزَاوَ بِهٖ اقْتِدَارِي
وَاَرْمِيْ مَنْ رَمٰى وَبِهٖ اُصِيْبُ

ترجمہ: پس جس سے وہ جنگ کرتا ہے میں بھی جنگ کرتا ہوں اور اسی کی وجہ سے میرا اقتدار ہے جس پر وہ تیر چلاتا ہے میں بھی تیر چلاتا ہوں اور کامیاب ہوتا ہوں۔

یعنی میں سیف الدولہ کے قدم بہ قدم چلتا ہوں اس کا دشمن میرا دشمن ہے جس پر وہ وار کرتا ہے میں بھی اس پر وار کرتا ہوں اسی وجہ سے قوت اور عزت و توقیر ہے اور اسی کی وجہ سے حصول مقصد میں کامیاب ہوتا ہوں۔

لغات: اغزو الغزاوۃ الغزاء (ن) جنگ کرنا۔ اصیب الاصابۃ پانا، پہنچنا۔ الاقتدار قوی ہونا، قوت پانا القدر القدرۃ (س ن ض) توانا ہونا، قوی ہونا اندازہ کرنا۔

وَلِلْحُسَّادِ عُذْرٌ اَنْ يَّشِحُّوْا
عَلٰى نَظَرِىْ اِلَيْهِ وَ اَنْ يَّذُوْبُوْا

ترجمہ: حاسدوں کے لئے عذر ہے کہ وہ حرص کرتے رہیں اور اس کی طرف میری نگاہ پر پگھلتے رہیں۔

یعنی حاسدین حسد پر مجبور ہیں یہ مجبوری ہی ان کا عذر ہے، دل میں حرص وہ رکھتے ہیں کہ اس کے دربار تک رسائی حاصل ہو جائے تاکہ عزت و افتخار کا موقعہ حاصل ہو مگر نصیب نہیں ہوتا اس لئے وہ جلتے رہتے ہیں میرے مقام و مرتبہ کو دیکھتے ہیں تو دل میں کڑھتے ہیں اور پگھلتے رہتے ہیں۔

لغات: حساد (واحد) حاسد - عذر (ج) اعذار - يشحو الشح (ض ن س) بخل کرنا، حرص کرنا - يذوبوا الذوب (ن) پگھلنا، گھلنا۔

فَاِنِّىْ قَدْ وَصَلْتُ اِلٰى مَكَانٍ
عَلَيْهِ تَحْسُدُ الْحَدَقَ الْقُلُوْبُ

ترجمہ: اس لئے کہ میں اس مقام پر پہونچ گیا ہوں جہاں دل پلکوں پر حسد کرتے ہیں۔

یعنی اگر حاسدین حسد کرتے ہیں تو کیا بے جا ہے؟ جبکہ میرا مقام و مرتبہ اس دربار میں اس مقام پر ہے کہ میرا دل میری ہی پلکوں پر حسد کرتا ہے کہ آنکھیں اس کو دیکھتی ہیں اور دل کو یہ میسر نہیں۔

لغات: وصلت الوصول (ض) پہونچنا الوصل (ض) ملنا - الحدق (واحد) حَدَقَةٌ (ج) حَدَقٌ، حِدَاقٌ اَحْدَاقٌ حَدَقَاتٌ -

واحدث بنو كلاب بنواحي بالس وسار سيف الدولة خلفهم وابو الطيب معه فادركهم بعد ليلة بين مائين يعرفان بالغبارات والخرارات فاوقع بهم وملك الحريم فابقى عليه فقال ابو الطيب بعد رجوعه من هذه الغزوة وأنشده اياها في جمادى الاخرى سنة ثلاث واربعين وثلاث مائة

بِغَيْرِكَ رَاعِيًا عَبِثَ الذِّئَابُ
وَغَيْرَكَ صَارِمًا ثَلَمَ الضِّرَابُ

ترجمہ: تیرے نگہبان نہ ہونے کی وجہ سے بھیڑیوں نے کھیل بنالیا ہے تو تلوار نہیں ہے اس لئے دھار کند ہوگئی ہے۔

یعنی تم نے ان بھیڑیوں کی نگرانی چھوڑ دی ہے تو بھیڑیوں نے ان کو شکار بنا لیا ہے اور تو تلوار بن کر وہاں نہیں ہے ساری تلواروں کی دھار کند ہوگئی ہے وہ کام نہیں کرتیں۔

لغات: راعیًا (ج) رعاۃ۔ الرعیُ (س) چرانا، چرواہی کرنا۔ عبث العبث (س) کھیل کرنا۔ ذئاب (واحد) ذئب بھیڑیا۔ صارما تلوار (ج) صوارم الصرم (ض) کاٹنا۔ ثلم الثلم (ض) دھار کا دندانہ دار ہونا، کنارے سے ٹوٹنا۔ الضراب دھار۔

وَتَمْلِكُ اَنْفُسَ الثَّقَلَيْنِ طُرًّا
فَكَيْفَ تَحُوْزُ اَنْفُسَهَا كِلَابُ

ترجمہ: تو جن و انس سب کی جانوں کا مالک ہو چکا ہے تو بنو کلاب اپنی جانوں کے کیسے مالک ہو سکتے ہیں۔

یعنی تمام جن و انس تو تیرے قبضہ و اختیار میں ہیں بنو کلاب تنہا خود مختار کیسے ہو سکتے ہیں؟ ان کی جانوں کا بھی تو ہی مالک ہے۔

لغات: تملك الملك (ض) مالک ہونا۔ انفس (واحد) نفس جان۔ الثقلین جن و انس۔ طرّا تمام۔ تحوز الحوز (ن) جمع کرنا۔

وَمَا تَرَكُوْكَ مَعْصِيَةً وَلٰكِنْ
يُعَافُ الْوِرْدُ وَالْمَوْتُ الشَّرَابُ

ترجمہ: تجھ کو نافرمانی کی وجہ سے نہیں چھوڑا ہے لیکن جہاں موت کا گھونٹ پینا پڑتا ہے اس گھاٹ پر اترنا ناپسند ہوتا ہے۔

یعنی ان کا فرار سرکشی کی وجہ سے نہیں ہے لیکن ان کو اپنے جرم کی سزا معلوم ہے کہ سوائے موت کے کوئی دوسری سزا نہیں اس لئے وہ روپوش ہو گئے ہیں۔

لغات: ترکوا الترك (ن) چھوڑنا۔ معصیة مصدر (ض) نافرمانی کرنا، گناہ کرنا۔ یعاف العیاف (ض) ناپسندیدگی کی وجہ سے چھوڑ دینا۔ ورد مصدر (ض) گھاٹ پر اترنا۔

طَلَبْتَهُمْ عَلَى الْاَمْوَاهِ حَتّٰى
تَخَوَّفَ اَنْ تُفَتِّشَهُ السَّحَابُ

ترجمہ: تو نے پانیوں پر ان کی تلاش کی یہاں تک کہ بادل ڈر گئے کہ تو ان کی تلاشی نہ لے۔

یعنی جب تو نے بنو کلاب کو خاص طور سے پانیوں پر تلاش کیا تو بنزی تلاشی کا منظر دیکھ کر بادلوں میں بھی خوف سما گیا کہ پانی تو ہم نے برسایا ہے ایسا نہ ہو کہ ہماری تلاشی بھی لی جائے۔

لغات: طلبت الطلب (ن) طلب کرنا، تلاش کرنا۔ امواہ (واحد) ماء پانی۔ تخوف التخوف ڈرنا الخوف (س) ڈرنا۔ تفتش الفتش (ض) التفتیش تلاشی لینا۔ سحابٌ بادل (ج) سُحُبٌ سحائب۔

فَبِتَّ لَيَالِيًا لَا نَوْمَ فِيهَا
تَخُبُّ بِكَ الْمُسَوَّمَةُ الْعِرَابُ

ترجمہ: بہت سی راتیں تو نے اس طرح گزاریں کہ داغ لگائے ہوئے عربی گھوڑے تجھے لئے ہوئے بڑھے جا رہے تھے ان میں سونے کی نوبت نہیں آئی۔

یعنی مسلسل کئی راتوں تک ان کا تعاقب جاری رہا تو نشان لگے ہوئے عربی گھوڑے پر سوار ان کا پیچھا کرتا رہا اور لیٹنے کی بھی نوبت نہیں آئی۔

لغات: بت البیتوتۃ (ض) رات گزارنا۔ لیالیا (واحد) لیل رات۔ نوم سونا مصدر (س) سونا۔ تخب الخبّ (ن) آگے بڑھنا۔ المسوّمۃ التسویم گھوڑے پر داغ لگانا، عمدہ گھوڑوں پر لوہے کے ٹکڑے گرم کر کے داغ دیا جاتا تھا یہ داغ اس کی عمدگی کی علامت تھا۔ العراب عربی النسل، خالص عربی۔

يَهُزُّ الْجَيْشُ حَوْلَكَ جَانِبَيْهِ
كَمَا نَفَضَتْ جَنَاحَيْهَا الْعُقَابُ

ترجمہ: تیرے گرد دونوں طرف لشکر اس طرح جھوم رہا تھا جیسے عقاب اپنے بازوؤں کو پھڑپھڑا رہا ہے۔

یعنی تو درمیان میں کھڑا تھا، تیرے دائیں اور بائیں فوجوں کی صفیں سیدھی

لگی ہوئی تھیں اور پورا لشکر جوش شجاعت میں جھوم رہا تھا اور اس طرح حرکت کر رہا تھا جیسے معلوم ہوتا تھا کہ عقاب اڑنے کے لئے پر تول رہا ہے اور اپنے بازوؤں کو پھڑ پھڑا رہا ہے اور اڑنا ہی چاہتا ہے۔

لغات: یہز الہز (ض) ہلانا، حرکت کرنا، جنبش دینا۔ الجیش لشکر (ج) جیوش۔ نفضت النفض (ض) پر پھڑپھڑانا۔ جناح بازو (ج) اجنحۃ۔ عقاب ایک مشہور شکاری چڑیا (ج) عِقْبَانٌ أَعْقُبٌ (جج) عقابین۔ جانب سمت، طرف (ج) جوانب۔

وَتَسْأَلُ عَنْهُمُ الْفَلَوَاتِ حَتّٰى
آجَابَكَ بَعْضُهَا وَهُمُ الْجَوَابُ

ترجمہ: اور تو ان کے بارے میں جنگلوں سے پوچھتا پھرتا تھا یہاں تک کہ بعض جنگلوں نے جواب دیا اور وہی لوگ جواب تھے۔

یعنی تو بنو کلاب کو جنگلوں، بیابانوں میں تلاش کرتا رہا یہاں تک کہ ایک جنگل میں ملے، ہر ہر جنگل کی تو نے تلاشی لی اور ہر جگہ جنگل نے زبان حال سے نفی میں جواب دیا آخر بعض جنگلات نے اثبات میں جواب دیا کہ ملزمان یہاں ہیں اور مجرمین کو سامنے کر دیا اور یہی ان کا جواب تھا۔

لغات: تسال السؤال (ف) پوچھنا، سوال کرنا۔ الفلوات (واحد) فلاۃ جنگل، میدان۔ اجاب الاجابۃ جواب دینا۔ الجواب جواب (ج) آجوِبَۃٌ۔

فَقَاتَلَ عَنْ حَرِيْمِهِمْ وَفَرُّوْا
نَدٰى كَفَّيْكَ وَالنَّسَبُ الْقُرَابُ

ترجمہ: وہ بھاگ گئے اور ان کی خواتین کی طرف سے تیرے ہاتھوں کی بخشش اور قریبی رشتہ داری نے جنگ کی۔

یعنی بنو کلاب اپنی عورتوں کو بھی چھوڑ کر بھاگ نکلے ان کی حفاظت اور عزت و آبرو کی بھی پرواہ نہیں کی تو نے ان پر بخشش و انعام کر کے ان کی عزت و آبرو کو محفوظ رکھا چونکہ بنو کلاب قریبی عزیز تھے اس لئے بھی تو نے اپنے فرض کو ادا کیا۔

لغات: حریم اہل وعیال (ج) اَحْرُمٌ حُرُمٌ اَحَارِیْمُ - فرّوا الفرار (ض) بھاگنا۔ ندی مصدر (ض) بخشش کرنا (س) تر ہونا۔ المنسب القراب قریبی رشتہ دار۔

وَحِفْظُكَ فِیْهِمْ سَلَفَیْ مَعَدٍّ
وَاِنَّهُمُ الْعَشَائِرُ وَالصِّحَابُ

ترجمہ: ان میں تیری حفاظت بنی معد کے دونوں گذشتہ قبیلوں کے وقت سے ہے اور اس لئے کہ وہ خاندان کے ہیں اور دوست ہیں۔

یعنی ان خواتین کی حفاظت کی وجہ یہ بھی تھی کہ تو بنی معد کے دونوں قبیلوں مضر اور ربیعہ کی ہمیشہ حفاظت کرتا رہا ہے اس لئے آج بھی وہ حفاظت قائم رہی پھر یہ بات بھی تھی کہ بنو کلاب خاندانی ہیں کیونکہ نزار بن معد کی دو شاخیں ربیعہ اور مضر تھیں سیف الدولہ ربیعہ کی اولاد میں ہیں اور بنو کلاب مضر کی اولاد ہیں۔

لغات: حفظ مصدر (ن) حفاظت کرنا۔ عشائر (واحد) عشیرۃ قبیلہ خاندان۔ صحاب (واحد) صاحب دوست، ساتھی۔

تُكَفْكِفُ عَنْهُمُ صُمَّ الْعَوَالِیْ
وَقَدْ شَرِقَتْ بِظُعْنِهِمُ الشِّعَابُ

ترجمہ: تو ان سے اپنے ٹھوس سخت نیزوں کو روکتا رہا جبکہ بنو کلاب کی زنانی سواریوں سے گھاٹیوں کی حلق میں پھندا لگ گیا تھا۔

یعنی بنو کلاب کے فرار کے بعد جب عورتوں کی سواری وادی میں پہونچیں تو

وادی پُر ہوگئی اور راستہ بند ہوگیا جیسے کسی کی حلق میں یک بیک زیادہ پانی انڈیل دینے سے پھندا پڑ جاتا ہے اور پانی اندر نہیں جاتا جس کو اچھو لگنا کہا جاتا ہے اسی طرح گھاٹیوں میں اندر جانے کی گنجائش نہیں رہ گئی تھی گویا گھاٹیوں کو اچھو لگ گیا تھا۔

لغات: تکفکف الکفکفۃ روکنا۔ صمّ (واحد) اَصَمّ ٹھوس، سخت۔ عوالی (واحد) عالیۃ لنبے نیزے۔ شرقت الشرق (س) اچھو لگنا گلے میں پانی کا پھندا لگ جانا (ض) روشن ہونا۔ ظعن (واحد) ظعینۃ ہودہ، جب تک عورت ہودہ میں رہے۔

وَاُسْقِطَتِ الْاَجِنَّۃُ فِی الْوَلَایَا
وَاُجْہِضَتِ الْحَوَائِلُ وَالسِّقَابُ

ترجمہ: پیٹ کے بچے عرق گیروں میں گرا دیئے گئے نر اور مادہ بچوں والی حاملہ اونٹنیوں کے حمل ساقط ہوگئے۔

یعنی عجلت پریشانی، خوف و دہشت کا عالم یہ تھا کہ سواریوں پر بیٹھے بیٹھے عورتوں کے بچے پیدا ہو گئے بے تحاشا دوڑانے میں اونٹنیوں کے حمل ساقط ہوگئے۔

لغات: اُسْقِطَت الاسقاط گرانا السقوط (ن) گرنا۔ الاجنۃ (واحد) جنین رحم مادر میں بچہ۔ ولایا (واحد) ولیۃ عرق گیر، وہ کپڑا جو گھوڑوں کی پیٹھ پر بچھا کر اس کے اوپر زین کسی جاتی ہے تاکہ پسینہ جذب کرتا رہے۔ اجہضت الاجہاض حمل کا ساقط ہونا، حمل گرانا الجہض (ف) غالب ہونا۔ الحوائل (واحد) حائلۃ مادہ بچہ، اونٹنی کا نوزائیدہ بچہ۔ السقاب (واحد) سقب نر بچہ (ج) سِقَابٌ، سُقُبٌ اَسْقُبٌ سُقْبَانٌ۔

وَعَمْرٌو فِیْ مَیَامِنِہِمْ عُمُوْرٌ
وَکَعْبٌ فِیْ مَیَاسِرِہِمْ کِعَابٌ

ترجمہ: اور قبیلہ عمرو، ان کی داہنی سمت میں بہت سے عمرو تھے اور قبیلہ کعب ان کی بائیں سمت میں بہت سے کعب تھے۔

یعنی بدحواسی کے عالم میں بنو عمرو کا قبیلہ بھاگا تو وہ دس دس پانچ پانچ کی ٹولیوں میں بھاگے تو ہر ٹولی بنو عمرو تھے اس لئے بہت سے قبیلہ عمرو ہو گئے، اسی طرح بنو کعب بائیں سمت بھاگے تو الگ الگ گروہ میں بھاگے اور ہر گروہ بنو کعب ہو گیا فرار کا کچھ ایسا ہی منظر تھا۔

لغات: میامن (واحد) میمنة داہنی سمت کی فوج۔ میاسر (واحد) میسرة بائیں سمت کی فوج۔

وَقَدْ خَذَلَتْ اَبُوْ بَكْرٍ بَنِيْهَا
وَخَاذَلَهَا قُرَيْظٌ وَالضَّبَابُ

ترجمہ: قبیلہ ابو بکر نے اپنی اولاد کو چھوڑ دیا اور ابو بکر کو قریظ اور ضباب نے چھوڑ دیا۔

یعنی پریشانی کی یہ کیفیت تھی کہ قبیلہ ابو بکر کو اپنے آدمیوں کی کوئی فکر نہیں قریظ اور ضباب نے ابو بکر قبیلہ کو چھوڑ دیا جبکہ دونوں ابو بکر کے حلیف تھے۔

لغات: خذلت الخذل (ن ض) مدد چھوڑ دینا۔ خاذل المخاذلة ایک دوسرے کی مدد چھوڑ دینا۔ قریظ، ضباب قبائل کے نام۔

اِذَا مَا سِرْتَ فِيْ اٰثَارِ قَوْمٍ
تَخَاذَلَتِ الْجَمَاجِمُ وَالرِّقَابُ

ترجمہ: جب تو کسی قوم کے تعاقب میں چلتا ہے تو گردنیں اور کھوپڑیاں ایک دوسرے کو چھوڑ دیتی ہیں۔

یعنی دشمنوں کی بھگدڑ میں قبیلوں نے قبیلوں کو چھوڑ دیا یہ تو ایک معمولی بات

تھی جب تو کسی قوم کا تعاقب کرتا ہے تو دہشت کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ گردن سر سے الگ ہو جاتی ہے اور سر گردن سے جدا ہو جاتا ہے یہ بھی ایک دوسرے کا ساتھ نہیں دیتے۔

لغات : سرت : السیر (ض) چلنا۔ آثار (واحد) اثر : نشان قدم۔ قوم (ج) اقوام۔ تخاذلت : التخاذل، ایک دوسرے کی مدد چھوڑنا۔ جماجم (واحد) جمجمۃ : کھوپڑی۔ رقاب (واحد) رقبۃ : گردن۔

فَعُدْنَ کَمَا اُخِذْنَ مُکَرَّمَاتٍ
عَلَیْہِنَّ الْقَلَائِدُ وَ الْمَلَابُ

ترجمہ : جیسی گرفتار ہوئی تھیں ویسی ہی باعزت واپس ہوئیں ہار اور خوشبو ان پر موجود تھا۔

یعنی بنو کلاب کی عورتیں جس عزت و احترام کی مستحق تھیں گرفتاری میں اس کو ملحوظ رکھا گیا عزت و احترام سے گرفتار ہوئیں اور عزت و احترام سے واپس بھی کردی گئیں ان کی آرائش و زیبائش تک میں کوئی فرق نہیں آیا گردنوں میں ہار اور کپڑوں میں خوشبو کی بھڑک اب بھی موجود تھی۔

لغات : عدن : العود (ن) لوٹنا۔ اخذن : الاخذ (ن) پکڑنا۔ القلائد (واحد) قلادۃ : ہار، پٹہ جو جانوروں کے گلے میں ڈالا جاتا ہے۔ الملاب : خوشبو۔

یُثِبْنَکَ بِالَّذِیْ اَوْلَیْتَ شُکْرًا
وَ اَیْنَ مِنَ الَّذِیْ تُوْلِیْ الثَّوَابُ

ترجمہ : تو نے جو احسان کیا ہے اس کا بدلہ شکر سے دیتی ہیں اور تو جو احسان کر دیتا ہے اس کا بدلہ کہاں ہو سکتا ہے۔

یعنی عزت و احترام کے ساتھ واپسی کا ان پر تو نے جو احسان کیا ہے یہ ایک

بڑا احسان تھا ورنہ جنگ میں گرفتار کئے جانے والے تو لونڈی غلام بنائے جاتے ہیں ان کے ساتھ مجرم قیدیوں کا سلوک کیا جاتا ہے لیکن اس کے برعکس تو نے ان کو با عزت رکھا بھی اور واپس بھی کیا اس احسان کے جواب میں تیرا شکریہ ادا کرتی ہیں ان کا یہ فرض تھا لیکن سچ بات ہے کہ تیرے احسانات کا کوئی بدل نہیں ہو سکتا۔

لغات: یُثِبْنَ: الاثابۃ: بدلہ دینا۔ اولیت: الایلاء، احسان کرنا۔ شکرا: مصدر (ن) شکریہ ادا کرنا۔ الثواب: بدلہ۔

وَلَيْسَ مَصِيْرُهُنَّ اِلَيْكَ شَيْنًا
وَلَا فِيْ صَوْنِهِنَّ لَدَيْكَ عَابُ

ترجمہ: تیری طرف ان کے جانے میں نہ کوئی بے عزتی تھی اور نہ تیرے پاس ان کی عفت مآبی میں کوئی عیب تھا۔

یعنی گرفتاری یقیناً رسوائی اور عیب ہے لیکن تیری گرفتاری سے نہ تو ان کی عزت و مقام پر حرف آیا اور نہ ان کی پاک دامنی اور عصمت و عفت پر کوئی داغ لگ سکا۔

لغات: مصیر: مصدر (ض) جانا۔ شینا: مصدر (ض) عیب لگانا۔ صون: مصدر الصیانۃ (ن) محفوظ ہونا، پاکدامن ہونا۔ عاب: العیب (ض) عیب لگانا۔

وَلَا فِيْ فَقْدِهِنَّ بَنِيْ كِلَابٍ
اِذَا اَبْصَرْنَ غُرَّتَكَ اغْتِرَابُ

ترجمہ: اور بنی کلاب سے ان کے کھو جانے میں جب تیرے روشن چہرے کو دیکھ لیتی تھیں تو پردیسی پن بھی نہ تھا۔

یعنی بنی کلاب سے چھوٹ کر اجنبیوں اور غیروں کے پاس وہ آئیں دوسرے

لوگ اور دوسرا شہر وہ اپنوں کے بجائے عزیزوں میں آئیں ان کے باوجود تیرا روشن چہرہ دیکھ لینے کے بعد ان پر مسافرت اور پردیسی پن کا کوئی اثر نہیں تھا انھوں نے ایسا محسوس کیا کہ وہ اپنے گھروں میں آگئے ہیں عزیزوں میں نہیں ۔

لغات : فقد : الفقدان (ض) گم ہونا، کھو جانا۔ ابصرن : الابصار : دیکھنا۔ غرّہ : روشن چہرہ۔ اغتراب : پردیسی ہونا، الغربۃ (ن) پردیسی ہونا۔

وَكَيْفَ يَتِمُّ بَأْسُكَ فِي أُنَاسٍ
تُصِيبُهُمْ فَيُؤْلِمُكَ الْمُصَابُ

ترجمہ : تیرا رعب و دبدبہ لوگوں میں کیسے پورا ہو گا تو ان کو سزا دیتا ہے تو سزا یافتہ تجھے تکلیف پہونچاتا ہے ۔

یعنی دوسروں پر تیرا رعب داب قائم رکھنے کے لئے تھوڑی بے مروتی بھی ضروری ہے ورنہ لوگ شوخ اور گستاخ ہو جائیں گے اور تیری مروت کا عالم یہ ہے کہ تو مجرموں کو سزا دیتا ہے اور وہ جب درد سے کراہتا ہے تو اس کی مصیبت دیکھ کر خود تیرا دل مچلنے لگتا ہے اور اس کی مصیبت سے تجھے مصیبت ہونے لگتی ہے اور اس کی امداد شروع کر دیتا ہے اس طرح سزا کا مقصد بن جاتا ہے ۔

لغات : یتم : التمام (ض) پورا ہونا، الاتمام، پورا کرنا۔ بأس : رعب، داب، البؤس (لف) بہادر ہونا۔ اناس (واحد) انسی : لوگ۔ تصیب : الاصابۃ : مصیبت دینا۔ یولم : الایلام : تکلیف دینا، الالم (س) تکلیف میں ہونا۔

تَرَفَّقْ أَيُّهَا الْمَوْلَى عَلَيْهِمْ
فَإِنَّ الرِّفْقَ بِالْجَانِي عِتَابُ

ترجمہ : آقا ان پر مہربانی کر، اس لئے کہ مہربانی مجرم کی سزا ہے ۔

یعنی اگر کسی غیرت مند آدمی سے اتفاقاً غلطی سرزد ہو گئی تو اس کو معاف کر دینا سزا سے کم نہیں ہے کیونکہ ایک معزز شخص کا مجرم کی طرح پیش ہونا خود ایک سزا ہے کسی شریف اور معزز آدمی کے قصور کو معاف کر دینے سے سزا کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے ایک بار کی ذلت و رسوائی اس کو ہمیشہ کے لئے جرم سے دور کر دے گی۔

لغات: ترفق: الترفق مہربانی کرنا، الرفق (ن س ك) مہربانی کا برتاؤ کرنا۔ الجانی: الجنایۃ (ض) گناہ کرنا، جرم کرنا، المجنی (ض) پھل چننا۔ عتاب: سزا، العتاب المعاتبۃ سزا دینا، العتب (ن ض) سرزنش کرنا، غصہ ہونا۔

وَاِنَّهُمْ عَبِيْدُكَ حَيْثُ كَانُوْا
اِذَا تَدْعُوْ لِحَادِثَةٍ اَجَابُوْا

ترجمہ: وہ جہاں بھی رہیں گے تیرے غلام بن کر رہیں گے اور جب بھی کسی حادثے کے وقت ان کو آواز دو گے تو وہ جواب دیں گے۔

یعنی ان کے جرم کو معاف کرنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے تیری غلامی کو قبول کر لیا ہے وہ جہاں بھی ہوں تیری غلامی سے الگ نہیں ہوں گے اور جب بھی تم کسی فوجی ضرورت کے لئے ان کو بلاؤ گے وہ تمہاری آواز پر لبیک کہتے ہوئے حاضر ہو جائیں گے۔

لغات: تدعو: الدعوۃ (ن) آواز دینا، بلانا، دعوت دینا۔ حادثۃ (ج) حوادث۔ اجابوا: الاجابۃ: جواب دینا، قبول کرنا۔

وَعَيْنُ الْمُخْطِئِيْنَ هُمْ وَلَيْسُوْ
بِاَوَّلِ مَعْشَرٍ خَطِئُوْا وَتَابُوْا

ترجمہ: اور اگر وہ سچ مچ خطا کار ہیں تو یہ پہلی جماعت نہیں ہے کہ جس نے

غلطی کی ہے اور توبہ کی ہے۔

یعنی مان لیا کہ وہ مجرم ہی ہیں اس کے باوجود وہ معافی کے مستحق اس لئے ہیں کہ ان سے پہلے اسی طرح کے مجرموں کو ان کے شدید جرموں کے باوجود ندامت وشرمساری کے بعد معاف کیا جاچکا ہے جب ایسا ہوتا رہا ہے تو ان کو بھی معاف کرکے یہ روایت باقی رکھی جائے یہ کوئی نئی مثال نہیں ہوگی۔

لغات: المخطئین: الاخطاء: خطا کرنا، الخطأ (س ف) خطا کرنا۔ معشر: جماعت گروہ (ج) معاشر۔ تابو: التوبۃ (ن) توبہ کرنا، رجوع کرنا۔

وَاَنْتَ حَیٰوتُہُمْ غَضِبَتْ عَلَیْہِمْ
وَھَجْرُحَیٰوتِہِمْ لَہُمْ عِقَابٌ

ترجمہ: اور تو ان کی زندگی ہے جو ان سے خفا ہوگئی ہے اور اپنی زندگی کو چھوڑ دینا ان کی سزا ہے۔

یعنی بنو کلاب کا قبیلہ ایک جسم ہے اور تو ان کی روح اور زندگی ہے اور تو ان سے برہم اور خفا ہے اور جس آدمی کی زندگی اس سے برہم ہو جائے تو اس سے بڑی سزا اور کون ہوسکتی ہے؟ سب سے بڑی سزا اگر کسی کو دی جاسکتی ہے تو اس کی زندگی کو چھین لینا ہے، پھانسی یا قتل زندگی کے چھین لینے ہی کا تو نام ہے یعنی اس کی زندگی اس کو چھوڑ کر چلی گئی اور تو ان کو چھوڑے ہوئے ہے تو ان کو سب سے بڑی سزا مل رہی ہے۔

لغات: حیوٰۃ: زندگی مصدر (س) جینا۔ غَضِبَتْ: الغضب (س) غصہ ہونا، خفا ہونا۔ ھجر: مصدر (ن) چھوڑنا۔ عقاب: العقاب المعاقبۃ سزا دینا۔

وَمَا جَهِلَتْ أَيَادِيْكَ الْبَوَادِيْ
وَلٰكِنْ رُبَّمَا خَفِيَ الصَّوَابْ

ترجمہ: میدانی علاقوں کے یہ رہنے والے تیرے احسانات سے ناواقف نہیں ہیں لیکن بسا اوقات صحیح بات چھپ جاتی ہے۔

یعنی دور افتادہ گاؤں اور دیہاتوں میں یہ رہنے والے لوگ تیرے احسانات سے واقف ہیں لیکن بعض مرتبہ لوگوں سے حقیقت حال چھپ جاتی ہے اور وقتی طور پر اس کو بھول جاتے ہیں اور غلطی کر جاتے ہیں اور جب پھر تیرے احسانات کو یاد کریں گے تو ان کو ندامت ہوگی اور پھر غلطی نہیں کریں گے۔

لغات: جہلت: الجہل (س) ناواقف ہونا، جاہل ہونا۔ ایادی: احسانات۔ البوادی (واحد) بادیۃ: جنگل، دیہاتی۔ خفی: الخفاء (س) پوشیدہ رہنا۔ الصواب: درست، حق۔

وَكَمْ ذَنْبٍ مُوَلِّدُهُ دَلَالٌ
وَكَمْ بُعْدٍ مُوَلِّدُهُ اقْتِرَابْ

ترجمہ: بہت سے گناہوں کو جنم دینے والا ناز ہوتا ہے اور بہت سی دوریاں کہ ان کو پیدا کرنے والی قربت ہوتی ہے۔

یعنی بہت سی غلطیاں بری نیت سے نہیں کی جاتی ہیں بلکہ غایت بے تکلفی اور محبت میں کی جاتی ہیں اور وہ قابل مواخذہ نہیں ہوتی ہیں اسی طرح دوستوں اور مخلص احباب یا دو محبت کرنے والوں میں جو کھینچاؤ اور دوری ہو جاتی ہے وہ دونوں میں انتہائی قربت ہی کے نتیجہ میں ہوتی ہے غایت محبت میں معمولی معمولی بھول پر اظہار ناخوشی، روٹھنا روزمرہ کا مشاہدہ ہے اس کا مقصد نہ غلطی کرنا ہے اور نہ دور ہونا ہے۔

لغات: ذنب: گناہ، غلطی، قصور (ج) ذنوب۔ مولّد: التولید: پیدا کرنا۔ الولادۃ (ض) جننا۔ دلال: ناز مصدر (ن) ناز نخرہ کرنا، الدلالۃ (ن) رہنمائی کرنا، دلیل دینا، دلالت کرنا۔ اقتراب: قریب ہونا، القربۃ (ک) قریب ہونا۔

وَجُرْمٍ جَرَّہٗ سُفَهَاءُ قَوْمٍ
فَحَلَّ بِغَيْرِ جَارِمِهِ الْعَذَابُ

ترجمہ: بہت سے جرم قوم کے احمق لوگوں نے کئے اور بے قصور لوگوں پر عذاب آیا۔

یعنی ایسا ہوتا ہے کہ کسی آبادی کے چند غلط کار لوگوں نے کوئی جرم کیا اور اس جرم کا خمیازہ بے قصور آبادی کو بھگتنا پڑا ہے اسی طرح کا یہ واقعہ بھی ہے جرم چند افراد ہی کا ہے لیکن سزا سب کو مل رہی ہے۔

لغات: جرم: غلطی، قصور، گناہ، الجریمۃ (ض) جرم کرنا، گناہ کرنا۔ جرّ: الجر (ن) کھینچنا۔ سفہاء (واحد) سفیہٌ: بے وقوف، بے عقل، السفاھۃ (ک) بے وقوف ہونا (س) جاہل ہونا، بد اخلاق ہونا۔ قوم (ج) اقوام۔ حلّ: نازل ہوا، الحل (ن ض) اترنا، نازل ہونا۔ جارم: (اسم فاعل) الجریمۃ (ض) جرم کرنا۔

فَإِنْ هَابُوا بِجُرْمِهِمْ عَلِيًّا
فَقَدْ يَرْجُو عَلِيًّا مَنْ يَّهَابُ

ترجمہ: پس اگر وہ اپنے جرموں کی وجہ سے علی سے ڈرے ہوئے ہیں تو جو علی سے ڈرتا ہے اس سے امید بھی رکھتا ہے۔

یعنی اگر سیف الدولہ کا خوف ان پر چھا گیا ہے کیونکہ ان سے غلطی سرزد ہو چکی

ہے تو جو شخص سیف الدولہ سے جرم کی سزا پانے کو سوچ کر ڈرتا ہے تو وہ اس سے بڑی امید رکھتا بھی ہے اور کسی امیدوار کی امید کو توڑنا مناسب نہیں ہوتا ہے۔

لغات: ھابوا: الھیبۃ (س) ڈرنا۔ یرجو: الرجاء (ن) امید کرنا۔

وَاِنْ یَكُ سَیْفَ دَوْلَةِ غَیْرِ قَیْسٍ
فَمِنْهُ جُلُوْدُ قَیْسٍ وَالثِّیَابُ

ترجمہ: اگرچہ سیف الدولہ بنو قیس سے نہیں ہے پھر بھی قیس کی کھالیں اور لباس اسی کی وجہ سے ہیں۔

یعنی سیف الدولہ بنو قیس کے بجائے دوسری شاخ سے ہے لیکن بنو قیس پر ہمیشہ اس کی نگاہِ کرم رہتی ہے ان کی خوراک اور پوشاک سب کچھ سیف الدولہ ہی کے صدقے میں ہے۔

لغات: جلود (واحد) جلد: کھال، چمڑا۔ الثیاب (واحد) ثوب: کپڑا۔

وَتَحْتَ رَبَابِهٖ نَبَتُوْا وَاَثُّوْا
وَفِیْ اَیَّامِهٖ كَثُرُوْا وَطَابُوْا

ترجمہ: اسی کے ابرِ باراں کے نیچے وہ اُگے اور گنجان ہوئے اسی کے زمانہ میں وہ بڑھے اور خوش حال ہوئے۔

یعنی جس طرح زمین کے پودے بارش کے ممنونِ کرم ہوتے ہیں اسی طرح سیف الدولہ کے ابرِ کرم کے سایہ میں ان کی نشوونما ہوئی، پلے، بڑھے اور خوشحالی کی زندگی گزار رہے ہیں۔

لغات: رباب: بارش والا بادل۔ نبتوا: النبت (ن) اُگنا، جمنا۔ اثوا: الاثاثۃ الاثوث (ن ض س) درختوں کا گنجان ہونا، گھنا ہونا۔ کثروا: الکثرۃ (ک) زیادہ ہونا۔ طابوا: الطیب (ض) اچھا اور عمدہ ہونا۔

وَتَحْتَ لِوَائِهٖ ضَرَبُوْا الْاَعَادِيْ
وَذَلَّ لَهُمْ مِنَ الْعَرَبِ الصِّعَابُ

ترجمہ: اور اس کے جھنڈے کے نیچے انہوں نے دشمنوں سے جنگ کی اور عربوں میں سخت ترین لوگ ان کے فرماں بردار ہو گئے۔

یعنی وہ پہلے سیف الدولہ کی ماتحتی میں فوجی خدمت انجام دیتے تھے اسی کے جھنڈے کے نیچے دشمنوں سے لڑتے تھے یہاں تک کہ سخت مزاج عربوں کو بھی اطاعت پر مجبور کر دیا۔

لغات: لواء: بڑا جھنڈا (ج) اَلْوِيَةٌ۔ اَعَادِيْ (جج) اعداء۔ ذلّ: الذل (ن) فرماں بردار ہونا۔ صِعَابٌ (واحد) صَعْبٌ: سخت، الصعوبة (ك) سخت ہونا۔

وَلَوْ غَيْرُ الْاَمِيْرِ غَزَا كِلَابًا
ثَنَاهُ عَنْ شُمُوْسِهِمْ ضَبَابُ

ترجمہ: اگر امیر کے علاوہ کوئی دوسرا بنو کلاب سے جنگ کرتا تو اس کو بنو کلاب کے معمولی لوگ اپنے سربرآوردہ لوگوں سے ہٹا دیتے۔

یعنی یہ تو سیف الدولہ جیسا بہادر تھا جس نے بنو کلاب پر فتح حاصل کر لی ورنہ کوئی دوسرا ان پر حملہ آور ہوتا تو ان کے بڑے لوگوں کو سامنے آنے کی ضرورت بھی نہیں پڑتی اور معمولی لوگ ان کو شکست دے کر الٹے پاؤں لوٹنے پر مجبور کر دیتے جس طرح کہرا جب چھا جاتا ہے تو سورج نظر نہیں آتا اسی طرح بنو کلاب کے ممتاز اور سربرآوردہ بہادر آفتاب کی حیثیت رکھتے ہیں اور عوام کی حیثیت کہرے کی ہے یعنی دشمن بنو کلاب کے ممتاز لوگوں کی صورت بھی نہیں دیکھ پاتے اور معمولی لوگ شکست دے دیتے۔

لغات: امیر: حاکم (ج) اُمَرَاء - غزا: الغزاء، الغزوۃ (ن) جنگ کرنا۔ ثنا: الثَّنْیُ: موڑنا، پھیر دینا۔ الاثناء: موڑنا - شموس (واحد) شمس سورج - ضباب: کہرا، معمولی لوگ۔

وَلَاقٍ دُوْنَ ثَائِیْہِمْ طِعَانًا
یُلَاقِیْ عِنْدَہُ الذِّئْبَ الْغُرَابُ

ترجمہ: اور وہ اپنے جانوروں کے باڑے کے پاس نیزہ بازی کرتے ہوئے ملتے جہاں کوا بھیڑیئے سے ملتا رہتا ہے۔

یعنی ان کی آبادی پر دشمنوں کو حملہ کرنے کی نوبت بھی نہیں آتی وہ آبادی کے باہر اپنے جانوروں کے باڑے کے پاس دشمنوں کو اپنے نیزوں کی نوک پر رکھ لیتے ان باڑوں کے پاس انہوں نے دشمنوں کی لاشیں بہت مار بچھائی ہیں جسے بھیڑیئے کھانے کے لئے آتے رہتے ہیں اور کوا بھی بھیڑیئے کی پروا کئے بغیر اس دستر خوان پر شریک رہتا ہے کیونکہ لاشیں اتنی زیادہ ہوتی ہیں کہ کوے کو بھیڑیئے کے قریب جانے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی اس لئے دونوں ایک ساتھ ہی لاشوں کو نوچتے اور کھاتے ہیں۔

لغات: لاقٍ: الملاۃ: ملنا - ثائی: جانوروں کا باڑہ - طعان: المطاعنۃ: نیزہ بازی کرنا، الطعن (ف) نیزہ مارنا - الذئب: بھیڑیا (ج) ذئاب - الغراب کوا (ج) اَغْرِبَۃٌ غِرْبَان غُرُبٌ اَغْرُبٌ غرابین۔

وَخَیْلًا تَغْتَذِیْ رِیْحَ الْمَوَامِیْ
وَیَکْفِیْہَا مِنَ الْمَاءِ السَّرَابُ

ترجمہ: اور ایسے گھوڑے کے ساتھ جو میدانوں کی ہوا کھاتے ہیں ان کو پانی کے بجائے سراب کافی ہوتا ہے۔

یعنی بنو کلاب اپنے جفاکش گھوڑوں پر سوار تیار ملتے ہیں جو میدان کی ہوا کھاتے ہیں اور پانی نہ ملے تو سراب دیکھ کر پیاس بجھا لیتے ہیں۔

لغات: خیل: گھوڑا (ج) خیول - تغتذی: الاغتذاء: غذا حاصل کرنا، الغذو (ن) خوراک دینا - ریح: ہوا (ج) ریاح - موامی (واحد) موماۃ میدان - یکفی: الکفایۃ (ض) کافی ہونا - السراب: ریتیلا میدان جو دور سے پانی معلوم ہوتا ہے۔

وَلٰكِنْ رَبُّهُمْ اَسْرٰى اِلَيْهِمْ
فَمَا نَفَعَ الْوُقُوْفُ وَلَا الذَّهَابُ

ترجمہ: لیکن ان کا آقا رات میں ان کی طرف لے گیا اس لئے قیام نے فائدہ دیا نہ فرار نے۔

یعنی بنو کلاب کی بہادری اپنی جگہ ہے لیکن اب کی بار تو ان سے بڑا بہادر گھوڑوں کو لے کر ان پر حملہ آور تھا اس کے لئے نہ رک کر لڑنے میں فائدہ تھا نہ فرار کا کوئی نتیجہ تھا۔

لغات: اسری: الاسراء: رات میں لے جانا - النفع (ف) فائدہ دینا - وقوف مصدر (ض) ٹھہرنا - ذہاب: مصدر (ف) جانا۔

وَلَا لَيْلٌ اَجَنَّ وَلَا نَهَارٌ
وَلَا خَيْلٌ حَمَلْنَ وَلَا رِكَابُ

ترجمہ: اور نہ راتوں نے چھپایا اور نہ دن نے، نہ گھوڑے لے جا سکے نہ اونٹ۔
یعنی حملہ کے بعد نہ دن کی روشنی میں کہیں بھاگ سکے اور نہ رات کی تاریکی میں نہ ان کو گھوڑے لے کر فرار ہو سکے نہ اونٹ

لغات: اجنّ: الاجنان: چھپانا، الجن (ن) چھپانا - خیل: گھوڑا،

(ج) خیول - رکاب: سواری کے اونٹ۔

رَمَیْتَهُمْ بِبَحْرٍ مِنْ حَدِیْدٍ
لَهُ فِی الْبَرِّ خَلْفَهُمْ عُبَابُ

ترجمہ: تو نے ان کو لوہے کے سمندر میں پھینک دیا اور خشکی میں ان کے پیچھے موج تھی۔

یعنی اسلحہ جنگ کی اتنی کثرت تھی کہ بنو کلاب ہتھیاروں کے اس سمندر میں ڈوب گئے اور ان کے پیچھے خشکی میں موج لہریں لے رہی تھی اگر سمندر سے نکلنے کی کوشش کی تو موج اٹھا کر پھر سمندر میں پھینک دے گی یعنی ایک طرف سیف الدولہ کی فوج سمندر کی موج کی طرح موجود تھی دوسری طرف وہ لوہے کے سمندر میں غرق تھے اس لئے نجات کی کوئی صورت نہیں تھی۔

لغات: بحر: سمندر (ج) بِحَار بُحُورٌ اَبْحُرٌ- عبابٌ: موج العب (ن) موج کا زیادہ ہونا۔

فَمَسَّاهُمْ وَبُسْطُهُمْ حَرِیْرٌ
وَصَبَّحَهُمْ وَبُسْطُهُمْ تُرَابُ

ترجمہ: پھر ان کو شام کرنے دیا اس حال میں کہ ان کے بستر ریشمی تھے اور ان کی صبح اس حال میں کرائی کہ ان کا بستر مٹی تھا۔

یعنی جب وہ شام کو مورچہ میں آئے تو رات میں اپنے ریشمی بستروں پر سوئے اور صبح کو جب تم نے حملہ کر کے میدان جنگ میں ان کی لاشیں بچھا دیں تو ان کا بستر اب مٹی کے سوا اور کیا تھا۔

لغات: مسّا: التمسیۃ: شام کرانا۔ بُسْطٌ (واحد) بَسِیْطٌ: بچھونا البسط (ن) بچھانا۔ صبّح: التصبیح: صبح کرانا۔

وَمَنْ فِيْ كَفِّهٖ مِنْهُمْ قَنَاةٌ
كَمَنْ فِيْ كَفِّهٖ مِنْهُمْ خِضَابُ

ترجمہ: اور ان میں سے جن کے ہاتھوں میں نیزے تھے اس شخص کی طرح تھے جس کے ہاتھ میں مہندی لگی ہوئی ہو۔

یعنی جن فوجیوں کے ہاتھوں میں نیزے بھی تھے تو ان کو ان سے وار کرنے کی ہمت نہیں تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہاتھ میں مہندی لگائے کھڑے ہیں اور کوئی کام نہیں کر سکتے ہیں۔

لغات: قناۃ: نیزہ (ج) قِنا قُنِّی قِنِّی۔ خضاب: مہندی، الخضاب (ض) رنگنا۔

بَنُوْ قَتْلٰى اَبِيْكَ بِاَرْضِ نَجْدٍ
وَمَنْ اَبْقٰى وَاَبْقَتْهُ الْحِرَابُ

ترجمہ: یہ سرزمین نجد میں تیرے باپ کے مقتولوں کی اولاد ہیں جن کو اس نے اور نیزوں نے باقی رکھ دیا ہے۔

یعنی یہ انہیں لوگوں کی اولاد ہیں جن پر تمہارے باپ نے حملہ کر کے شکست دے دی تھی اور لڑائی میں مارے گئے تھے اور بچے ہونے کی وجہ سے قتل سے محفوظ رہ گئے تھے یہ انہیں مقتولین کی اولاد ہیں۔

لغات: ابقی: الابقاء: باقی رکھنا، البقاء (س) باقی رہنا۔ الحراب: چھوٹے نیزے (واحد) حَرْبَةٌ۔

عَفَا عَنْهُمْ وَأَعْتَقَهُمْ صِغَارًا
وَفِيْ اَعْنَاقِ اَكْثَرِهِمْ سِخَابُ

ترجمہ: ان کو معاف کر دیا اور بچپن ہی میں آزاد کر دیا اس حال میں کہ ان

کے اکثر کی گردنوں میں لونگ کے ہار تھے۔

یعنی دودھ پیتے بچوں کے گلے میں نظر گذر کے لئے تعویذ، گنڈے، بعض چیزوں کے ہار ڈال دیئے جاتے ہیں اسی طرح کے ہار ان بچوں کے گلے میں موجود تھے یعنی شیر خوارگی کی عمر میں تھے ان کو معاف کر دیا گیا تھا اور غلام نہیں بنایا گیا بلکہ اسی وقت ان کو آزاد کیا گیا تھا۔

لغات: عفا: العفو (ن) معاف کرنا۔ اعتق: الاعتاق: آزاد کرنا۔ صغارًا (واحد) صغیر: چھوٹا، بچہ، کمسن، الصغر الك (ك) چھوٹا ہونا۔ اعناق (واحد) عُنُقٌ: گردن۔ سخاب: لونگ کا ہار جو بچے کے گلے میں ڈال دیا جاتا ہے۔

وَكُلُّكُمْ اَتٰى مَـا اَتٰى اَبِيـهِ
فَكُلُّ فَعَالِ كُلِّكُمْ عُجَابُ

ترجمہ: تم میں کا ہر شخص وہی کرتا ہے جو اس کے باپ نے کیا ہے تم تمام ہی لوگوں کے کام حیرتناک ہیں۔

یعنی تمہارے خاندان میں خاندانی روایات باقی ہیں اور ہر لڑکا اپنے باپ کے نقش قدم پر چل رہا ہے اتفاق سے حالات بھی ایسے ہی پیش آجاتے ہیں جو ان کے آباء واجداد کو پیش آئے اور طرز عمل بھی ہر ایک کا اسی کے مطابق ہوتا ہے جو پہلوں کا تھا یہ اتفاقات موجب حیرت ہیں۔

لغات: اتی: الاتیان: آنا، لانا۔ اب: باپ (ج) اباء۔

كَـذَا فَلْيَسْرِ مَنْ طَلَبَ الْاَعَادِيْ
وَمِثْلَ سُرَاكَ فَلْيَكُنِ الطِّلَابُ

ترجمہ: جسے دشمن کو تلاش کرنا پڑے اس کو اسی طرح چلنا چاہیئے تیرے

رات کے چلنے کی طرح تلاش ہونی چاہیئے۔

یعنی بنو کلاب پر جس طرح تو نے شب خوں مار کر کامیابی حاصل کی ہے اسی طرح کی تدبیر ہر فاتح کو اختیار کر کے کامیابی مل سکتی ہے۔

لغات: فلیسر: السری (ض) رات میں چلنا۔

وقال یرثی اخت سیف الدولة وقد توفیت بمیا فارقین سنہ ۳۵۲ھ

یَا اُخْتَ خَیْرِ اَخٍ یَا بِنْتَ خَیْرِ اَبٍ
کِنَایَۃً بِھِمَا عَنْ اَشْرَفِ النَّسَبِ

ترجمہ: اے بہترین بھائی کی بہن! اے بہترین باپ کی بیٹی! ان دونوں باتوں سے شریف النسب ہونے کا کنایہ ہے۔

یعنی تیرے بھائی اور باپ کا نام لے لینا خود بتا دیتا ہے کہ تو کس شریف اور معزز خاندان کی فرد ہے۔

لغات: اخت: بہن (ج) اخوات۔ اخ: بھائی (ج) اخوان۔ بنت: لڑکی (ج) بنات۔ ابٌ: باپ (ج) اباء۔

اُجِلُّ قَدْرَكِ اَنْ تُسْمٰی مُؤَبَّنَۃً
وَمَنْ کَنَاكِ فَقَدْ سَمَّاكِ لِلْعَرَبِ

ترجمہ: میں تیرا مرتبہ اس سے بلند سمجھتا ہوں کہ اوصاف بیان کرتے ہوئے تیرا نام لیا جائے جس نے کنایہ سے بھی تیری بات کی تو اس نے عرب والوں کے سامنے تیرا نام لے لیا۔

یعنی میت کے اوصاف بیان کرتے ہوئے اس کا نام لیا جاتا ہے تاکہ معلوم

ہو کہ کس کے اوصاف بیان ہو رہے ہیں لیکن تیرا مرتبہ اس سے کہیں زیادہ بلند ہے اس لئے کہ تیری ذات کے متعلق اشارہ اور کنایہ سے بھی گفتگو کی جائے تو تیری عظمت و شہرت کی وجہ سے ہر عرب جان جاتا ہے کہ کس کے بارے میں گفتگو ہو رہی ہے اس لئے نام لینے کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔

لغات: اجل : الاجلال : عزت کرنا، احترام کرنا، الجلال الجلالۃ (ض) معزز ہونا، بلند مرتبہ ہونا۔ مؤبنۃ : التابین : مردے کے اوصاف و محاسن شمار کرنا، الابن (ن ض) عیب لگانا، تہمت رکھنا۔ کنا : الکنایۃ (ض) اشارہ سے بات کرنا، کنیت رکھنا۔ سمی : التسمیۃ : نام رکھنا۔

لَا یَمْلِكُ الطَّرِبُ الْمَحْزُوْنُ مَنْطِقَهٗ
وَدَمْعَهٗ وَهُمَا فِی قَبْضَةِ الطَّرَبِ

ترجمہ : غمگین بے چین شخص اپنی گویائی اور آنسو پر اختیار نہیں رکھتا ہے اور یہ دونوں بیچینی کے قبضہ میں ہیں۔

یعنی جو شخص غمگین اور بے چین ہوتا ہے شدت غم سے نہ زبان سے بات نکلتی ہے نہ وہ اپنے آنسو روک سکتا ہے ان دونوں چیزوں پر اضطراب اور بے چینی کا قبضہ و اختیار رہے جب تک اضطراب اور بے چینی موجود ہے نہ بات پر قدرت ہوگی اور نہ آنسو رک سکتے ہیں۔

لغات : یملك : الملك (ض) مالک ہونا۔ الطرب : بے چینی، الطرب (س) خوشی یا غم سے جھومنا۔ المحزون : غمگین، الحزن (س) غمگین ہونا۔ منطق : بات، النطق (ض) بولنا۔ دمع : آنسو (ج) دُمُوع ۔ الطرب : مصدر (س) غمگین و بے چین ہونا۔

غَدَرْتَ یَا مَوْتُ کَمْ اَفْنَیْتَ مِنْ عَدَدٍ
بِمَنْ اَصَبْتَ وَکَمْ اَسْکَتَّ مِنْ لَجَبٍ

ترجمہ: اے موت! تو نے دھوکہ دیا اس کے ذریعہ جس کو تو نے مصیبت پہونچا ئی ہے کتنی تعداد میں لوگوں کو فنا کر دیا ہے اور کتنے شور کو تو نے خاموش کر دیا ہے۔

یعنی اے موت! تو ایک شخص کی جان لینے کے لئے آئی تھی لیکن دھوکے سے ان گنت آدمیوں کی جانیں لے لیں کیونکہ جس ذات کو تو نے فنا کیا ہے اس سے ہزاروں جانیں وابستہ تھیں اس کے مر جانے کے بعد وہ سارے افراد بھی گویا مر گئے اس طرح ایک فرد کا نام لے کر بہتوں کی جان لے لی تو نے دھوکہ دیا اور فریب کیا اس کے دروازے پر سوال و طلب کی آوازوں کا جو شور برپا تھا اس شور کو خاموش کر دیا اب وہاں سناٹا ہے گویا تمام سائلین کی تو نے جان لے لی ہے۔

لغات: غَدَرْتَ: الغدر (ض) بیوفائی کرنا، دھوکہ دینا۔ افنیت: الافناء فنا کرنا، الفنا (ض) فنا ہونا۔ اَصَبْتَ: الاصابۃ: مصیبت پہونچانا۔ اسکت الاسکات: خاموش کرنا، السکوت (ن) خاموش رہنا۔ لجب: شور، شغب ہنگامہ، گھوڑوں کی ہنہناہٹ۔

وَکَمْ صَحِبْتَ اَخَاهَا فِیْ مُنَازَلَۃٍ
وَکَمْ سَأَلْتَ فَلَمْ یَبْخَلْ وَلَمْ تَخِبِ

ترجمہ: میدان جنگ میں تو اس کے بھائی کے ساتھ کتنا رہی اور کتنا مانگا؟ نہ تو اس نے بخل سے کام لیا اور نہ تو ناکام ہوئی۔

یعنی اگر تجھے شکار کی تلاش تھی تو اس کے بھائی سیف الدولہ نے تیری اس طلب کو کم کیا پورا ہے؟ میدان جنگ میں تو ہمیشہ اس کے ساتھ رہی جتنا بھی

تو نے سوال کیا جتنی بھی جانیں مانگیں؟ وہ سب تیرے حوالے کر دیں اور نہ تو کبھی میدان جنگ سے ناکام نہیں لوٹی، پھر تو نے اس کی بہن کی جان کیوں لے لی۔

لغات: صحبت: الصحبۃ (س) ساتھ رہنا - منازلۃ: ایک ساتھ اترنا، مراد میدان جنگ - یبخل: البخل (س) بخل کرنا - لم تخب: الخیبۃ (ض) ناکام ہونا۔

طَوَى الْجَزِيرَةَ حَتَّى جَاءَنِي خَبَرٌ
فَزِعْتُ فِيهِ بِآمَالِي إِلَى الْكَذِبِ

ترجمہ: جزیرہ کو طے کر کے میرے پاس خبر پہونچی میں اپنی امیدوں کے پیش نظر جھوٹ کے لئے بے چین ہو گیا۔

یعنی جب اس کے مرنے کی خبر مجھے ملی تو میں سن کر بے چین ہو گیا اور گھبرا گیا کہ میری ان گنت امیدوں کا کیا ہو گا جو اسی کی ذات سے وابستہ تھیں اور میں گھبرا گھبرا کے لوگوں سے پوچھتا تھا اور چاہتا تھا کہ خدا کرے یہ خبر غلط ہو، جھوٹی ہو۔

لغات: طوی: الطیّ (ض) طے کرنا - الجزیرۃ (ج) جزائر - جاء: المجیئۃ (ض) آنا - فزعت: الفزع (س) گھبرانا، بے چین ہونا - آمال (واحد) املٌ: امید، الامل (ن) امید لگانا - الکذب: مصدر (ض) جھوٹ بولنا - خبر (ج) اخبار۔

حَتَّى إِذَا لَمْ يَدَعْ لِي صِدْقُهُ أَمَلًا
شَرِقْتُ بِالدَّمْعِ حَتَّى كَادَ يَشْرَقُ بِي

ترجمہ: اور جب اس کی سچائی نے میرے لئے کوئی امید نہیں چھوڑی تو میری حلق میں آنسوؤں سے پھندا لگ گیا یہاں تک کہ میری وجہ سے اس کی حلق میں پھندا لگنے لگا۔

یعنی میرے لاکھ نہ چاہنے کے باوجود وہ خبر سچی نکلی اور اس کے غلط ہونے کی کوئی امید باقی نہیں رہی تو میری آنکھوں سے آنسوؤں کے سیلاب جاری ہو گئے اور یک بیک اتنے آنسو امڈ آئے کہ میری حلق میں پھندا پڑ گیا اور پھر یہ سیلاب اتنا بڑھا کہ مجھے ہر طرف سے گھیر لیا اور میں اس سیلاب میں تنکے کی طرح بہنے لگا تو آنسوؤں کی حلق میں خود میری وجہ سے پھندا پڑنے لگا اور سانس کی آمد و رفت کا راستہ بند ہو گیا۔

لغات: لم یدع: الودع (ف) چھوڑنا۔ صدق (ن) سچ بولنا۔ شرقت الشرق (س) پانی کا حلق میں اٹک جانا، پھندا پڑنا، اچھو لگنا۔ دمع: آنسو، (ج) دُمُوعٌ۔

تَعَثَّرَتْ مِنْهُ فِي الْاَفْوَاهِ اَلْسُنُهَا
وَالْبُرْدُ فِي الطُّرُقِ وَالْاَقْلَامُ فِي الْكُتُبِ

ترجمہ: اس خبر سے منہ میں زبانیں، راستوں میں قاصد اور خطوط میں قلم لڑکھڑانے لگے۔

یعنی یہ خبر اتنی اندوہناک تھی کہ جو بھی اس خبر کا ذکر کرتا تو اس کی زبان لڑکھڑانے لگتی مارے غم کے زبان سے بات نہ نکلتی قاصد اس خبر کو لے کر چلے تو ان کے قدم ڈگمگاتے رہے خبر کی اطلاع کے لئے جب خط لکھنے والے نے قلم ہاتھ میں لیا تو قلم قابو میں نہیں رہا۔

لغات: تعثرت: التعثر لڑکھڑانا۔ افواہ (واحد) فَمٌ منہ۔ اَلْسُنٌ (واحد) لسان: زبان۔ بُرُدٌ (واحد) برید: قاصد۔ اقلام (واحد) قلم۔ کُتُبٌ (واحد) کتاب: خط۔

كَاَنَّ فَعْلَةَ لَمْ تَمْلَأْ مَوَاكِبُهَا
دِيَارَ بَكْرٍ وَلَمْ تَخْلَعْ وَلَمْ تَهَبْ

ترجمہ: توکیا خولہ کے لشکروں نے دیار بکر کو نہیں بھرا؟ اور اس نے خلعت نہیں دی اس نے عطیے نہیں دیئے؟

یعنی کیا اس کے کارنامے نہیں ہیں کہ اس دیار بکر کو اپنے لشکروں نے بھر دیا اور جو بھی انعام اور خلعتوں کا مستحق تھا ان کو نہیں نوازا؟

لغات: فعلة: خولہ کا وزن عروضی ہے۔ لم تملأ: اَلْمَلْأُ (ف) بھرنا۔ مواکب (واحد) موکب: لشکر۔ لم تخلع: الخلع (ف) خلعت دینا۔ لم تهب: الوهب (ف) دینا۔

وَلَمْ تَرُدَّ حَيٰوةً بَعْدَ تَوْلِيَةٍ
وَلَمْ تُغِثْ دَاعِيًا بِالْوَيْلِ وَالْحَرَبِ

ترجمہ: کیا اس نے پیٹھ پھیر کر جانے والی زندگی کو نہیں لوٹایا؟ اور کیا اس نے واویلا اور واحربا پکارنے والوں کی فریاد رسی نہیں کی؟

یعنی جو لوگ زندگی سے مایوس ہو چکے تھے ان کو دوبارہ نئی زندگی نہیں دی؟ کیا تباہی و بربادی میں دشمنوں کی چڑھائی کی فریاد لے کر آنیوالوں کی فریادرسی نہیں کی؟

لغات: لم ترد: الرَّدّ (ن) لوٹانا۔ تولية: پیٹھ پھیر کر جانا۔ لم تغث: الاغاثة: فریادرسی کرنا، مدد کرنا۔ داعیًا بالويل: داعيا بالحرب: واویلا واحربا کہہ کر فریاد کرنا۔

اَرَى الْعِرَاقَ طَوِيْلَ اللَّيْلِ مُذْ نُعِيَتْ
فَكَيْفَ لَيْلُ فَتَى الْفِتْيَانِ فِي حَلَبِ

ترجمہ : میں دیکھ رہا ہوں کہ جب سے موت کی خبر آئی ہے عراق کی رات لمبی ہو گئی پھر حلب میں جوانوں کے جوان کی رات کیسی ہو گی ؟

یعنی ہم عراق میں رہنے والے لوگ جو متوفیہ کے دور کے ثنا خواں ہیں اس اندوہناک خبر کو سن کر بے چینیوں کی وجہ سے رات کاٹے نہیں کٹتی اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات بہت لمبی ہو گئی ہے حلب میں تو اس کا حقیقی بھائی ہے اس غمناک خبر سے اس کی رات کتنی مصیبتوں کی رات بن گئی ہو گی ہم دور والوں کا حال دیکھ کر اندازہ کیا جا سکتا ہے ۔

لغات : نُعِيَتْ : النعي (س) موت کی خبر دینا ۔ فتیان (واحد) فتًی : جوان

يَظُنُّ اَنَّ فُؤَادِيْ غَيْرُ مُلْتَهِبٍ
وَاَنَّ دَمْعَ جُفُوْنِيْ غَيْرُ مُنْسَكِبِ

ترجمہ : وہ سمجھ رہا ہو گا کہ میرے دل میں آگ نہیں بھڑک رہی ہو گی اور میری پلکوں سے آنسو جاری نہیں ہوں گے ۔

یعنی شاید سیف الدولہ میرے متعلق یہ باتیں سوچتا ہو کیوں کہ بظاہر میرا اس سے کوئی تعلق اور رابطہ نہیں ہے ۔

لغات : يظنّ : الظن (ن) گمان کرنا، خیال کرنا، سمجھنا ۔ فواد : دل (ج) افئدۃ ۔ ملتہب : الالتہاب : اللَّهَبُ (س) آگ کا بھڑکنا ۔ منسکب الانسکاب : بہنا، السکب، السکوب (ن) بہانا، پانی گرانا ۔ دمع : آنسو (ج) دموع ۔ جفون (واحد) جفن : پلک ۔

بَلٰى وَحُرْمَةِ مَنْ كَانَتْ مُرَاعِيَةً
لِحُرْمَةِ الْمَجْدِ وَالْقُصَّادِ وَالْاَدَبِ

ترجمہ : ہاں اور اس ذات کی حرمت و عزت کی قسم جو شرافت و بزرگی ،

شاعروں اور ادب کی حرمتوں کی رعایت کرنے والی تھی۔

یعنی میں متوفیہ کی عزت وحرمت کی قسم کھاتا ہوں جو خود بھی شاعروں ادیبوں اور شریفوں کی عزت وشرافت کا لحاظ رکھتی تھی۔

لغات: حرمۃ: عزت وحرمت، قابل حفاظت، ہر وہ چیز جس کی پردہ دری حرام ہو (ج) حُرُمٌ، حُرُمَاتٌ۔ مراعیۃ: المراعاۃ: رعایت کرنا، لحاظ کرنا۔ الرعی (س) چرواہی کرنا، قصّاد: قصیدہ پڑھنے والے یعنی شعراء۔

وَمَنْ غَدَتْ غَيْرَ مَوْرُوثٍ خَلَائِقُهَا
وَإِنْ مَضَتْ يَدُهَا مَوْرُوثَةَ النَّشَبِ

ترجمہ: اور اس ذات کی قسم جس کے اخلاق کے وارث نہیں بنائے گئے اگرچہ اس کی نعمت اور اس کے مال کے وارث بنائے گئے ہیں۔

یعنی اس ذات کی بھی قسم کھاتا ہوں جس کے مال کے وارث تو لوگ بن گئے لیکن اس کے اخلاق فاضلہ کا کوئی وارث نہ بن سکا اس کے اخلاق اس کے ساتھ چلے گئے۔

لغات: موروث: الوراثۃ (ض) وارث ہونا۔ خلائق (واحد) خلیقۃ اخلاق وخصائل۔ النشب: مال، جائداد غیر منقولہ، مال مویشی۔

وَهَمُّهَا فِي الْعُلَى وَالْمَجْدِ نَاشِئَةً
وَهَمُّ أَتْرَابِهَا فِي اللَّهْوِ وَاللَّعِبِ

ترجمہ: اس کا مقصد زندگی جب وہ پل بڑھ رہی تھی عظمت وشرافت تھی اور اس کی ہم عمروں کا مقصد کھیل کود تھا۔

یعنی کمسنی کی عمر ہی سے ان کے ارادے بلند تھے اور عظمت وشرافت کے حصول کو مقصد زندگی بنالیا تھا جبکہ اس کی سہیلیاں ہمجولیاں کھیل کود میں

مصروف رہیں۔

لغات : ھمّ : قصد و ارادہ، مصدر (ن) ارادہ کرنا۔ علیٰ (واحد) عُلْیَۃٌ عظمت و بلندی۔ المجد : شرافت و بزرگی، المجادۃ (ك) بزرگ ہونا، شریف ہونا۔ اتراب (واحد) تِربٌ : ہم جولی، ہم عمر۔ اللھو مصدر (ن) کھیلنا۔ اللعب مصدر (س) کھیل کود۔

یَعْلَمْنَ حِیْنَ تُحَیِّی حُسْنَ مَبْسِمُہَا
وَلَیْسَ یَعْلَمُ اِلَّا اللّٰہُ بِالشَّنَبِ

ترجمہ : جب اس کو سلام کیا جاتا تھا تو اس کے ہونٹوں کی خوبصورتی کو وہ جان لیتی تھیں اور دانتوں کی ٹھنڈک کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا تھا۔

یعنی اس کی سہیلیوں کی نگاہ اس کے ظاہری حسن تک تو پہنچ جاتی تھی لیکن اس کی باطنی خوبیوں کا صحیح علم سوائے خدا کے اور کسی کو نہیں ہے۔

لغات : یعلمن : العلم (س) جاننا۔ تحیی : التحیۃ : سلام کرنا۔ مبسم : ہونٹ (ج) مباسم، البَسْمُ (ض) التبسّم : مسکرانا۔ الشنب : دانتوں کی ٹھنڈک مراد عفت و عصمت، پاکدامنی۔

مَسَرَّۃٌ فِیْ قُلُوْبِ الطِّیْبِ مَفْرِقُہَا
وَحَسْرَۃٌ فِیْ قُلُوْبِ الْبَیْضِ وَ الْیَلَبِ

ترجمہ : خوشبو کے دلوں میں اس کی مانگ مسرت تھی اور خود اور چلتے کے دلوں میں حسرت۔

یعنی عورت ہونے کی وجہ سے مانگ میں خوشبو استعمال کرتی تھی اس لئے خوشبو کے دلوں میں مسرت تھی کہ اتنی عظیم اور محترم شخصیت سے وابستگی کا شرف حاصل ہو رہا تھا خود اور چلتہ جو فوجی استعمال کرتے ہیں جب وہ خوشبو

کی اس مسرت کو دیکھتے تھے ان کے دل میں یہ حسرت ہوتی تھی کہ کاش یہ اعزاز وافتخار ہم کو بھی حاصل ہوتا مگر یہ حسرت ہی رہتی۔

لغات: مسرۃ مصدر (ن) خوش ہونا۔ قلوب (واحد) قلب: دل۔ مفرق: مانگ (ج) مفارق۔ البیض: خود وہ فولادی ٹوپی جو فوجی استعمال کرتے ہیں۔ الیلب (واحد) یَلَبَۃٌ: چمڑے کی ڈھال، وہ کھال جس کو سی کر سر پر اوڑھتے ہیں۔

اِذَا رَأیٰ وَرَآھَا رَاسَ لَابِسِہٖ
رَأیَ الْمَقَانِعَ اَعْلیٰ مِنْہُ فِی الرُّتَبِ

ترجمہ: جب اس کو دیکھتے تھے اور اپنے پہننے والے کے سر کو دیکھتے تھے تو وہ اوڑھنی کو رتبہ میں اپنے سے زیادہ بلند مرتبہ دیکھتے تھے۔

یعنی خود اور حلیتہ جب خولہ کو دیکھتے تھے کہ اس کے سر پر دوپٹہ پڑا ہوا ہے اور پھر اپنے پہننے والے فوجیوں کے سر کی طرف دیکھتے تھے تو خود ان کو محسوس ہوتا تھا کہ ہم سے اس دوپٹہ کا مرتبہ بہت ہی بلند ہے کیونکہ ایک محترم اور انتہائی معزز شخصیت سے وابستہ ہے اور اس کے سر پر ہونے کا شرف حاصل ہے۔

لغات: رأس: سر (ج) رؤوس، ارءوس۔ لابس: اللبس (س) پہننا۔ مقانع (واحد) مقنع: اوڑھنی، دوپٹہ۔ اعلیٰ: بلند تر، العلو (ن) بلند ہونا۔ رُتَبٌ (واحد) رُتْبَۃ: درجہ، مرتبہ، رتبہ۔

وَاِنْ تَکُنْ خُلِقَتْ اُنْثیٰ لَقَدْ خُلِقَتْ
کَرِیْمَۃً غَیْرَ اُنْثیٰ الْعَقْلِ وَالْحَسَبِ

ترجمہ: اور اگر عورت پیدا کی گئی تو شریف اور معزز پیدا کی گئی ہے عقل

اور شرافت میں عورت نہیں ہے۔

یعنی قدرت نے اس کو عورت بنایا مگر معزز و شریف اور مردانہ عقل و شرف سے اس کو نوازا ہے۔

لغات: خلقت: الخلق (ن) پیدا کرنا۔ عقل (ج) عقول۔

وَاِنْ تَكُنْ تَغْلِبُ الْغَلْبَاءُ عُنْصُرَهَا
فَاِنَّ فِي الْخَمْرِ مَعْنًى لَيْسَ فِي الْعِنَبِ

ترجمہ: اور اگر اس کی اصل زبردست قبیلہ تغلب سے ہے تو شراب میں وہ خوبی ہے جو انگور میں نہیں ہے۔

یعنی اصل و نسل کے لحاظ سے وہ قبیلہ تغلب ہی سے ہے لیکن اس کا فضل و کمال اپنی اصل سے کہیں بلند و برتر ہے جبکہ شراب میں جو سرور و کیف نشاط و مستی ہے وہ اس کی اصل انگور میں کہاں ہے؟

لغات: عنصر (ج) عناصر: اصل، بنیادی جز۔

فَلَيْتَ طَالِعَةَ الشَّمْسَيْنِ غَائِبَةٌ
وَلَيْتَ غَائِبَةَ الشَّمْسَيْنِ لَمْ تَغِبِ

ترجمہ: کاش دونوں سورجوں میں سے طلوع ہونے والا غائب ہو جائے اور کاش دونوں سورجوں میں غائب ہونے والا نہ غائب ہو۔

یعنی ایک سورج آسمان پر چمکتا ہے دوسرا سورج خولہ زیر زمین دفن ہے تمنا کرتا ہے کہ آسمان کا یہ سورج غائب ہو جائے اور زیر زمین کا سورج طلوع ہو جائے یعنی آسمان کے سورج پر اس سورج کو ترجیح ہے۔

لغات: طالعۃ: الطلوع (ن) طلوع ہونا، الطلوع (ن س ف) پہاڑ پر چڑھنا۔ غائبۃ: الغیوبۃ (ض) غائب ہونا۔

وَلَيْتَ عَيْنَ الَّتِيْ آبَ النَّهَارُ بِهَا
فِدَاءُ عَيْنِ الَّتِيْ غَابَتْ وَلَمْ تَؤُبْ

ترجمہ: کاش وہ سورج جس سے دن لوٹ کر آیا ہے اس سورج پر قربان ہو جائے جو غائب ہو گیا ہے اور نہیں لوٹا ہے۔

یعنی آسمان کے اس سورج سے کل کا دن پھر لوٹ کر آ گیا اور روشنی پھیل گئی گویا کل والا ہی دن پھر غائب ہو کر نکل آیا کاش جو سورج غائب ہے اور اب تک نہیں لوٹا ہے اس سورج پر یہ سورج قربان ہو جائے اور غائب سورج لوٹ آئے۔

لغات: آب: الایاب (ن) لوٹنا۔ غاب: الغیبوبۃ (ض) غائب ہونا۔

فَمَا تَقَلَّدَ بِالْيَاقُوْتِ مُشْبِهُهَا
وَلَا تَقَلَّدَ بِالْهِنْدِيَّةِ الْقُضُبِ

ترجمہ: اس جیسی کسی عورت نے یاقوت کا ہار پہنا اور نہ کسی نے ہندی تلوار حائل کی۔

یعنی نہ عورتوں میں اس کی نظیر ہے اور نہ مردوں میں اس کی مثال ہے عورتوں اور مردوں میں سے کوئی اس کے فضل و کمال کو نہیں پہونچا۔

لغات: تقلّد: ہار پہننا، التقلید: ہار پہنانا، التقلّد: ہار پہننا۔ یاقوت: ایک قیمتی پتھر (ج) یواقیت۔ القضب (واحد) قضب: تلوار، القضب (ض) تراشنا، کاٹنا۔

وَلَا ذَكَرْتُ جَمِيْلًا مِنْ صَنَائِعِهَا
إِلَّا بَكَيْتُ وَلَا وُدٌّ بِلَا سَبَبِ

ترجمہ: اس کے احسانات میں سے کسی احسان کو یاد کرتے ہی میں رو پڑا اور محبت بلا سبب نہیں ہے۔

یعنی آج بھی جب میں اس کے بے شمار احسانات میں سے کسی ایک احسان کو یاد کرتا ہوں تو بلا اختیار میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں یہ کیفیت بلا وجہ اور محبت بلا سبب نہیں ہوتی کوئی نہ کوئی ایسی خوبی ہوتی ہے جو آدمی کو محبت پر مجبور کر دیتی ہے۔

لغات: ذکرت: الذکر (ن) یاد کرنا۔ صنائع (واحد) صنیعۃ: احسان بکیت البکاء (ض) رونا۔ ودٌّ مصدر (س) محبت کرنا۔

قَدْ كَانَ كُلُّ حِجَابٍ دُوْنَ رُؤْيَتِهَا
فَمَا قَنِعْتِ لَهَا يَا أَرْضُ بِالْحُجُبِ

ترجمہ: اس کو دیکھنے پر پورا پورا پردہ تھا اے زمین! تو نے ان پردوں پر قناعت نہیں کی۔

یعنی وہ پردہ نشین تھی کسی کی نگاہ اس پر پڑنی محال تھی پردوں کا مکمل انتظام تھا لیکن ان تمام پردوں کے باوجود بھی تو نے اس کو ناکافی سمجھا اور ان سب پردوں سے زیر پردہ مٹی کا اس پر ڈال کر تجھ کو تسلی ہوئی۔

لغات: حجاب: پردہ (ج) حُجُبٌ۔ رؤیۃ (ف) دیکھنا۔ قنعت: القناعۃ (س) قناعت کرنا۔

وَلَا رَأَيْتِ عُيُوْنَ الْإِنْسِ تُدْرِكُهَا
فَهَلْ حَسَدْتِ عَلَيْهَا أَعْيُنَ الشُّهُبِ

ترجمہ: تو نے انسانی آنکھ کو اسے پاتے ہوئے نہیں دیکھا کو کیا ستاروں کی نگاہوں پر تجھے حسد ہوا ہے۔

یعنی تو نے دیکھ لیا کہ کوئی انسانی نگاہ اس کو نہیں دیکھ سکتی ہے تو پھر تجھے حسد کس بات پر ہوا کیا آسمان کے ستاروں کی نگاہ اس پر پڑتی تھی اور یہی تجھے

گوارہ نہیں ہوا اور ان کی نگاہوں سے بھی پردے کو ضروری سمجھ کر اسے مٹی میں چھپا لیا؟

لغات: عیون (واحد) عین: آنکھ۔ الشہب (واحد) شہاب: ستارہ۔

وَهَلْ سَمِعْتِ سَلَامًا لِيْ أَلَمَّ بِهَا
فَقَدْ أَطَلْتُ وَمَا سَلَّمْتُ مِنْ كَثَبِ

ترجمہ: کیا تو نے میرا سلام سن لیا ہے؟ جو اس کے پاس آیا، میں نے تو دور سے سلام کیا ہے میں نے قریب سے سلام نہیں کیا ہے

یعنی یا تیرے حسد کی یہ وجہ ہے کہ میں نے اس کو سلام بھیجا ہے اور تو نے اس کو سن لیا اس وجہ سے پردہ ڈال دیا حالانکہ میں نے تو اس کو دور سے سلام بھیجا ہے میں نے آج تک اس کو قریب سے سلام نہیں کیا ہے پھر کیسے تو نے حسد کیا!

لغات: الم: الالمام: زیارت کرنا کسی کے یہاں اتر پڑنا۔ اطلت: الاطالۃ: دراز کرنا، لمبا کرنا۔ کثب: قریب، مصدر (ن ض) قریب ہونا۔

وَكَيْفَ يَبْلُغُ مَوْتَانَا الَّتِيْ دُفِنَتْ
وَقَدْ يُقَصِّرُ عَنْ أَحْيَائِنَا الْغَيَبُ

ترجمہ: ہمارے مردے جو دفن ہیں ان کو کیسے سلام پہونچے گا وہ تو ہمارے زندہ غائب لوگوں سے کوتاہی کرتا ہے۔

یعنی میرا سلام اس کے پاس کیسے پہونچا ہوگا، زندگی میں جب وہ نگاہوں سے دور تھی تب تو یہ سلام پہونچا نہیں اور اس نے کوتاہی کی تو مدفون کے پاس کیسے پہونچ جائیگا۔

لغات: یبلغ: البلوغ (ن) پہونچنا۔ دفنت: الدفن (ض) دفن کرنا۔ احیاء (واحد) حیی: زندہ۔ غیب (واحد) غائب۔

يَا أَحْسَنَ الصَّبْرِ زُرْ أَوْلَى الْقُلُوْبِ بِهَا
وَقُلْ لِصَاحِبِهِ يَا أَنْفَعَ السُّحُبِ

ترجمہ: اے صبرِ جمیل! جو شخص متوفیہ سے دلوں میں سب سے قریب ہے اس سے ملاقات کر اس دل والے سے کہہ کہ اے بادلوں میں سب سے زیادہ نفع دینے والے۔

لغات: الصبر مصدر (ض) صبر کرنا۔ زر: الزیارۃ (ن) زیارت کرنا، ملاقات کرنا۔ انفع: النفع (ف) نفع دینا۔ سُحُبٌ (واحد) سحاب: بادل۔

وَاَكْرَمَ النَّاسِ لَا مُسْتَثْنِيًا اَحَـدًا
مِنَ الْكِرَامِ سِوَى اٰبَائِكَ النُّجُبِ

ترجمہ: اور لوگوں میں سب سے شریف! سوائے تیرے شریف آباء و اجداد کے شریفوں میں سے کسی کا استثناء نہیں ہے۔

یعنی متوفیہ سے جتنے قریب قلوب ہیں ان میں سے جو سب سے زیادہ متوفیہ سے قریب ہے اس کے پاس جا کر اے صبر جمیل کہہ اے ابر کرم اور لوگوں میں سب سے شریف جس میں سوائے تیرے آباؤ اجداد کے کسی کا استثناء نہیں ہے۔

لغات: مستثنیا: الاستثناء: علیحدہ کرنا، الگ کرنا۔ النجب (واحد) نجیب: شریف، النجابۃ (ك) شریف ہونا۔

قَدْ قَاسَمَتْكَ الشَّخْصَيْنِ دَهْرُهُمَا
وَعَاشَ دُرُّهُمَا الْمَفْدِيُّ بِالـذَّهَبِ

ترجمہ: دو شخصوں کو ان کے زمانہ نے تجھے تقسیم کر دیا تھا اور ان دونوں کا موتی زندہ رہا اور سونا قربان ہو گیا۔

یعنی دو بہنوں ہیں ایک موتی اور ایک سونا دونوں کو تقسیم کر کے موتی تمہیں دے دیا اور سونا کو خود لے لیا گویا موتی پر سونا قربان ہو گیا۔

لغات: قاسمت: المقاسمۃ: باہم تقسیم کرنا۔ عاش: العیش (ض) زندہ

رہنا۔ دُرٌّ: موتی (ج) دُرَرٌ۔

وَعَادَ فِیْ طَلَبِ الْمَتْرُوْكِ تَارِكُـهٗ
اِنَّا لَنَغْفَلُ وَالْاَیَّامُ فِی الطَّلَبِ

ترجمہ: چھوڑنے والا چھوڑی ہوئی چیز کی تلاش میں پھر آیا ہم غافل رہتے ہیں اور زمانہ تلاش میں رہتا ہے۔

یعنی زمانہ نے ایک بہن کو تمہارے حصہ میں تقسیم کے بعد دیا تھا اور ایک کو خود لے گیا اور وہی زمانہ پھر چھوڑی ہوئی کی تلاش میں دوبارہ آیا تو اس کو بھی لے گیا ہم غافل رہے۔ اور زمانہ جستجو میں رہا آخر کامیاب ہوگیا۔

لغات: عاد: العود (ن) لوٹنا - طلب مصدر (ن) تلاش کرنا - المتروك الترك (ن) چھوڑنا - نغفل: الغفل (ن) غافل ہونا۔

مَاكَانَ اَقْصَرَ وَقْتًا كَانَ بَیْنَهُمَا
كَاَنَّهُ الْوَقْتُ بَیْنَ الْوِرْدِ وَالْقَرَبِ

ترجمہ: ان دونوں کے درمیان کتنا کم وقت رہا گویا گھاٹ پر اترنے اور رات کے پچھلے پہر کے سفر کا درمیانی وقت ہے۔

یعنی دونوں بہنوں کے وفات کی مدت اتنی ہی مختصر تھی جتنی مدت منھ اندھیرے میں چل کر گھاٹ تک پہونچنے کی مدت ہوتی ہے عرب میں قافلے جب پانی کے قریب پہونچتے ہیں تو شب میں پانی سے کچھ پہلے منزل کرتے ہیں اور وہیں رات گذار کر صبح کے جھٹپٹے میں گھاٹ کے لئے چلتے ہیں تاکہ دن نکلتے نکلتے گھاٹ پر پہونچ جائیں اس کو قرب کہتے ہیں۔

جَزَاكَ رَبُّكَ بِالْاَحْزَانِ مَغْفِرَةً
فَحُزْنُ كُلِّ اَخِیْ حُزْنٍ اَخُوا الْغَضَبِ

ترجمہ: تیرا پروردگار تجھے غموں کا بدلہ مغفرت سے دے اس لئے کہ غمگین غصہ والا ہوتا ہے۔

یعنی جس سے بھی تکلیف پہونچتی ہے فطرتاً اس کے خلاف غصہ ہر شخص کو آتا ہے لیکن موت پر غصہ گویا تقدیر پر غصہ ہے اور یہ گناہ ہے اس لئے جب غمگین ہو گئے تو ایک گونہ جرم کا صدور ہو گیا اس لئے اللہ اس غم کا بدلہ مغفرت سے دے اور تجھے معاف کر دے۔

لغات: جزاء: الجزاء (ض) بدلہ دینا۔ احزان (واحد) حزن: غم، الحزن (س) غمگین۔ مغفرۃ مصدر (ض) بخشنا، ڈھانکنا۔ الغضب (س) غصہ ہونا۔

وَاَنْتُمْ نَفَرٌ تَسْخُوْ. نُفُوْسُكُمْ
بِمَا يَهَبْنَ وَلَا يَسْخُوْنَ بِالسَّلَبِ

ترجمہ: اور تم لوگ ایسی جماعت ہو جن کی طبیعتیں سخاوت اسی چیز کی کرتی ہیں جو خوشی سے دیتی ہیں چھینے جانے پر راضی نہیں ہوتی ہیں۔

یعنی موت کے خلاف غصہ کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ تمہاری داد و دہش خوش دلی اور اپنی مرضی سے ہوتی ہے اس میں کسی طرح کا بھی جبر اور دباؤ وہ پسند نہیں کرتی ہیں اس لئے جب کبھی ان سے زبردستی کوئی چیز لی جاتی ہے تو اس پر ناخوشی اور ناراضی یقینی ہو جاتی ہے چونکہ موت نے خولہ کو زبردستی چھین لیا ہے اس لئے تمہارا غصہ تمہاری فطرت کے عین مطابق ہے۔

لغات: نفر: جماعت (ج) انفار۔ تسخو: السخاوۃ (ن) سخاوت کرنا کسی کام پر طبیعت کا مائل ہونا، راضی ہونا۔ انفس (واحد) نفس: طبیعت۔ یہبن: الوھب (ف) دینا۔ سلب مصدر (ض) زبردستی چھین لینا۔

حَلَلْتُمْ مِنْ مُلُوْكِ النَّاسِ كُلِّهِمْ
مَحَلَّ سُمْرِ الْقَنَا مِنْ سَائِرِ الْقَصَبِ

ترجمہ: لوگوں کے تمام بادشاہوں کے مقابلہ میں تم اس مقام پر ہو جو تمام بانسوں کے مقابلہ میں گندم گوں نیزے کا مقام ہے۔

یعنی جس طرح گندم گوں نیزہ اپنی اہمیت اور افادیت کی وجہ سے اہم اسلحۂ جنگ میں سے ہے اور بانس اس کے مقابلہ میں ایک بے وقعت چیز ہے اسی طرح دنیا کے تمام بادشاہوں کی حیثیت بانس کی ہے اور تم ان کے مقابلہ میں گندم گوں نیزہ ہو۔

لغات: حللتم: الحل (ن ض) مکان میں اترنا، نازل ہونا۔ القنا (واحد قناۃ): نیزہ۔ قصب: بانس، سرکنڈہ، ہر لکڑی جس میں پور ہو۔

فَلَا تَنَلْكَ اللَّيَالِيْ اِنَّ اَيْدِيَهَا
اِذَا ضَرَبْنَ كَسَرْنَ النَّبْعَ بِالْغَرَبِ

ترجمہ: راتیں تجھے نہ پائیں اس لئے کہ ان کے ہاتھ جب مارتے ہیں تو کمان والی مضبوط لکڑی کو گھاس کے تنکے سے توڑ ڈالتی ہیں۔

یعنی خیال یہ ہے کہ رات ہی حوادث و مصائب کو پیدا کرتی ہے اس لئے دعا کرتا ہے کہ مصیبت کی ان راتوں کا تجھ پر قابو نہ ہو اس لئے کہ جب وہ کسی کو تباہ و برباد کرنا چاہتی ہیں تو انتہائی کمزور سے انتہائی طاقتور کو شکست دے دیتی ہیں کمان جس لکڑی سے بنائی جاتی ہے اس کی مضبوطی اور سختی ضرب المثل ہے لیکن ان راتوں کا ہاتھ اتنا ظالم ہے کہ اس مضبوط ترین لکڑی کو دوب گھاس سے مار کر توڑ ڈالتی ہیں۔

لغات: لا تنل: النیل (س) پانا۔ کسرن: الکسر (ض) توڑنا۔

المنبع : وہ درخت جس سے کمان بنائی جاتی ہے ۔ غرب : گھاس، دوب گھاس کا تنکا ۔

وَلَا يُعِنَّ عَدُوًّا اَنْتَ قَاهِرُهٗ
فَاِنَّهُنَّ يَصِدْنَ الصَّقْرَ بِالْخَرَبِ

ترجمہ : اور اس دشمن کی مدد نہ کریں جس پر تم غالب ہو اس لئے کہ وہ سرخاب سے شکرے کو شکار کر لیتی ہیں ۔

یعنی خدا کرے یہ راتیں اس دشمن کی مددگار نہ بن جائیں جو تمہارے قبضہ میں ہیں اس لئے کہ اگر یہ مغلوب دشمن کی معاون بن گئیں تو پانسہ پلٹ جائے گا یہ راتیں تو سرخاب جیسی نازک اور کمزور چڑیا سے شکرہ اور باز جیسی طاقتور شکاری چڑیا کو شکار کر لیتی ہیں جبکہ شکرہ سرخاب کا شکار کرتا ہے ۔

لغات : لایعن : الاعانۃ : مدد کرنا ۔ قاھر : غالب، القھر (ف) غالب ہونا ۔ یصدن : الصید (ض) شکار کرنا ۔ الصقر : شکرہ، باز (ج) اَصْقُرٌ صقور، صُقُرٌ، صقارۃ ۔ الخرب : سرخاب ۔

وَاِنْ سَرَرْنَ بِمَحْبُوْبٍ فَجَعْنَ بِهٖ
وَقَدْ اَتَيْنَكَ فِي الْحَالَيْنِ بِالْعَجَبِ

ترجمہ : اگر کسی محبوب کے ذریعہ مسرت دیتی ہیں تو اس کے ذریعہ غمگین بھی بنا دیتی ہیں دونوں حالتوں میں وہ حیرتناک کام کرتی ہیں ۔

یعنی اگر ان کی مرضی ہوئی تو وصال محبوب سے مسرور کرائیں گی اور اذیت پر آمادہ ہوتی ہیں تو جدائی پیدا کر کے درد غم میں مبتلا کر دیتی ہیں ایک ہی شے سے غم اور مسرت دونوں دیتی ہیں یہ ان راتوں کا حیرتناک کارنامہ ہے ۔

لغات : سررن : السرور (ن) خوش کرنا ۔ فجعن : الفجع (ف)

غمگین کرنا، رنجیدہ کرنا۔ اَتَیْن: الاتیان بہ: لانا (ض) آنا۔

وَرُبَّمَا احْتَسَبَ الْاِنْسَانُ غَایَتَہَا
وَفَاجَأَتْہُ بِاَمْرٍ غَیْرِ مُحْتَسَبٖ

ترجمہ: بسا اوقات مصیبتوں کی آخری حد سمجھتا ہے پھر اچانک ایسی مصیبت آجاتی ہے جس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

یعنی آدمی اپنی مصیبت کو آخری مصیبت سمجھ کر صبر کر لیتا ہے لیکن یک بیک ایک نئی مصیبت آکھڑی ہوتی ہے جس کا پہلے سے تصور بھی نہیں تھا۔

لغات: فاجأت: المفاجأہ: اچانک آنا، الفجأء، الفجاءۃ (س ف) اچانک آنا، جلدی کرنا۔

وَمَا قَضٰی اَحَدٌ مِّنْہَا لُبَانَتَہٗ
وَلَا انْتَہٰی اَرَبٌ اِلَّا اِلٰی اَرَبٖ

ترجمہ: ان سے کسی نے اپنی ضرورت پوری نہیں کی ہے ایک ضرورت دوسری ضرورت پر ختم ہوتی ہے۔

یعنی آدمی جب اپنی ضرورت پوری کرتا ہے تو اس ضرورت کی حد جہاں ختم ہوتی ہے وہیں سے ایک دوسری ضرورت کی حد شروع ہو جاتی ہے آدمی اس کی تکمیل میں لگ جاتا ہے اسی طرح یکے بعد دیگرے ضرورت پیش آتی رہتی ہے انسان یکے بعد دیگرے ان کو پورا کرتا رہتا ہے کہ زندگی ختم ہو جاتی ہے اور بہت سی تمنائیں سینے میں لے کر اس دنیا سے چلا جاتا ہے۔

لغات: قضی: القضاء: پورا کرنا (ض)۔ لبانۃ: ضرورت (ج) لبانٌ، لبانات ارب: حاجت (ج) آرابٌ۔

فَخَالَفَ النَّاسُ حَتّٰی لَا اتِّفَاقَ لَهُمْ
اِلَّا عَلٰی شَجَبٍ وَالْخُلْفُ فِی الشَّجَبِ

ترجمہ: لوگ ہر چیز میں اختلاف رکھتے ہیں یہاں تک کہ سوائے موت کے اور کسی بات پر مکمل اتفاق نہیں ہے۔

یعنی دنیا میں کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ ساری دنیا اس پر متفق ہو اور اس میں کسی طرح کا اختلاف رائے نہ ہو صرف موت ہی ایک ایسی چیز ہے جس پر ساری دنیا کا اتفاق ہے اور ہر آدمی کے نزدیک یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ ایک دن مرنا ہے مگر اس اتفاق کے باوجود اختلاف کا پہلو اس موت کے مسئلہ پر بھی موجود ہے کہ موت کس چیز کا نام ہے۔

لغات: خالف: المخالفۃ: اختلاف کرنا، مختلف ہونا۔ شجب: ہلاکت، موت۔ اتفاق: مصدر متفق ہونا، الوفق (ض) موافق ہونا۔ الخلف: اختلاف۔

فَقِیْلَ تَخْلُصُ نَفْسُ الْمَرْءِ سَالِمَۃً
وَقِیْلَ تَشْرَکُ جِسْمَ الْمَرْءِ فِی الْعَطَبِ

ترجمہ: پس کہا جاتا ہے کہ روح محفوظ ہو کر چھوٹ جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ روح آدمی کے جسم کی ہلاکت میں شریک ہوتی ہے۔

یعنی مسئلہ موت پر اتفاق کے باوجود اس بات پر اختلاف ہے کہ موت کس چیز کا نام ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ موت صرف جسم انسانی کو فنا کرتی ہے اس کی روح نہیں مرتی بلکہ وہ محفوظ اور صحیح و سالم رہتی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ موت کے بعد انسانی جسم کے ساتھ ساتھ روح بھی مر کر فنا ہو جاتی ہے اور اس کا بھی کوئی وجود باقی نہیں رہتا ہے۔

لغات: تخلص: الخلوص (ن) چھٹکارا پانا، خالص ہونا۔ سالمۃ: السلامۃ

(س) محفوظ ہونا، سالم ہونا۔ تشریک : الشرکۃ (س) شریک ہونا۔ العطب : ہلاکت، موت، مصدر (س) ہلاک ہونا۔

وَمَنْ تَفَكَّرَ فِي الدُّنْيَا وَمُهْجَتِهِ
أَقَامَهُ الفِكْرُ بَيْنَ العَجْزِ وَالتَّعَبِ

ترجمہ : دنیا اور اس کی روح کے بارے میں جو غور کرے گا تو غور و فکر اس کو عجز اور تکان کے درمیان کھڑا کر دے گی۔

یعنی دنیا اور انسانی روح کے بارے میں حقیقت حال معلوم کرنا آسان نہیں ہے آدمی کتنا ہی غور و فکر سے کام لے لیکن کسی نتیجہ پر نہیں پہونچ سکتا یہ دنیا کیا ہے؟ اس کے پہلے کیا تھا؟ اس کے بعد کیا ہوگا؟ روح کیا چیز ہے؟ جسم سے الگ ہوکر اس کی کیا ہیئت و شکل ہے؟ جسم میں کہاں رہتی ہے؟ بدن سے کیا چیز نکل جاتی ہے کہ انسان مرجاتا ہے یہ سارے مسائل ایسے ہیں کہ آدمی تھک تھکا کر اور عاجز ہوکر بیٹھ جائے گا اور کسی نتیجہ پر نہیں پہونچ سکے گا۔

لغات : تفکّر : التفکر : غور کرنا، سوچنا، الفکر (ض) سوچنا، غور کرنا، التفکیر غور کرنا۔ مھجۃ : روح۔ الفکر (ج) افکار۔ العجز مصدر (س) عاجز ہونا۔ التعب (س) تھکنا۔

وانفذ الیہ سیف الدولۃ کتابا بخطہ الی الکوفۃ یسئلہ المسیر الیہ فاجابہ بھذہ القصیدۃ وانفذھا الیہ فی میافارقین الخ

فَهِمْتُ الكِتَابَ أَبَرَّ الكُتُبْ
فَسَمْعًا لِأَمْرِ أَمِيرِ العَرَبْ

ترجمہ: میں نے خط کو سارے خطوں میں سب سے پاکیزہ تر سمجھا امیر العرب کا حکم بسر و چشم منظور ہے۔

یعنی مکتوب گرامی ملا جو میرے نزدیک خطوں میں سب سے عمدہ و بہتر ہے اور خط میں میری طلبی کا جو حکم ہے وہ حکم مجھے بسر و چشم منظور ہے۔

لغات: فہمت: الفہم (س) سمجھنا۔ ابر: عمدہ و بہتر، پاکیزہ تر، البر (ن ض) اطاعت کرنا، حسن سلوک کرنا، سچ بولنا۔

وَطَوعًا لَهُ وَابْتِهَاجًا بِهِ
وَإِنْ قَصَّرَ الْفِعْلُ عَمَّا وَجَبْ

ترجمہ: اس کی تعمیل ہوگی اور خوشی سے ہوگی اگرچہ عمل اس فرض کی ادائگی سے قاصر ہے۔

یعنی حکم کی تعمیل کر کے مجھے مسرت ہوگی لیکن سر دست میں اس پر عمل کرنے سے قاصر ہوں۔

لغات: طوعًا: مصدر (ن) اتباع کرنا۔ ابتہاجا: مصدر خوش ہونا۔ البہج (س) خوش ہونا۔ قصر: التقصیر: کوتاہی کرنا۔ القصور (ن) کم ہونا کوتاہ ہونا۔ وجب: الوجوب (ض) واجب ہونا۔

وَمَا عَاقَنِي غَيْرُ خَوفِ الْوُشَاةِ
وَإِنَّ الْوَشَايَاتِ طُرْقُ الْكَذِبْ

ترجمہ: مجھے چغلخوروں کے خوف کے سوا اور کسی چیز نے نہیں روکا ہے اور چغلخوریاں جھوٹ کی راہیں ہیں۔

یعنی بروقت تعمیل حکم سے اس لئے مجبور ہوں کہ چغل خوروں کی ریشہ دوانیاں برابر جاری ہیں اور چغلخوری درحقیقت جھوٹ اور کذب بیانی کا ایک طریقہ ہے

اس لئے میرے بارے میں غلط بیانی اور جھوٹ سے کام لے کر غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہوں گی اور اس ماحول میں آنا مجھے پسند نہیں۔

لغات: عاق: العوق (ن) روکنا۔ خوف: مصدر (س) ڈرنا۔ وشاۃ (واحد) واشٍ: چغل خوری، الوشی (ض) چغل خوری کرنا۔ طرق (واحد) طریق: راستہ

وَتَكْثِيرِ قَوْمٍ وَ تَقْلِيلِهِمْ
وَتَقْرِيبِهِمْ بَيْنَنَا وَالْخَبَبْ

ترجمہ: میرے اور تمہارے درمیان لوگوں کا بات بڑھا کر کہنا اور گھٹا کر بیان کرنا اور ان کی دوڑ دھوپ جاری ہے۔

یعنی میرے خلاف معمولی سی بات بھی ہے تو اس کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا میرے بہتر اور عمدہ کاموں کو گھٹا کر بیان کرنا اور اس کی قیمت کم کرنا اس طرح کی دوڑ دھوپ برابر جاری ہے۔

لغات: تکثیر: زیادہ کرنا، الکثرۃ (ك) زیادہ ہونا۔ تقلیل: کم ہونا، القلۃ (ض) کم ہونا۔ قریب: تیز دوڑ۔ الخبب: ڈلکی چال چلنا۔

وَقَدْ كَانَ يَنْصُرُهُمْ سَمْعُهُ
وَيَنْصُرُنِي قَلْبُهُ وَالْحَسَبْ

ترجمہ: اس کا کان تو ان لوگوں کی مدد کرتا تھا اور اس کا دل اور شرافت میری مدد کرتا تھا۔

یعنی ان چغل خوروں کی باتیں تم سنتے رہے اس لئے ان کے حوصلے بڑھتے گئے اور ان کی سرگرمیاں تیز ہوتی گئیں غنیمت یہ ہے کہ تم نے سنا اور دل اس سے متاثر نہیں ہوا، تمہارے دل اور تمہاری شرافت نے مجھے بری الذمہ سمجھا اور تم میری طرف سے ان کی کوششوں کے باوجود بدگمان نہ ہو سکے۔

وَمَا قُلْتُ لِلْبَدْرِ اَنْتَ اللُّجَيْنُ
وَمَا قُلْتُ لِلشَّمْسِ اَنْتَ الذَّهَبُ

ترجمہ: میں نے چاند سے یہ نہیں کہا کہ تو چاندی ہے اور نہ میں نے سورج سے کہا کہ تو سونا ہے۔

یعنی تو چاند ہے تو چاند سے کم تر چیز چاندی سے اور تو سورج ہے تو اس سے گھٹیا چیز سونے سے تجھے تشبیہ دے کر تیری توہین نہیں کی کیونکہ میں تیرے مقام و مرتبہ کو پہچانتا ہوں۔

لغات: بدر: ماہ کامل (ج) بدور۔ اللجین: چاندی۔ الشمس: سورج (ج) شموس۔

فَيَقْلَقَ مِنْهُ الْبَعِيدُ الْاَنَاةِ
وَيَغْضَبَ مِنْهُ الْبَطِئُ الْغَضَبِ

ترجمہ: کہ اس سے بہت ہی بردبار شخص رنجیدہ ہو جائے اور دیر میں غصہ ہونے والے کو غصہ ہو جائے۔

یعنی چاندی بذات خود چمک دمک اور قیمت میں اپنا ایک مقام رکھتی ہے لیکن چاندی کے مقابلہ میں اس کی کیا حیثیت ہے سونا بہت ہی قیمتی شے ہے لیکن سورج سے اس کی کیا نسبت؟ میں ہر ایک کے مقام و مرتبہ کو جانتا ہوں اس لئے مجھ سے ایسی غلطی کیوں کر ہو سکتی ہے تمہارے جیسا بردبار شخص رنجیدہ ہو جائے اور بطئ الغضب ہونے کے باوجود غصہ ہو جاؤ۔

لغات: یقلق: القلق (س) رنجیدہ ہونا۔ البعید۔ الاناۃ: انتہائی بردبار۔ الاناۃ: وقار، بردباری (ج) انوات۔ یغضب: الغضب (س) غصہ ہونا۔ البطئ: دیر کرنے والا، البطوء (ك) دیر کرنا۔

وَمَا لَاقَنِیْ بَلَدٌ بَعْدَ کُمْ
وَلَا اعْتَضْتُ مِنْ رَبٍّ نُعْمَایِ رَبّ

ترجمہ: تمہارے بعد مجھے کسی شہر نے نہیں روکا اور نہ اپنی نعمتوں والے کے بدلے میں کسی دوسرے نعمت والے کو لیا۔

یعنی تمہارا شہر چھوڑنے کے بعد میرے لئے کسی شہر میں کوئی کشش نہیں رہی کہ وہ مجھے روک سکے اور میں وہاں رک جاؤں اور تمہارے جیسے محسن کی جگہ میں نے کسی دوسرے امیر کو پسند نہیں کیا اس لئے میں کسی دربار سے وابستہ نہیں ہوا۔

لغات: لاقنی: الملاقاۃ: ملنا، لاق بہ: مل کر جدا ہونا، چپک جانا۔ بلد: شہر (ج) بلاد، بلدان۔ اعتضت: الاعتیاض: عوض میں لینا، العوض (ن) بدلہ میں دینا۔ نعماء (واحد) نعمۃ: احسان، نعمت، انعام۔ ربّ: مالک (ج) ارباب۔

وَمَنْ رَکِبَ الثَّوْرَ بَعْدَ الْجَوَا
وَاَنْکَرَ اَظْلَافَہٗ وَالْغَبَبْ

ترجمہ: جو شخص عمدہ گھوڑوں کے بعد بیل پر سوار ہوگا تو اس کی کھروں اور گردن لٹکتی ہوئی کھال کو ناپسند ہی کرے گا۔

یعنی جو شہسوار شاندار اور عمدہ گھوڑوں کی سواری کر چکا ہو وہ بیلوں اور سانڈوں پر بیٹھنا کب پسند کرے گا، اس کی چال اس کی بے ڈھنگی کھریں گردن کی جھولتی ہوئی کھال ان میں سے کون سی چیز اسے پسند آئے گی اسی طرح تمہاری شاندار شخصیت کے مقابلہ میں دوسروں سے وابستگی کو میری طبیعت کیسے گوارا کرے گی؟

لغات: رکب: الرکوب (س) سوار ہونا۔ الثور: بیل، سانڈ (ج) اثوار۔ الجواد: عمدہ شریف گھوڑا۔ انکر: الانکار: ناپسند کرنا، انکار کرنا۔ اظلاف (واحد) ظلفۃ: جانوروں کی کھر۔ الغبب: بیل اور سانڈ کی گردن کی لٹکتی ہوئی کھال۔

وَمَا قِسْتُ كُلَّ مُلُوكِ الْبِلَادِ
فَدَعْ ذِكْرَ بَعْضٍ بِمَنْ فِي حَلَبْ

ترجمہ: میں نے تمام شہروں کے بادشاہوں کو تیرے برابر نہیں مانا حلب والوں کی بات تو چھوڑدو۔

یعنی حلب کے حکام اور امراء کی کیا بات ہے میں تو سارے شہروں کے بادشاہوں کو تمہارے مقابلہ میں خاطر میں نہیں لاتا اور نہ ان کو تیرے برابر سمجھتا ہوں۔

لغات: قست: القیاس (ض) اندازہ کرنا، قیاس کرنا۔ ملوك (واحد) مَلِك بادشاہ۔ دع: امر، الودع (ف) چھوڑنا۔

وَلَوْ كُنْتُ سَمَّيْتُهُمْ بِاسْمِهِ
لَكَانَ الْحَدِيْدَ وَكَانُوْا الْخَشَبْ

ترجمہ: اگر میں نے اس کے نام کے ساتھ ان لوگوں کا بھی نام لے لیا ہے تو وہ لوہا ہے اور وہ سب لکڑی ہیں۔

یعنی اگر کبھی سلسلہ کلام میں تیرے نام کے ساتھ دوسرے بادشاہوں کا بھی نام آگیا تو اس حیثیت سے کہ تو فولاد ہے اور ان کی حیثیت معمولی لکڑی کی۔

لغات: سمّیت: التسمیۃ: نام رکھنا، اسم: نام (ج) اسماء۔ حدید: لوہا (ج) حدائد۔

أَفِي الرَّأْيِ يُشْبَهُ أَمْ فِي السَّخَاءِ
أَمْ فِي الشَّجَاعَةِ أَمْ فِي الْأَدَبْ

ترجمہ: اس سے مشابہت رائے تدبیر میں یا سخاوت میں یا بہادری میں یا ادب میں کس میں دی جائے گی۔

یعنی کسی بھی انسان کی عظمت و فضیلت کے یہی جوہر ہیں تدبیر و فراست

جودوکرم، شجاعت و بہادری، ادب و تہذیب، یہ سب تیری عظمت و فضیلت کے عناصر اور جوہر ہیں ان میں سے کوئی چیز ایسی نہیں جو دوسروں میں اس درجہ کی پائی جائیں جتنی تجھ میں ہیں اس کے مشابہت کا سوال ہی کیا ہے۔

لغات: یشبہ: الاشباہ: مشابہت دینا۔ السخا (ن) سخاوت کرنا۔ الشجاعۃ (ک) بہادر ہونا۔

مُبَارَكُ الْإِسْمِ أَغَرُّ اللَّقَبْ
كَرِيْمُ الْجِرِشَّى شَرِيْفُ النَّسَبْ

ترجمہ: مبارک نام والا ہے، روشن لقب والا ہے، عمدہ طبیعت والا ہے اور شریف النسب ہے۔

لغات: اسم: نام (ج) اسماء۔ اغر: خوبصورت، روشن، عمدہ، شریف، ہر چیز کا سفید۔ اللقب (ج) القاب۔ الجرشّی: طبیعت۔

أَخُو الْحَرْبِ يُخْدِمُ مِمَّا سَبَى
قَنَاهُ وَيَخْلَعُ مِمَّا سَلَبْ

ترجمہ: جنگ جو ہے اس کا نیزہ جن کو قید کرتا ہے ان میں سے خادم دیتا ہے اور اس نے جو چھینا ہے اس میں سے خلعت دیتا ہے۔

یعنی وہ جنگ پیشہ ہے ملکوں کو فتح کرتا ہے، دشمنوں کو گرفتار کرتا ہے اور مال غنیمت حاصل کرتا ہے، اپنی جرأت و بہادری سے حاصل کیے جانے والے غلاموں میں سے لوگوں کو خادم اور نوکر دیتا ہے اور مال غنیمت میں سے خلعت وانعام دیتا ہے یعنی اپنے آباء و اجداد کے خزانہ کو نالائق لوگوں کی طرح بے دردی سے برباد نہیں کرتا ہے بلکہ اپنی قوت بازو سے جو حاصل کرتا ہے اسی سے انعام و اکرام کرتا ہے اور عطیہ دیتا ہے۔

لغات : یخدم : الاخدام : خادم دینا، الخدمة (ض) خدمت کرنا۔ سبی السَّبْیُ (ض) قید کرنا۔ قنا (واحد) قناة : نیزہ۔ یخلع : الخلع (ف) خلعت دینا۔ سلب : السلب (ض) چھین لینا۔

إِذَا حَازَ مَالاً فَقَدْ حَازَهُ
فَتًى لاَ يَسُرُّ بِمَا لاَ يَهَبُ

ترجمہ : جب وہ مال جمع کرتا ہے تو اس کو ایسا جوان جمع کرتا ہے جو اس مال پر خوش نہیں جو نہ دیا جائے۔

یعنی اس کے پاس مال غنیمت مسلسل آتا رہتا ہے اور جمع ہوتا رہتا ہے لیکن اس کو خزانے کے اس انبار کو دیکھنے سے مسرت نہیں ہوتی بلکہ اس خزانہ کو داد و دہش اور انعام و اکرام میں خرچ کرنے سے مسرت ہوتی ہے اور جو مال پڑا رہ جاتا ہے اس کو دیکھ کر اس کو کوئی خوشی نہیں ہوتی۔

لغات : حاز : الحوز (ن) جمع کرنا۔ لا یسر : السرور (ن) خوش کرنا۔ فتی جوان (ج) فتیان۔ لا یھب : الوھب (ف) دینا۔

وَإِنِّي لَأُتْبِعُ تَذْكَارَهُ
صَلَوٰةَ الْإِلٰهِ وَسَقْيَ السُّحُبِ

ترجمہ : میں اس کے تذکرہ کے بعد اللہ کی رحمت اور بادلوں کی سیرابی کا ذکر کرتا ہوں۔

یعنی اس کے ذکر کے بعد اللہ کی رحمت اور سیرابی کی دعا بھی ضروری ہے۔

لغات : اتبع : الاتباع : بعد میں لانا۔ سقی : مصدر (ض) سیراب کرنا۔ السحب (واحد) سحاب : بادل۔

وَاُثْنِیْ عَلَیْہِ بِآلَائِہٖ
وَاَقْرُبُ مِنْہُ نَأْیٌ اَوْ قُرُبٌ

ترجمہ: میں اس کی تعریف اس کی نعمتوں کی وجہ سے کرتا ہوں وہ دور ہو یا قریب میں ہر حال میں اس سے قریب ہوں۔

یعنی میں اس کے انعام و اکرام کو یاد کرتا رہوں گا اور اس کی تعریف کرتا رہوں گا چاہے وہ مجھ سے قریب ہو یا دور میں بہر حال اپنے کو اس سے قریب ہی سمجھتا ہوں۔

لغات: آلاء (واحد) الی: نعمت۔ اقرب: القربۃ (لث) قریب ہونا۔
نأی: النأی (س) دور ہونا۔

وَاِنْ فَارَقَتْنِیْ اَمْطَارُہٗ
فَاَکْثَرُ غُدْرَانِہَا مَا نَضَبْ

ترجمہ: اگرچہ اس کی بارشیں مجھ سے جدا ہو گئی ہیں پھر بھی اس کی بارشوں کا بچا ہوا پانی خشک نہیں ہوا۔

یعنی یہ ضرور ہے کہ اس کے ابر کرم نے اب مجھ پر برسنا چھوڑ دیا ہے لیکن پہلے کی بارش کا جو پانی ہے وہ اب تک خشک نہیں ہوا ہے یعنی اس کی نعمتوں سے اب بھی متمتع ہوتا رہتا ہوں کیونکہ اس کا بہت حصہ میرے پاس ہے۔

لغات: فارقت: المفارقۃ: جدا ہونا۔ امطار (واحد) مطر: بارش۔ مطر (ن) برسنا۔ غدران (واحد) غدیر: تالاب، پانی جو سیلاب چھوڑ جائے (ج) غدران، اَغْدُر، غُدُر، غُدْر: بارش کا موسم گذر جانے کے بعد جگہ جگہ جو پانی جمع ہو جائے۔ نضب: النضب (ن ض) خشک ہونا۔

أَيَا سَيْفَ رَبِّكَ لَا خَلْقِهِ
وَيَاذَا الْمَكَارِمِ لَا ذَا الشُّطَبْ

ترجمہ : اے اپنے پروردگار کی تلوار! نہ کہ اس کی مخلوق کی اے شرافتوں والے نہ کہ دھار والے!

لغات : سیف : تلوار (ج) اسیاف، سیوف، اَسیُف - خلق : بمعنی مخلوق، مصدر (ن) پیدا کرنا - مکارم (واحد) مکرمۃ : شرافت بزرگی - الشطب : تلوار وغیرہ کی دھار، الشطب (ن) لنبائی میں چیرنا، لنبائی میں کاٹنا -

وَأَبْعَدَ ذِي هِمَّةٍ هِمَّةً
وَأَعْرَفَ ذِي رُتْبَةٍ بِالرُّتَبْ

ترجمہ : اے ہمت والوں میں سب سے بلند ہمت، اے مرتبہ والوں میں سب سے زیادہ مرتبوں کو پہچاننے والے -

لغات : ھمۃ : ہمت، عزم وارادہ (ج) هِمَمٌ، الهم (ن) قصد کرنا، ارادہ کرنا - اعرف (اسم تفضیل) العرفان، المعرفۃ (ض) پہچاننا - رُتَب (واحد) رتبۃ : درجہ، مرتبہ، رتبہ -

وَأَطْعَنَ مَنْ مَسَّ خَطِّيَّةً
وَأَضْرَبَ مَنْ بِحُسَامٍ ضَرَبْ

ترجمہ : خطی نیزہ ہاتھ میں لینے والوں میں سب سے زیادہ نیزہ باز اور تلوار سے وار کرنے والوں میں سب سے زیادہ شمشیر زن!

لغات : اطعن (اسم تفضیل) الطعن (ف) نیزہ مارنا - مسّ (س) چھونا، پکڑنا - خطیۃ : مقام خط کے بنے ہوئے نیزے - حسام : تلوار -

بِذَا اللَّفْظِ نَادَاكَ اَهْلُ الثُّغُوْر
فَلَبَّيْتَ وَالْهَامُ تَحْتَ الْقُضُبْ

ترجمہ: اہلِ سرحد نے انہیں لفظوں سے تجھے اس وقت پکارا جب کھوپڑیاں تلوار کے نیچے تھیں تو تو نے لبیک کہا۔

یعنی انہیں القاب سے تجھے خطاب کرکے اہلِ سرحد نے تجھ سے مدد طلب کی اور تو نے ان کی فریاد سنتے ہی لبیک کہا کہ میں حاضر ہوں اس وقت اہلِ سرحد تلوار کے سایہ میں دن کاٹ رہے تھے دشمن کی تلوار ان کے سروں پر لٹک رہی تھی اور ان کی زندگی سخت خطروں میں گھری ہوئی تھی۔

لغات: لفظ (ج) الفاظ۔ نادی: المناداۃ: پکارنا، آواز دینا۔ ثغور (واحد) ثغر: سرحد۔ ہام (واحد) ہامۃ: کھوپڑی۔ قضیب: تلوار (ج) قُضُبٌ

وَقَدْ يَئِسُوْا مِنْ لَذِيْذِ الْحَيٰوةِ
فَعَيْنٌ تَغُوْرُ وَ قَلْبٌ يَجِبْ

ترجمہ: وہ زندگی کی لذتوں سے مایوس ہو چکے تھے آنکھیں دھنستی جا رہی تھیں اور دل دھڑک رہے تھے۔

یعنی دشمنوں کا حملہ اتنا سخت تھا کہ وہ اپنی زندگی کی طرف سے مایوس ہو چکے تھے مصیبتوں کی یورش سے آنکھ دھنس گئی تھی اور دل دھڑک رہا تھا۔

لغات: یَئِسو: الیأس (س) ناامید ہونا، مایوس ہونا۔ لذیذ: اللذۃ (س) خوش گوار ہونا، لذیذ ہونا۔ عین: آنکھ (ج) اَعْیَانٌ، عُیُوْنٌ، اَعْیُنٌ۔ تغور۔ الغور (ن) پانی کا زمین کی تہ میں چلا جانا۔ قلب: دل (ج) قلوب۔ یجب: الوجب (ض) دل کا دھڑکنا، الوجوب (ض) واجب ہونا۔

وَغَرَّ الدُّمُسْتُقَ قَوْلُ الْعُدَاةِ
إِنَّ عَلِيًّا ثَقِيلٌ وَصِبُ

ترجمہ: دمستق کو دشمنوں کی اس بات نے دھوکہ دے دیا کہ علی بیمار ہے اور صاحب فراش ہے۔

یعنی دمستق نے سرحد والوں پر حملہ کرنے کی جرأت صرف اس لئے کی کہ دشمنوں نے یہ خبر اڑا دی کہ علی بیمار ہے اور صاحب فراش ہے اس لئے سرحد والوں کو کوئی مدد نہیں مل سکتی، میدان خالی ہے اس لئے اس نے حملہ کی ہمت کی مگر اس کو دھوکا ہوگیا۔

لغات: غرَّ: الغرور (ن) دھوکا دینا۔ العداۃ (واحد) عادٍ: دشمن۔ ثقیل: بیمار، الثقل (ك) بوجھل ہونا۔ وصب: صاحبِ فراش، الوصب (س) مریض ہونا۔

وَقَدْ عَلِمَتْ خَيْلُهُ أَنَّهُ
إِذَا هَمَّ وَهُوَ عَلِيلٌ رَكِبُ

ترجمہ: اور یہ بات تو اس کا گھوڑا ہی جانتا ہے کہ جب وہ تہیہ کر لیتا ہے چاہے بیمار ہو سوار ہو جاتا ہے۔

یعنی دمستق تو دشمنوں کی بات سے دھوکہ کھا گیا اور یقین کر لیا کہ سیف الدولہ بستر علالت سے اٹھ کر میدان جنگ میں نہیں آئے گا لیکن سیف الدولہ کا گھوڑا اس طرح کے دھوکے میں کبھی نہیں رہا وہ خوب جانتا ہے کہ سیف الدولہ جب کسی بات کا تہیہ کر لیتا ہے تو چاہے وہ کتنا ہی بیمار ہو وہ فوراً میری پیٹھ پر سوار ہو جائے گا اور منزل مقصود کی طرف چل دے گا اس لئے وہ ہمیشہ اس کی سواری کے لئے تیار رہتا ہے۔

لغات: علمت: العلم (س) جاننا۔ ھم: الھمّ (ن) قصد کرنا۔ علیل: بیمار (ج) أعِلّاء، العلۃ (ن ض) علیل ہونا۔ رکب (س) سوار ہونا۔

أَتَاهُمْ بِأَوْسَعَ مِنْ أَرْضِهِمْ
طِوَالُ السَّبِيبِ قِصَارُ الْعُسُبْ

ترجمہ: ان کی زمین سے بھی زیادہ وسیع پیمانے پر ایسے گھوڑے لایا جن کی پیشانی کے بال لمبے اور دم کی ہڈی چھوٹی تھی۔

یعنی اتنا بڑا لشکر لے کر آیا کہ گھوڑوں کے لئے زمین تنگ ہو گئی گھوڑے بھی اچھی نسل کے تھے جن کی پیشانیوں کے بال لمبے اور دم کی ہڈی چھوٹی تھی۔

لغات: طوال (واحد) طویل: دراز، لمبا، الطول (ن) لمبا ہونا۔ السبیب: پیشانی کا بال (ج) سبائب۔ قصار (واحد) قصیر۔ العُسُب (واحد) عسیب دم کی ہڈی (ج) عُسُبٌ، عُسُبٌ، عُسْبَانٌ۔

تَغِيبُ الشَّوَاهِقُ فِي جَيْشِهِ
وَتَبْدُوْا صِغَارًا إِذَا لَمْ تَغِبْ

ترجمہ: اس کے لشکر میں پہاڑ کی چوٹیاں غائب ہو جاتی ہیں اور جب غائب نہ ہوں تو چھوٹی چھوٹی نظر آئیں گی۔

یعنی فوجوں کی اتنی بڑی تعداد تھی کہ جب وہ پہاڑوں پر چڑھ کر چھا جاتی تو پہاڑوں کی چوٹیاں نظر نہیں آتی تھیں صرف فوج ہی دکھائی دیتی یا چوٹی پر نہیں پہونچی بلکہ چوٹی سے قدرے نیچے والے حصہ پر چاروں طرف پھیل گئی تو پہاڑوں کی چوٹیاں چھوٹی نظر آنے لگیں فوجیوں کے مقام سے پہاڑ کا جو حصہ اوپر تھا اتنا ہی نظر آتا تھا اس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ ذرہ بھر کے پہاڑ ہیں۔

لغات: تغیب: الغیبوبۃ (ض) غائب ہونا۔ الشواھق (واحد) شاھقۃ پہاڑ کی چوٹی۔ جیش: لشکر (ج) جیوش۔ تبدوا: البدو (ن) ظاہر ہونا۔ صغارا (واحد) صغیر: چھوٹا، الصغر (ك) چھوٹا ہونا۔

وَلَا تَعْبُرُ الرِّيحُ فِي جَوِّهِ
إِذَا لَمْ تَخُطَّ الْقَنَا أَوْ تَثِبْ

ترجمہ: لشکر کے بیچ سے ہوا پار نہیں ہو سکتی تھی جب تک نیزوں کو پھاند نہ جائے یا چھلانگ نہ لگائے۔

یعنی لشکر کا اتنا ازدحام تھا اس طرح فوجی ایک دوسرے سے ملے کھڑے تھے کہ اگر ہوا کو ادھر سے گذرنا پڑتا تھا تو اس کو راستہ نہیں ملتا تھا اس کے فوجیوں کے نیزوں کو چھلانگ لگا کر اور کود کود کر اسے گذرنا پڑتا تھا۔

لغات: لا تعبر: العبور (ن) پار کرنا، عبور کرنا۔ ریح: ہوا (ج) ریاح۔ جو: فضا۔ لم تخط: الخط (ن) پھاندنا، لکھنا، لکیر کھینچنا۔ تَثِبُ: الوثب (ض) کودنا چھلانگ لگانا۔

فَغَرَّقَ مُدْنَهُمْ بِالْجُيُوشِ
وَأَخْفَتَ أَصْوَاتَهُمْ بِاللَّجَبْ

ترجمہ: ان کے شہروں کو لشکروں میں غرق کر دیا ان کی آوازوں کو شور وہنگامہ سے دبا دیا۔

یعنی فوجیں سیلاب عظیم کی طرح بڑھیں ان کے شہر فوج کے اس سیلاب میں ڈوب گئے ان کی بول چال کی آواز نہ فوجیوں کے شور و غل نے گھوڑوں کی ہنہناہٹ اور اسلحہ جنگ کی جھنکار میں دب گئی ہر طرف فوج ہی کا ہنگامہ برپا تھا دوسری کوئی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔

لغات: غرق: الغریق ڈبونا۔ الغرق (س) ڈوبنا۔ مدن (واحد مدینہ): شہر۔ اخفت: الاخفات: آواز پست کرنا، الخفوت (ن) آواز کا پست ہونا۔ اصوات (واحد) صوت: آواز۔ اللجب: شور و شغب، شور و غل۔

فَاَخْبِثْ بِہٖ طَالِبًا قَتْلَہُمْ
وَاَخْبِثْ بِہٖ تَارِکًا مَاطَلَبْ

ترجمہ: ان کے قتل کا درپے ہونے والا کتنا خبیث ہے اور مطلوب کو چھوڑ دینے والا کتنا بدترین ہے۔

یعنی بے قصور سرحد والوں کا خون بہانے کے ارادہ سے آنے والا بھی خبیث اور میدان جنگ سے بزدلوں اور کمینوں کی طرح بھاگنے والا خبیث تر۔

لغات: اخبث بہ (فعل تعجب) کتنا خبیث، الخبث الخباثۃ (ك) پلید ہونا، برا ہونا۔ تارکا: الترك (ن) چھوڑنا۔

نَأَیْتَ فَقَاتَلَہُمْ بِالْقَنَا
وَجِئْتَ فَقَاتَلَہُمْ بِالْہَرَبْ

ترجمہ: جب تو دور رہا تو ان سے نیزوں سے جنگ کرتا رہا اور جب تو آیا تو اس نے فرار کے ذریعہ جنگ کی۔

یعنی جب تو سامنے نہیں تھا تو اپنی بہادری کا مظاہرہ کرتا رہا اور جب تو آگیا تو دم دبا کر بھاگ گیا، جنگ میں فرار بھی گویا ایک طریقہ جنگ ہے۔

لغات: نأیت: النای (س) دور ہونا۔ اھرب (ن) بھاگنا۔

وَکَانُوْا لَہُ الْفَخْرَ لَمَّا اَتٰی
وَکُنْتَ لَہُ الْعُذْرَ لَمَّا ذَھَبْ

ترجمہ: جب وہ آیا تو سرحد والے اس کے فخر کا ذریعہ تھے اور تو اس کے لئے عذر بن گیا جب وہ بھاگا۔

یعنی کمزور سرحد والوں پر حملہ کر کے اپنی بہادری کا ڈنکا پیٹ دیا اور اپنی کامیابی کو فخریہ بیان کرتا تھا اور ان پر فتح اس کے لئے فخر کا باعث تھی لیکن وہی

فخر عذر میں بدل گیا جب تو نے اس پر حملہ کر دیا چونکہ تیرے سامنے کوئی بہادر ٹک نہیں سکتا اس لئے تیرا آنا اس کے لئے بہانہ بن گیا اور بھاگ گیا۔

لغات: الفخر (س) فخر کرنا۔ اتی: الاتیان (ض) آنا۔ عذر (ج) اعذار

سَبَقْتَ اِلَیْہِمْ مَنَایَاھُمْ
وَمَنْفَعَةُ الْغَوْثِ قَبْلَ الْعَطَبْ

ترجمہ: تو ان کی موت سے پہلے ہی ان کے پاس پہونچ گیا اور مدد کا فائدہ ہلاکت سے پہلے ہی ہے۔

یعنی موت تو سرحد والوں کے لئے چل چکی تھی لیکن موت سے سبقت کر کے اس سے پہلے ہی سرحد والوں کے پاس پہونچ گیا اور موت پیچھے رہ گئی اور جب پہونچی تو تجھے دیکھ کر بے بس ہو گئی اور سرحد والے موت سے بچ گئے مدد تباہی سے پہلے ہی مفید ہے تباہی کے بعد مدد سے کیا فائدہ؟

لغات: سبقت: السبق (ن ض) سبقت کرنا، آگے بڑھ جانا۔ منایا (واحد) منیّۃ: موت۔ منفعۃ: مصدر (ف) نفع دینا۔ الغوث: مصدر (ن) مدد کرنا۔ العطب: ہلاکت: مصدر (س) ہلاک ہونا۔

فَخَرُّوْا لِخَالِقِہِمْ سُجَّدًا
وَلَوْ لَمْ تُغِثْ سَجَدُوْا لِلصُّلُبْ

ترجمہ: پھر وہ اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ میں گر گئے اور اگر تو مدد نہ کرتا تو وہ صلیب کو سجدہ کرتے۔

یعنی تیری مدد نے ان کی جانوں کے ساتھ ان کے ایمان کو بھی بچا لیا انہوں نے سجدۂ شکر ادا کیا اور خدا کے دربار میں سربسجود ہو گئے اور اگر تو نے بروقت مدد نہ کی ہوتی اور دمستق عیسائی غالب ہو جاتا تو خدائے واحد کے بجائے وہ صلیب کے

سامنے جھکنے پر مجبور ہو جاتے۔

لغات: خرّوا: الخرّ: الخرور (ن ض) اوپر سے نیچے گرنا، سجدہ میں گر پڑنا۔ سجّدًا (واحد) ساجد: سجدہ کرنے والا، السجدۃ (ن) سجدہ کرنا۔ لم تغث: الاغاثۃ: مدد کرنا، الغوث (ن) مدد کرنا۔ صُلُب (واحد) صلیب: سولی کی لکڑی کراس، صلیب۔

وَكَمْ ذُدْتَ عَنْهُمْ رَدًى بِالرَّدٰى
وَكَشَّفْتَ مِنْ كُرَبٍ بِالْكُرَبْ

ترجمہ: کتنی بار تو نے ان کی ہلاکت کو ہلاکت کے ذریعہ دفع کیا اور غموں کو غموں کے ذریعہ دور کیا۔

یعنی بار بار ان پر آنے والی تباہی کو تو نے الٹے دشمنوں پر تباہی پھیلا کر دفع کیا اور تباہی کو تباہی کے ذریعہ دور کیا اسی طرح سرحد والوں پر آنے والے رنج و غم کو دشمنوں کو رنج و غم میں مبتلا کر کے دفع کیا۔

لغات: ذدت: الذودُ، الذیاد (ن) دفع کرنا، دور کرنا۔ ردی: ہلاکت مصدر (س) ہلاک ہونا۔ کشّفت: التکشیف: کھولنا، غم دور کرنا۔ الکشف (ض) کھولنا۔ کُرَبٌ (واحد) کُرْبَۃٌ: رنج و غم۔ الکرب (ك) غمگین ہونا۔

وَقَدْ زَعَمُوْا اَنَّهٗ اِنْ يَعُدْ
يَعُدْ مَعَهُ الْمَلِكُ الْمُغْتَصِبْ

ترجمہ: انہوں نے سمجھ رکھا تھا کہ اگر وہ دوبارہ واپس ہوگا تو اس کے ساتھ تاجپوش بادشاہ بھی جائے گا۔

یعنی دمستق جب بھاگ کر روم پہونچا تو رومیوں نے یہ سمجھا کہ اب بادشاہ بذات خود دمستق کے ساتھ اہل سرحد پر حملہ آور ہوگا لیکن یہ محض ان کی خوش فہمی تھی

کسی کو بھی دوبارہ حملہ کی جرآت نہیں ہوئی۔

لغات: زعموا: الزعم (ن) سچ یا جھوٹ سمجھنا، گمان کرنا۔ یعد: العود (ن) لوٹنا۔ المعتصب: تاجپوش، گروہ بند، الاعتصاب: گروہ بند ہونا، تاج پوش ہونا

وَيَسْتَنْصِرَ اَنِ الَّذِیْ يَعْبُدَانِ
وَعِنْدَهُمَا اَنَّهُ قَدْ صُلِبْ

ترجمہ: جس کی وہ دونوں پرستش کرتے ہیں اس سے مدد طلب کرتے ہیں حالانکہ ان کے نزدیک اس کو سولی دے دی گئی ہے۔

یعنی دمستق اور بادشاہ دونوں عیسائی ہیں اور حضرت عیسٰی کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں اس لئے اسی سے مدد کی درخواست کرتے ہیں حالانکہ وہ یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہودیوں نے ان کو سولی پر چڑھا دیا تھا تو جو ذات اپنی جان نہ بچا سکی وہ دوسروں کی جان کیسے بچائے گی۔

لغات: یعبدان: العبادۃ (ن) عبادت کرنا۔ صُلِبْ: الصلب (ن ض) سولی دینا، پھانسی پر چڑھانا۔

لِيَدْفَعَ مَا نَالَهُ عَنْهُمَا
فَيَا لَلرِّجَالِ لِهٰذَا الْعَجَبْ

ترجمہ: تاکہ ان دونوں سے اس چیز کو دفع کردے جو خود اس کو پہونچ چکی ہے اے لوگو! یہ کتنی حیرتناک بات ہے؟

یعنی یہ دونوں ایسی ذات سے موت سے بچانے کی درخواست کرتے ہیں جو خود کو موت سے نہ بچا سکی، یہ کیسی حماقت کی بات ہے؟

لغات: یدفع: الدفع: دفع کرنا، دور کرنا۔ نال: النیل (س) پانا۔

أَرَى الْمُسْلِمِيْنَ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ
إِمَّا لِعَجْزٍ وَإِمَّا رَهَبْ

ترجمہ: میں مسلمانوں کو مشرکوں کے ساتھ دیکھ رہا ہوں یا مجبوری کی وجہ سے یا خوف کی وجہ سے؟

یعنی اہل سرحد عیسائیوں سے میل جول رکھتے ہیں حالانکہ مسلمانوں کا عیسائیوں سے رابطہ کیسا یا تو یہ عاجزی کی وجہ سے یا خوف کی وجہ سے۔

لغات: عجز: مصدر (س) عاجز ہونا۔ رھب: مصدر (س) خوف کرنا۔

وَأَنْتَ مَعَ اللّٰهِ فِيْ جَانِبٍ
قَلِيْلُ الرُّقَادِ كَثِيْرُ التَّعَبْ

ترجمہ: تو اللہ کے ساتھ ہے ایک جانب، کم سونے والا بہت محنت کرنے والا ہے۔

یعنی تو ان دونوں سے الگ خدا کا پرستار ہے، اس کی مرضی حاصل کرنے کے لئے شب بیداری کرتا ہے اور محنت کرتا ہے۔

لغات: التعب: مصدر (س) تھکنا، محنت کرنا۔ الرقاد: مصدر (ن) سونا جانب: کنارہ (ج) جوانب۔ کثیر: زیادہ، الکثرۃ (ك) زیادہ ہونا۔

كَأَنَّكَ وَحْدَكَ وَحَّدْتَهُ
وَدَانَ الْبَرِيَّةُ بِابْنٍ وَأَبْ

ترجمہ: جیسے تنہا تو ہی توحید پرست ہے اور ساری مخلوق نے باپ بیٹے والا دین قبول کر لیا ہے۔

یعنی عیسائیوں کے غلبہ کی وجہ سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ساری دنیا تثلیث پرستی میں مبتلا ہو گئی ہے تو تنہا موحد اور توحید پرست ہے۔

لغات: وحدت: التوحید: ایک ماننا۔ دان: الدین (ض) دین اختیار کرنا، بدلہ دینا۔ البریۃ: مخلوق (ج) برایا۔ ابن: لڑکا (ج) ابناء، بنون۔

فَلَیْتَ سُیُوْفَكَ فِیْ حَاسِدٍ
اِذَا مَا ظَهَرْتَ عَلَیْهِمْ كَئِبْ

ترجمہ: کاش تیری تلواریں حاسدوں میں ہوں جب تو ان پر غالب ہوجاتا ہے تو یہ رنجیدہ ہوتے ہیں۔

یعنی یہ حاسدین عیسائیوں پر تیرے غلبہ کو پسند نہیں کرتے اور تیری فتح سے خوش نہیں ہیں خدا کرے کہ تیری تلواریں ان کو موت کے گھاٹ اتار دیں۔

لغات: حاسدین: الحسد (ن ض) حسد کرنا۔ ظهرت: الظهور (ن) ظاہر ہونا، ظهر علیہ: غالب ہونا۔ کئب: الکأبۃ (س) رنجیدہ ہونا، غمگین ہونا

وَلَیْتَ شَكَاتَكَ فِیْ جِسْمِهٖ
وَلَیْتَكَ تَجْزِیْ بِبُغْضٍ وَّحُبّْ

ترجمہ: کاش تیری بیماری اس کے جسم میں ہو اور کاش تو محبت اور دشمنی دونوں کا بدلہ دے۔

لغات: تجزی: الجزاء (ض) بدلہ دینا۔ بغض: کینہ، دشمنی، البغض: (ن س ك) دشمنی کرنا، نفرت کرنا۔

فَلَوْ كُنْتَ تَجْزِیْ بِهٖ نِلْتُ مِنْكَ
اَضْعَفَ حَظٍّ بِاَقْوٰی سَبَبْ

ترجمہ: پس اگر تو اس کا بدلہ دے تو سبب قوی ہونے کی وجہ سے میں بھی کئی گنا حصہ پاؤں گا۔

یعنی بغض اور محبت دونوں کا بدلہ الگ دے تو محبت والوں کو حوصلہ دے گا

تو اوروں کے مقابلہ میں میرا حصہ کئی گنا زیادہ ہوگا کیونکہ دوسروں کے مقابلہ میں میری محبت کا درجہ بہت بلند ہے اس لئے اس کا صلہ اور انعام بھی دوسروں سے زیادہ ہوگا

لغات: نلت: النیل (س) پانا۔ اضعف (اسم تفضیل) الضعف (ف) دوگنا ہونا۔ حظ: حصہ (ج) حظوظ۔ اقوی (اسم تفضیل) القوۃ (س) قوی ہونا۔
سبب: وجہ، علت، سبب (ج) اسباب۔

وقال ارتجالا وقد عذله ابو سعید المجیمری علی ترکه لقاء الملوك فی صباه

أَبَا سَعِيدٍ جَنِّبِ الْعِتَابَا
فَرُبَّ رَاءٍ أَخْطَأَ الصَّوَابَا

ترجمہ: اے ابوسعید! غصہ دور کردو، اس لئے کہ بہت سی رایوں نے صحیح بات میں غلطی کی ہے۔

فَإِنَّهُمْ قَدْ أَكْثَرُوا الْحُجَّابَا
وَاسْتَوْقَفُوا لِرَدِّنَا الْبَوَّابَا

ترجمہ: اس لئے کہ انہوں نے پردہ داروں کی تعداد بڑھا دی ہے اور ہمارے روکنے کے لئے دربانوں کو کھڑا کر رکھا ہے۔

وَإِنَّ حَدَّ الصَّارِمِ الْقِرْضَابَا
وَالذَّابِلَاتِ السمر وَالْعِرَابَا
تَرْفَعُ فِيمَا بَيْنَنَا الْحِجَابَا

ترجمہ: اور اب تو شمشیر براں کی دھار اور گندم گوں لچکیلے نیزے اور عربی النسل گھوڑے ہی ہمارے اور ان کے درمیان کے پردوں کو اٹھائیں گے۔

یعنی اے ابوسعید! تم نے بادشاہوں سے ملاقات ترک کر دینے پر مجھے ملامت کی ہے اور غصہ کا اظہار کیا ہے، تم غصہ تھوک دو، بعض مرتبہ آدمی صحیح بات میں بھی غلطی کر جاتا ہے اور درست راہ سے بھٹک جاتا ہے تمہارا بھی معاملہ ایسا ہی ہے اب تو حال یہ ہے کہ بادشاہوں کے دربار میں قدم قدم پہ پردہ دار اور دربانوں کی فوج کھڑی ہے اور ملاقات کرنے والوں کی راہ میں سدِ سکندری بنے ہوئے ہیں اب بات اس حد تک جا پہونچی ہے کہ تلواریں اور نیزے اٹھا لئے جائیں اور فوجی گھوڑوں پر سوار ہو کر اپنی قوت بازو سے ان پردوں کو اٹھا دیا جائے حالات اسی طرح بدل سکتے ہیں۔

لغات: جنب: التجنیب: ہٹانا، دور کرنا۔ العتاب: غصہ، العتاب: المعاتبة: غصہ کرنا، سرزنش کرنا۔ رای (ج) اراء۔ اَخْطَأَ: الاخطاء: خطا کرنا، الخطأ (س ف) غلطی کرنا۔ اکثروا: الاکثار: زیادہ کرنا، الکثرة (ك) زیادہ ہونا۔ حجابا (واحد) حاجب: پردہ دار، الحجاب (ن) روکنا، چھپانا۔ استوقوا الاستیقاف: کھڑا کر رکھنا، الوقوف (ض) ٹھہرنا، کھڑا رہنا۔ رد: مصدر (ن) لوٹنا السمر (واحد) اَسْمَرُ: گندم گوں، السمرة (ن ك) گندم گوں ہونا، السمر (ن) رات میں قصہ گوئی کرنا۔ ترفع: الرفع (ف) اٹھانا۔ الحجابا: پردہ (ج) حُجُبٌ۔

وقال ارتجالا لبعض الكلابيين وهو على شراب

لَاَحِبَّتِيْ اَنْ يَمْلَؤُوْا ۔۔۔ بِالصَّافِيَاتِ الْاَكْوُبَا

وَعَلَيْهِمْ اَنْ يَبْذُلُوْا ۔۔۔ وَعَلَيَّ اَنْ لَّا اَشْرَبَا

حَتّٰى تَكُوْنَ الْبَاتِرَاتُ ۔۔۔ الْمُسْمِعَاتُ فَاَطْرَبَا

ترجمہ: دوستوں کا کام پیالوں کو خالص شراب سے بھر دینا ہے پیش کرنا ان کا فرض ہے اور نہ پینا تیرا کام ہے ہاں جھنکار کرنے والی شمشیر براں کی جھنکار

سنائی دے تو میں مسرور ہو جاؤں۔

لغات: احبۃ (واحد) حبیب۔ یملأوا: الملأ (ف) بھرنا۔ الصافیات (واحد) صافیۃ: خالص شراب۔ اکوبا (واحد) کُوبٌ: پیالہ، پیمانہ۔ یبذلوا: البذل (ن) خرچ کرنا۔ اشربا: الشرب (س) پینا۔ الباترات (واحد) باترۃ: شمشیر براں، البتر (ن) کاٹنا۔ اطربا: الطرب (س) خوشی سے جھومنا

وقال یرثی محمد بن اسحٰق التنوخی وینفی الشماتۃ من بنی عمہ

لِاَیِّ صُرُوْفِ الدَّھْرِ فِیْہِ نُعَاتِبُ
وَاَیَّ رزایاہ بِوِتْرٍ نُطَالِبُ

ترجمہ: زمانہ میں ہم اس کی کن کن گردشوں پر غصہ کریں اور اس کی کس کس مصیبت کے بدلے کا مطالبہ کریں۔

لغات: صروف (واحد) صرف: گردش زمانہ۔ الدھر: زمانہ (ج) دھور وتر: انتقام، بدلہ (ج) اوتار۔

مَضٰی مَنْ فَقَدْ نَاصَبْرَنَا عِنْدَ فَقْدِہٖ
وَقَدْ کَانَ یُعْطِیْ الصَّبْرَ وَالصَّبْرُ عَازِبُ

ترجمہ: وہ گذر گیا جس کے کھو جانے کے وقت ہم نے اپنا صبر کھو دیا حالانکہ جب صبر ہوتا تھا تو وہی صبر دیا کرتا تھا۔

یعنی آج وہ شخص ہم سے جدا ہو گیا جس کی جدائی پر ہمیں یارائے صبر نہیں رہا یہی وہ شخص تھا کہ جب ہم مصیبتوں میں گرفتار ہو کر بے چین ہو جاتے تھے تو وہ ہمیں تسلی و تشفی دیا کرتا تھا آج کی ہماری ایسی مصیبت ہے کہ ہمیں اب کوئی تسلی دینے والا بھی نہیں رہا۔

لغات: مضی: المضی (ض) گزرنا۔ فقدنا: الفقد (ن ض) کھودینا، گم کرنا یعطی: الاعطاء: دینا۔ الصبر (ض) صبر کرنا۔ عازب: دور، العزبۃ (ن ض) دور ہونا۔

یَزُوْرُ الْاَعَادِیْ فِیْ سَمَاءِ عَجَاجَۃٍ
اَسِنَّتُہٗ فِیْ جَانِبَیْہَا الْکَوَاکِبُ

ترجمہ: وہ غبار کے آسمان میں دشمنوں سے ملتا ہے اس کے دونوں جانب اس کے نیزے ستارے ہوتے ہیں۔

یعنی ممدوح میدان جنگ میں دشمنوں سے اس وقت ٹکر لیتا ہے جب گھمسان کی جنگ ہو اور گھوڑوں کی ٹاپوں سے اڑنے والا غبار خود ایک آسمان بن جائے اس غبار کے اندھیرے میں اس کے نیزے کی انیاں اس طرح دائیں بائیں چمکتی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ ستارے چمک رہے ہیں۔

لغات: یزور: الزیارۃ (ن) زیارت کرنا، ملاقات کرنا، ملنا۔ سماء: آسمان (ج) سموات۔ عجاجۃ: غبار، العج (ن ض) غبار اڑانا۔ اسنتہ (واحد) سنان: نیزہ۔ الکواکب (واحد) کوکب: ستارہ۔

فَتَسْفِرُ عَنْہُ وَالسُّیُوْفُ کَاَنَّمَا
مَضَارِبُہَا مِمَّا انْفَلَلْنَ ضَرَائِبُ

ترجمہ: پھر غبار اس سے چھنٹتا ہے تو تلوار کی دھاریں کند ہو جانے کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خود ان پر وار کیا گیا ہو۔

یعنی جب غبار چھٹ جاتا ہے اور اجالا ہوتا ہے تو دیکھا جاتا ہے کہ ممدوح نے تلواروں سے اتنا کام لیا ہے کہ اس کی دھاریں ٹوٹ ٹوٹ کر کنگھی کی طرح دندانہ دار ہو گئی ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے خود تلواروں پر کسی چیز سے ضرب لگا لگا کر توڑ ڈالا ہے

لغات: تسفر: السفور (ن) روشن ہونا، غبار کا چھٹنا، آسمان کا بادلوں سے صاف ہونا۔ مضارب (واحد) مَضْرِبٌ: دھار۔ انفللن: الانفلال: دھار کا دندانہ دار ہونا، الفَلّ: التفلیل: تلوار کی دھار کو دندانہ دار بنانا۔ ضرائب (واحد) ضریبۃ یعنی مضروب جس پر وار کیا گیا ہو۔

طَلَعْنَ شُمُوْسًا والغمود مَشَارِقٌ
لهن وهامات الرجال مغارب

ترجمہ: وہ سورج بن کر نکلیں اور میانیں ان کا مشرق تھیں اور لوگوں کی کھوپڑیاں ان کی مغرب تھیں۔

یعنی ممدوح کے فوجیوں کی چمکتی ہوئی تلواریں جب میانوں سے باہر آئیں تو معلوم ہوا کہ مشرق سے سورج نکل آیا اور جب دشمنوں کی کھوپڑیوں میں اتر گئیں تو ایسا معلوم ہوا کہ سورج مغرب میں ڈوب گیا میانیں تلواروں کا مشرق تھیں اور دشمنوں کی کھوپڑیاں ان کا مغرب تھیں۔

لغات: طلعن: الطلوع (ن) سورج کا نکلنا۔ شموسا (واحد) شمس سورج۔ الغمود (واحد) الغمدۃ: میان، نیام۔ ھامات: (واحد) ھامۃ: کھوپڑی

مَصَائِبُ شَتّٰی جُمِّعَتْ فِیْ مُصِیْبَةٍ
وَلَمْ يَكْفِهَا حَتّٰى قَفَتْهَا مَصَائِبُ

ترجمہ: مختلف مصیبتوں کو ایک مصیبت میں جمع کر دیا گیا ہے اور مصیبت کافی نہیں ہوئی تو اس کے بعد اور مصیبتیں بھی آئیں۔

یعنی ہماری مصیبت بہت سی مصیبتوں کا ایک مجموعہ ہے بظاہر ایک مصیبت ہے لیکن حقیقت میں بہت سی مصیبتیں ہیں اور پھر مصیبتوں کے اس مجموعہ کے بعد بھی زمانہ کو تسلی نہیں ہوئی تو اس کے پیچھے اور بھی مزید دوسری مصیبتیں ہمارے

اوپر مسلط کردی گئیں۔

لغات: مصائب (واحد) مصیبۃ۔ جمعت: التجمیع: جمع کرنا، الجمع (ف) جمع کرنا۔ لم یکف: الکفایۃ (ض) کفایت کرنا، کافی ہونا۔ قفت: القفو (ن) پیچھے چلنا، پیروی کرنا۔

رَثَیٰ ابْنَ اَبِیْنَا غَیْرُ ذِیْ رَحِمٍ لَهٗ
فَبَاعَدَنَا عَنْهُ وَنَحْنُ الْاَقَارِبُ

ترجمہ: ہمارے باپ کے بیٹے کا ماتم ان لوگوں نے کیا جو اس کے رشتہ دار نہیں ہیں پھر ہمیں اس سے دور کا سمجھا حالانکہ ہم ہی عزیز و اقارب ہیں۔

یعنی اجنبیوں نے رسمی اظہار غم کر کے ہم حقیقی رشتہ داروں کے بارے میں دوسرے لوگوں کو یہ تاثر دیا کہ ہمارا مرحوم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہم کو اس کی موت کا غم ہے جب کہ ان کا غم ظاہرداری کے طور پر تھا اور ہمارا غم حقیقی اور واقعی ہے کیونکہ ہم اس کے رشتہ دار ہیں۔

لغات: رثی: الرثاء (ض) میت پر رونا، میت کے محاسن شمار کرنا، مرثیہ کہنا۔ ذی رحم: رشتہ داری، قرابت داری (ج) ارحام۔ التباعد: دور کا سمجھنا، البعد (ك) دور ہونا۔

وَعَرَّضَ اَنَّا شَامِتُوْنَ بِمَوْتِهٖ
وَاِلَّا فَزَارَتْ عَارِضَیْهِ الْقَوَاضِبُ

ترجمہ: اور الزام لگایا کہ ہم اس کی موت پر خوش ہیں اور اگر یہ بات نہیں ہے تو ان کے رخساروں پر تلواریں پڑیں۔

یعنی مزید ستم یہ کہ انہوں نے ہمیں طعنہ دیا اور الزام لگایا کہ ہمیں غم کے بجائے اس کی موت پر خوشی ہے اور اپنی بات کی پختگی کے لئے یہ بھی کہا کہ اگر ہماری یہ

بات سچی نہ ہو تو ہمارے چہرے پر تلواریں پڑیں قتل کر دیئے جائیں۔

لغات: عرض: التعریض: دوسرے پر ڈھال کر بات کہنا، تعریض کرنا۔ شامتون: الشماتۃ (س) کسی کی مصیبت پر خوش ہونا۔ موت: مصدر (ن) مرنا۔ زارت: الزیارۃ (ن) زیارت کرنا، ملنا۔ عارض: رخسار (واحد) عارضۃ (ج) عوارض و عارض۔ القواضب (واحد) قاضبۃ: تلوار، القضب (ض) کاٹنا۔

اَلَیْسَ عَجِیْبًا اَنْ بَیْنَ بَنِیْ اَبٍ
لِنَجْلِ یَہُوْدِیٍّ تَدِبُّ الْعَقَارِبُ

ترجمہ: کیا یہ حیرت انگیز بات نہیں ہے کہ ایک باپ کی اولاد کے درمیان ایک یہودی بچہ کی وجہ سے بچھو رینگنے لگیں۔

یعنی امر واقعہ یہ ہے کہ ہم سب ایک خاندان اور ایک باپ کی اولاد ہیں لیکن الزام تراشی کرنے والے یہودی بچوں نے ہم لوگوں کے درمیان فساد بو کر اختلاف پیدا کر دیا اور ہر شخص ایک دوسرے کی غیبت اور چغل خوری کر کے بچھوؤں کی طرح ڈنک مارنے لگا یہ کتنی حیرت کی بات ہے (یہودی بچہ ایک سخت گالی ہے)

لغات: نجل: اولاد، نسل (ج) اَنْجَالٌ، نِجَالٌ۔ تدبّ: الدب: رینگنا، چلنا۔ العقارب (واحد) عقرب: بچھو۔

اَلَا اِنَّمَا کَانَتْ وَفَاتُ مُحَمَّدٍ
دَلِیْلًا عَلٰی اَنْ لَیْسَ لِلّٰہِ غَالِبُ

ترجمہ: محمد ابن اسحاق کی وفات یقیناً اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ پر کوئی غالب ہونے والا نہیں ہے۔

یعنی محمد ابن اسحاق کو مغلوب کرنے والا اس سطح زمین پر کوئی نہیں تھا اور

کوئی بڑا سے بڑا بہادر بھی اس کی زندگی کو اس سے چھیننے کی ہمت نہ کرسکا اس کے باوجود اس کی زندگی چھین لی گئی اور وہ اپنی زندگی کو اس کے مقابلہ میں نہ بچا سکا معلوم ہوا کہ اس ساری کائنات پر قبضہ و اختیار اور غلبہ رکھنے والی ایک ذات ہے جس کے سامنے سب بے بس ہیں اسی کو ہم خدا کہتے ہیں اس پر کوئی غالب نہیں ہوسکتا۔

لغات: الوفاۃ: موت (ج) وَفَیَاتٌ۔ دلیل (ج) ادلۃ، دلائل۔
غالب: الغلبۃ (ض) غالب ہونا۔

وقال یمدح المغیث بن علی بن بشر العجلی

دَمْعٌ جَرٰی فَقَضٰی فِی الرَّبْعِ مَاوَجَبَا
لِاَھْلِهٖ وشَفٰی، اَنّٰی، وَلَا کَرَبَا

ترجمہ: آنسوؤں نے جاری ہوکر اس فرض کو ادا کیا جو اس گھر والے کا حق تھا اور شفا دی اور نہ قریب ہی ہوا۔

یعنی دیار محبوب کے کھنڈر اور ویرانوں کو دیکھ کر دعوے محبت رکھنے والوں کا فرض ہے کہ اس کی تباہی پر آنسو بہائیں یہی وہ مقام ہے جہاں محبت پروان چڑھی اور آج یہاں ہو کا عالم ہے مرے آنسوؤں نے اس گھر والے کے فراق میں جاری ہوکر اپنا فرض ادا کیا تو احساس ہوا کہ تسلی ہوگئی اور دل کی بیماری کچھ کم ہوئی، مگر کہاں کم ہوئی؟ بلکہ شفا قریب بھی نہیں آئی، اور غم محبت بدستور ہے۔

لغات: دمع: آنسو (ج) دموع۔ جرٰی: الجریان (ض) جاری ہونا۔
قضٰی: القضاء: پورا کرنا، ادا کرنا۔ ربع: گھر (ج) ربوع، ارباع، اربُعٌ، رُبُعٌ۔
وجبا: الوجوب (ض) واجب ہونا۔ شفٰی: الشفاء (ض) شفا دینا۔ کربا: قریب ہوا۔

عُجْنَا فَاَذْهَبَ مَا اَبْقَیْ الْفِرَاقُ لَنَا
مِنَ الْعُقُوْلِ وَمَارَدَّ الَّذِیْ ذَهَبَا

ترجمہ: ہم لوٹ کر آئے تو فراق وہ عقلیں بھی لے گیا جو اس نے باقی چھوڑی تھیں اور جو بھی لے گیا اس کو نہیں لوٹایا۔

یعنی ہم دیارِ حبیب سے جدائی کے بعد جب پھر واپس آئے تو ہجر و فراق نے جو عقل و ہوش تھوڑا بہت چھوڑ دیا تھا وہ بھی اس کھنڈر اور ویرانے کو دیکھ کر باقی نہیں رہا اور اس سے پہلے جو ہمارا صبر و سکون اور ہوش و خرد لوٹ لیا تھا وہ بھی واپس نہیں کیا اس طرح عقل و ہوش سے ایک دم بے گانہ ہو کر رہ گئے اور جنون محبت کامل ہو گیا۔

لغات: عجنا: العوج، المعاج (ن) لوٹنا، اقامت کرنا۔ عقول (واحد) عقل۔ ردّ: الردّ (ن) لوٹانا۔

سَقَیْتُهٗ عَبَرَاتٍ ظَنَّهَا مَطَرًا
سَوَائِلًا مِنْ جُفُوْنٍ ظَنَّهَا سُحُبَا

ترجمہ: میں نے اس قدر آنسوؤں سے اس (گھر) کو سیراب کر دیا کہ اس نے ان کو بارش سمجھ لیا اور پلکوں سے وہ آنسو بہ رہے تھے ان کو بادل تصور کیا۔

یعنی اس کھنڈر کو دیکھ کر میں اتنا رویا کہ اس نے سمجھا کہ بارش ہو رہی ہے اور آنسو برسانے والی پلکوں کو برسات کا بادل سمجھا۔

لغات: سقیت: السقی (ض) سیراب کرنا۔ عبرات (واحد) عبرۃ: آنسو۔ ظنّ: الظنّ (ن) گمان کرنا۔ مطر: بارش (ج) امطار، سحبا (واحد) سحاب: بادل

دَارُ الْمُلِمِّ لَهَا طَیْفٌ تَهَدَّدَنِیْ
لَیْلًا فَمَا صَدَقَتْ عَیْنِیْ وَلَا كَذَبَا

ترجمہ: یہ اس کا گھر ہے جس کا خیال آ رہا ہے اس نے رات مجھ کو چونکا دیا تھا

جس کی تصدیق میری آنکھ نے نہیں کی اور نہ وہ جھوٹ رہا۔

یعنی میرے سامنے اسی کا گھر ہے جس کے تصور میں اس وقت ڈوبا ہوا ہوں اسی محبوب نے شب میں خواب میں مجھے چونکا دیا تھا لیکن میری آنکھوں نے اس کو سچ نہیں مانا کہ یہ محبوب ہے لیکن وہ بالکل جھوٹ بھی نہیں تھا کچھ بات ضرور تھی۔

لغات: دار، مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ الملم: میں الف لام موصول کا اَلّتی کے معنی میں ہے، الملم، الالمام: کسی کے پاس آنا۔ طیف: خیال، تصور۔ الطیف (ض) خواب میں خیال آنا۔ تہدد: التہدید: خوف دلانا، ڈرانا، دھمکانا۔ صدقت: الصدق (ن) سچ بولنا۔ الکذب (ض) جھوٹ بولنا۔

اَنْاَیْتُہٗ فَدَنیٰ اَدْنَیْتُہٗ فَنَاٰی
جَمَّشْتُہٗ فَنَبَا قَبَّلْتُہٗ فَاَبیٰ

ترجمہ: میں نے اس کو دور کیا تو قریب ہو گیا اور اس کو قریب کیا تو دور ہو گیا میں نے اس کو چھیڑا تو خفا ہو گیا بوسہ دینا چاہا تو انکار کر دیا۔

یعنی خواب کی دنیا اتنی حقیقی معلوم ہو رہی تھی کہ وہ سارا منظر اب بھی لگتا ہوں میں موجود ہے میں نے خواب میں نظر آنے والی تصویر کو دماغ سے جھٹک کر دور کرنا چاہا تو اور بھی دماغ پر چھا گئی اور مجھ سے قریب ہو گئی اور جب میں نے خود اس کو قریب کرنا چاہا تو شوخی کی وجہ سے مجھ سے دور ہو گئی پھر میں نے اس کو چھیڑا اور چٹکی لی تو خفا ہو گئی اور بوسہ لینا چاہا تو منھ پھیر لیا۔

لغات: اَنَایْتُ: الانآء: دور کرنا، النأی: دور ہونا (س) ادنیت: الادناء قریب کرنا، الدنو (ن) قریب ہونا۔ جَمَّشْتُ: التجمیش: محبت سے چٹکی لینا، چھیڑ چھاڑ کرنا۔ قبلت: التقبیل: بوسہ دینا۔ ابی: الاباء (س) انکار کرنا۔

هَامَ الْفُؤَادُ بِأَعْرَابِيَّةٍ سَكَنَتْ
بَيْتًا مِنَ الْقَلْبِ لَمْ تَمْدُدْ لَهُ طُنُبًا

ترجمہ: ایک اعرابیہ پہ دل دیوانہ ہو گیا وہ دل کے گھر میں ٹھہر گئی جس کے لئے طنابیں نہیں کھینچی گئیں۔

یعنی ایک اعرابیہ کی محبت میں دل دیوانہ بن گیا اور دل کی کوٹھری پر قبضہ کر کے اس میں سکونت پذیر ہو گئی اور میرا بس نہیں کہ اس کو دل سے نکال سکوں دل کا خیمہ اس کے لئے نہیں لگایا گیا تھا مگر دل کی دیوانگی کا عالم یہ ہے کہ خود کو نہ بچا سکا۔

لغات: ہام: الہیُمُ (ض) آوارہ پھرنا، محبت کرنا۔ الفواد: دل (ج) افئدۃ۔ سکنت: السکون (ن) ٹھہرنا، اقامت کرنا، سکون ہونا۔ بیت: گھر، کوٹھری (ج) ابیات، بیوت۔ لم تمدد: المدّ (ن) کھینچنا، تاننا، بڑھانا۔ طُنُبًا (واحد) طناب: خیمہ کی رسیاں، طنابیں۔

مَظْلُوْمَةُ الْقَدِّ فِيْ تَشْبِيْهِهٖ غُصُنًا
مَظْلُوْمَةُ الرِّيْقِ فِيْ تَشْبِيْهِهٖ ضَرَبًا

ترجمہ: قد کو شاخ سے تشبیہہ دے کر اس کے قد پر ظلم کیا گیا ہے اس کے لعاب دہن کو شہد سے تشبیہہ دے کر لعاب دہن پر ظلم کیا گیا ہے۔

یعنی محبوبہ کے قد کو شاخ سے تشبیہہ دی جاتی ہے حالانکہ یہ اس کے قد کے ساتھ ظلم ہے کہاں اس قامت زیبا کا حسن و جمال اور حقیر سی شاخ نازہ؟ اسی طرح محبوبہ کے لعاب دہن کی شیرینی کو شہد کہا جاتا ہے یہ اس کے لعاب دہن کے ساتھ ظلم ہے، شہد کی شیرینی اس کے لعاب دہن کی جاں بخش حلاوت کو کہاں پا سکتی ہے؟

لغات: مظلومۃ: الظلم (ض) ظلم کرنا۔ القد: قد و قامت (ج) قدود۔

غصن : شاخ (ج) اغصان، غصون، غصن ۔ الریق : لعاب دہن (واحد) ریقۃ (ج) ارياق، رياقٌ، ریق ۔

بَيْضَاءُ تُطْمِعُ فِيْمَا تَحْتَ حُلَّتِهَا
وَعَزَّ ذٰلِكَ مَطْلُوْبًا اِذَا طُلِبَا

ترجمہ : وہ گوری چٹی ہے اس کی حرص پیدا کرتی ہے جو اس کے لباس میں ہے اور جب حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی تو یہ مقصد دشوار ہوگا ۔

یعنی اس کا رنگ صاف شفاف سفید ہے جو اس کے جسم مرمریں کے حاصل کرنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے لیکن وصال محبوب آسان نہیں یہ مشکل ترین مرحلہ ہے ۔

لغات : تطمع : الاطماع : لالچ دلانا، الطمع (س) لالچ کرنا ۔ حُلّۃ : لباس (ج) حُلَلٌ ۔ عَزّ : العز (ض) دشوار ہونا ۔ مطلوبا : مقصد، الطلب (ن) طلب کرنا ۔

كَاَنَّهَا الشَّمْسُ يُعْيِيْ كَفَّ قَابِضِهٖ
شُعَاعُهَا وَيَرَاهُ الطَّرْفُ مُقْتَرِبَا

ترجمہ : گویا وہ سورج ہے اس کی کرنیں اپنے پکڑنے والے کے ہاتھ کو عاجز کردیتی ہیں حالانکہ آنکھ اس کو قریب ہی دیکھتی ہے ۔

یعنی جس طرح سورج کی کرنیں تمہاری آنکھوں کے سامنے ناچتی ہیں لیکن ان کرنوں کو ہاتھوں سے پکڑنا چاہو تو لاکھ کوشش کے باوجود اس کو گرفت میں نہیں لاسکتے اسی طرح محبوب تمہارے دل ودماغ پہ چھایا ہوا ہے اور تم سے قریب تر ہے لیکن سورج کی کرنوں کی طرح وہ بھی تمہاری گرفت میں نہیں آسکتا، جس طرح کرنوں کا پکڑنا محال اسی طرح وصال محبوب بھی ناممکن ہے ۔

لغات : یُعیِی : الاعیاء : عاجز کرنا، العَیّی (س) عاجز ہونا ۔ کفّ : ہاتھ، ہتھیلی

(ج) اکفاف، اکف ۔ قابض: القبض (ض) پکڑنا، قبضہ کرنا ۔ شعاع: کرن (ج) اَشِعَّۃٌ ۔ الطرف: آنکھ، نگاہ (ج) اَطْرَافٌ ۔

مَرَّتْ بِنَا بین تِرْبَیْہَا فَقُلْتُ لَہَا
مِنْ اَیْنَ جَانَسَ ھٰذَا الشَّادِنُ الْعَرَبَا

ترجمہ: وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ ہمارے پاس سے گذری تو میں نے کہا کہ یہ ہرنی عربی عورتوں میں کیسے مل گئی ؟

یعنی وہ اپنی ہم عمر ہجولیوں کے ساتھ جب ہمارے پاس سے گذر رہی تھی تو میں نے مخاطب کرتے ہوئے حیرت سے پوچھا کہ یہ ہرنی عورتوں میں مل کر کیسے چل رہی ہے ۔ (عربی شاعری میں محبوبہ کو ہرنی اور نیل گائے سے تشبیہہ دیتے ہیں اردو میں صرف چشم غزالاں کی تشبیہہ ہے ۔

لغات: مرّت: المرور (ن) گذرنا ۔ تِربٌ: ہم جولی، سہیلی (ج) اَتْرَابٌ ۔ جانس: المجانسۃ: ایک دوسرے سے مشابہ ہونا ۔ الشادن: ہرنی کا اتنا بڑا بچہ جو ماں سے الگ ہو کر رہے ۔

فَاسْتَضْحَکَتْ ثُمَّ قَالَتْ کَالْمُغِیْثِ یُرٰی
لَیْثَ الشَّرٰی وَھُوَ مِنْ عِجْلٍ اِذَا انْتَسَبَا

ترجمہ: تو وہ ہنس پڑی پھر کہا کہ جیسے مغیث مقام شری کا شیر سمجھا جاتا ہے حالانکہ وہ بنو عجل سے ہے جب نسب بیان کیا جاتا ہے ۔

یعنی میرے سوال پر بے ساختہ ہنس پڑی اور خود ہی جواب بھی دیا کہ عربی عورتوں میں یہ ہرنی اسی طرح شامل ہے جیسے تمہارا ممدوح مغیث ہے جس کو ساری دنیا جنگل کا شیر کہتی ہے حالانکہ نسب کے لحاظ سے وہ قبیلہ بنو عجل سے ہے جس طرح وہ شیر آدمیوں میں رہتا ہے یہ ہرنی بھی عربی عورتوں میں شامل ہے ۔

لغات : استضحکت : الاستضحاك، الضحك (س) ہنسنا۔ لیث:
شیر (ج) لیوث۔ شریٰ : نام مقام جہاں شیروں کی کثرت ہے۔ انتسب: الانتساب:
منسوب ہونا، النسب (ض) نسب بیان کرنا۔

جَاءَتْ بِأَشْجَعِ مَنْ يُسْمٰى وَأَسْمَعَ مَنْ
أَعْطٰى وَأَبْلَغِ مَنْ أَمْلٰى وَمَنْ كَتَبَا

ترجمہ : جن لوگوں کا نام لیا جاتا ہے ان میں سب سے بہادر اور جو لوگ
داد و دہش کرتے ہیں ان میں سب سے فیاض جو لکھنے لکھانے کا کام کرتے ہیں ان
میں سب سے فصیح و بلیغ کو لے آئی۔

یعنی ممدوح بہادروں کی صف میں سب سے بہادر فیاض لوگوں میں سب
سے فیاض اور زبان و ادب میں ہر ایک سے فصیح و بلیغ ہے۔

لغات : اشجع (اسم تفضیل) شجاعۃ (ك) بہادر ہونا۔ اسمح: السمح
(ف) بخشش کرنا، سخاوت کرنا۔ املیٰ : الاملاء: لکھنا، لکھانا۔

لَوْحَلَّ خَاطِرُهٗ فِيْ مُقْعَدٍ لَمَشٰى
أَوْجَاهِلٍ لَصَحَا أَوْأَخْرَسٍ خَطَبَا

ترجمہ : اگر اس کی طبیعت کسی اپاہج میں اتر جائے تو وہ چلنے لگے یا جاہل
میں تو ہوشمند ہو جائے یا گونگے میں تو تقریر کرنے لگے۔

یعنی ممدوح کی طبیعت میں اتنی زبردست قوت ارادی علم و فن کا ملکہ راسخہ
اور خارا شگاف قوت بیان ہے کہ اگر یہ طبیعت کسی اپاہج اور چلنے پھرنے سے
معذور انسان کو مل جائے تو اپنی مجبوریوں کے رہتے ہوئے بھی دوڑنے
لگے اگر کسی جاہل کو اس کی طبیعت میسر آجائے تو علم و فراست کی وہ تیز
روشنی اس کے نصیب میں آجائے کہ وہ عالم و فاضل بن جائے اور کسی

گونگے کے مقدر میں اس کی طبیعت لکھ دی جائے تو وہ فصیح البیان خطیب و مقرر ہو جائے یعنی ان خوبیوں میں اس کو وہ درجہ کمال حاصل ہے کہ اگر اس کی طبیعت کی ہوا بھی کسی کو لگ جائے اس میں بھی وہی خوبیاں پیدا کر دے گی۔

لغات: حل: الحل (ن ض) اترنا، نازل ہونا۔ خاطر: دل، طبیعت (ج) خواطر۔ مقعد: چلنے پھرنے سے مجبور۔ الاقعاد: بٹھانا، القعود (ن) بیٹھنا۔ مشی: المشی (ض) چلنا۔ جاھل (ج) جھلاء: الجھل (س) جاہل ہونا۔ صحا: الصحو (ن) نشہ کا اتر جانا، ہوش میں آنا۔ اخرس: گونگا (ج) خُرْسٌ، خرسانٌ، اَخارِس، الخرس (س) گونگا ہونا۔ خطبا: الخطابۃ (ن) خطبہ دینا، تقریر کرنا۔

اِذَا بَدَا حَجَبَتْ عَيْنَيْكَ هَيْبَتُهٗ
وَلَيْسَ يَحْجُبُهٗ سِتْرٌ اِذَا احْتَجَبَا

ترجمہ: جب ظاہر ہو جائے تو اس کی ہیبت تمہاری آنکھوں پر پردہ ڈال دے اور جب وہ چھپنا چاہے تو اس کو کوئی پردہ چھپا نہیں سکتا۔

یعنی اس کے رعب داب اور ہیبت کا یہ عالم ہے کہ وہ تمہارے سامنے آجائے تو تم نگاہ اٹھا کر اس کو دیکھ نہیں سکتے ہو مرعوبیت کی وجہ سے تمہاری آنکھوں پر پردہ پڑ جائے گا کہ تم اس کے خدوخال کو پورے طور پر دیکھنے کی ہمت نہیں کر سکتے ہو اس کی عظمت و شہرت یا حسن و جمال کی وجہ سے جب وہ چھپ کر رہنا چاہے تو کتنے ہی پردوں کے اندر ہو اس کے رخ روشن کی جھلکیاں لوگوں کی نگاہوں سے چھپ نہیں سکتیں اور ہر شخص جان لے گا کہ ممدوح کہاں ہے۔

لغات: بدا: البدوّ (ن) ظاہر ہونا، الابداء: ظاہر کرنا۔ حجبت: الحجاب (ن) چھپانا، الاحتجاب: چھپنا۔ ستر: پردہ (ج) استار۔

بِيَاضُ وَجْهٍ يُرِيْكَ الشَّمْسَ حَالِكَةً
وَدُرُّ لَفْظٍ يُرِيْكَ الدُّرَّ مَخْشَلَبَا

ترجمہ: چہرے کی سفیدی سورج کو سیاہ دکھائے گی اور لفظوں کا موتی سچے موتی کو نقلی موتی دکھائیگا۔

یعنی چہرہ پر وہ جاہ و جلال کا نور ہے کہ اس کو دیکھ کر تم سورج دیکھو گے تو تم کو سیاہ معلوم ہوگا اس کی زبان سے الفاظ کے جو موتی جھڑتے ہیں وہ اتنے قیمتی ہیں کہ اس کے مقابلہ میں اصلی موتی بھی کانچ کے نقلی موتی اور بے قیمت معلوم ہوتے ہیں

لغات: وجہ: چہرہ (ج) وجوہ، اَوْجُهٌ۔ حالکۃ: الحلوکۃ (س) سیاہ ہونا۔ درٌّ: موتی (ج) دُرَرٌ۔ مخشلبٌ: پوتھ، شیشے کے ٹکڑے، نقلی موتی۔

وَسَيْفُ عَزْمٍ تَرُدُّ السَّيْفَ هَبَّتُهُ
رَطْبَ الْغِرَارِ مِنَ التَّامُوْرِ مُخْتَضِبَا

ترجمہ: اور عزم کی تلوار ہے اس کا وار تلوار کو خون سے رنگین اور دھار کو تر کر کے واپس کرتا ہے۔

یعنی اس کی قوت عزم اتنی بڑھی ہوئی ہے کہ اس نے تلوار کو جنبش دیدی تو یہ تلوار اس وقت واپس ہوگی جب دشمن کے خون سے شرابور اور اس کی دھار ایک دم تر ہوگی۔

لغات: عزم: مصدر (ض) پختہ ارادہ کرنا۔ ترد: الردّ (ن) لوٹانا۔ هبّۃ جنبش، حرکت، وار، مصدر (ض) تلوار کا کسی چیز کو کاٹنا، تلوار کا ہلنا۔ رطب: تر، الرطوبۃ (س ك) تر ہونا۔ الغرار: تلوار کی دھار (ج) اغرۃ۔ التامور: خون دل۔ مختضب الاختضاب: رنگین ہونا، الخضاب (ض) رنگنا، رنگین کرنا۔

عُمْرُ الْعَدُوِّ اِذَا لَاقَاهُ فِیْ رَهَجٍ
اَقَلُّ مِنْ عُمْرِ مَا یَحْوِیْ اِذَا وَهَبَا

ترجمہ: جب دشمن (جنگ کے) غبار میں اس سے ملتا ہے تو اس کی عمر اس مال کی عمر سے بھی کم ہوتی ہے جو جمع کر کے وہ بخش دیتا ہے۔

یعنی ممدوح اتنا فیاض ہے کہ اس کے خزانے میں آتے ہی انعام و اکرام میں تقسیم ہو جاتا ہے اس میں ذرا بھی تاخیر اسے پسند نہیں یہ گویا ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے اب مال کو جمع ہونے اور اس کی تقسیم میں جو چند لمحات ہیں اس سے بھی کم عمر اس دشمن کی رہ جاتی ہے جو میدان جنگ میں اس کے سامنے آجاتا ہے یعنی بہادر بھی ایسا ہی ہے کہ دشمن پر فتح پانے میں چند لمحوں سے زیادہ دیر نہیں لگتی۔

لغات: عمر (ج) اعمار۔ لاقا: الملاقاۃ: ملاقات کرنا، ملنا۔ رھج: غبار (واحد) رھجۃٌ۔ اقلّ: القلّۃ (ض) کم ہونا۔ یحوی: الحوی (ض) جمع کرنا وھبا: الوھب (ف) دینا۔

تَوَقَّهُ فَاِذَا شِئْتَ تَبْلُوَهُ
فَكُنْ مُعَادِیَهُ اَوْكُنْ لَهُ نَشَبَا

ترجمہ: اس سے بچ کر رہو اور جب تم اس کو آزمانا ہی چاہو تو اس کے دشمن بن جاؤ یا اس کا مال ہو جاؤ۔

یعنی اس سے چھیڑ چھاڑ مت کرو اگر اس کی طاقت و قوت، سخاوت و فیاضی کو آزمانا ہی چاہتے ہو تو ایک دن اس کے دشمن بن کر دیکھو کتنے لمحے تم زندہ رہتے ہو یا مال ہو جاؤ تو دیکھو تم کو دوسروں کو بخش دینے میں کتنی دیر ہوتی ہے۔

لغات: توق: التوقّی: بچنا، الوقایۃ (ض) بچنا۔ شئت: المشیئۃ (ض) چاہنا۔ تبلوہ: البلاء (ن) آزمانا۔ معادی: دشمن، المعاداۃ: دشمنی کرنا۔

نشب: مالی جائداد مال مویشی۔

تَحْلُوْا مَذَاقَتُهٗ حَتّٰی اِذَا غَضِبَا
حَالَتْ فَلَوْ قَطَرَتْ فِی الْبَحْرِ مَا شُرِبَا

ترجمہ: اس کا ذائقہ شیریں ہے مگر جب غضبناک ہو جاتا ہے تو بدل جاتا ہے پھر قطرہ سمندر میں ٹپک پڑے تو نہ پیا جا سکے۔

یعنی وہ شیریں زبان شیریں اخلاق کا مالک ہے لیکن یہی شخص غیظ و غضب کی حالت میں ہو تو اس کی کڑواہٹ اور تلخی اتنی شدید ہو جاتی ہے کہ اس تلخی کا ایک قطرہ بھی اگر سمندر میں ٹپک جائے تو پورا سمندر اتنا کڑوا اور اتنا تلخ ہو جائے کہ اس کا پانی زبان پر نہ رکھا جا سکے۔

لغات: تحلو: الحلاوۃ (ن) میٹھا ہونا۔ مذاقۃ: لذت، ذائقہ، الذوق (ن) چکھنا۔ غضبا: الغضب (س) غصہ ہونا۔ حالت: الحول (ن) بدلنا۔ قطرت: القطر (ن) ٹپکنا۔ بحر: سمندر (ج) بحار، بحور، اَبْحُرٌ۔ شربا: الشرب (س) پینا۔

وَتَغْبِطُ الْاَرْضُ مِنْهَا حَيْثُ حَلَّ بِهٖ
وَتَحْسُدُ الْخَيْلُ مِنْهَا اَيُّهَا رَكِبَا

ترجمہ: زمین اپنے اس حصہ زمین پر رشک کرنے لگتی ہے جہاں وہ اتر جاتا ہے اور گھوڑا اس گھوڑے سے حسد کرنے لگتا ہے جس پر وہ سوار ہو جاتا ہے۔

یعنی اس کی ذات کی عظمت یہ ہے کہ جس خطۂ زمین پر قدم رکھ دیتا ہے دوسرا خطۂ زمین اس کی قسمت پر رشک کرنے لگتا ہے کہ ممدوح کا پاؤں مجھ پر کیوں نہیں پڑا اسی طرح گھوڑا اس گھوڑے پر حسد کرنے لگتا ہے جس پر وہ سوار ہو جاتا ہے، بے جان اور جاندار غیر ذوی العقول تک اس کی عظمت و فضیلت سے خوب واقف ہیں۔

لغات: تغبط: الغبط (ض) رشک کرنا۔ حلّ: الحل (ن ض) اترنا، نازل ہونا۔ تحسد: الحسد (ن) حسد کرنا۔ الخیل: گھوڑا (ج) خیول۔

وَلَا يَرُدُّ بِفِيهِ كَفَّ سَائِلِهِ
عَنْ نَفْسِهِ وَيَرُدُّ الْجَحْفَلَ اللَّجَبَا

ترجمہ: وہ اپنے منہ سے سائل کے ہاتھ کو اپنے پاس سے ہٹا نہیں سکتا اور وہی جوش و خروش والے لشکر جرار کا رخ پھیر دیتا ہے۔

یعنی ایک طرف تو فیاضی کا یہ عالم ہے کہ کسی سائل کو زبان سے کبھی ہٹانے کی ہمت نہیں رکھتا دوسری طرف بڑے سے بڑے لشکر جرار کا حملہ کر کے منہ پھیر دیتا ہے اور فتح حاصل کر لیتا ہے۔

لغات: لایرد: الرد (ن) لوٹانا۔ فیہ: فوہ، فم: منہ (ج) افواہ۔ الجحفل: بڑا لشکر (ج) جحافل۔ اللجب: شور و غل، شور و شغب۔

وَكُلَّمَا لَقِيَ الدِّينَارُ صَاحِبَهُ
فِي مِلْكِهِ افْتَرَقَا مِنْ قَبْلِ يَصْطَحِبَا

ترجمہ: اور جب اس کی ملکیت میں ایک دینار دوسرے دینار سے ملتا ہے تو ایک ساتھ ہونے سے پہلے ہی دونوں جدا ہو جاتے ہیں۔

یعنی آنے والے مال کو خزانے میں جمع مال سے ملنے کی نوبت نہیں آتی ایک مال آتا ہے تو دوسرا مال انعام و اکرام میں تقسیم ہوتا رہتا ہے دونوں کی ملاقات ہی نہیں ہوتی۔

لغات: لقی: اللقاء (س) ملنا۔ افترقا: الافتراق: جدا ہونا۔ یصطحبا الاصطحاب: ساتھ ہونا۔ الصحبۃ (س) ساتھ ہونا۔

مَالٌ كَأَنَّ غُرَابَ الْبَيْنِ يَرْقُبُهُ
فَكُلَّمَا قِيلَ هٰذَا مُجْتَدٍ نَعَبَا

ترجمہ: ایسا مال ہے کہ جدائی کا کوا اس کا انتظار کرتا رہتا ہے بس جب کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ ضرورت مند ہے تو بول پڑتا ہے۔

یعنی عربوں میں یہ کہاوت ہے کہ جب کوا بولتا ہے تو دو ساتھیوں میں جدائی ہو جاتی ہے اسی کو غراب البین کہتے ہیں، ممدوح کا مال ایسا ہے جیسے جدائی کا کوا اس انتظار میں بیٹھا ہوا ہے کہ باہر سے مال آئے اور کسی کے منہ سے نکل جائے کہ یہ محتاج ہے تو فوراً وہ بول پڑتا ہے اور نئے پرانے مال میں جدائی ہو جاتی ہے یعنی ممدوح کی سخاوت وفیاضی ایسی ہے کہ دوسرا مال خزانہ میں ابھی جمع نہیں ہونے پاتا کہ خزانہ کا مال انعام واکرام اور دادودہش میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔

لغات: غراب: کوا (ج) اَغْرُبٌ، غُرُبٌ، غِرْبَانٌ، اَغْرِبَةٌ (جج) غرابین۔
البین: جدائی، البینونۃ (ض) جدا ہونا۔ یرقب: الرقوب (ن) انتظار کرنا۔
مجتدٍ: محتاج، سائل، فقیر، الاجتداء: حاجت کا سوال کرنا، الجَدْوُ (ن) عطیہ دینا۔ نَعَبَا: النعب (ض ف) کوے کا بولنا۔

بَحْرٌ عَجَائِبُهُ لَمْ تُبْقِ فِي سَمَرٍ
وَلَا عَجَائِبِ بَحْرٍ بَعْدَهَا عَجَبَا

ترجمہ: ایسا سمندر ہے کہ اب داستانوں میں کوئی تعجب خیزی باقی نہیں اور نہ اس کے بعد سمندروں کے عجائب میں کوئی حیرتناکی رہ گئی۔

یعنی سمندروں کے عجائب مشہور ہیں ممدوح ایسا سمندر ہے جس میں اتنی حیرتناک صلاحیتیں اور خوبیاں ہیں کہ اب داستانوں اور قصہ کہانیوں میں جو حیرتناک اور تعجب خیز فرضی باتیں سنائی جاتی تھیں اب ان میں بھی کوئی حیرتناکی اور تعجب خیزی

نہ رہ گئی خود سمندر کے عجائبات زمانہ بھی مشہور ہیں۔ اب ممدوح کے بعد سمندر کے عجائبات بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

لغات: عجائب (واحد) عجیبۃ: تعجب خیز چیز۔ اسمر: قصہ گو (ج) اسمار السمر (ن) رات میں قصہ گوئی کرنا۔ بحر: سمندر (ج) ابحار، بحار، ابحر۔

لَا یُقْنِعُ ابْنُ عَلِیٍّ نَیْلُ مَنْزِلَۃٍ
یَشْکُوْ مُحَاوِلُہَا التَّقْصِیْرَ وَالتَّعَبَا

ترجمہ: ابن علی اس مرتبہ کو پہنچ جانے پر بھی قناعت نہیں کرتا جس کا ارادہ کرنے والے کوتاہی اور مشقت کی شکایت کرتے ہیں۔

یعنی لوگ جس مقام و مرتبہ کے حاصل کرنے سے قاصر ہیں اور اس راہ کی دشواریوں اور مشقتوں سے گھبرا کر اس کا ارادہ بھی نہیں کرتے ممدوح اس مقام و مرتبہ کو حاصل ہی نہیں کرتا بلکہ اس پر قناعت نہ کرکے اس سے بھی بلند مقام و مرتبہ کو حاصل کرنے کی جدوجہد میں لگ جاتا ہے۔

لغات: لا یقنع: الاقناع: قناعت کرنا، القناعۃ (س) قناعت کرنا۔ النیل: مصدر (س) پانا۔ یشکو: الشکایۃ (ن) شکایت کرنا۔ المحاولۃ قصد کرنا۔ التعب (س) تھکنا، مشقت اٹھانا۔

ھَزَّ اللِّوَاءَ بَنُوْ عِجْلٍ بِہٖ فَغَدَا
رَاْسًا لَّہُمْ وَغَدَا کُلٌّ لَّہُمْ ذَنَبَا

ترجمہ: بنو عجل نے اس کی وجہ سے جھنڈا لہرایا وہ ان کا سردار ہو گیا اور لوگ اتباع کرنے والے معمولی لوگ۔

یعنی ممدوح کی ماتحتی میں بنو عجل نے فتح و ظفر کا پرچم لہرایا ہے وہ ان کا سردار ہے اور بنو عجل اس کی فوج کے معمولی سپاہی۔

لغات: هزّ: الهز (ن) حرکت دینا، ہلانا۔ لواء: بڑا جھنڈا (ج) اَلوِیَۃٌ۔ راس: سر، سردار (ج) رؤس۔ ذنبا: دم، معمولی لوگ (ج) اذناب۔

اَلتَّارِکِیْنَ مِنَ الْاَشْیَاءِ اَھْوَنَھَا
وَالرَّاکِبِیْنَ مِنَ الْاَشْیَاءِ مَا صَعُبَا

ترجمہ: آسان چیزوں کو چھوڑ دینے والے اور دشوار ترین چیزوں کی سواری کرنے والے ہیں۔

یعنی ممدوح کے فوجی سپاہی عزم و حوصلہ کے اتنے بلند ہیں کہ جو کام بسہولت انجام پاسکتا ہے اس کو وہ ہاتھ تک نہیں لگاتے اور جو مشکل ترین معاملات ہیں اور دشوار تر امور ہیں خصوصیت سے وہ انہیں کو اختیار کرتے ہیں۔ یہ ان کے مضبوط عزم و ارادہ کی علامت ہے۔

لغا: التارکین: اَلتَّرْکُ (ن) چھوڑنا۔ اَھْوَن (اسم تفضیل) اَلْھَوْنُ (ن) آسان ہونا۔ الراکبین: الرکوب (س) سوار ہونا۔ صعبا: مشکل، دشوار۔ الصعوبة (ك) دشوار ہونا، سخت ہونا۔

مُبَرْقِعِیْ خَیْلِھِمْ بِالْبِیْضِ مُتَّخِذِیْ
ھَامِ الْکُمَاۃِ عَلٰی اَرْمَاحِھِمْ عَذَبَا

ترجمہ: وہ اپنے گھوڑوں پر چمکتی ہوئی تلواروں کا برقعہ ڈال دیتے ہیں اور مسلح بہادروں کی کھوپڑیوں کو اپنے نیزوں کا پربنا دیتے ہیں۔

یعنی یہ شہسوار اور بہادر ایسے ہیں کہ جب وہ گھوڑوں پر سوار ہو کر تلواروں کو چاروں طرف گردش دیتے ہیں تو اتنی تیز رفتاری سے گردش دیتے ہیں کہ دشمنوں کی تلواروں اور نیزوں کا کوئی وار سواروں اور گھوڑوں تک پہونچ نہیں سکتا گویا ان بہادروں کی تلواریں سوار اور گھوڑوں کے لئے برقعہ بن گئیں اور

جب وہ دشمنوں پر نیزوں سے وار کرتے ہیں تو ان کی کھوپڑیاں نیزوں میں پیوست ہو جاتی ہیں اور نیزوں پر ان کو اٹھا لیتے ہیں گویا وہ نیزوں کا پرہ بن گئیں ہیں۔

لغات: ھام (واحد) ھامۃ: کھوپڑی ۔ کماۃ (واحد) کمیٌّ: مسلح بہادر۔ ارماح (واحد) رُمحٌ: نیزہ ۔ عذبا: نیزے کا پرچم اس کی انی کی دونوں سمتوں میں ہوتی ہے۔

إِنَّ الْمَنِيَّةَ لَوْ لَاقَتْهُمْ وَقَفَتْ
خَرْقَاءَ تَتَّهِمُ الْإِقْدَامَ وَالْهَرَبَا

ترجمہ: اگر موت ان سے ملتی ہے تو بیوقوف عورت کی طرح کھڑی رہ جاتی ہے کہ آگے بڑھنے اور بھاگنے دونوں میں بدنام ہوتی ہے۔

یعنی ان بہادروں کے سامنے جب کبھی موت آجاتی ہے تو مارے ہیبت کے بیوقوف اور خفیف العقل عورت کی طرح بھونچکی ہو کر کھڑی رہ جاتی ہے اور فیصلہ نہیں کر پاتی کہ آگے بڑھوں کہ بھاگ جاؤں دونوں میں بدنامی ہے خفیف العقل عورت بھی ہر حال میں بدنامی اور تہمت کا احساس رکھتی ہے اور اپنی عفت و عصمت کی طرف سے ڈرتی ہے لیکن اس کے پاس فیصلہ کن عقل نہیں ہے اس لئے جب اجنبیوں میں پڑ جاتی ہے تو سخت کشمکش میں مبتلا ہو جاتی ہے اور گومگو کی حالت میں کھڑی رہ جاتی ہے، موت کا حال ان بہادروں کے سامنے کچھ ایسا ہی ہے۔

لغات: المنیۃ: موت (ج) منایا ۔ تتّہم: الاتہام: بدنام ہونا، تہمت لگنا ۔ خرقاء: اخرق کا مؤنث بیوقوف اور خفیف العقل عورت ۔ الاقدام: آگے بڑھنا ۔ القدوم (س) آنا ۔ الھربا: الھرب (ن) بھاگنا۔

مَرَاتِبٌ صَعِدَتْ وَالْفِكْرُ يَتْبَعُهَا
فَجَازَ وَهُوَ عَلَىٰ اٰثَارِهَا الشُّهُبَا

ترجمہ: مرتبے بلند ہوتے گئے اور تخیل اس کے پیچھے پیچھے چلتا رہا، تخیل ان کے نشان قدم ہی پر رہا اور وہ ستاروں سے بھی آگے نکل گیا۔

یعنی ممدوح کے مراتب جیسے جیسے بلندی کی طرف بڑھتے ہیں شاعر کی فکر و تخیل بھی اس کے قدم بہ قدم چلتا رہا اور ہر منزل اس کی عظمت و بلندی کا اندازہ کرتا رہا اور ٹھیک مراتب کے نقش قدم ہی پر فکر و تخیل کا بھی قدم رہا فکر و تخیل کے قدم ستاروں تک پہونچ کر ٹھہر گئے۔ لیکن ممدوح ستاروں کی حد سے بھی آگے نکل گیا، تخیل اور ستارے سب پیچھے رہ گئے اور کسی کو بھی اس کی صحیح عظمت و بلندی کا پتہ ہی نہ چل سکا۔

لغات: مراتب (واحد) مرتبة: درجہ، مرتبہ۔ صَعِدَت: الصعود (س) اوپر چڑھنا۔ الفکر: قوت فکریہ، تخیل (ج) افکار۔ یتبع: التباع (س) قدم بہ قدم چلنا، اتباع کرنا۔ جاز: الجوز (ن) آگے بڑھنا۔ اثار (واحد) اثر: نشان قدم۔ الشُّهُب (واحد) الشہاب: ستارہ۔

مَحَامِدٌ نَزَفَتْ شِعْرِیْ لِیَمْلَأَهَا
فَآلَ مَا امْتَلَأَتْ مِنْهُ وَلَا نَضَبَا

ترجمہ: ایسی قابل تعریف خوبیاں ہیں جنھوں نے میرے شعر کو کھینچ لیا تھا کہ ان کو پر کر دیں وہ لوٹ گیا اور وہ اس سے پر نہیں ہوئیں نہ وہ خشک ہوا۔

یعنی اس کی خوبیوں کا ظرف اتنا وسیع ہے کہ میرے شعروں کے آب رواں سے وہ بھر نہ سکا تو وہ لوٹ آیا اور ابھی خشک نہیں ہوا ہے بلکہ جاری ہے اس لئے پلٹ آیا ہے کہ پھر شعروں کا بڑا سے بڑا ذخیرہ لے کر اس ظرف کو پر کر سکے۔

لغات: محامد (واحد) محمدة: قابل تعریف اوصاف۔ نزفت: النزف (ض) پانی کھینچنا۔ أل: الأول (ن) لوٹنا۔ نضبا (ض) خشک ہونا۔

مَكَارِمُ لَكَ فُتَّ الْعَالَمِينَ بِهَا
مَنْ يَسْتَطِيعُ لِأَمْرٍ فَائِتٍ طَلَبَا

ترجمہ: تیرے ایسے فضائل ہیں کہ تو ان میں ساری دنیا سے آگے بڑھ گیا جو کام حدود سے آگے بڑھ جائے اس کو طلب کرنے کی کون طاقت رکھتا ہے۔

یعنی تیرے فضائل و مناقب کا جو مقام ہے اب دنیا میں کوئی اس مقام تک پہونچنے کی ہمت نہیں کر سکتا اور نہ وہاں تک پہونچنا کسی کے بس کی بات رہ گئی۔

لغات: مکارم (واحد) مکرمة: شرافت و بزرگی۔ فتّ: الفوت (ن) آگے بڑھنا۔ یستطیع: الاستطاعة: طاقت رکھنا۔

لَمَّا أَقَمْتَ بِأَنْطَاكِيَّةَ اخْتَلَفَتْ
إِلَيَّ بِالْخَبَرِ الرُّكْبَانُ فِي حَلَبَا

ترجمہ: جب تو نے انطاکیہ میں قیام کیا تو مختلف سواروں نے حلب میں مجھے خبر پہونچائی۔

لغات: اختلاف: مختلف ہونا، اختلف الی: بار بار جانا۔ رکبان (واحد) راکب: سوار (ج) رُکّاب، رُکبان، رُکوبٌ، رِکبَةٌ، رَکَبَةٌ، رَکْبٌ۔

فَسِرْتُ نَحْوَكَ لَا أَلْوِي عَلَى أَحَدٍ
أَحُثُّ رَاحِلَتَيَّ الْفَقْرَ وَالْأَدَبَا

ترجمہ: کسی کی طرف مڑے بغیر محتاجی اور ادب کی دونوں سواریوں کو میں برانگیختہ کرتا ہوا تیری طرف چل پڑا۔

یعنی سواری کے لئے نہ گھوڑے تھے اور نہ اونٹ میری سواری غربت اور

محتاجی تھی یا شعروشاعری انہیں کے سہارے چل پڑا۔

لغات : سرت : السیر (ض) چلنا۔ الوی : اللیی (ض) مڑنا۔ راحلۃ : سواری (ج) رواحل۔

آذَاقَنِی زَمَنِیْ بَلْوٰی شَرِقْتُ بِہَا
لَوْ ذَاقَہَا لَبَکٰی مَا عَاشَ وَانْتَحَبَا

ترجمہ : مجھے میرے زمانے نے ایسی مصیبت چکھائی ہے کہ اس کی وجہ سے میری حلق میں پھندا لگ گیا ہے اگر خود زمانہ اس کو چکھ لیتا تو جب تک زندہ رہتا روتا اور پھوٹ پھوٹ کر روتا۔

یعنی زمانہ نے ایسی مصیبتوں میں مبتلا مجھے کردیا ہے کہ یہی مصیبتیں زمانے پر پڑ جائیں تو برداشت نہ کرپاتا اور پھوٹ پھوٹ کر روتا۔

لغات : اذاق : الاذاقۃ : چکھنا۔ شَرِقْتُ : الشرق (س) حلق میں پانی وغیرہ کا اٹک جانا۔ عاش : العیش (ض) جینا۔ الانتحاب : پھوٹ پھوٹ کر رونا۔

وَاِنْ عَمِرْتُ جَعَلْتُ الْحَرْبَ وَالِدَۃً
وَالسَّمْہَرِیَّ اَخًا وَّالْمَشْرَفِیَّ اَبَا

ترجمہ : اگر میں زندہ رہ گیا تو لڑائی کو والدہ اور سمہری نیزہ کو بھائی اور تلوار کو باپ بنالوں گا۔

یعنی اگر زندگی نے وفا کی تو میں زمانے کے خلاف پوری قوت سے جنگ چھیڑدوں گا اور اس کا بھرپور مقابلہ کروں گا۔

بِکُلِّ اَشْعَثَ یَلْقَی الْمَوْتَ مُبْتَسِمًا
حَتّٰی کَاَنَّ لَہٗ فِیْ قَتْلِہٖ اَرَبَا

ترجمہ : موت ہر پراگندہ حال سے مسکرا کر ملتی ہے جیسے اس کو قتل کرنے

میں اس کی کوئی ضرورت ہے۔

یعنی جیسے آدمی اپنی ضرورت اور تمنا کی تکمیل میں پوری دلچسپی سے کام لیتا ہے اسی طرح موت مسکرا کر پریشان حال افراد کی جان لینے کے لئے آتی ہے جیسے اس کا کوئی اہم کام پورا ہوتا ہے

لغات: اشعث: الشعث (س) پراگندہ حال ہونا۔ مبتسما: الابتسام، البسم (س) مسکرانا۔ اربٌ: حاجت، ضرورت (ج) آراب۔

قُحٍّ يَكَادُ صَهِيلُ الخيلِ يَقْذِفُهُ
مِنْ سَرْجِهِ مَرِحًا بِالْعِزِّ اَوْطَرَبَا

ترجمہ: شریف النسل ایسا ہو کہ گھوڑے کی ہنہناہٹ اعزاز پانے پر اترائے یا شوخی سے زین سے جیسے پھینک ہی دے گی۔

یعنی وہ پراگندہ حال ایسا شریف ہو کہ اگر کسی گھوڑے پر سوار ہو جائے تو وہ گھوڑا اس عزت افزائی پر اتنا نازاں ہو جائے کہ شوخیاں کرنے لگے اور اپنے مقدر پر اترانے لگے اور نشاط و مستی میں اچھل کود کرکے جیسے زین سے گرا ہی دے گا کہ ایسا فخر اس کو بار بار کہاں ملتا ہے۔

لغات: قحّ: شریف النسل۔ صہیل: مصدر (ض ف) گھوڑے کا ہنہنانا۔ یقذف: القذف (ض) پھینکنا۔ سرج: زین (ج) سُرُوجٌ۔ مَرِحًا: اترانا، المرحان (س) بہت زیادہ خوش ہونا، اترانا، ناز سے چلنا۔ العز (ض) عزیز ہونا۔ طَرَبًا: مصدر (س) خوشی سے جھومنا۔

فَالْمَوْتُ اَعْذَرُ لِيْ وَالصَّبْرُ اَجْمَلُ بِيْ
وَالْبَرُّ اَوْسَعُ وَالدُّنْيَا لِمَنْ غَلَبَا

ترجمہ: پس موت میری سب سے بڑی عذر خواہ ہے اور میرے لئے سب سے بہتر

صبر ہے اور میدان وسیع ہے اور دنیا اس کی ہے جو غالب ہو جائے ۔

یعنی موت مجھ سے کہتی ہے کہ تمہاری یہ ذلیل اور بے آبروئی کی زندگی مجھ سے دیکھی نہیں جاتی تمہارے جیسا ماہر فن انسان در در کی ٹھوکریں کھائے یہ میرے لئے ناقابل برداشت ہے اسی مجبوری کی وجہ سے تمہاری زندگی ختم کرنے پر مجبور ہوں، ان حالات میں صبر ہی سب سے بہتر حربہ ہے حوصلہ سے مصائب کو برداشت کرتے ہوئے اس شہر کو چھوڑ دوں دنیا بہت وسیع ہے اور دنیا اسی کے سامنے سر جھکائیگی جو دنیا پر سوار ہو جائے ۔

وقال یمدح علی بن منصور الحاجب

بِأَبِي الشُّمُوْسُ الجَانِحَاتُ غَوَارِبَا
اللَّابِسَاتُ مِنَ الْحَرِيْرِ جَلَابِبَا

ترجمہ : میرا باپ قربان! ان سورجوں پر جو ناز سے چلتے ہوئے ڈوب جانے والے ہیں جو ریشمی چادریں اوڑھے ہوئے ہیں ۔

عربی شاعری میں فدائیت کا یہ اظہار بیان کی جانے والی بات کی اہمیت حیرت انگیزی وغیرہ بتانے کے لئے ہوتا ہے یہ ایک محاورہ کلام ہے لفظی معنی مراد نہیں ہوتا ہے ۔

یعنی قافلہ پابہ رکاب ہے حسن وجمال کے آفتاب وماہتاب ریشمین چادریں اوڑھے ہوئے سرگرم سفر ہو رہے ہیں، ناز و ادا سے چلتے ہوئے ابھی غروب ہو کر آنکھوں سے اوجھل ہو جانے والے ہیں، پھر عشق ومحبت کی دنیا میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے ۔

لغات : الشموس (واحد) شمس : سورج ۔ الجانحات : ناز سے

چلنے والیاں۔ الجنح: الجنوح (ن ض ف) جھکنا، مائل ہونا۔ غواربا (واحد) غاربۃٌ
المغروب (ن) سورج کا غروب ہونا۔ اللابسات: اوڑھنے والیاں، اللبس (س) پہننا
اوڑھنا۔ جلابیبا (واحد) جلباب: وہ بڑی چادر جو پردہ نشین خواتین اوڑھ کر باہر نکلتی ہیں۔

اَلْمُنْهِبَاتُ قُلُوْبَنَا وَ عُقُوْلَنَا
وَجَنَاتِهِنَّ النَّاهِبَاتِ النَّاهِبَا

ترجمہ: ہمارے دلوں اور عقلوں کو اپنے ان رخساروں سے لٹوا دینے والے
ہیں جو لوٹنے والوں کو لوٹ لینے والے ہیں۔

یعنی جیسے کوئی پُر شوکت اور زبردست آدمی کھڑے ہوکر اپنے آدمیوں کے
ذریعہ کسی آبادی کو لٹوا دے اور کسی کو اف کرنے کی بھی ہمت نہ ہو اسی طرح یہ حسن و جمال
کے پیکر لوگوں کے دلوں اور عقلوں کی دنیا کو رخ روشن اور عارض تاباں سے لٹوا دیتے
ہیں اس لوٹ اور تاخت تاراج سے وہ بہادران صف شکن بھی نہیں بچتے جو دشمن کی
بڑی بڑی فوجوں کو خود لوٹ لیتے ہیں یہ خوبصورت رخسار سے بلا تکلف اور بلا جھجک
ان کو بھی لوٹ لیتے ہیں اور ان کی شجاعت و بہادری سب دھری رہ جاتی ہے۔

لغات: المنہبات: الانہاب: لٹوا دینا، النہب (ن س ف) لوٹنا۔ قلوب
(واحد) قلب: دل۔ عقول (واحد) عقل۔ وجناۃ (واحد) وجنۃ: رخسار۔

اَلنَّاعِمَاتُ الْقَاتِلَاتُ الْمُحْيِيَاتُ
اَلْمُبْدِيَاتُ مِنَ الدَّلَالِ غَرَائِبَا

ترجمہ: نازک اندام ہیں، قاتل ہیں، زندگی دینے والیاں ہیں اور تعجب خیز
ناز و ادا ظاہر کرنے والیاں ہیں۔

یعنی ان کے جسم مرمریں نرم و نازک ہیں، ایک طرف ان کا جلوہٴ بے محابا
قتل و غارت گری بچانے کے لئے کافی ہے تو دوسری طرف ایک ادائے جاں افروز

سے مرنے والوں کو زندگی بخش دیتی ہیں، نازوادا کے یہ حیرت ناک کرشمے ہیں انہیں سے موت بھی آئے انہیں سے زندگی بھی ملے۔

لغات: الناعمات: نازک بدن (واحد) ناعمة، النعومة (ك) نرم ونازک ہونا۔ محییات (واحد) محیية: الاحیاء: زندہ کرنا، الحیوة (س) زندہ رہنا، جینا۔ المبدیات (واحد) مُبدیة: الابداء: ظاہر کرنا، البُدُوٌّ (ن) ظاہر ہونا۔ الدلال: نازوادا، مصدر (س) نازوادا دکھانا۔ غرائبا (واحد) غریبة: عجیب وغریب، حیرتناک۔

حَاوَلْنَ تَفْدِيَتِيْ وَخِفْنَ مُرَاقِبًا
فَوَضَعْنَ اَيْدِيَهُنَّ فَوْقَ تَرَائِبَا

ترجمہ: مجھ پر فدائیت کے اظہار کا ارادہ کیا اور رقیبوں سے ڈرتی رہیں اس لئے انہوں نے اپنے ہاتھ سینوں پر رکھ دیئے۔

یعنی انہوں نے اپنی طرف سے محبت کا اظہار کرنا چاہا لیکن زبان سے کچھ کہنا اتنے لوگوں کی موجودگی میں ممکن نہ تھا اس لئے زبانیں خاموش رہیں اور اپنے ہاتھ سینوں پر رکھ کر اشارہ کر دیا کہ ہم بھی تم پر قربان ہیں اور تمہاری محبت میں دیوانے ہیں ہمارے دلوں میں بھی تمہاری ہی طرح آتش محبت فروزاں ہے یعنی دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی۔

لغات: حاولن: المحاولة: قصد کرنا۔ خفن: الخوف (س) ڈرنا۔ مراقبا: المراقبة: نگرانی کرنا۔ وضعن: الوضع (ف) رکھنا۔ ترائبا (واحد) تریبة: سینہ، سینہ کی ہڈیاں۔

وَبَسَمْنَ عَنْ بَرَدٍ خَشِيْتُ اُذِيْبُهُ
مِنْ حَرِّ اَنْفَاسِيْ فَكُنْتُ الذَّائِبَا

ترجمہ : وہ اولے جیسے دانتوں سے مسکرائیں مجھے، مدلیشہ ہوگیا کہ میں اپنی سانسوں کی گرمی سے اس کو پگھلا دوں گا تو میں خود گلنے لگا۔

یعنی محبوبہ کے دانت اولوں جیسے ہیں وہی سفیدی وہی جھلملاہٹ، جب وہ مسکرائیں تو اولے جیسے دانت نظر آئے اور عاشق کے دل میں آتش عشق کی وجہ سے اس کی سانس گرم ہوتی ہے اور گرمی اولوں کو پگھلاتی ہے اس لئے مجھے اندیشہ ہوگیا کہ اگر میری سانسوں کی گرمی ان لوگوں کو پہنچ گئی تو ان کے پگھل جانے کا خطرہ ہے اور میں اپنی سانس کو بھی نہیں روک سکتا تھا اس غم اور فکر میں میں خود پگھلنے اور گلنے لگا۔

لغات : بسمن : البَسَمْ (ض) مسکرانا۔ برد : اولہ، البرودۃ (ن ك) ٹھنڈا ہونا، اولہ پڑنا۔ خشیت : الخشیۃ (س) ڈرنا۔ اذیب : الاذابۃ : پگھلانا، الذوب (ن) پگھلنا۔

يَا حَبَّذَا الْمُتَحَمِّلُوْنَ وَحَبَّذَا
وَادٍ لَثَمْتُ بِهِ الْغَزَالَةَ كَاعِبَا

ترجمہ : اے لوگو! کتنے خوش قسمت ہیں لے جانے والے اور کتنی مبارک ہے وہ وادی جس میں میں نے نوخیز ہرنی کا بوسہ لیا۔

یعنی یہ قافلہ کتنا خوش نصیب ہے جو ان مہ جبینوں کو اپنے ساتھ لے جارہا ہے وہ وادی بھی خوش نصیب ہے جہاں میں نے اس نوخیز ہرن جیسی آنکھوں والی محبوبہ کو بوسہ دے کر مہر محبت ثبت کی تھی۔

لغات : وادٍ : پہاڑوں کے درمیان نشیبی زمین (ج) اَوْدِيَةٌ۔ لثمت : اللثم (ض س) بوسہ دینا۔ الغزالۃ : ہرنی (ج) غَزَلَةٌ، غِزْلَانٌ۔ کاعبا : نوخیز عورت (ج) كَوَاعِبُ۔

كَيْفَ الرَّجَاءُ مِنَ الْخُطُوْبِ تَخَلُّصًا
مِنْ بَعْدِ مَا اَنْشَبْنَ فِيَّ مَخَالِبًا

ترجمہ: مجھ میں مصیبتوں کے پنجہ گاڑ لینے کے بعد ان سے رہائی کی کیا امید ہو سکتی ہے۔

یعنی جس طرح شیر کے پنجہ گاڑ لینے کے بعد شکار کی رہائی ناممکن ہوتی ہے اسی طرح مصیبتوں نے میرے جسم میں پنجہ گاڑ لیا ہے ان مصیبتوں سے رہائی کی کیا امید کی جائے؟

لغات: الرجاء: مصدر (ن) امید کرنا۔ الخطوب (واحد) خطب: حوادث، مصائب۔ تخلص: رہائی پانا، الخلوص (ن) چھٹکارا پانا۔ انشبن: الانشاب گاڑ دینا۔ مخالب (واحد) مخلب: پنجہ۔

اَوْحَدْنَنِي وَوَجَدْنَ حُزْنًا وَاحِدًا
مُتَنَاهِيًا فَجَعَلْنَهُ لِيْ صَاحِبًا

ترجمہ: انہوں نے مجھے اکیلا کر دیا اور حد کو پہونچا ہوا ایک غم پایا اس کو میرا ساتھی بنا دیا۔

یعنی دیوانگی محبت میں اعزہ واقارب اور احباب مجھ سے الگ ہو گئے اور میں اکیلا ہو گیا یہ سب انہیں کی وجہ سے ہوا پھر ایک سب سے بڑا غم فراق کو میرا ساتھی بنا دیا جو مجھ سے کبھی جدا نہ ہو اب مجھ سے تسلی و تشفی کے چند جملے بھی کہنے والے نہیں رہے اور ایک دائمی عذاب میں مبتلا کر دیا۔

لغات: اوحدن: الایحاد: اکیلا بنانا، الوحد (ض ك) اکیلا ہونا۔ وجدن: الوجدان (ن) پانا۔ حزن: غم (ج) احزان۔

وَنَصَبْنَنِيْ غَرَضَ الرُّمَاةِ تُصِيْبُنِيْ
مِحَنٌ اَحَدُّ مِنَ السُّيُوْفِ مَضَارِبَا

ترجمہ: انہوں نے مجھے تیر چلانے والے کا ہدف بنا کر گاڑ دیا کہ تلواروں کی دھاروں سے تیز مصیبت مجھے پہونچتی رہتی ہے۔

یعنی تیرانداز جس طرح نشانہ لگانے کی مشق کے لئے کوئی چیز دیوار وغیرہ پر گاڑ دیتے ہیں اور اس پر تیر چلا کر نشانے کی مشق کرتے ہیں اسی طرح حسینوں نے مجھے سارے زمانہ کے تیروں کا ہدف بنا دیا ہے سارے حوادث و مصائب کے زہریلے تیر میری ہی طرف آتے ہیں اور یہ تیر اتنے تیز ہوتے ہیں جیسے تلواروں کی دھاریں، اور فوراً اپنا کام کر جاتے ہیں۔

لغات: نصبن: النصب (ض) گاڑنا۔ غرض: ہدف، نشانہ (ج) اغراض رماۃ (واحد) رامٍ: تیرانداز، الرمی (ض) تیراندازی کرنا۔ محن: مشقت، مصیبت، المحن (ف) آزمانا، کوڑے سے مارنا۔ احدّ (اسم تفضیل) زیادہ تیز، الحدّ (ن) چھری وغیرہ کا تیز کرنا۔ مضاربا (واحد) مضربۃ: تلوار وغیرہ کی دھار۔

اَظْمَتْنِيَ الدُّنْيَا فَلَمَّا جِئْتُهَا
مُسْتَسْقِيًا مَطَرَتْ عَلَيَّ مَصَائِبَا

ترجمہ: دنیا نے مجھے پیاسا کر دیا پھر جب میں اس کے پاس پانی طلب کرنے آیا تو اس نے مجھ پر مصیبتوں کی بارش کر دی۔

یعنی جس طرح کوئی آدمی پیاس سے تڑپ رہا ہو اور پیاس بجھانے کے لئے پانی پانی چلا رہا ہو اور اس کو پانی کے بجائے زہر ہلاہل دے دیا جائے اسی طرح دنیا نے مجھے اپنی عظمت فن کے باوجود زندگی کے تمام سہولتوں سے محروم کر دیا اور جب میں ایک آبرومندانہ اور باعزت زندگی گزارنے کے لئے اسباب معیشت کا اس

سے طلب گار ہوا تو اس نے مجھ سے ہمدردی کے بجائے الٹے مجھ پر مصیبتوں کی بارش کردی اور مزید آلام و مصائب میں مجھے مبتلا کر دیا۔

لغات: اظمأت: الاظماء: پیاسا کرنا، الظمأ (س) پیاسا ہونا۔ مستسقیا: الاستسقاء: پانی طلب کرنا، السقی (ض) سیراب کرنا۔ مطرت: المطر (ن) برسانا۔

وَحُبِيتُ مِنْ خُوصِ الرِّكَابِ بِأَسْوَدٍ
مِنْ دَارِسٍ فَغَدَوْتُ أَمْشِي رَاكِبًا

ترجمہ: اور مجھے دھنسی ہوئی آنکھوں والی اونٹنی کے بجائے پرانے چمڑے کا کالا موزہ دیا گیا اس طرح میں سوار ہو کر پیدل چلنے والا ہوں۔

یعنی اگر میری قسمت میں صحتمند اور عمدہ اونٹ نہیں تھا تو کم از کم ایک مریل سی اونٹنی ہی مل جاتی جس کی لاغری کی وجہ سے آنکھیں بھی دھنسی ہوئی ہوتیں تب بھی غنیمت تھی لیکن مجھے ایسی بھی اونٹنی میسر نہیں ہوئی اور میرے پاؤں میں پرانے چمڑے کا ایک کالا موزہ ہے اسی کو پہنے ہوئے پیادہ پا سفر کر رہا ہوں، میری سواری یہی موزہ ہے اس طرح میں سوار بھی ہوں اور پیدل بھی۔

لغات: حُبِيتُ: الحَبْو (ن) بغیر بدلے کے دینا۔ خوص (واحد) اَخْوَصُ: دھنسی ہوئی آنکھوں والا، الخوص (س) دھنسی ہوئی آنکھوں والا ہونا۔ رکاب: سواری کا اونٹ۔ دارس: بوسیدہ، پرانا، الدرس (ن) بوسیدہ ہونا۔ المشی چلنا (ض) پاپیادہ چلنا۔

حَالٌ مَتَى عَلِمَ ابْنُ مَنْصُورٍ بِهَا
جَاءَ الزَّمَانُ إِلَيَّ مِنْهَا تَائِبًا

ترجمہ: ایسا حال ہے کہ اگر منصور ابن علی کو اس کا پتہ چل جائے تو زمانہ میرے پاس توبہ کرتا ہوا آئے۔

یعنی میری خستہ حالی اور تنگ دستی کا چونکہ منصور کو پتہ نہیں ہے اس لئے زمانہ جبری بنا ہوا ہے اور مجھ پر ظلم و ستم بے جھجک کرتا ہے اگر زمانہ کو معلوم ہو جائے کہ منصور کو زمانے کی ان شرارتوں کا پتہ چل گیا ہے تو وہ بدحواس ہو کر بھاگتا ہوا میرے پاس آئے اور ہزاروں خوشامدیں کرے کہ اب کی بار معاف کر دو آئندہ ایسی غلطی نہیں ہوگی خدا کے لئے منصور سے شکایت نہ کرنا ورنہ معلوم نہیں وہ میرے ساتھ کیسا سلوک کرے اور کتنی سخت سزا دیدے۔

لغات: جاء: المجیئۃ (ض) آنا۔ تائبا: التوبۃ (ن) توبہ کرنا، لوٹنا۔ زمان: زمانہ (ج) ازمنۃ۔

مَلِكٌ سِنَانُ قَنَاتِهٖ وَبَنَانُهٗ
يَتَبَارِيَانِ دَمًا وَعُرْفًا سَاكِبًا

ترجمہ: ایسا بادشاہ ہے کہ اس کے نیزے کی نوک اور اس کی انگلیاں خون اور بارش برسانے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کر رہی ہیں۔

یعنی منصور بن علی ایک طرف انتہائی بہادر ہے اور دوسری طرف انتہائی فیاض اور سخی اس کے نیزے کی نوک دشمنوں کے خون کا سیلاب بہاتی ہے اور اس کی انگلیاں جود و کرم کی بارش کرتی ہیں، نیزے کی نوک اور انگلیاں دونوں ایک دوسرے سے مقابلہ کر رہی ہیں کہ کس کی بارش زیادہ تیز ہے۔

لغات: سنان: نیزہ، نیزہ کی نوک (ج) اسنّۃ۔ قناۃ: نیزہ (ج) قناء۔ التباری: ایک دوسرے کا مقابلہ کرنا۔ عرفا: بارش (ج) عُرَفٌ، اعرافٌ۔ ساکبا: السکوب (ن) پانی بہانا۔ دم: خون (ج) دماء۔

يَسْتَصْغِرُ الْخَطَرَ الْكَبِيْرَ لِوَفْدِهٖ
وَيَظُنُّ دِجْلَةَ لَيْسَ تَكْفِيْ شَارِبًا

ترجمہ: اپنے مانگنے والوں کے واسطے زیادہ سے زیادہ مال کو بھی وہ کم سمجھتا ہے دجلہ کو سمجھتا ہے کہ پیاسے کے لئے کافی نہیں ہے۔

یعنی وہ کسی کو کتنا ہی مال کیوں نہ دیدے پھر بھی اس کو اطمینان اور تشفی نہیں ہوتی کہ اس کی ضرورت کے مطابق ہو گیا ہو گا، اگر کسی پیاسے کو دجلہ جیسا دریا بھی دیدے تو اس کو شبہ ہو گا کہ شاید اس کو کافی نہ ہو۔

لغات: یستصغر: الاستصغار: چھوٹا سمجھنا، الصغر (ك) چھوٹا ہونا۔
الخطر: بڑا کام، زیادہ مال (ج) اخطار۔ وفد: گروہ، جماعت (ج) وفود۔

كَرَمًا فَلَوْ حَدَّثْتَهُ عَنْ نَفْسِهِ
بِعَظِيمِ مَا صَنَعَتْ لَظَنَّكَ كَاذِبَا

ترجمہ: ایسا کرم ہے کہ وہ بڑے کام جو اس نے کئے ہیں اگر تم اس کی طرف سے بیان کرو تو تم کو جھوٹا سمجھے گا۔

یعنی طبیعت کی شرافت کا عالم یہ ہے تم اس کے عظیم کارناموں کو اس کے سامنے بیان کرو تو تسلیم نہیں کرے گا کہ یہ کارنامے میں نے کئے ہیں یعنی اس میں خودستائی اور خودپسندی نہیں ہے۔

لغات: حدّثت: التحدیث: بیان کرنا۔ صنعت: الصنع (ف) کام کرنا۔
ظنّ: الظن (ن) گمان کرنا۔ کاذبا: الکذب (ض) جھوٹ بولنا۔

سَلْ عَنْ شَجَاعَتِهِ وَزُرْهُ مُسَالِمًا
وَحَذَارِ ثُمَّ حَذَارِ مِنْهُ مُحَارِبَا

ترجمہ: اس کی بہادری پوچھ کر معلوم کر لو اس سے صلح کے ارادے سے ملو اس سے جنگ جو ہو کر ملنے سے بچو اور پوری طرح بچو۔

یعنی اگر اس کی شجاعت معلوم ہی کرنی ہے تو کسی سے پوچھ لو آزمانے کی کوشش

مت کرو اس سے صلح کے ارادے سے ملو جنگ کا تو تصور بھی نہ کرنا۔

لغات: سل: السؤال (ف) پوچھنا۔ شجاعۃ: مصدر (ک) بہادر ہونا۔ زر الزیارۃ (ن) ملنا۔ مسالما: المسالمۃ: صلح کرنا۔ محاربا۔ المحاربۃ: جنگ کرنا

فَالْمَوْتُ تُعْرَفُ بِالصِّفَاتِ طِبَاعُهُ
لَمْ تَلْقَ خَلْقًا ذَاقَ مَوْتًا آئِبَا

ترجمہ: اس لئے کہ موت کی طبیعت صفتوں سے جانی جاتی ہے تم کسی ایسے آدمی سے نہیں مل سکتے جس نے موت کا مزہ چکھا ہو اور لوٹ کر واپس آیا ہے۔

یعنی موت کی کیفیت موت سے دور رہ کر ہی جانی جاتی ہے موت کا تجربہ کر کے اس سے مل کر نہیں کیونکہ تم کو کوئی بھی ایسا آدمی نہیں ملے گا جس نے موت کا تجربہ کیا اور تجربہ کرنے کے بعد واپس آیا ہو اسی طرح تم ممدوح کی شجاعت کا تجربہ کرکے پھر اس دنیا میں کب واپس آسکو گے اس کی شجاعت کو آزمانے کی کوشش نہ کرنا۔

لغات: موت (ج) اموات۔ تعرف: المعرفۃ (ض) جاننا، پہچاننا۔ لم تلق: اللقاء (س) ملنا۔ ذاق: الذوق (ن) چکھنا۔ آئبا: الایاب (ن) لوٹنا

إِنْ تَلْقَهُ لَا تَلْقَ إِلَّا قَسْطَلًا
أَوْ جَحْفَلًا أَوْ طَاعِنًا أَوْ ضَارِبَا

ترجمہ: اگر تم اس سے ملنا ہی چاہو تو نہیں ملو گے مگر غبار میں یا بڑے لشکر میں یا نیزہ مارتے ہوئے یا تلوار چلاتے ہوئے۔

یعنی ممدوح سے تمہاری ملاقات صرف میدان جنگ میں ہوگی غبار چھایا ہوا ہوگا لشکر جرار سامنے ہوگا کبھی نیزوں سے وار کر رہا ہوگا کبھی تلوار چلا رہا ہوگا۔

لغات: قسطلا: غبار۔ جحفلا: بڑا لشکر (ج) جحافل۔ طاعنا: الطعن

(ف) نیزہ مارنا۔

اَوْ هَارِبًا اَوْ طَالِبًا اَوْ رَاغِبًا
اَوْ رَاهِبًا اَوْ هَالِكًا اَوْ نَادِبًا

ترجمہ: یا بھاگتے ہوئے یا ڈھونڈتے ہوئے یا خواہش کرتے ہوئے یا ڈرتے ہوئے یا ہلاک ہوتے ہوئے یا نوحہ و ماتم کرتے ہوئے۔

یعنی ممدوح سے ملاقات کی جگہ ایک قیامت برپا ہوگی، کچھ لوگ خوف و دہشت سے بھاگ رہے ہیں کچھ ایک دوسرے کو تلاش کر رہے ہیں کچھ پناہ کے خواہش مند ہیں کچھ تلواروں سے کٹ کر ہلاک ہو رہے ہیں کچھ نوحہ و ماتم میں مصروف ہیں اور ہر طرف کہرام مچا ہوا ہے اور چیخ اور پکار جاری ہے اور اس کی بہادری ہر طرف تہلکہ مچائے ہوئے ہے۔

لغات: هاربا: الهرب (ن) بھاگنا۔ طالبا: الطلب (ن) تلاش کرنا۔ راغبا: الرغبة (س) رغبت و خواہش کرنا۔ راهبا: الرهبة (س) ڈرنا۔ هالكا: الهلاكة (ض) ہلاک ہونا۔ نادبا: الندبة (ن) مردہ پر نوحہ کرنا۔

وَاِذَا نَظَرْتَ اِلَى الْجِبَالِ رَاَيْتَهَا
فَوْقَ السُّهُوْلِ عَوَاسِلاً وَّقَوَاضِبَا

ترجمہ: اور جب تم پہاڑوں پر نظر ڈالو گے تو تم زمین پر سے لچکتے ہوئے نیزے اور تلواریں سمجھو گے۔

یعنی ممدوح کی فوج پہاڑوں پر اس طرح چھا گئی ہے کہ پہاڑ کہیں سے نظر ہی نہیں آتا صرف چمکتی ہوئی تلواریں اور لچکتے ہوئے نیزوں کے اور کچھ نظر نہیں آئے گا، دور سے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوگا کہ زمین پر پتھروں کے پہاڑ نہیں بلکہ نیزوں اور تلواروں کے پہاڑ ہیں۔

لغات : الجبال (واحد) جبل : پہاڑ ۔ نظرت : النظر (ن) دیکھنا ، نظر ڈالنا ۔ السہول (واحد) سہل : نرم زمین ۔ عواسلا (واحد) عاسلة : تھرتھرانے والے نیزے ، العسل (ض) زیادہ حرکت کرنا ۔ قواضبا (واحد) قاضب : تلوار ، القضب (ض) کاٹنا ، شاخوں کو تراشنا ۔

وَاِذَا نَظَرْتَ اِلَی السُّھُوْلِ رَأَیْتَھَا
تَحْتَ الْجِبَالِ فَوَارِسًا وَجَنَائِبًا

ترجمہ : اور جب تم زمین کی طرف نظر ڈالو گے تو پہاڑوں کے نیچے شہسواروں اور فوجیوں کی زمین سمجھو گے ۔

یعنی جب اوپر سے زمین کی طرف نظر دوڑاؤ گے تو فوجیوں اور شہسواروں کے سوا اور کچھ نظر نہیں آئے گا ایسا معلوم ہوگا کہ پہاڑوں کے زیر سایہ فوجی دستوں اور گھوڑ سواروں ہی کی زمین بنی ہوئی ہے ، اور حد نگاہ تک فوج ہی فوج نظر آئے گی ۔

لغات : فوارسا (واحد) فارس : شہسوار ۔ جنائبا (واحد) جنیبة : فوجی دستے ۔

وَعَجَاجَةً تَرَكَ الْحَدِیْدُ سَوَادَھَا
زَنْجًا تَبَسَّمُ اَوْ قَذَالًا شَائِبًا

ترجمہ : اور ایسے غبار کو جیسے لوہے نے اپنی سیاہی چھوڑی ہے ، ایک حبشی مسکرا رہا ہے یا سر کی گدی کے بال سفید ہو گئے ہیں ۔

یعنی میدان جنگ میں سیاہ غبار دکھائی دے گا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوہے نے اپنی سیاہی چھڑا کر فضا میں پھیلا دی ہے اور خود چمکیلے ہیں غبار کی اس سیاہی میں وہ اسلحے بجلی کی طرح چمک اٹھتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ایک سیاہ حبشی مسکرا رہا ہے اس کے کالے کلوٹے چہرے پر دانتوں کی قطار جھلک جاتی ہے

یا ایسا معلوم ہوگا کہ وہ سیاہ بالوں والا ایک سر ہے جس کی گدی کے بال سفید ہو گئے ہیں۔

لغات: عجاجۃ: غبار، مصدر (ن) ہوا کا غبار اڑانا۔ زنج: حبشی (ج) زنوج۔ تبسّم: التبسُّم، البسم (ض) مسکرانا۔ قفا۔ سر کا پچھلا حصہ، گدی۔ شائبا: الشیب (ض) بال کا سفید ہونا۔

فَكَاَنَّمَا كُسِيَ النَّهَارُ بِهَا دُجٰى
لَيْلٍ وَاَطْلَعَتِ الرِّمَاحُ كَوَاكِبَا

ترجمہ: گویا کہ ان کو رات کی سیاہی کا لباس پہنا دیا گیا ہے اور نیزے ستارے بن کر نکل آئے ہیں۔

یعنی غبار اتنا گہرا اور کالا تھا معلوم ہوتا تھا کہ دن کو رات کی تاریکی کا لباس پہنا دیا گیا ہو اور رات کی طرح تاریک اور سیاہ ہوگیا ہے اور فوجیوں کے نیزوں کی انیاں جب اس میں چمکتی ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ستارے چمک رہے ہیں۔

لغات: کُسِیَ: الکساء (ن) لباس پہنانا۔ دجٰی (واحد) دُجْيَةٌ: تاریکی، الدجی (ن) تاریک ہونا۔ رماح (واحد) رُمْحٌ: نیزہ۔ کواکب (واحد) کوکب: ستارہ

قَدْ عَسْكَرَتْ مَعَهَا الرَّزَايَا عَسْكَرًا
وَتَكَتَّبَتْ فِيْهَا الرِّجَالُ كَتَائِبَا

ترجمہ: اس کے ساتھ مصیبتوں کا لشکر جمع ہوگیا ہے اور لوگ اس میں گروہ در گروہ ہو کر رہ گئے ہیں۔

یعنی اس سیاہ غبار کے ساتھ مصیبتوں کی بھی ایک فوج جمع ہوگئی ہے کوئی مارا جا رہا ہے کوئی قتل ہو رہا ہے کوئی چیخ رہا ہے کوئی کراہ رہا ہے ایسا محسوس ہوتا

ہے کہ مصیبتوں کے لشکر نے زبردست حملہ کر دیا ہے اور ایک کہرام مچا ہوا ہے اور مصیبتوں نے لوگوں کو ٹکڑوں ٹکڑوں میں بانٹ دیا ہے۔

لغات: الرزایا (واحد) رزیۃ: مصیبت - تکتبت: التکتّب: جمع ہونا۔ کتائبا (واحد) کتیبۃ: گروہ در گروہ، فوجی ٹکڑی، فوجی دستہ۔

أُسُدٌ فَرَائِسُهَا الْأُسُودُ يَقُودُهَا
أَسَدٌ تَصِيرُ لَهُ الْأُسُودُ ثَعَالِبَا

ترجمہ: ایسے شیر ہیں کہ ان کے شکار بھی شیر ہیں ایک شیران شیروں کی قیادت کرتا ہے جس کے سامنے سارے شیر لومڑیاں ہیں۔

یعنی ممدوح کی پوری فوج شیروں پر مشتمل ہے اور یہ شکار بھی شیروں ہی کا کرتے ہیں، شیروں کا شکار کرنے والے ان شیروں کی قیادت ایسا شیر کر رہا ہے جس کے سامنے یہ تمام شیر لومڑیوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔

لغات: أُسُدٌ (واحد) أَسَدٌ: شیر (ج) اُسادٌ، اُسُودٌ، أُسُدٌ، اُسْدٌ۔ فرائس (واحد) فریسۃ: شکار۔ یَقُودُ: القیادۃ (ن) قیادت کرنا، رہنمائی کرنا۔ ثعالب (واحد) ثعلب: لومڑی۔

فِي رُتْبَةٍ حَجَبَ الْوَرَى عَنْ نَيْلِهَا
وَعَلَا فَسَمَّوْهُ عَلِيَّ الْحَاجِبَا

ترجمہ: ایسے مرتبہ پر ہے کہ مخلوق کو اس کے پانے سے روک دیا ہے اور بلند ہو گیا ہے اس لئے اس کا نام علی حاجب رکھا ہے۔

یعنی مرتبہ میں چونکہ سب سے بلند ہے اس لئے علی (بلند) نام پڑا اور دوسروں کو اس مرتبہ کے پانے سے روک دیا ہے، اس لئے حاجب (روکنے والا) نام رکھا گیا ہے۔

لغات : رتبة : مرتبہ، درجہ (ج) رُتَبٌ ۔ حجب : الحجاب (ن) روکنا۔ نیل مصدر (س) پانا۔ علا : العلوّ (ن) بلند ہونا ۔ سمو : التسمیة : نام رکھنا۔

وَدَعَوْهُ مِنْ فَرَطِ السَّخَاءِ مُبَذِّرًا
وَدَعَوْهُ مِنْ غَصْبِ النُّفُوْسِ غَاصِبًا

ترجمہ : سخاوت میں حد سے تجاوز کرنے کی وجہ سے لوگوں نے اس کو فضول خرچ کہہ دیا اور جانوں کو غصب کرنے کی وجہ سے غاصب کہا ہے۔

یعنی سخاوت کی اس حد کو پہونچ چکا ہے کہ لوگوں کی نگاہ میں وہ فضول خرچ میں شامل ہو گئی ہے، دشمنوں کو جنگوں میں اتنا قتل کیا ہے کہ جانوں کا غاصب کہتے ہیں۔

لغات : دعو : الدعوة (ن) دعوت دینا ۔ دعویٰ کرنا ۔ فرط : مصدر (ن) زیادہ ہونا۔ السخاء : مصدر (ن) سخاوت کرنا ۔ مبذرًا : التبذیر : فضول خرچ کرنا۔ غاصب : الغصب (ض) چھین لینا، غصب کرنا ۔ نفوس (واحد) نفس : جان۔

هٰذَا الَّذِيْ اَفْنَى النُّضَارَ مَوَاهِبًا
وَعِدَاهُ قَتْلًا وَالزَّمَانَ تَجَارِبًا

ترجمہ : یہ وہ شخص ہے جس نے عطیوں میں دے کر سونا کو اور اپنے دشمنوں کو قتل کر کے اور زمانہ کو تجربوں میں ختم کر دیا ہے۔

یعنی اس کی فیاضی نے سونے کو ختم کیا، دشمنوں کو قتل کر کے ان کا وجود مٹا دیا اور اتنے زمانے کے تجربے حاصل کر لئے کہ اب زمانہ کے پاس کچھ رہا ہی نہیں اس لئے زمانہ بھی فنا ہو گیا ہے۔

لغات : افنیٰ : الافناء : فنا کرنا، الفنا (ض) فنا ہونا۔ مواهب (واحد) موهبة : عطیہ ۔ تجاربا (واحد) تجربة ۔ تجربہ کرنا ۔ زمان (ج) ازمنة۔

وَمُخَيِّبُ الْعُذَّالِ لَمَّا أَمَّلُوا
مِنْهُ وَلَيْسَ يَرُدُّ كَفًّا خَائِبًا

ترجمہ: جس کی امید لگائے ہوئے ہیں اس میں ملامت کرنے والوں کو ناکام کرنے والا ہے حالانکہ وہ دست سوال کو ناکام نہیں لوٹاتا ہے۔

یعنی ملامت کرنے والے چاہتے ہیں کہ ممدوح فیاضی ترک کردے اور اس کی امید لگائے ہوئے ہیں لیکن جو شخص ایک دست سوال کو ناکام نہیں لوٹاتا وہ غلط دست سوال دراز کرنے والوں کی پوری فوج کو ناکام لوٹاتا ہے اس نے کبھی ایسے لوگوں کے مشورہ پر توجہ نہیں کی۔

لغات: مُخَيِّب: التخييب: ناکام کرنا، الخَيْبَةُ (ض) ناکام ہونا۔ عذّال (واحد) عاذل: ملامت کرنے والے۔ امّلوا: الامل (ن) التامیل: امید کرنا۔

هٰذَا الَّذِي أَبْصَرْتَ مِنْهُ حَاضِرًا
مِثْلُ الَّذِي أَبْصَرْتَ مِنْهُ غَائِبًا

ترجمہ: یہ جو تم نے حاضر ہونے میں دیکھا ہے اسی طرح ہے جو تم نے غائب ہونے میں دیکھو گے۔

یعنی سائل کے حاضر اور غائب ہونے یا ممدوح کے سامنے اور غائب ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا دونوں صورتوں میں وہ یکساں جود و کرم سے کام لیتا ہے۔

لغات: الابصار: دیکھنا، البصارۃ (ك) دیکھنا۔ حاضرا: الحضور (ن) حاضر ہونا۔ غائبا: الغیبوبۃ (ض) غائب ہونا۔

كَالْبَدْرِ مِنْ حَيْثُ الْتَفَتَّ رَأَيْتَهُ
يُهْدِي إِلَى عَيْنَيْكَ نُورًا ثَاقِبًا

ترجمہ: وہ بدر کامل کی طرح ہے جہاں سے بھی تم اس کی طرف متوجہ ہوگے تم

دیکھو گے کہ تمہاری آنکھوں کو چمکتا ہوا نور پہونچا تا ہے۔

یعنی ممدوح کی شخصیت آسمان پر چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے وہ ایک جگہ قائم ہے اور چاروں طرف یکساں نور کی بارش کرتا ہے اور ہر شخص چاہے جہاں کہیں بھی ہو اگر اس نے چاند کی طرف چہرہ کر لیا تو روشنی کا فیضان اور اس کی کرنوں کا ہدیہ تمہاری آنکھوں کے پاس بلا طلب پہونچ جائے گا اسی طرح ممدوح کی ذات کا فیضان کرم ہے دور نزدیک کی کوئی قید نہیں۔

لغات: بدر: چودھویں کا چاند (ج) بدور۔ التفتّ: الالتفات: متوجہ ہونا۔ یہدی: الاھداء: ہدیہ دینا، پہونچانا۔ نور (ج) انوار۔ ثاقبا: چمکتا ہوا۔ الثقوب (ن) چمکنا، روشن ہونا۔

كَالْبَحْرِ يَقْذِفُ لِلْقَرِيبِ جَوَاهِرًا
جُوْدًا وَيَبْعَثُ لِلْبَعِيدِ سَحَائِبَا

ترجمہ: وہ سمندر کی طرح ہے سخاوت کی وجہ سے قریب کے لئے موتی پھینکتا ہے اور دور والوں کے لئے بادل بھیجتا ہے۔

یعنی ممدوح کی مثال اس سمندر کی ہے کہ اگر آدمی سمندر میں اتر جائے اور غوطہ لگائے تو اس کا دامن موتیوں سے بھر دے گا اور جو سمندر سے دور ہے تو اس کو فیض پہونچانے کے لئے پانی سے بھرے ہوئے بادل روانہ کرتا ہے تاکہ کھیتوں کو سیراب کر کے خوشحالی اور فارغ البالی کا سامان پیدا ہو قریب و بعید دونوں پر اس کا فیضان کرم جاری ہے ممدوح سے جو لوگ قریب ہیں اس کے جود و کرم سے حصہ اسی طرح پاتے ہیں جس طرح دور والے پاتے ہیں۔

لغات: یقذف: القذف (س) پھینکنا۔ جواھر (واحد) جوھر: موتی۔ جودًا: مصدر (ن) بخشش کرنا۔ یبعث: البعث (ف) بھیجنا۔ سحائب

(واحد) سحاب : بادل۔

كَالشَّمْسِ فِي كَبِدِ السَّمَاءِ وَضَوْءُهَا
يَغْشَى الْبِلَادَ مَشَارِقًا وَمَغَارِبَا

ترجمہ : اس سورج کی طرح ہے جو آسمان کے بیچ میں ہے اور اس کی روشنی تمام مشرق و مغرب پر چھا جاتی ہے۔

یعنی جس طرح سورج کی روشنی ہر عام و خاص کے لئے یکساں ہے اسی طرح ممدوح سے ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق انعام و اکرام پاتا ہے۔

لغات : ضوء : روشنی (ج) اضواءٌ - یغشی (س) ڈھانک لینا، چھا جانا۔ مشارق (واحد) مشرق۔ مغارب (واحد) مغرب۔

أُمُهَجِّنَ الْكُرَمَاءِ وَالْمُزْرِيْ بِهِمْ
وَتَرُوْكَ كُلِّ كَرِيْمِ قَوْمٍ عَاتِبَا

ترجمہ : اے فیاض لوگوں کو حقیر بنا دینے والے اور ان کو عیب دار بنانے والے اور ہر قوم کے سخی آدمی کو غصہ میں چھوڑ دینے والے۔

لغات : مہجن : التہجین : حقیر بنانا، عیب لگانا، الہجانۃ (ك) کمینہ ہونا۔ کرماء (واحد) کریم۔ مزری : الازراء : عیب دار بنانا۔ عاتبا : العتب (ن ض) غصہ ہونا۔

وَشَادُوْا مَنَاقِبَهُمْ وَشِدْتَ مَنَاقِبًا
وُجِدَتْ مَنَاقِبُهُمْ بِهِنَّ مَثَالِبَا

ترجمہ : انہوں نے اپنے مناقب مضبوط کئے اور تو نے بھی مناقب کو مستحکم کیا ان کے مناقب تیرے مناقب کے سامنے عیب پائے گئے۔

یعنی ہر شخص اچھے کارنامے انجام دے کر عزت و سرخروئی حاصل کرنا

چاہتا ہے اور بڑا سے بڑا مرتبہ پانا چاہتا ہے لیکن تو نے جو بلند مقام حاصل کر لیا ہے اس کے سامنے سب کے مرتبے پست اور معمولی ہو جاتے ہیں اور سخی و فیاض تیرے جود و سخا کے مقابلہ میں بخیل معلوم ہوتا ہے اور لوگ ان کی تحقیر کرنے لگتے ہیں ان کی سخاوت خوبی کے بجائے تیرے مقابلہ میں عیب بنجاتی ہے۔

لغات: شادوا: الشید: مضبوط کرنا (ض) گچ کرنا۔ مناقب (واحد منقبۃ: قابل تعریف اوصاف۔ مثالبا (واحد) مثلبۃ: عیب۔

لَبَّیْكَ غَیْظَ الْحَاسِدِیْنَ الرَّاتِبَا
اِنَّا لَنَخْبُرُ مِنْ یَدَیْكَ عَجَائِبَا

ترجمہ: اے حاسدوں کے پائدار غیظ مجسم! ہم تیرے ہاتھوں سے حیرت انگیز چیزوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

لغات: غیظ: مصدر (ض) غصہ ہونا۔ الراتبا: مستحکم، دیرپا۔ نخبر: الخبرۃ (ك) حقیقت حال سے باخبر ہونا۔ عجائبا (واحد) عجیبۃ: تعجب خیز۔

تَدْبِیْرُ ذِیْ حُنَكٍ یُفَكِّرُ فِیْ غَدٍ
وَهُجُوْمُ غِرٍّ لَا یَخَافُ عَوَاقِبَا

ترجمہ: تجربہ کار کی ایسی تدبیر جو کل کے بارے میں سوچ لیتی ہے اور اس ناتجربہ کار کا حملہ جو انجام سے نہیں ڈرتا ہے۔

یعنی ایک طرف تیرے تدبر و فراست اور فکر فلک پیما کا یہ حال ہے کہ آج ہی کل کے بارے میں فیصلہ کر لیتا ہے کیا ہونے والا ہے اور اس کے لئے کیا طریقہ کار مناسب ہے دوسری طرف جب دشمنوں پہ حملہ کرتا ہے تو اس طرح بے دھڑک اور بے خوف ہو کر حملہ کرتا ہے جیسے کوئی ناتجربہ کار انجام سے بے پرواہ ہو کر دشمن کی فوج میں گھستا چلا جاتا ہے، تیری زندگی کے یہ دو متضاد پہلو ہیں دونوں درجہ کمال

تک پہونچے ہوئے ہیں ایک جگہ تجربہ کاری دوسری جگہ ناتجربہ کاری کا انداز دونوں قابل تعریف ہیں۔

لغات: حنك: تجربہ، مصدر (ض ن) تجربہ کار بنانا۔ هجوم: حملہ، مصدر (ن) حملہ کرنا۔ غِرّ: ناتجربہ کار، الغرارة (ض) تجربہ کے باوجود بچوں جیسا کام کرنا۔

وَعَطَاءُ مَالٍ لَوْ عَدَاهُ طَالِبٌ
اَنْفَقْتَهُ فِي اَنْ تُلاَقِيَ طَالِبَا

ترجمہ: اور مال کی ایسی بخشش ہے کہ اگر مانگنے والا غائب ہوجائے تو اس مال کو سائل کی تلاش میں خرچ کردیتا ہے۔

یعنی انفاق سے کسی دن سائل ہی نہیں آئے تو جو مال دینے کے لئے رکھا ہے وہ سائلوں کی تلاش میں خرچ کردیتا ہے خزانہ میں واپس نہیں جاتا۔

خُذْ مِنْ ثَنَايَ عَلَيْكَ مَا اَسْطِيْعُهُ
لاَ تُلْزِمَنِّيْ فِي الثَّنَاءِ الوَاجِبَا

ترجمہ: جتنی تیری تعریف کی میں طاقت رکھتا ہوں میری طرف سے اسے قبول کرلو، اور تعریف کا حق ادا کرنے کو میرے لئے لازم نہ کرو۔

یعنی تیری تعریف کا حق ادا کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے اس لئے تعریف کا حق ادا کرنے کی ذمہ داری عائد کردی گئی تو گویا ایک امر محال کی ذمہ داری ہوجائیگی جس کی ادائگی میری بساط سے باہر ہے اس لئے یہ حقیر سا ہدیہ قبول کرلو۔

فَلَقَدْ دَهِشْتُ لِمَا فَعَلْتَ وَدُوْنَهُ
مَا يُدْهِشُ الْمَلَكَ الْحَفِيْظَ الْكَاتِبَا

ترجمہ: اس لئے کہ میں تمہارے کاموں سے مبہوت ہوکر رہ گیا ہوں اور اس سے کم درجہ کے کارنامے کراماً کاتبین کو مبہوت کردیتے ہیں۔

یعنی جب نامۂ اعمال کے لکھنے والے فرشتے تمہارے عظیم کارناموں کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ جاتے ہیں تو میں انسان ان کارناموں کی کیا تاب لاؤں گا اور اس کی صحیح طور پر میں کیا تعریف کرسکوں گا، اس لئے حق تعریف ادا کرنے سے مجھے معذور سمجھا جائے۔

لغات: دہشت: الدھشۃ (س) حیرت زدہ رہ جانا، الادھاش: مبہوت کردینا۔

وقال یمدح بدر بن عمار وھو علی الشراب وقد صفت الفاکھۃ والنرجس

إِنَّمَا بَدْرُ ابْنُ عَمَّارٍ سَحَابٌ
هَطِلٌ فِيهِ ثَوَابٌ وَعِقَابٌ

ترجمہ: بدر ابن عمار موسلا دھار برسنے والا بادل ہے اس میں ثواب بھی ہے عذاب بھی ہے۔

یعنی بارش کے ساتھ رعد و برق کا بھی تعلق ہے جب بارش ہوتی ہے تو گرج بھی ہوتی ہے اور کڑک بھی، بجلیاں چمکتی بھی ہیں اور کبھی کبھی گرتی بھی ہیں۔ بدر بن عمار بھی موسلا دھار برسنے والا بادل ہے اس بادل میں رعد و برق بھی ہے بارش سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اور بجلی کی زد میں آنے والوں کا وجود ہی مٹ جاتا ہے بدر بھی ایک ابر کرم ہے اس کی جود و سخا کی بارش سے لوگ مستفید ہوتے ہیں لیکن جو لوگ اس کے بدخواہ اور دشمن ہیں ان پر اس کے قہر و غضب کی بجلی بھی گرتی ہے اور ان کو فنا کر دیتی ہے۔

لغات: ھطل: موسلا دھار برسنے والا بادل، الھطل (ض) لگاتار بارش ہونا۔

اِنَّمَا بَدْرٌ مَنَایَا وَعَطَایَا
وَرَزَایَا وَ طِعَانٌ وَضِرَابٌ

ترجمہ : بدر موتوں اور عطیوں اور مصیبتوں اور نیزہ بازی اور شمشیر زنی کا نام ہے۔

چونکہ ان سب چیزوں کا صدور صرف ایک ذات سے ہوتا ہے اگرچہ اس کا پھیلاؤ کثرت میں بدل جاتا ہے اس لئے جمع کے صیغے استعمال کئے گئے ہیں۔

لغات : منایا (واحد) منیة : موت - عطایا (واحد) عطیة : عطیہ - رزایا (واحد) رزیة : مصیبت - طعان : المطاعنة : نیزہ بازی کرنا۔

مَا یُجِیلُ الطِّرْفَ اِلَّا حَمِدَتْهُ
جُهْدَهَا الْاَیْدِیْ وَذَمَّتْهُ الرِّقَابُ

ترجمہ : گھوڑے کو گردش دیتا ہے، ہاتھ اس کی جدوجہد کی تعریف کرتے ہیں اور گردنیں اس کی مذمت کرنے لگتی ہیں۔

یعنی اس نے جب اپنے گھوڑے کا رخ دشمنوں کی طرف پھیرا تو دشمنوں کی گردنیں صاف کر دیتا ہے۔ اس لئے گردنیں اس کی مذمت کرتی ہیں اور مال غنیمت حاصل کر کے لوگوں میں تقسیم کرتا ہے تو جو ہاتھ پاتے ہیں اس کی جدوجہد اور بہادری کی تعریف کرتے ہیں۔

لغات : یجیل : الاجالة : گھمانا، الجول، الجولان (ن) چکر لگانا، گھومنا، الطرف : گھوڑا (ج) طروف، اطراف - ذمّت : الذم (ن) مذمت کرنا۔ الرقاب (واحد) رقبة : گردن۔

مَا بِهٖ قَتْلُ اَعَادِیْهِ وَلٰکِنْ
یَتَّقِیْ اِخْلَافَ مَا تَرْجُو الذِّئَابُ

ترجمہ: اس کو دشمنوں کو قتل کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن بھیڑیوں نے جو امید لگا رکھی ہے اس کے خلاف کرنے سے بچنا چاہتا ہے۔

یعنی بھیڑیوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہمارا رزق بدر بن عمار سے متعلق ہے اور اپنی خوراک کی اس سے امید لگائے رکھتے ہیں اس لئے ان کی امیدوں کے خلاف کام کرنے سے بچتا ہے اس مجبوری سے وہ دشمنوں کو قتل کرتا ہے تاکہ بھیڑیوں کی امید کے مطابق ان کی روزی کا بندوبست کرے ورنہ دشمنوں کو قتل کی اس کو کیا ضرورت ہے۔

لغات: اعادی (ج) اعداء: دشمن۔ یتقی: الاتقاء: بچنا، الوقایۃ (ض) بچنا۔ ترجو: الرجاء (ن) امید کرنا۔ الذئاب (واحد) ذئب: بھیڑیا۔

فَلَهُ هَيْبَةُ مَنْ لَا يُتَرَجَّى
وَلَهُ جُوْدُ مُرَجًّى لَا يُهَابُ

ترجمہ: اس کی ہیبت اس شخص کی ہے جس سے کوئی امید نہیں رکھی جاتی اور بخشش ایسے شخص کی ہے جس سے ڈرا نہیں جاتا ہے۔

یعنی اس کا رعب داب اور دبدبہ و ہیبت اس شخص کی طرح ہے جس کے یہاں معافی درگذر اور رحم کا ذکر بھی زبان پر نہیں آسکتا جو اس کی گرفت میں آجاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ موت آگئی اور جود و کرم اس شخص کا ہے جس سے ہر شخص امید لگائے ہوئے رہتا ہے اور بلا جھجک اپنی ضرورتیں پیش کر دیتا ہے اور کسی طرح کی مرعوبیت یا خوف محسوس نہیں کرتا ہے۔

لغات: لا یترجی: الترجی: امید لگانا، الرجاء (ن) امید لگانا۔ جود: مصدر (ن) بخشش کرنا۔ مرجی: الترجیۃ: امیدوار بنانا۔ یہاب: الہیبۃ (س) ڈرنا۔

طَاعِنُ الْفُرْسَانِ فِي الْاَحْدَاقِ شَزْرًا
وَعَجَاجُ الْحَرْبِ لِلشَّمْسِ نِقَابُ

ترجمہ: سواروں کی آنکھوں میں اندھادھند نیزہ مارنے والا ہے جب میدان جنگ کا غبار سورج کے لئے پردہ ہو۔

یعنی میدان جنگ میں غبار کا اندھیرا چھایا ہوا ہو پھر بھی اس کا نشانہ خطا نہیں کرتا اور پے در پے گھوڑے پر سوار دشمن کی آنکھوں پر وار کرتا ہے اور کوئی نشانہ خطا نہیں کرتا۔

لغات: طاعن: الطعن (ف) نیزہ مارنا۔ فرسان (واحد) فارس: سوار احداق (واحد) حدقۃ: آنکھ۔ عجاج: غبار، العج (ن ض) ہوا کا غبار اڑانا۔

بَاعِثُ النَّفْسِ عَلَى الْهَوْلِ الَّذِي
لَيْسَ لِنَفْسٍ وَقَعَتْ فِيهِ إِيَابُ

ترجمہ: نفس کو اس ہولناک کام پر برانگیختہ کرنے والا ہے جس میں کسی نفس کے پڑ جانے کے بعد لوٹ کر آنا نہیں ہے۔

یعنی وہ ایسے خطرناک امور انجام دینے پر ہمیشہ تیار رہتا ہے جن میں کوئی شخص پڑ جائے تو اس کا زندہ واپس آنا ناممکن ہوتا ہے۔

لغات: باعث: البعث (ف) برانگیختہ کرنا۔ الھول: مصدر (ن) خوف زدہ ہونا۔ ایاب: مصدر (ن) لوٹنا۔ وقعت: الوقوع (ف) کسی کام میں پڑنا واقع ہونا

بِأَبِي رِيحُكَ لَا نَرْجِسُنَا ذَا
وَأَحَادِيثُكَ لَا هٰذَا الشَّرَابُ

ترجمہ: میرا باپ قربان ہماری اس نرگس پر نہیں، تیری خوشبو پر، شراب پر نہیں تیری باتوں پر۔

لغات: ریح: خوشبو (ج) ریاح - نرجس: آنکھ کے مشابہ ایک پھول اردو میں نرگس کہتے ہیں - احادیث (واحد) حدیث: بات - شراب (ج) اشربۃ

لَيْسَ بِالْمُنْكَرِ اِنْ بَرَّزْتَ سَبْقًا
غَيْرَ مَدْفُوعٍ عَنِ السَّبْقِ الْعِرَابُ

ترجمہ: یہ انہونی بات نہ تھی کہ تو سبقت کر کے آگے بڑھ گیا عربی گھوڑے سبقت کرنے سے روکے نہیں جاتے۔

یعنی جس طرح عربی گھوڑا دوسرے تمام گھوڑوں کے مقابلہ میں سبقت کرنے اور آگے بڑھنے کے لئے پیدا ہی کیا گیا ہے وہ پیچھے جانے کے لئے نہیں پیدا کیا گیا ہے اسی طرح تو اپنے ہم مثلوں میں عربی گھوڑوں ہی کے مشابہ ہے اس لئے اگر تو ابنائے جنس سے مرتبہ و مقام میں آگے بڑھ گیا اور سب کو پیچھے چھوڑ دیا تو یہ حیرت کی بات نہیں ہے سبقت تو تیرا مقدر بنا دی گئی ہے۔

لغات: التبریز: آگے بڑھ جانا، البروز (ن) میدان کی طرف نکلنا - المنکر: انوکھی بات، انہونی بات - مدفوع: الدفع (ف) روکنا، دفع کرنا - السبق: مصدر (ن ض) سبقت کرنا، آگے بڑھنا۔

وجلس بدر یلعب بالشطرنج وقد کثر المطر فقال ابو الطیب

اَلَمْ تَرَ اَيُّهَا الْمَلِكُ الْمُرَجّٰى
عَجَائِبَ مَا رَأَيْتُ مِنَ السَّحَابِ

ترجمہ: اے مرکز امید بادشاہ! بادل کی تعجب خیز بات جو میں نے دیکھی ہے کیا تو نے نہیں دیکھی ہے؟

لغات: الملك: بادشاہ (ج) ملوك - الرجی: الترجئة: امیدوار بنانا۔ الرجاء (ن) امید کرنا - سحاب: بادل (ج) سُحُبٌ، سحائب۔

تَشَكَّى الْاَرْضُ غَيْبَتَهٗ اِلَيْهِ
وَتَرْشُفُ مَاءَهٗ رَشْفَ الرُّضَابِ

ترجمہ: کہ زمین بادل سے اس غائب ہونے کی شکایت کر رہی ہے حالانکہ اس کے پانی کو لعاب دہن کی طرح چوس لیا ہے۔

لغات: تشکی: الشکایة (ن) الاشتکاء: شکایت کرنا - غیبة (ض) غائب ہونا - ترشف: الرشف (ن ض) چوسنا - الرضاب: لعاب دہن، تھوک۔

وَاُوْهِمُ اَنَّ فِي الشِّطْرَنْجِ هَمِّيْ
وَفِيْكَ تَأَمُّلِيْ وَلَكَ انْتِصَابِيْ

ترجمہ: میں لوگوں کو وہم میں ڈالے ہوئے ہوں کہ میری توجہ شطرنج کی طرف ہے حالانکہ تیرے بارے میں میرا غور و فکر کرنا ہے اور تیرے واسطے میرا ٹھہرنا ہے۔
یعنی مجھے دیکھ کر لوگ یہ سمجھتے ہوں گے کہ میں شطرنج میں دلچسپی لے رہا ہوں حالانکہ یہ بات نہیں، میں تیری وجہ سے یہاں ہوں اور تیرے بارے ہی میں سوچ رہا ہوں۔

لغات: اوہم: الایہام: وہم میں ڈالنا، الوہم (ض) وہم کرنا - تأمّل: مصدر، غور کرنا - انتصاب: مصدر، گڑ جانا، النصب (ض) گاڑنا، نصب کرنا۔

سَاَمْضِيْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنِّيْ
مَغِيْبِيْ لَيْلَتِيْ وَغَدًا اِيَابِيْ

ترجمہ: میں جا رہا ہوں میری طرف سے السلام علیک رات بھر کی غیر حاضری کے بعد میری واپسی ہے۔

لغات: سامضی: المضی (ض) جانا، گزرنا - مغیبة: مصدر (ض) غائب ہونا

ایاب: مصدر (ن) لوٹنا، واپس ہونا۔

وقال فی لعبة كانت ترقص بحركات وشرب البدر وادارها فوقفت حذاء بدر

يَا ذَا الْمَعَالِيْ وَمَعْدِنَ الْأَدَبِ   سَيِّدَنَا وَابْنَ سَيِّدِ الْعَرَبِ
أَنْتَ عَلِيْمٌ بِكُلِّ مُعْجِزَةٍ   وَلَوْ سَأَلْنَا سِوَاكَ لَمْ يُجِبِ
أَهٰذِهٖ قَابَلَتْكَ رَاقِصَةً
أَمْ رَفَعَتْ رِجْلَهَا مِنَ التَّعَبِ

ترجمہ: اے عظمتوں والے! اے کان ادب!! ہمارے سردار اور سید العرب کے بیٹے! تو ہر عاجز کر دینے والی بات کو جاننے والا ہے اگر ہم تیرے علاوہ سے پوچھیں تو وہ جواب نہ دے سکے کیا یہ تمہارے سامنے رقص کرتی ہوئی آئی ہے یا اس نے اپنے پیر تکان کی وجہ سے اٹھالئے ہیں۔

لغات: معدن: کان (ج) معادن۔ سید: سردار (ج) سادة۔ راقصة الرقص (ن) ناچنا۔ رفعت: الرفع (ف) اٹھانا۔ التعب (س) تھکنا۔

وقال يمدح على بن مكرم التميمى وكان له وكيل يتعرض للشعر فانفذه الى ابى الطيب يناشده فتلقاه واجلسه فى مجلسه ثم كتب الى على يقول

ضُرُوْبُ النَّاسِ عُشَّاقٌ ضُرُوْبَا
فَأَعْذَرُهُمْ أَشَفُّهُمْ حَبِيْبَا

ترجمہ: مختلف قسم کے لوگ مختلف چیزوں کے عاشق ہیں ان میں سب سے

معذور وہ عاشق ہے جس کا محبوب سب سے افضل ہے۔

یعنی دنیا میں "ہرکس بخیال خویش خبطے دارد" ہرشخص کا ذوق اور مزاج جدا دلچسپیاں الگ الگ ہیں ہر شخص کسی نہ کسی چیز کا رسیا اور دیوانہ ہے ان میں سب سے زیادہ معذور اور قابل رحم وہ ہے جس کا محبوب افضل واعلیٰ اس کا نصب العین اور مقصد عظیم اور برتر ہے۔

لغات: ضروب (واحد) ضرب: قسم۔ عشّاق (واحد) عاشق، العشق (س) محبت میں حد سے بڑھ جانا۔ اعذر: العذر (ض) عذر قبول کرنا۔ اشف: افضل۔

وَمَا سَكَنِيْ سِوَا قَتْلِ الْاَعَادِيْ
فَهَلْ مِنْ زَوْرَةٍ تَشْفِي الْقُلُوْبَا

ترجمہ: میرا سکونِ دل دشمنوں کے قتل کے سوا کسی چیز میں نہیں ہے تو کیا کوئی ملاقات ہے کہ دلوں کو شفا دے۔

یعنی میں بھی اس کلیہ سے مستثنیٰ نہیں ہوں میرا محبوب مشغلہ دشمنوں کو قتل کرنا ہے کیا میرے محبوب سے ملاقات کی کوئی سبیل ہے کہ دل کی بیماری دور ہو؟

لغات: سکن: سکونِ دل، السکون (ن) ٹھہرنا، سکون ہونا۔ زورۃ: مصدر (ن) زیارت کرنا، ملاقات کرنا۔ تشفی: الشفا (ض) شفا دینا، سکون دینا۔

تَظَلُّ الطَّيْرُ مِنْهَا فِيْ حَدِيْثٍ
تَرُدُّ بِهِ الصَّرَاصِرَ وَالنَّعِيْبَا

ترجمہ: کہ اس کی وجہ سے چڑیاں اس طرح بات میں لگ جائیں کہ گدھوں اور کوؤں کی آواز کو رد کردیں۔

یعنی دشمنوں کو قتل کرکے ان کی لاشیں بچھادی جائیں اور ان پر اتنی چڑیوں کا ہجوم ہو جائے اور اتنا شور وغل برپا ہو جائے کہ لاش کھانے والے کوؤں اور گدھوں

کی آواز اس شور میں دب کر رہ جائے اور تمام مردہ خور چڑیوں کا مجموعی شور حاوی ہو جائے۔

لغات: طیر: چڑیاں (ج) طیور۔ حدیث: بات (ج) احادیث۔ یرد الرد (ن) لوٹانا۔ الصراصر: گدھوں کی آواز۔ النعیب: کوے کی آواز، النعب (ض ف) کوے کا بولنا۔

وَقَدْ لَبِسَتْ دِمَاءَهُمْ عَلَيْهِمْ
حِدَادًا لَمْ تَشُقَّ لَهَا جُيُوْبَا

ترجمہ: اور اپنے اوپر ان کے خونوں کا ماتمی لباس پہن لیا ہے جس کے گریبان چاک نہیں کئے گئے ہیں۔

یعنی دشمن کی لاشوں میں گھس کر اس طرح ان کے گوشت نوچ رہی ہیں کہ ان کے خون میں لت پت اور شرابور ہو گئی ہیں اور خون میں ڈوب کر ایسی ہو گئی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ سرخ رنگ کا ماتمی لباس پہن لیا ہے لیکن اس گریبان کا چاک نہیں ہے کیونکہ چڑیاں سر سے پیر تک یکساں خون میں نہائی ہوئی ہیں اور کہیں سے اس کا حصۂ جسم نظر نہیں آتا کہ پتہ چلے کہ ان کے لباس میں گریبان بھی ہے۔

لغات: لَبِسَتْ: اللبس (س) پہننا۔ دماء (واحد) دم: خون۔ حداداً ماتمی، الحدّ (ن ض) ماتمی لباس پہننا۔ لم تشق: الشق (ن) پھاڑنا، چاک کرنا جیوبا (واحد) جیب: گریبان۔

اَدَمْنَا طَعْنَهُمْ وَالْقَتْلَ حَتّٰى
خَلَطْنَا فِيْ عِظَامِهِمُ الْكُعُوْبَا

ترجمہ: ہم نے قتل اور ان پر نیزہ بازی برابر جاری رکھی یہاں تک کہ ہم نے ان کی ہڈیوں میں نیزوں کی پور گھسیڑ دی۔

یعنی دشمنوں سے ہم جم کر لڑے اور اس بری طرح مارا کہ نیزے کی آنی تو کیا ہم نے نیزے کی لاٹھی کی پور تک ان کی ہڈیوں میں گھسادی۔

لغات: ادمنا: الادامۃ: ہمیشہ رکھنا۔ الدوام (ن) ہمیشہ رہنا۔ خلطنا: الخلط (ض) ملانا۔ کعوب (واحد) کعب: پور، گرہ، ہڈیوں کا جوڑ، ٹخنہ۔

كَأَنَّ خُيُوْلَنَا كَانَتْ قَدِيْمًا
تُسَقّٰى فِيْ قُحُوْفِهِمِ الْحَلِيْبَا

ترجمہ: ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہمارے گھوڑوں کو ان کی کھوپڑیوں میں ہمیشہ دودھ پلایا جاتا تھا۔

یعنی ہمارے گھوڑے بلا جھجک ان پر چڑھے جاتے تھے اور ان کی کھوپڑیوں کو پکڑ لیتے تھے جیسے معلوم ہوتا کہ ان کو دشمنوں کی کھوپڑیوں میں ہمیشہ دودھ پلایا جاتا رہا ہو اس لئے لپک کر ان کی کھوپڑیوں ہی کو پکڑتے تھے کیونکہ اپنے کھانے کی جگہ اور برتن سے مانوس ہوتا ہے اور جب اس کو کھلا چھوڑ دیں تو اپنے کھانے کی ناند یا بالٹی پر پہونچ جائے گا۔

لغات: خیل (ج) خیول: گھوڑا۔ تسقی: التسقی: سیراب کرنا۔ السقی (ض) سیراب کرنا۔ قحوف (واحد) قحف: کھوپڑی۔ الحلیب (واحد) الحلب (ض) دودھ دوہنا۔

فَمَرَّتْ غَيْرَ نَافِرَةٍ عَلَيْهِمْ
تَدُوْسُ بِنَا الْجَمَاجِمَ وَالتَّرِيْبَا

ترجمہ: اس لئے ان سے بغیر بدکے ہوئے ہمارے ساتھ کھوپڑیوں اور سینوں کو روندتے ہوئے گذر گئے۔

یعنی اسی جانے پہچانے ہونے کی وجہ سے ہمارے گھوڑے دشمن کی

لاشوں سے ذرا بھی نہیں بدکے بلکہ نہایت اطمینان سے زمین پر پڑی ہوئی لاشوں کی کھوپڑیوں اور سینوں پر پیر رکھ کر کچلتے روندتے، پامال کرتے گزر گئے۔

لغات: مرت: المرور (ن) گزرنا۔ نافرة: النفر (ض) جانور کا بدک کر بھاگنا۔ تدوس: الدوس (ن) روندنا، پامال کرنا۔ جماجم (واحد) جمجمة: کھوپڑی۔ ترییب: سینہ کی ہڈی (ج) ترائب۔

يُقَدِّمُهَا وَقَدْ خُضِبَتْ شَوَاهَا
فَتًى تَرْمِي الحُرُوْبُ بِهِ الحُرُوْبَا

ترجمہ: ان کو ایک ایسا جوان اس حال میں آگے بڑھا رہا تھا کہ گھوڑوں کے اگلے حصے بالکل رنگین تھے جس کو لڑائیاں لڑائیوں میں پھینکتی رہتی ہیں۔

یعنی ان فوجی گھوڑوں کی پیشوائی ایک جنگ پیشہ ایک ایسا نوجوان کر رہا تھا جس کی پوری زندگی لڑائیوں ہی میں گزر رہی ہے ایک جنگ سے فارغ ہوا کہ دوسری لڑائی سامنے آگئی، کوئی جنگ اس کی آخری جنگ نہیں بلکہ ہر لڑائی کے بعد دوسری جنگ شروع ہو جاتی ہے۔

لغات: خُضِبَت: الخضب: رنگنا، رنگین بنانا۔ شوا: جانور کے اگلے ہاتھ پاؤں گردن سینہ یعنی اگلا حصہ۔ الحروب (واحد) حرب: لڑائی۔ الرمی (ض) پھینکنا۔

شَدِيْدُ الخُنْزُوَانَةِ لَا يُبَالِيْ
أَصَابَ إِذَا تَنَمَّرَ أَمْ أُصِيْبَا

ترجمہ: نہایت خود پسند ہے جب چیتا بن جاتا ہے تو اس کی پروا نہیں کرتا کہ اس نے کسی کو اذیت دی ہے یا خود اذیت اٹھا رہا ہے۔

یعنی اس کی بہادرانہ دیوانگی کی کیفیت یہ ہے کہ جب اس پر بہادری کا جنون سوار ہو جاتا ہے اور غصہ میں چیتا بن جاتا ہے تو دشمن پر بے تحاشا ٹوٹ پڑتا ہے

اس کو اس کی پرواہ نہیں ہوتی کہ اس پر وار ہو رہا ہے یا دشمن کو پچھاڑ رہا ہے بس انتہائی بے جگری سے لڑے چلا جاتا ہے۔

لغات: الخنزوانۃ: گھمنڈ، تکبر۔ لا یبالی: المبالاۃ: پرواکرنا۔ اصاب: الاصابۃ: مصیبت دینا۔ تنمّر: چیتا بن جانا، نَمِرٌ (چیتا) سے مشتق بنایا گیا ہے

اَعَزْمِیْ طَالَ ھٰذَا اللَّیْلُ فَانْظُرْ
اَمِنْكَ الصُّبْحُ یَفْرَقُ اَنْ یَّاُوْبَا

ترجمہ: اے میرے عزم مصمم! ذرا اٹھ کر دیکھ تو یہ رات دراز ہو گئی ہے؟ کیا تیری وجہ سے صبح لوٹنے سے گھبراتی ہے؟

یعنی اے عزم مصمم! دیکھ آخر یہ رات خلاف معمول اتنی دراز آج کیوں ہو گئی ہے مجھے کل دشمنوں پر قیامت برپا کرنی ہے کیا تیری اس تیاری کا صبح کو پتہ چل گیا ہے اور اس خطرناک تیاری سے ڈر کر صبح نہیں آ رہی ہے۔

لغات: عزم: مصدر (ض) پختہ ارادہ کرنا۔ طال: الطول (ن) دراز ہونا۔ یفرق الفرق (س) گھبرانا، ڈرنا۔ یاوب: الایاب (ن) لوٹنا، واپس ہونا۔

كَاَنَّ الْفَجْرَ حِبٌّ مُسْتَزَارٌ
یُرَاعِیْ مِنْ دُجُنَّتِهٖ رَقِیْبَا

ترجمہ: صبح ایک محبوب ہے جس سے ملاقات کی درخواست کی گئی ہے وہ رات کی تاریکی کو رقیب سمجھ کر انتظار کر رہی ہے۔

یعنی صبح محبوب ہے اس نے اپنے عاشق سے ملنے کا وعدہ کر رکھا ہے وہ اس وعدہ کو پورا کرنا چاہتی ہے لیکن رات کی تاریکی چونکہ عاشق کی رقیب ہے اور رقیب کے علم میں اپنے چاہنے والے سے نہیں مل سکتی ہے اس لئے صبح چاہتی ہے کہ رات کی تاریکی چلی جائے تو میں ملاقات کے لئے چلوں اسی انتظار میں رکی ہوئی ہے

نہ رات جاتی ہے اور نہ صبح عاشق سے ملنے آپاتی، اس طرح نہ رات جائے گی نہ قیامت تک صبح آئے گی۔

لغات: الفجر: صبح، مصدر (ن) فجر کا طلوع ہونا۔ حِبٌّ: دوست (ج) اَحْبَابٌ حِبَّانٌ، حَبَبَةٌ، حُبُبٌ، حبوبٌ۔ مستزار: الاستزار: ملاقات چاہنا۔ الزیارۃ (ن) ملاقات کرنا۔ یراعی: المراعاۃ: انتظار کرنا، انجام پر غور کرنا، کسی کے حق کو نگاہ میں رکھنا۔ دُجُنَّةٌ: تاریکی، الدجن (ن) تاریک ہونا سیاہ ہونا۔ رقیب (ج) رُقَبَاءُ

كَاَنَّ نُجُوْمَهٗ حَلْىٌ عليه
وَقَدْ حُذِيَتْ قَوَائِمُهُ الْجُبُوْبَا

ترجمہ: رات کے ستارے اس کے زیور ہیں اس کے پیروں میں زمین کا جوتا پہنا دیا گیا ہے۔

یعنی رات نے شوق میں عورتوں کی طرح ہزاروں لاکھوں ستاروں کے زیور پہن لئے ہیں اور پاؤں میں سطح زمین کا بھاری بھرکم جوتا پہن رکھا ہے، زیور کا بوجھ اور جوتے کا بھاری پن اس کو جنبش نہیں کرنے دیتا اور وہ چلنے سے مجبور ہو گئی ہے اور جب تک یہ اپنی جگہ سے نہیں چلے گی اس وقت تک صبح کیسے آئے گی۔

لغات: نجوم (واحد) نجم: ستارہ۔ حَلْیٌ: زیور (ج) حُلِیٌّ، حِلِیٌّ۔ حذیت الحذو (ن) جوتا پہنانا۔ قوائم (واحد) قائمۃ: پاؤں۔ الجبوب: سطح زمین۔

كَاَنَّ الْجَوَّ قَاسٰى مَا اُقَاسِىْ
فَصَارَ سَوَادُهٗ فِيْهِ شُحُوْبَا

ترجمہ: گویا فضا نے وہی مصیبتیں جھیلیں ہیں جو میں جھیل رہا ہوں اس لئے رات کی سیاہی اس کا رنگ بدلنے کا باعث ہو گئی ہے۔

یعنی جس طرح آلام و مصائب برداشت کر رہا ہوں اور بیماری اور لاغری

سے رنگ متغیر ہو گیا ہے، اسی طرح آسمان وزمین کے بیچ کی فضا نے بھی شاید اسی طرح کی مصیبتیں جھیلی ہیں اس لئے اس کے چہرے پر رات جیسی سیاہی آ گئی ہے، یہ رات نہیں کہ اس کا جانے کا امکان ہو یہ تو خود فضا ہی کالی ہو گئی ہے اس لئے صبح ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔

لغات: الجوّ: ما بین السماء والارض، فضا۔ قاسی: المقاساۃ: سختی برداشت کرنا شحوبا: بدلا ہوا رنگ، مصدر (س ف لث) مرض وغیرہ سے رنگ بدلنا۔

كَأَنَّ دُجَاهُ يَجْــذِبُــهَا سُهَــادِيْ
فَلَيْسَ تَغِيْــبُ اِلَّا اَنْ يَــغِيْـبَــا

ترجمہ: گویا میری بیداری اس کی تاریکی کو کھینچ رہی ہے اس لئے وہ غائب نہیں ہو گی جب تک یہ غائب نہ ہو جائے۔

یعنی میری بیداری مقناطیس ہے جو رات کی تاریکی کو کھینچے ہوئے ہے اور مقناطیس کی کشش جب تک ختم نہیں ہو گی تاریکی نہیں جائے گی، اس لئے جب تک میری بیداری باقی رہے گی تاریکی بھی موجود رہے گی۔

لغات: دجا: مصدر (ن) تاریک ہونا۔ یجذب: الجذب (ض) کھینچنا۔ سہاد: مصدر (س) بیدار رہنا۔ تغیب: المغیبۃ (ض) غائب ہونا۔

اُقَــلِّبُ فِيْــهِ اَجْفَــانِىْ كَــأَنِّىْ
اَعُــدُّ بِــهٖ عَــلَى الدَّهْــرِ الذُّنُوْبَا

ترجمہ: میں اس میں اپنی پلکوں کو جھپکاتا ہوں گویا میں زمانہ کے گناہوں کو شمار کرتا ہوں۔

یعنی جس طرح لوگ تسبیحوں کے شمار کے لئے انگلیوں سے کام لیتے ہیں اسی طرح میں زمانہ کے ظلم و ستم اور اس کے جرموں کو شمار کرنے کے لئے پلکوں سے کام لے رہا ہوں

چونکہ زمانہ کے جرم انگنت ہیں اس لئے میری بیداری اور پلکوں کے جھپکانے کا سلسلہ بھی دراز ہے۔

لغات: اجفان (واحد) جفن: پلک۔ اَعُدُّ: العد (ن) شمار کرنا۔ الدھر: زمانہ (ج) دھور۔ ذنوب (واحد) ذنب: گناہ، جرم۔

وَمَا لَيْلٌ بِأَطْوَلَ مِنْ نَهَارٍ
يَظَلُّ بِلَحْظِ حُسَّادِيْ مَشُوْبَا

ترجمہ: کوئی رات اس دن سے دراز نہیں ہے جو میرے حاسدوں کو دیکھنے سے ملا ہوا ہو۔

یعنی میرے اس دن کی درازی کے مقابلہ میں یہ شب دراز بھی بہت مختصر ہے جس میں میں اپنی آنکھوں سے اپنے حاسدوں کی صورتوں کو دیکھوں یہ منحوس دن اتنا دراز ہے کہ اس کے مقابلہ میں مصیبت کی کوئی رات اتنی دراز نہیں ہو سکتی۔

لغات: اطول: الطول (ن) دراز ہونا۔ لحظ: مصدر (ف) گوشۂ چشم سے دیکھنا۔ حسّاد (واحد) حاسد۔ مشوبا: مخلوط، الشوب (ن) ملنا ملانا۔

وَمَا مَوْتٌ بِأَبْغَضَ مِنْ حَيٰوةٍ
أَرٰى لَهُمْ مَعِيْ فِيْهَا نَصِيْبَا

ترجمہ: کوئی موت اس زندگی سے زیادہ مبغوض نہیں ہے جس میں میں اپنے ساتھ ان کا بھی حصہ دیکھوں۔

یعنی میں ایسی زندگی کو موت سے کہیں بدتر اور قابل نفرت سمجھتا ہوں جس زندگی میں میں اور میرے حاسد دونوں شریک ہوں میں اگر زندہ ہوں تو اس زندگی میں میرا حاسد شریک رہے یہ میرے لئے ناقابل برداشت ہے یا وہ زندہ رہے یا میں دونوں ایک ساتھ زندہ نہیں رہ سکتے۔

لغات: ابغض (اسم تفضیل) البغض (ن س ك) دشمنی کرنا، نفرت کرنا۔ نصیب: حصہ (ج) اَنْصِبَةٌ، اَنْصِبَاءُ، نُصُبٌ۔

عَرَفْتُ نَوَائِبَ الْحَدَثَانِ حَتّٰی
لَوِ انْتَسَبَتْ لَکُنْتُ لَهَا نَقِیْبًا

ترجمہ: میں گردش زمانہ کے مصائب کو پہچان چکا ہوں اگر وہ نسب والی ہوتی تو میں ان کا ماہر انتساب ہوتا۔

یعنی میں حوادث و مصائب کے پورے خاندان سے واقف ہوں اور ہر ایک کو ذاتی طور پر پہچان چکا ہوں اگر ان کا سلسلہ نسب ہوتا تو میں ان کا سب سے بڑا نسّاب و نقیب اور نسب بیان کرنے والا ہوتا۔

لغات: عرفت: المعرفة (ض) پہچاننا۔ نوائب (واحد) نائبة: مصیبت۔ حدثان: گردش زمانہ۔ انتساب: منسوب ہونا۔ نقیب: ماہر انساب (ج) نقباء۔

وَلَمَّا قَلَّتِ الْاِبِلُ امْتَطَیْنَا
اِلَی ابْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ الْخُطُوْبَا

ترجمہ: اور جب اونٹ کم ہو گئے تو ابن ابی سلیمان کی طرف جانے کے لئے ہم نے مصیبتوں کو سواری بنا لیا۔

یعنی محتاجی اور تنگ دستی نے سواریوں سے بھی محروم کر دیا تو ہم اپنی مصیبتوں ہی کی پیٹھ پر سوار ہو کر ابن ابی سلیمان کی طرف چل پڑے یعنی اس سفر میں ہم تھے اور ہماری مصیبتیں، جس طرح سواری مسافر کے ساتھ ہوتی ہے اسی طرح مصیبتوں نے حق رفاقت ادا کیا۔

لغات: قلت: القلة (ض) کم ہونا۔ ابل: اونٹ (ج) آبال۔ امتطینا: الامتطاء سواری بنانا، سوار ہونا۔ الخطوب (واحد) خطب: مصیبت، حادثہ۔

مَطَایَا لَا تَذِلُّ لِمَنْ عَلَیْهَا
وَلَا یَبْغِیْ لَهَا اَحَدٌ رُکُوْبَا

ترجمہ: یہ ایسی سواریاں ہیں کہ جوان پر سواری کرتا ہے اس کے تابع نہیں ہوتیں اور نہ کوئی شخص ان پر سوار ہونا چاہتا ہے۔

یعنی ہر سواری سوار کی مرضی کے مطابق چلتی ہے لیکن مصیبت ایسی سواری ہے جو سوار کو اپنی مرضی کے مطابق چلاتی ہے جدھر وہ لے جائے سوار کو اسی طرف جانا ہی ہوگا اور سواری بھی ایسی ہے کہ دنیا میں کوئی شخص اس پر سواری بھی نہیں کرنا چاہتا ایسی ہی سواری میرے مقدر میں ہے۔

لغات: مطایا (واحد) مطیۃ: سواری۔ لا تذل: الذلۃ (ض) فرمانبردار ہونا، ذلیل ہونا۔ لا یبغی: البغی (ض) چاہنا۔

وَتَرْتَعُ دُوْنَ نَبْتِ الْاَرْضِ فِیْنَا
فَمَا فَارَقْتُهَا اِلَّا جَدِیْبَا

ترجمہ: زمین کی گھاس کے بجائے وہ ہم میں چرتی ہے میں اس سے قحط زدہ ہی ہو کر علیحدہ ہوا۔

یعنی یہ سواری گھاس نہیں کھاتی ہے بلکہ اپنے سوار ہی کو چرتی ہے اور کھاتی ہے اس کا گوشت پوست اس کا دل دماغ اس کی غیرت وحمیت، دھیرے دھیرے سب کو چر جاتی ہے اور آدمی کی زندگی اجاڑ اور بنجر ہو کر رہ جاتی ہے، جس طرح زمین بارش نہ ہونے سے چٹیل میدان ہو جاتی ہے۔

لغات: ترتع: الرتع (ف) گھاس چرنا۔ نبت: گھاس، النبت (ن) اگنا۔ فارقت: المفارقۃ: جدا ہونا۔ جدیبا: قحط زدہ، الجدب (ن ض) قحط زدہ ہونا، قحط سالی ہونا۔

اِلٰی ذِیْ شِیْمَۃٍ شَغَفَتْ فُؤَادِیْ
فَلَوْلَاہُ لَقُلْتُ بِہِ النَّسِیْبَا

ترجمہ: ایسے با اخلاق کی جانب جس نے میرے دل کو موہ لیا ہے اگر وہ نہ ہوتا تو میں اس پر عشقیہ اشعار کہتا۔

یعنی ہم ان مصیبتوں کے ساتھ ایک ایسے با اخلاق شخص کی طرف چلے جس نے مجھے فریفتہ کرلیا ہے اس کی عظمت ووقار رعب داب اور اس کی اتنی محترم شخصیت نہ ہوتی تو یہ فریفتگی و محبت مجھے اشعار میں اپنے جذبات محبت کے اظہار پر مجبور کر دیتی۔

لغات: شِیْمَۃٌ: عادت و خصلت (ج) شِیَمٌ - شَغَفَتْ: الشَّغف (ف) موہ لینا، دل پر غالب ہونا (س) فریفتہ ہونا۔ فُؤَاد: دل (ج) اَفْئِدَۃٌ - النسیب قصیدہ کی تشبیب، عشقیہ اشعار، غزل۔

تُنَازِعُنِیْ ھَوَاھَا کُلُّ نَفْسٍ
وَاِنْ لَمْ تُشْبِہِ الرَّشَأَ الرَّبِیْبَا

ترجمہ: اس کی محبت میں ہر نفس مجھ سے جھگڑتا ہے اگرچہ ہرن کا بچہ گھر کے پروردہ بکری کے بچہ کے مشابہ نہیں ہوتا۔

یعنی اس کی بہترین عادات وخصائل کی وجہ سے اس سے ہر شخص عشق کا دعویدار ہے اور وہ میرے رقیب ہیں لیکن میری نگاہ میں اس کی حیثیت جنگل کے ہرن کی ہے، ہرن سے محبت اس کے حسن، خوبصورتی کی بنا پر ہوتی ہے اور بے لوث محبت ہوتی ہے دوسرے لوگوں کی نگاہ اس کی حیثیت گھر کے پالتو جانور کی ہے آدمی گھر کے پروردہ جانور سے بھی محبت کرتا ہے لیکن اس کی محبت اس کے حسن اور خوبصورتی سے نہیں اور نہ محبت ہی بے لوث ہے بلکہ اس کی محبت متوقع فائدہ اور نفع

کے پیش نظر ہے اور ہرن سے میری محبت بے لوث اور بے غرض ہے اس لئے مجھے اطمینان اور تسلی ہے کہ ان کا عشق میرے عشق کے درجہ و مقام کو نہیں پا سکتا ہے۔

لغات: الرشا: ہرن کا بچہ۔ الربیب: گھر کا پرورده جانور۔ ھوی: محبت (س) محبت کرنا۔ المنازعۃ: جھگڑنا۔

عَجِیْبٌ فِی الزَّمَانِ وَمَا عَجِیْبٌ
اَتٰی مِنْ اٰلِ سَیَّارٍ عَجِیْبَا

ترجمہ: زمانہ میں وہ ایک عجیب انسان ہے آل سیار میں جو عجیب شخص آئے وہ عجیب نہیں ہے۔

یعنی ممدوح حیرتناک خوبیوں کا مالک ہے اس لئے وہ دوسروں کے مقابلہ میں عجیب و غریب انسان ہے جس کا کوئی ثانی اور مثال نہیں ہے لیکن یہ حیرت و تعجب کی کوئی چیز نہیں ہے کیونکہ آل سیار سے جو شخص بھی اٹھتا ہے وہ عجیب و غریب خصائص کا مالک ہوتا ہے ہی اس لئے اس خاندان میں کوئی عجیب شخص عجیب نہیں ہے۔

وَشَیْخٌ فِی الشَّبَابِ وَلَیْسَ شَیْخًا
یُسَمّٰی کُلُّ مَنْ بَلَغَ الْمَشِیْبَا

ترجمہ: وہ جوانی میں کہن سال ہے جو شخص بڑھاپے کو پہونچ جائے اس کا نام بوڑھا نہیں رکھا جاتا ہے۔

یعنی ممدوح نوجوانی میں عمر رسیدہ بزرگوں جیسا تجربہ، عقل اور تدبیر و فراست رکھتا ہے اس لئے نوجوان ہو کر وہ عمر رسیدہ لوگوں کی صف میں ہے بہت سے عمر رسیدہ عقل و تجربہ میں ناقص رہتے ہیں وہ کہن سال اور بوڑھے کہے جانے کے مستحق نہیں ہیں کیونکہ بڑھاپا کا مطلب تجربہ، عقل اور تدبیر فراست ہے۔

لغات: شیخ: عمر رسیدہ (ج) اشیاخ، شیوخ۔ الشباب: جوان (ج) شُبّان، الشباب: مصدر (ن) جوان ہونا۔ مشیب: مصدر (ض) بوڑھا ہونا۔

قَسَا فَالْاُسْدُ تَفْزَعُ مِنْ قُوَاہ
وَرَقَّ فَنَحْنُ نَفْزَعُ اَنْ یَذُوْبَا

ترجمہ: اگر سخت دل ہو جائے تو شیر اس کی طاقت سے گھبرا جاتے ہیں اور نرم دل ہو جائے تو ہم گھبرانے لگتے ہیں کہ وہ پگھل نہ جائے۔

یعنی جب برہمی کا موقعہ ہو اور غصہ کی کیفیت ہو تو اس کا دل فولاد کی طرح اتنا سخت ہو جاتا ہے کہ شیر اپنی مشہور طاقت کے باوجود اس کے سامنے آنے سے گھبرانے لگتا ہے کیونکہ اس سے مقابلہ کی اس میں ہمت نہیں ہوتی اور جب نرم دل کا موقعہ آتا ہے تو اتنا نرم ہو جاتا ہے کہ موم کی طرح پگھل جانے کا خطرہ ہو جاتا ہے یعنی دوست کے ساتھ انتہائی نرم دشمن کے ساتھ انتہائی سخت دل کا ہے۔

لغات: قسا: القساوۃ (س) سخت درشت ہونا۔ اُسُدٌ (واحد) اَسَدٌ: شیر تَفْزَع: الفزع (س) گھبرانا۔ رق: الرقّ (ض) نرم دل ہونا۔ الذوب (ن) پگھلنا۔

اَشَدُّ مِنَ الرِّیَاحِ الْھُوْجِ بَطْشًا
وَاَسْرَعُ فِی النَّدٰی مِنْھَا ھُبُوْبَا

ترجمہ: وہ گرفت میں تیز آندھی سے بھی زیادہ سخت ہے اور بخشش میں ہوا کے چلنے سے بھی زیادہ تیز رفتار ہے۔

یعنی جس طرح تیز آندھی بڑے بڑے تناور درختوں کو جھنجوڑ کر جڑ سے اکھیڑ کر رکھ دیتی ہے اسی طرح جب وہ دشمنوں پر حملہ کرتا ہے تو ان کو تہ و بالا کر دیتا ہے اور کوئی سرکش سے سرکش اس کی گرفت سے بچ نہیں سکتا اسی طرح جب داد و دہش اور سخاوت و فیاضی کی راہ پر لگ جاتا ہے تو آندھی کی تیز رفتاری بھی اس کا مقابلہ نہیں

کرسکتی ہے یعنی شجاعت وبہادری اور سخاوت وفیاضی دونوں صفتیں علی وجہ الکمال اس میں پائی جاتی ہیں۔

لغات: اشد: الشدۃ (ض) سخت ہونا۔ الریاح (واحد) ریح: ہوا۔ الھوج: تیز آندھی، الھیجان (ض) جوش مارنا، برانگیختہ ہونا۔ بطشا: گرفت پکڑ، البطش: سختی سے پکڑنا، حملہ کرنا، کسی پر ٹوٹ پڑنا۔ اسرع: السرعۃ (س) جلدی کرنا۔ الندی (ض) بخشش کرنا۔ ھبوب: ہوا کا چلنا۔

وَقَالُوْا ذَالِكَ اَرْمٰی مَنْ رَاَيْنَا
فَقُلْتُ رَاَيْتُمُ الْغَرَضَ الْقَرِيْبَا

ترجمہ: لوگوں نے کہا کہ جتنے لوگوں کو ہم نے دیکھا ہے ان میں یہ سب سے زیادہ تیرانداز ہے تو میں نے کہا کہ تم نے اس کا قریب کا نشانہ دیکھا ہے۔

یعنی جب کچھ لوگوں نے کہا کہ ہماری نگاہ میں اس سے بہتر تیرانداز کوئی نہیں آیا تو میں نے کہا کہ ابھی تم لوگوں نے دیکھا ہی کیا ہے تم نے قریب کا نشانہ دیکھ کر یہ فیصلہ کیا ہے دور کا نشانہ تم نے دیکھا ہی نہیں ہے۔

لغات: ارمی (اسم تفضیل) الرمی (ض) تیر چلانا۔ الغرض: ہدف، نشانہ (ج) اغراض۔ القریب: نزدیک، القرب (ك) قریب ہونا۔

وَهَلْ يُخْطِىْ بِاَسْهُمِهِ الرَّمَايَا
وَمَا يُخْطِىْ بِمَا ظَنَّ الْغُيُوْبَا

ترجمہ: وہ اپنے تیروں کے نشانہ میں کیا غلطی کرسکتا ہے جو غیب کی باتوں کے سمجھنے میں غلطی نہیں کرتا ہے۔

یعنی جو شخص ان باتوں میں غلطی نہیں کرتا ہے جو نگاہوں سے غائب ہے بلکہ ان کو صحیح صحیح سوچ لیتا ہے اور سمجھ لیتا ہے تو جو نشانہ آنکھوں کے سامنے موجود ہے اس

میں غلطی کیسے ممکن ہے؟

لغات: یخطی: الاخطاء: غلطی، الخطأ (س) غلطی کرنا۔ آسہم (واحد) سہم: تیر۔ رَمَایَا (واحد) رمیۃ: نشانہ۔ ظن: الظن (ن) گمان کرنا۔

إِذَا نُكِبَتْ كِنَانَتُهُ اسْتَبَنَّا
بِأَنْصُلِهَا لِأَنْصُلِهَا نُدُوبَا

ترجمہ: جب اس کے ترکش کو اوندھا کیا جاتا ہے تو ہم صاف دیکھتے ہیں کہ اس کے تیروں کے پروں پر نشانات ہیں۔

یعنی جب اس کے ترکش سے ساری تیروں کو باہر نکال کر دیکھا جاتا ہے تو ہر تیر کی لکڑی کے سرے پر تیر کے نوک کے نشانات پڑے ہوئے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ایک تیر کے بعد دوسرا تیر اس کے پیچھے چلایا تو اس تیر کی نوک پہلے تیر کی لکڑی کے سرے پر لگتی ہے جس سے اس پر نشان پڑ جاتا ہے۔

لغات: نکبت: النکب، النکوب (ن) اوندھا کر کے سب گرا دینا۔ کنانۃ: ترکش (ج) کنائن، کنانات۔ استبنا: الاستبانۃ: وضاحت چاہنا، البیان التبیان (ض) ظاہر ہونا۔ انصل (واحد) نصل: نیزہ، تیر، تیر کا نوک (ج) نِصَالٌ اَنْصُلٌ، نُصُولٌ۔ ندوب (واحد) ندب: زخم کا نشان۔

يُصِيبُ بِبَعْضِهَا أَفْوَاقَ بَعْضٍ
فَلَوْلَا الْكَسْرُ لَاتَّصَلَتْ قَضِيبَا

ترجمہ: بعض کو بعض کے اوپر چلاتا ہے اگر نہ ٹوٹے تو مل کر ایک شاخ بن جائے۔

یعنی ممدوح یکے بعد دیگرے مسلسل تیر چلاتا ہے تو سارے تیر ایک دوسرے سے مل کر ایک لمبی شاخ بن جاتے ہیں تو وہ ٹوٹ کر الگ الگ ہو جاتے ہیں یعنی اس

کا نشانہ اتنا صحیح ہے کہ ہر تیر ٹھیک دوسرے تیر کی سیدھ ہی جاتا ہے اور دوسرے سے جڑتا چلا جاتا ہے۔

لغات: الکسر: مصدر (ض) توڑنا۔ اتصلت: الاتصال: ملنا، الوصل (ض) ملنا۔ قضیب: شاخ (ج) قُضُبٌ۔

بِكُلِّ مُقَوَّمٍ لَمْ يَعْصِ اَمْرًا
لَهُ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ لَبِيبًا

ترجمہ: ہر سیدھا تیر اس کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتا یہاں تک کہ ہم نے اس کو صاحب عقل سمجھ لیا ہے۔

یعنی جس تیر کو جس نشانے پر چلاتا ہے ٹھیک وہیں پہونچتا ہے اور کبھی اس کے خلاف نہیں کرتا جس کی وجہ سے ہم ایسا سمجھنے لگے کہ ان تیروں کے پاس بھی عقل اور سمجھ ہے اور ممدوح کے حکم اور اس کی منشا کو سمجھ کر ٹھیک اسی کے مطابق کام کرتے ہیں۔

لغات: لم یعص: العصیان (ض) نافرمانی کرنا۔ امر: حکم، مصدر (ن) حکم دینا۔ لبیب: عقلمند (ج) اَلِبّاءُ، اللبابۃ (س) عقلمند ہونا۔

يُرِيكَ النَّزْعُ بَيْنَ الْقَوْسِ مِنْهُ
وَبَيْنَ رَمِيِّهِ الْهَدَفَ اللَّهِيبَا

ترجمہ: کمان کا کھینچنا تم کو اس کی کمان سے لے کر نشانے تک ایک بھڑکتا ہوا شعلہ دکھلائے گا۔

یعنی جب وہ کمان کھینچ کر تیر کو نشانے پر چھوڑتا ہے تو وہ تیر کمان سے لے کر نشانے تک جب چلتا ہے تو اپنی تیز رفتاری کی وجہ سے معلوم ہوگا کہ ایک شعلہ کمان سے لے کر نشانے تک جارہا ہے جیسے آسمان پر شہاب ثاقب چلتا ہے۔

لغات: النزع (ض) کھینچنا۔ قوس: کمان (ج) اَقْوُس، قُوُوْس، قُسِیٌّ، قِسِیٌّ۔ رمیّۃ: نشانہ (ج) رمایا۔ الھدف: نشانہ (ج) اھداف۔ اللھب (س) آگ کا بھڑکنا۔

اَلَسْتَ ابْنَ الْاُلٰی سَعِدُوْا وَسَادُوْا
وَلَمْ یَلِدُوْا امْرَءً اِلَّا نَجِیْبَا

ترجمہ: کیا تو ان لوگوں کی اولاد نہیں ہے جو نیک بخت اور سردار رہے انہوں نے سوائے شریف اولاد کے پیدا ہی نہیں کیا۔

لغات: سعدوا: السعادۃ (س) نیک بخت ہونا۔ سادوا: السیادۃ (ن) قوم کا سردار ہونا۔ لم یلدوا: الولادۃ (ض) جننا۔ نجیب: شریف (ج) نُجَبَاءُ، اَنْجَابٌ، نُجُبٌ، النجابۃ: شریف ہونا۔

وَنَالُوْا مَا اشْتَھَوْا بِالْحَزْمِ ھَوْنًا
وَصَادُوْا الْوَحْشَ نَمْلُھُمْ دَبِیْبَا

ترجمہ: انہوں نے جس چیز کی خواہش کی ہوشیاری کی وجہ سے آسانی سے پالیا ان کی چیونٹی نے دبے پاؤں چل کر وحشی جانوروں کا شکار کر لیا۔

یعنی ذکاوت و فطانت اور کمال ہوشیاری کی وجہ سے وہ بڑے بڑے مقاصد کو بسہولت حاصل کر لیتے ہیں یہ امور اتنے اہم اور بڑے تھے کہ ان کا حاصل کرنا ایسا تھا جیسے چیونٹی جیسا حقیر جانور جنگل کے بڑے جانوروں کو چپکے سے شکار کر لے۔

لغات: نالوا: النیل (س) پانا۔ اشتھوا: الاشتھاء: خواہش کرنا، الشھوۃ (س ن) خواہش کرنا۔ الحزم: مصدر، ہوشیاری، الحزامۃ (ک) ہوشیاری اور دوراندیشی سے کام لینا۔ ھونا: آسانی، مصدر (ن) آسان ہونا۔ صادوا: الصید (ض) شکار کرنا۔ وحش: جنگلی جانور (ج) وحوش۔ نمل (واحد) نملۃ: چیونٹی۔ دبیبا:

دبے پاؤں چل کر، الدبّ: دبے پاؤں چلنا، ہاتھ پیروں پر چلنا، رینگنا۔

وَمَا رِیْحُ الرِّیَاضِ وَلٰکِنْ
کَسَاهَا دَفْنُهُمْ فِی التُّرْبِ طِیْبًا

ترجمہ: اور یہ باغوں کی خوشبو نہیں ہے اور لیکن مٹی میں ان لوگوں کے دفن نے ان کو خوشبو کا لباس پہنا دیا ہے۔

یعنی چمن میں پھولوں کی خوشبو جو تم محسوس کرتے ہو یہ خود ان پھولوں کی خوشبو نہیں ہے بلکہ چونکہ وہ مٹی میں دفن کیے گئے ہیں اس لئے ان کے جسموں کی خوشبو اس مٹی میں اثر کر گئی ہے اور اسی مٹی سے یہ پھولوں کے پودے اُگے ہیں اس لئے ان کے جسموں کی خوشبو مٹی سے ان پھولوں میں آ گئی ہے، پھولوں میں خوشبو ممدوح کے آباؤ اجداد کے جسموں کی خوشبو ہے۔

لغات: ریح: خوشبو، ہوا (ج) أَرْوَاحٌ، أَرْيَاحٌ، رِيَاحٌ، رِيَحٌ (جج) أَرَارِيْح، أَرَايِيْح، الرَّيْحُ (ض) بو محسوس کرنا، کسا: الکسو (ن) لباس پہنانا۔ دفن: مصدر (ض) دفن کرنا، مٹی میں گاڑنا۔ ترب: مٹی (ج) اتربۃ۔

أَيَا مَنْ عَادَ رُوْحُ الْمَجْدِ فِيْهِ
وَعَادَ زَمَانُهُ الْبَالِيْ قَشِيْبًا

ترجمہ: اے وہ شخص جس میں شرافت کی روح لوٹ کر آ گئی ہے اور اس کا پرانا زمانہ نیا ہو کر واپس ہوا ہے۔

یعنی آباؤ اجداد کی شرافت کی روح ممدوح کے جسم میں لوٹ کر واپس آئی ہے اور اس کے اسلاف کا زمانہ از سر نو واپس آ گیا ہے۔

لغات: عاد: العود (ن) لوٹنا۔ روح (ج) أرواح۔ البالی: پرانا، البلاء (س) پرانا ہونا۔ قشیبا: جدید، نیا۔

تَيَمَّمَنِيْ وَكِيْلُكَ مَادِحًا لِيْ
وَاَنْشَدَنِيْ مِنَ الشِّعْرِ الْغَرِيْبَا

ترجمہ: تمہارے وکیل نے میرا قصد میری تعریف کرتے ہوئے کیا اور مجھے نادر اشعار سنائے۔

لغات: التیمّم: قصد کرنا، ارادہ کرنا۔ وکیل: نمائندہ (ج) وُکلاء۔ مادحًا: المدح (ف) تعریف کرنا۔ انشد: الانشاد: گنگنانا، شعر پڑھنا۔

فَاٰجَرَكَ الْاِلٰهُ عَلٰى عَلِيْلٍ
بَعَثْتَ اِلَى الْمَسِيْحِ بِهٖ طَبِيْبَا

ترجمہ: اللہ تمہیں ایک مریض کی طرف سے اجر و ثواب دے تو نے مسیح کے پاس ایک طبیب بھیج دیا ہے۔

یعنی خدا تمہیں جزائے خیر دے تم نے ایک مریض کے پاس جو خود مسیح وقت ہے ایک طبیب بھیج کر احسان کیا ہے۔

لغات: اٰجر: الایجار: اجر دینا، بدلہ دینا۔ الٰہ: معبود (ج) اٰلِهَةٌ۔ عَلِيْلٌ: بیمار (ج) اَعِلَّاء، العلۃ (ض) بیمار ہونا۔ بعثت: البعث (ف) بھیجنا۔ طبیب: معالج (ج) اَطِبَّاءُ، الطبّ (ض) علاج کرنا۔

وَلَسْتُ بِمُنْكِرٍ مِنْكَ الْهَدَايَا
وَلٰكِنْ زِدْتَنِيْ فِيْهَا اَدِيْبَا

ترجمہ: میں تیرے ہدیوں کا منکر نہیں ہوں لیکن ان ہدیوں میں تو نے ایک ادیب کا اور اضافہ کر دیا ہے۔

یعنی تیرے ہدایا اس سے پہلے بھی مرے پاس آتے رہے اب مزید تو نے ایک ادیب کو میرے پاس بطور ہدیہ بھیجا ہے۔

لغات: ھدایا (واحد) ھدیۃ: ہدیہ، تحفہ۔ زدت: الزیادۃ (ض) زیادہ کرنا۔ ادیب (ج) اُدَبَاءُ۔

فَلَا زَالَتْ دِیَارُكَ مُشْرِقَاتٍ
وَلَا دَانَیْتَ یَا شَمْسُ الغُرُوْبَا

ترجمہ: تیرا ملک ہمیشہ روشن و تابناک رہے اور اسے سورج تو غروب ہونے کے قریب بھی نہ ہو۔

لغات: دَانَیْتَ: المداناۃ، الدنُوّ (ن) قریب ہونا، الادناء: قریب کرنا۔ الغروب (ن) سورج کا غروب ہونا۔

لِاُصْبِحَ اٰمِنًا فِیْكَ الرَّزَایَا
كَمَا اَنَا اٰمِنٌ فِیْكَ العُیُوْبَا

ترجمہ: تاکہ میں تیری وجہ سے مصیبتوں سے محفوظ ہو جاؤں جیسا کہ میں تیرے بارے میں عیبوں سے مطمئن ہوں۔

یعنی مجھے اس طرح مصیبتوں سے تحفظ حاصل ہو جائے جس طرح تیری ذات ہر طرح کے عیبوں سے محفوظ و مصون ہے۔

لغات: اٰمن: الامن (س) محفوظ ہونا، مامون ہونا۔ الرزایا (واحد) رزیۃ مصیبت۔ عیوبا (واحد) عیب۔

وقال یصف مجلسین لابی محمد بن عبد اللہ بن طغج قد انزوی احدھما عن الآخر الخ

اَلْمَجْلِسَانِ عَلَى التَّمْیِیْزِ بَیْنَهُمَا
مُقَابِلَانِ وَلٰكِنْ اَحْسَنَا الاَدَبَا

ترجمہ: دو مجلسیں الگ الگ ہونے کے باوجود ایک دوسرے کے مقابل ہیں لیکن ادب کی اچھی رعایت کی ہے۔

إِذَا صَعِدْتَ إِلَىٰ ذَا مَالَ ذَا رَهَبًا
وَإِنْ صَعِدْتَ إِلَىٰ ذَا مَالَ ذَا رَهَبَا

ترجمہ: جب تو اس کی طرف چڑھ کر جاتا ہے تو یہ ڈر جاتی ہے اور جب تو اس کی طرف چڑھ کر جاتا ہے تو وہ ڈر جاتی ہے۔

فَلِمْ يَهَابُكَ مَا لَا حِسَّ يَرْدَعُهُ
إِنِّيْ لَأُبْصِرُ مِنْ شَأْنَيْهِمَا عَجَبَا

ترجمہ: پس کیوں وہ چیز تجھ سے ڈرتی ہے جس کے پاس شعور و احساس نہیں ہے کہ اس کو خوف زدہ کرنے میں دونوں کی عجیب کیفیت دیکھ رہا ہوں۔
یعنی یہ دونوں نشست گاہیں الگ الگ ہونے کے باوجود وقار کے ساتھ ہیں ان میں سے تو کسی ایک کی طرف چلتا ہے تو دوسری کو خطرہ پیدا ہو جاتا ہے کہ ممدوح کے یہاں میرا مرتبہ کم تو نہیں ہو گیا؟ حیرت کی بات یہ ہے یہ اینٹ پتھر کی عمارت جس میں احساس و شعور بھی نہیں ہے لیکن تجھ سے کس قدر مرعوب اور تیرے ادب و احترام کو ملحوظ رکھتی ہیں۔

لغات: صعدت: الصعود (س) اوپر چڑھنا۔ مال: المیل (ض) جھکنا۔ رھبا: مصدر (س) ڈرنا۔ الھیبۃ (س) خوف زدہ ہونا۔ یروع: الروع (ف) ڈرانا، خوف دلانا۔

وقال بدیها لما استقل فی القبة ونظر الی السحاب

تَعَرَّضَ لِيَ السَّحَابُ وَقَدْ قَفَلْنَا
فَقُلْتُ إِلَيْكَ إِنَّ مَعِيَ السَّحَابَا

ترجمہ: ہم لوٹ رہے تھے کہ ہمارے سامنے بادل آگیا تو میں نے اس سے کہا کہ رک جاؤ! کہ میرے ساتھ بھی بادل ہے۔

فَشِمْ فِي الْقُبَّةِ الْمَلِكَ الْمُرَجَّى
فَأَمْسَكَ بَعْدَ مَا عَزَمَ انْسِكَابًا

ترجمہ: قبہ میں اس بادشاہ کو دیکھ لے جس پر سب کی نگاہ امید لگی ہوئی، برسنے کے ارادہ کے باوجود وہ رک گیا۔

لغات: قفلنا: القفول (ن) لوٹنا۔ الیك (اسم فعل) رک جاؤ۔ شم: الشیم (ض) آسمان کی طرف بامید بارش دیکھنا۔ قبة: قبہ (ج) قُبَبٌ۔ عزم: العزم (ض) عزم مصمم کرنا، پختہ ارادہ کرنا۔ انسکاب: برسنا، السکوب (ن) بہانا

واشار الیه طاهر العلوی بمسك وابو محمد حاضر فقال

الطِّيبُ مِمَّا غَنِيتُ عَنْهُ
كَفَى بِقُرْبِ الْأَمِيرِ طِيبًا

ترجمہ: خوشبو ان چیزوں میں سے ہے جن سے میں بے نیاز ہو چکا ہوں امیر کی قربت کی خوشبو مجھے کافی ہے۔

يَبْنِي بِهِ رَبُّنَا الْمَعَالِي
كَمَا بِكُمْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَا

ترجمہ: ہمارا پروردگار اس کی وجہ سے سربلندیوں کی بنیاد ڈالتا ہے جیسا کہ تم لوگوں کی وجہ سے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

لغات: غنیت: الغناء (س) بے نیاز ہونا، مالدار ہونا۔ یبنی: البناء (ض) بنیاد ڈالنا، بنانا، تعمیر کرنا۔ یغفر: المغفرة (ض) بخشنا۔ ذنوب (واحد) ذنب: گناہ۔

ونظر الی عین باز وھو بمجلس ابی محمد فقال ابو الطیب

اَیَا مَا اُحَیْسِنَہَا مُقْلَۃً
وَلَوْلَا الْمَلَاحَۃُ لَمْ اَعْجَبِ

ترجمہ: اس کی چھوٹی سی آنکھ کتنی خوبصورت ہے اگر اس میں ملاحت نہ ہوتی تو مجھے تعجب نہ ہوتا۔

لغات: ما احیسن: صیغۂ تعجب کی تصغیر ہے مقلۃ: آنکھ (ج) مُقَلٌ۔ الملاحۃ (ك) حسن ملیح والا ہونا۔

خَلُوْقِیَّۃٌ فِیْ خَلُوْقِیِّہَا
سُوَیْدَاءُ مِنْ عِنَبِ الثَّعْلَبِ

ترجمہ: اس کی زردی میں خلوق خوشبو کا رنگ ہے کالی پتلی عنب الثعلب ہے

اِذَا نَظَرَ الْبَازُ فِیْ عِطْفِہٖ
کَسَتْہُ شُعَاعًا عَلَی الْمَنْکِبِ

ترجمہ: جب باز اپنے پہلو کی طرف نظر ڈالتا ہے تو مونڈھوں کو شعاع کا لباس پہنا دیتا ہے۔

یعنی باز کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں کتنی خوبصورت ہے اس کی آنکھوں کی زرد رنگ کی خوشبو خلوق کا رنگ معلوم ہوتی ہے بیچ میں اس کی کالی پتلی معلوم ہوتا ہے کہ عنب الثعلب ہے اس کی آنکھوں میں اتنی تیز چمک ہے کہ جب وہ اپنے دائیں بائیں دیکھتا ہے تو اس کی شعاعیں اس کے مونڈھوں پر پڑنے لگتی ہے۔

لغات: خلوق: ایک زرد رنگ کی خوشبو کا نام ہے، خلوقیۃ: زعفرانی رنگ والا۔ شعاع: کرن، شعاع (ج) اَشِعَّۃٌ۔ کست: الکسو (ن) پہنانا۔ منکب: مونڈھا،

کندھارج) مناکب۔

وقال یمدح ابا القاسم طاہر بن الحسین بن طاہر العلوی

اَعِيْدُوْا صَبَاحِيْ فهو عِنْدَ الْكَوَاعِبِ
وَرُدُّوْا رُقَادِيْ فَهُوَ لَحْظُ الْحَبَائِبِ

ترجمہ: میری صبح کو لوٹا دو کہ وہ نوخیز حسینوں کے پاس ہے میری نیند کو واپس کردو کہ وہ محبوبوں کا دیکھنا ہے۔

یعنی میری شب فراق کی صبح نہیں ہورہی ہے کیوں کہ یہ صبح اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک محبوب کا رخ روشن آفتاب بن کر میرے سامنے نہیں آئے گا اس لئے اے میرے چارہ گرو! یہ صبح تو محبوب کے پاس ہے اگر وہ آفتاب رو سامنے آجائے تو صبح ہو جائے تم اس سے میری صبح مانگ لاؤ اور میری شب فراق کی بیداری اس لئے ختم نہیں ہورہی ہے کہ میری نیند محبوب کے دیدار کا نام ہے محبوب میری نگاہوں کے سامنے آجائے تو سکون قلب اور نیند مجھے مل جائے شب فراق کی ظلمت اور درد و کرب کی بیداری اسی طرح ختم ہوسکتی ہے۔

لغات: اعیدوا: الاعادة: لوٹانا۔ کواعب (واحد) کاعبة: نوخیز عورت۔ ردوا: الرد (ن) لوٹانا۔ رقاد: مصدر (ن) سونا۔ لحظ (ف) دیکھنا۔ حبائب (واحد) حَبِيْبَةٌ۔

فَاِنَّ نَهَارِيْ لَيْلَةٌ مُدْلَهِمَّةٌ
عَلٰى مُقْلَةٍ مِنْ فَقْدِكُمْ فِيْ غَيَاهِبِ

ترجمہ: اس لئے کہ میرا دن ان آنکھوں کے لئے تاریک رات ہے جو تمہارے نہ ہونے سے تاریکیوں میں ہے۔

یعنی روزِ روشن بھی فراقِ یار کی وجہ سے تاریک رات بن گیا ہے جب تک فراق کی تاریکی نہیں جاتی اور محبوب کا رخِ روشن سامنے نہیں آتا یہ اندھیرا باقی رہے گا۔

لغات: مقلۃ: آنکھ (ج) مُقَلٌ۔ فقد: الفقد (ن ض) گم ہونا، گم کرنا۔ غیاھب (واحد) غیہب: تاریکی۔

بَعِیۡدَۃٌ مَابَیۡنَ الجُفُوۡنِ کَاَنَّمَا
عَقَدۡتُمۡ اَعَالِیَ کُلِّ ھُدۡبٍ بِحَاجِبِ

ترجمہ: دونوں پلکوں کے درمیان دوری ہے معلوم ہوتا ہے کہ اوپری پلک کو ابرو سے باندھ دیا گیا ہے۔

یعنی فراقِ یار میں پلک پر پلک نہیں لگتی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری اوپر والی پلک کو ابرو سے باندھ دیا گیا ہے اس لئے نچلی پلک سے ملنے سے مجبور ہے۔

لغات: جفون (واحد) جفن: پلک۔ عقدتم: العقد (ض) باندھنا۔ اعالی (واحد) اعلی: اوپری۔ ھدب: پپوٹا (ج) اھداب۔ حاجب ابرو (ج) حواجب۔

وَاَحۡسِبُ اِنِّیۡ لَوۡھَوِیۡتُ فِرَاقَکُمۡ
لَفَارَقۡتُہٗ وَالدَّھۡرُ اَخۡبَثُ صَاحِبِ

ترجمہ: اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں نے تمہارے فراق کی خواہش کی ہوتی تو میں اس سے جدا رہتا اور زمانہ بدترین ساتھی ہے۔

یعنی میں نے زندگی بھر وصال کی دعا مانگی اس لئے ہمیشہ مقدر میں فراق رہا اگر میں نے فراق کی دعا کی ہوتی تو یقیناً وصال نصیب ہو گیا ہوتا کیونکہ زمانہ

میری مرضی کے خلاف ہمیشہ کرتا ہے اس لئے فراق کے بجائے مجھے وصل حاصل ہوتا۔

لغات: هویت: الهوی: خواہش ہونا، محبت کرنا۔ اخبث: الخبث، الخباثۃ (ك) خبیث ہونا، پلید ہونا، برا ہونا۔

فَيَالَيْتَ مَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اَحِبَّتِيْ
مِنَ الْبُعْدِ مَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَ الْمَصَائِبِ

ترجمہ: کاش وہ دوری جو میرے اور دشمنوں کے درمیان ہے میرے اور مصیبتوں کے درمیان ہو جائے۔

یعنی اگر دوری میرے نصیب ہی میں ہے تو مجھ میں اور محبوب میں جو دوری ہے وہ مجھ میں اور مصیبتوں میں پیدا ہو جائے۔

لغات: احبۃ (واحد) حبیب: دوست۔ البعد: مصدر (ك) دور ہونا مصائب (واحد) مصیبۃ: مصیبت۔

اَرَاكِ ظَنَنْتِ السِّلْكَ جِسْمِيْ فَعُقْتِهِ
عَلَيْكِ بِدُرٍّ عَنْ لِقَاءِ التَّرَائِبِ

ترجمہ: میں سمجھتا ہوں کہ تم نے دھاگے کو میرا جسم سمجھ لیا ہے اسی لئے تم نے موتیوں کے ذریعہ اس کو سینے سے ملنے سے روک رکھا ہے۔

یعنی میرے جسم کی لاغری کو دیکھ کر تم کو یہ شبہ پیدا ہو گیا ہے کہ جس دھاگے میں تمہارے ہار کی موتیاں پرو لی گئی ہیں وہ میرا جسم ہی نہ ہو اور تمہیں مجھ سے وصال منظور نہیں ہے اس لئے موتیاں تو تمہارے سینہ سے ملی ہوئی ہیں اور دھاگے کو اپنے سینے سے دور رکھا ہے موتیوں کو دھاگے میں پرونے کے بعد دھاگے کا اتصال بدن سے نہیں ہوتا ہے۔

لغات: السلك: دھاگا (ج) اسلاك، مسلوك۔ جسم (ج) اجسام،

جسوم - عُقْتِ : العوق (ن) روکنا - دُرٌّ : موتی (ج) دُرَرٌ - لقاء: مصدر (س) ملنا - الترائب (واحد) تریبۃ: سینہ، سینہ کی ہڈیاں۔

وَلَوْ قَلَمٌ اُلْقِیْتُ فِیْ شِقِّ رَاسِہٖ
مِنَ السُّقْمِ مَا غَیَّرْتُ مِنْ خَطِّ کَاتِبٖ

ترجمہ: اگر میں کسی قلم کے سرے کے شگاف میں ڈال دیا جاؤں تو لاغری کی وجہ سے میں لکھنے کو نہیں بدلوں گا۔

یعنی بیماری عشق نے مجھے اتنا خفیف اور لاغر کر دیا ہے کہ اگر قلم کے شگاف میں مجھے ڈال دیا جائے اور کاتب لکھتا چلا جائے تو اس کے حروف میں ذرا بھی بگاڑ نہیں پیدا ہوگا جبکہ ایک معمولی ریشہ سے خط بگڑ جاتا ہے۔

لغات: قلم (ج) اقلام - شق: شگاف، الشق (ن) پھاڑنا - السقم بیماری، لاغری، مصدر (س) بیمار ہونا - خط: تحریر، مصدر (ن) لکھنا - کاتب: الکتابۃ (ن) لکھنا۔

تُخَوِّفُنِیْ دُوْنَ الَّذِیْ اَمَرْتُ بِہٖ
وَلَمْ تَدْرِ اَنَّ الْعَارَ شَرُّ الْعَوَاقِبِ

ترجمہ: مجھے اس چیز سے کم درجہ کی چیز ڈراتی ہے جس کا اس نے حکم دے رکھا ہے اور نہیں جانتی ہے کہ عار بدترین انجام ہے۔

یعنی مجھے سفر سے روکتی ہے اور گھر میں بیٹھ رہنے کا مشورہ دیتی ہے حالانکہ سفر کے خطرات سے زیادہ خطرناک اور بدترانجام عار ہے گھر میں بیٹھ رہنے سے جو غیرت وحمیت پر حرف آتا ہے اور بزدلی کا طعنہ سننا پڑتا ہے اس سے برا انجام اور کیا ہوسکتا ہے؟

لغات: تخوف: التخویف: ڈرانا، الخوف (س) ڈرنا - امرت: الامر

(ن) حکم کرنا۔ لم تدر: الدرایۃ (ض) جاننا۔ عواقب (واحد) عاقبۃ: انجام۔

وَلَا بُدَّ مِنْ یَوْمٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ
یَطُوْلُ اسْتِمَاعِیْ بَعْدَہٗ لِلنَّوَادِبِ

ترجمہ: ایک ممتاز اور مشہور دن کا ہونا ضروری ہے جس کے بعد نوحہ کرنیوالیوں کا نوحہ دیر تک سننے کو ملے۔

یعنی میں اپنی زندگی میں ایسے دن کی تلاش میں ہوں جو لوگوں میں ممتاز اور مشہور ہے جس دن دشمنوں کی اتنی لاشیں قتل کر کے بچھا دی جائیں کہ ایک عرصہ تک ان کی عورتیں ماتم کرتی رہیں۔

لغات: اغرّ: وہ گھوڑا جس کی پیشانی پر سفیدی ہو۔ محجل: وہ گھوڑا جس کے چاروں پیروں میں سفیدی ہو یہ دونوں گھوڑے عمدہ مانے جاتے ہیں، یہاں مشہور و ممتاز زیادہ عمدہ اور بہتر کے مفہوم میں ہے۔ یطول: الطول (ف) لمبا ہونا، دراز ہونا، دیر تک ہونا الاستماع: سننا۔ نوادب (واحد) نادبۃ: نوحہ کرنے والی عورت۔ الندب (ن) نوحہ کرنا، ماتم کرنا۔

یَھُوْنُ عَلٰی مِثْلِیْ اِذَا رَامَ حَاجَۃً
وُقُوْعُ الْعَوَالِیْ دُوْنَھَا وَ الْقَوَاضِبِ

ترجمہ: میرے جیسا آدمی جب کسی مقصد کا ارادہ کر لیتا ہے تو اس مقصد کے لئے نیزوں اور تلواروں کا وار کھانا آسان ہو جاتا ہے۔

یعنی میرے جیسے عزم و ارادہ کا انسان جب اپنا کوئی نصب العین مقرر کر لیتا ہے تو چاہے اس پر نیزے چلائے جائیں یا تلواروں کا وار ہو وہ کسی حال میں اپنے نصب العین کو فراموش نہیں کرتا اور مصیبتوں کو خوشی سے برداشت کرتا ہے۔

لغات: یھون: الھون (ن) آسان ہونا۔ رام: الروم (ن) قصد کرنا۔ وقوع

(ف) واقع ہونا۔ عوالی (واحد) عالیۃ: نیزہ۔ القواضب (واحد) قاضب: تلوار۔

کثیر حیوۃ المرء مِثلُ قلیلِہا
یَزُولُ وَ بَاقِیْ عُمْرِہٖ مِثلُ ذَاھِب

ترجمہ: آدمی کی زیادہ زندگی اس کی کم زندگی کی طرح ہے، جاتی رہتی ہے اور اس کی بقیہ عمر جانیوالی کی طرح ہے۔

یعنی آدمی کی جو عمر گزر گئی اور عمر کا جتنا حصہ باقی ہے دونوں کی حیثیت ایک ہے کیونکہ بقیہ عمر اسی طرح چلی جائے گی جیسے پہلی جا چکی ہے بلکہ مسلسل چلی جا رہی ہے پھر ایسی ناپائدار چیز کی محبت نادانی ہے اس لئے انسان کو بہادری کے ساتھ خود دارانہ زندگی گزارنی چاہیئے اور بزدلی کی بے عزت زندگی سے دور رہنا چاہیئے۔

لغات: یزول: الزوال (ن) زائل ہونا۔ عمر (ج) اعمار۔ ذاھب الذھاب (ف) جانا۔

اِلَیْکِ فَاِنِّیْ لَسْتُ مِمَّنْ اِذَا اتَّقٰی
عِضَاضَ الْاَفَاعِیْ نَامَ فَوْقَ الْعَقَارِبِ

ترجمہ: یہ بات چھوڑ دو، میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں کہ سانپوں کے کاٹنے کے ڈر سے بچھوؤں پر سو جائے۔

یعنی مشکلات و خطرات سے ڈر کر بزدلوں کی طرح زندگی گزاروں کہ روز طنز و طعنہ سنتا رہوں اور میدان شجاعت سے دور رہوں کہ اس میں جان کا خطرہ ہے؟ مجھے ایسی ذلیل زندگی منظور نہیں کہ سانپ کے کاٹنے کے ڈر سے بچھوؤں پر سو جاؤں کہ وہ ہر دم ڈنک مارتے رہیں سانپ تو ایک بار کاٹ لیتا تو مر جاتے لیکن بچھو کا ڈنک جان تو نہیں لے گا لیکن پوری زندگی درد و کرب اور

عذاب بن جائے گی ایک مرتبہ بہادری کی موت روز روز بزدلی کا طعنہ سننے سے بہتر ہے۔

لغات: الیك (اسم فعل) رکو، چھوڑو، جانے دو۔ عضاض: العض (س) دانت سے پکڑنا۔ افاعی (واحد) افعی: سانپ۔ عقارب (واحد) عقرب: بچھو۔

اَتَانِیْ وَعِیْدُ الْاَدْعِیَاءِ وَاَنَّہُمْ
اَعَدُّوا لِیَ السُّوْدَانَ فِیْ کُفْرِ عَاقِبِ

ترجمہ: دوغلوں کی دھمکی میرے پاس آئی کہ انہوں نے کفر عاقب میں میرے لئے ایک حبشی کو تیار کیا ہے۔

یعنی مجھے دشمنوں کی دھمکی اور سازش کا پتہ چل چکا ہے کہ انہوں نے میرے قتل کے لئے ایک حبشی کو تیار کیا ہے۔

لغات: وعید: دھمکی، مصدر (ض) دھمکی دینا۔ ادعیاء (واحد) دعیؓ: دوغلا۔ اعدّوا: الاعداد: تیار کرنا۔ کفر عاقب: نام مقام۔

وَلَوْ صَدَقُوْا فِیْ جَدِّہِمْ لَحَذِرْتُہُمْ
فَہَلْ فِیَّ وَحْدِیْ قَوْلُہُمْ غَیْرُ کَاذِبٖ

ترجمہ: اور اگر وہ اپنے آباؤ اجداد میں سچے ہوتے تو میں ضرور ان سے بچتا صرف میرے ہی بارے میں ان کی بات سچی ہے؟

یعنی جن لوگوں کے باپ دادا کا پتہ نہیں جن کو اپنے باپ دادا میں شمار کرتے ہیں وہ بھی جھوٹ ہی ہے جب وہ اپنی بنیاد میں جھوٹے ہیں تو صرف میرے ہی بارے میں ان کی بات سچی ہو گی؟ ظاہر ہے یہ بھی جھوٹی ہی ہو گی۔

لغات: صدقوا: الصدق (ن) سچ بولنا۔ جدود (واحد) جدؓ: دادا (ج) اجداد، جدود۔ حذرت: الحذر (س) ڈرنا، بچنا۔

اِلَیَّ لَعَمْرِیْ قَصْدُ کُلِّ عَجِیْبَۃٍ
کَاَنِّیْ عَجِیْبٌ فِیْ عُیُوْنِ الْعَجَائِبِ

ترجمہ: اپنی عمر کی قسم ہر حیرتناک چیز میری ہی طرف آتی ہے جیسے معلوم ہوتا ہے کہ میں عجائبات کی نگاہ میں خود عجیب ہوں۔

یعنی مجھے ان کی دھمکی پر کوئی حیرت نہیں ہوئی میری تو زندگی ہی اسی طرح کے عجائبات میں گزری ہے اور یہ سلسلہ برابر جاری ہے خود عجائبات اور حیرتناک امور مجھے تلاش کرتے ہوئے میرے گھر تک پہونچ جاتے ہیں اس لئے میں ان کا عادی ہوچکا ہوں مجھے اس سے قطعاً کوئی گھبراہٹ نہیں۔

بِاَیِّ بِلَادٍ لَمْ اَجُرَّ ذُؤَابَتِیْ
وَاَیُّ مَکَانٍ لَمْ تَطَأْہُ رَکَائِبِیْ

ترجمہ: کون سا شہر ہے جس میں میں نے اپنے گھوڑے کی پیشانی کا بال نہیں کھینچا اور کون سا مقام ہے جس کو میری سواری نے نہیں روندا ہے۔

یعنی میں شہروں شہروں گھوما پھرا ہوں اور بڑی دنیا دیکھی ہے اس طرح کے تجربے میری زندگی میں بہت آئے ہیں۔

لغات: لم اجر: الجر (ن) کھینچنا۔ ذؤابۃ: گھوڑے کی پیشانی کا بال۔
لم تطا: الوطأ (س) روندنا۔ رکائب (واحد) رکاب: سواری۔

کَاَنَّ رَحِیْلِیْ کَانَ مِنْ کَفِّ طَاہِرٍ
فَاَثْبَتَ کُوْرِیْ فِیْ ظُہُوْرِ الْمَوَاہِبِ

ترجمہ: گویا میرا سفر طاہر کے ہاتھ سے ہے اس نے میرے کجاوے کو عطیوں کی پشت پر مضبوطی سے جما دیا ہے۔

یعنی سفر کے لئے طاہر کے ہاتھوں نے تیاری کی ہے اور بہتیرے عطیے دے کر

مجھے ہر طرف سے مطمئن کر دیا ہے یہ عطیے گویا میری سواری تھے اور میرا کجاوہ انہیں عطیوں کی پشت پر اس نے مضبوطی سے باندھ دیا ہے کہ میں بے فکر ہو کر سفر کرتا رہوں اور اخراجات کی مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

لغات: رحیل: سفر، الرحلۃ (س) کوچ کرنا۔ اثبت: الاثبات: مضبوط کرنا، الثبوت (ن) ثابت ہونا۔ کور: کجاوہ (ج) اکوار، کوور، کیران۔

فَلَمْ یَبْقَ خَلْقٌ لَمْ یُرِدْنَ فِنَاءَہٗ
وَھُنَّ لَہٗ شِرْبٌ وُرُوْدَ الْمَشَارِبِ

ترجمہ: کوئی مخلوق ایسی نہیں بچی کہ اس کے صحن میں گھاٹوں پر اترنے کی طرح وہ نہ آئی ہوں حالانکہ وہ ان کا گھاٹ ہیں۔

یعنی لوگ بخششوں کے لئے ممدوح کے یہاں نہیں گئے بلکہ اس کی بخششیں خود چل کر لوگوں کے گھروں تک پہونچ گئیں جیسے لوگ پانی کے لئے گھاٹوں پر جاتے ہیں، حالانکہ یہ بخششیں خود پانی کا گھاٹ تھیں لوگ چل کر آتے اور اپنی پیاس بجھاتے لیکن کنواں یا گھاٹ خود پیاسوں کے پاس پہونچ گیا۔

لغات: خلق: بمعنی مخلوق۔ لم یردن: الورود (ض) گھاٹ پر اترنا۔ فناء: صحن (ج) اَفْنِیَۃٌ۔ شرب: گھاٹ، پینے کی باری۔ مشارب (واحد) مشرب: گھاٹ۔

فَتًی عَلَّمَتْہُ نَفْسُہٗ وَجُدُوْدُہٗ
قِرَاعَ الْعَوَالِیْ وَابْتِذَالَ الرَّغَائِبِ

ترجمہ: ایسا نوجوان ہے کہ جس کو خود اس کی طبیعت اور اس کے آباواجداد نے نیزوں کا چلانا اور پسندیدہ چیزوں کا خرچ کرنا سکھایا ہے۔

یعنی فطرتاً وہ بہادر بھی ہے اور فیاض بھی، اس کو اس کے آباواجداد سے بھی یہی تعلیم ملی ہے۔

لـغـات: جدود (واحد) جدٌّ: دادا۔ افراع: المقارعة: بعض کا بعض پر حملہ کرنا۔ العوالی (واحد) عالیۃ: نیزہ۔ ابتذال: مصدر، خرچ کرنا، البذل (ن) خرچ کرنا۔ رغائب (واحد) رغیبۃ: عمدہ اور پسندیدہ چیز، الرغبۃ (س) رغبت کرنا، خواہش کرنا۔

فَقَدْ غَيَّبَ الشُّهَّادَ عَنْ كُلِّ مَوْطِنٍ
وَرَدَّ إِلَىٰ أَوْطَانِهِ كُلَّ غَائِبِ

ترجمہ: وطن میں رہنے والوں کو وطن سے غائب کر دیا اور ہر غائب رہنے والے کو اس کے وطن لوٹا دیا۔

یعنی ممدوح جب کسی شہر میں جود وسخا کی بارش کرتا ہے تو جو لوگ وطن سے باہر رہتے ہیں ممدوح کی فیاضی سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنے وطن لوٹ آتے ہیں اسی طرح دور دور کے شہروں میں جب شہرہ ہوتا ہے تو لوگ اپنے اپنے وطن چھوڑ کر ممدوح کے پاس پہونچ جاتے ہیں۔

لـغـات: غیب: التغییب: غائب کرنا، الغیبوبۃ (ض) غائب ہونا۔ الشہّاد (واحد) شاھد: حاضر رہنے والا، شہر میں رہنے والا، الشہادۃ (س) گواہی دینا، حاضر رہنا۔ موطن: وطن (ج) مواطن۔ ردّ: الرّدّ (ن) لوٹنا، لوٹانا۔ اوطان (واحد) وطن۔

كَذَا الْفَاطِمِيُّوْنَ النَّدٰى فِىْ أَكُفِّهِمْ
أَعَزُّ امِّحَاءً مِنْ خُطُوْطِ الرَّوَاجِبِ

ترجمہ: بنی فاطمہ کا حال ایسا ہی ہے ان کے ہاتھوں سے بخشش کا مٹنا انگلیوں کی پوروں کے نشانات مٹنے سے زیادہ مشکل ہے۔

یعنی جس طرح انگلیوں کی پوروں کے نشانات ناممکن ہے اسی طرح بنی فاطمہ سے بخششوں اور فیاضیوں کا ختم ہونا بھی ناممکن ہے بلکہ اس سے زیادہ

مشکل ہے۔

لغات: الندی (ض) بخشش کرنا۔ اکُفّ (واحد) کف: ہاتھ، ہتھیلی۔ اعزّ: زیادہ دشوار۔ العزۃ (ض) دشوار ہونا۔ امّحاءً: الانمحاء تھا نون کو میم سے بدل کر میم میں ادغام کر دیا ہے، المحو (ن) مٹانا۔ خطوط (واحد) خط: خط، لکیر، نشان۔ رواجب (واحد) راجبۃ: انگلیوں کی پور۔

اُنَاسٌ اِذَا لَاقَوْا اعدًی فَکَاَنَّمَا
سِلَاحُ الَّذِیْ لَاقَوْا اغبارالسَّلَاھِبِ

ترجمہ: وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب وہ دشمنوں سے ملتے ہیں تو وہ ہتھیار جن سے وہ ملے قدآور گھوڑوں کے غبار تھے۔

یعنی وہ اتنے بہادر اور نڈر ہیں کہ وہ جب دشمنوں پر حملہ آور ہوتے ہیں تو دشمنوں کے ہتھیار کی حیثیت ان کی نگاہوں میں گھوڑوں کے پاؤں سے اڑتے ہوئے غبار کی ہوتی ہے جس طرح آدمی غبار میں گھستا چلا جاتا ہے اسی طرح وہ دشمنوں کے ہتھیاروں کے ہجوم میں بے پرواہ ہو کر گھستے چلے جاتے ہیں ہتھیار ان کا کچھ نہیں بگاڑتے۔

لغات: لاقوا: الملاقاۃ: ملنا۔ سلاح: ہتھیار (ج) اسلحۃ۔ السلاھب (واحد) سلہب: قدآور دراز گھوڑا۔

رَمَوْا بِنَوَاصِیْھَا القِسِیَّ فَجِئْنَہَا
دَوَامِیْ الْھَوَادِیْ سَالِمَاتِ الجَوَانِبِ

ترجمہ: انھوں نے ان کی پیشانیاں کمانوں پر ڈال دیں جب ان کے پاس آئے تو ان کی گردنیں خون آلود تھیں اور ان کے پہلو سالم اور محفوظ رہے۔

یعنی جب دشمنوں کے تیر اندازوں نے تیر چلانا شروع کیا تو ممدوح کے

فوجیوں نے اپنے گھوڑوں کو تیر کی طرح سیدھا لے جا کر ان کی کمانوں سے بھڑا دیا اس لئے جب تیر لگے تو صرف گھوڑوں کی گردنوں پر لگے دائیں بائیں انہوں نے پہلو نہیں بدلا بلکہ سیدھے جمے رہے اس لئے ان کے پہلو محفوظ رہے۔

لغات: نواصی (واحد) ناصیة: پیشانی۔ دوامی (واحد) دامیة: خون آلود
هوادی (واحد) هادی: گردن۔ الجوانب (واحد) جانب: پہلو۔ سالمات: السلامة (س) محفوظ ہونا۔

أُولَئِكَ أَحْلَى مِنْ حَيَاةٍ مُعَادَةٍ
وَأَكْثَرُ ذِكْرًا مِنْ دُهُورِ الشَّبَائِبِ

ترجمہ: یہ لوگ دوبارہ دی گئی زندگی سے زیادہ شیریں ہیں، جوانی کے زمانہ سے ان کا ذکر زیادہ ہوتا ہے۔

یعنی جیسے کسی کو موت کے بعد دوبارہ زندگی دے دی جائے تو کتنی عزیز و شیریں ہوگی اسی طرح یہ لوگ دوسروں کو عزیز ہیں اور ان لوگوں کا ذکر مسلسل ہوتا رہتا ہے اتنا ہی جتنا عمر رسیدہ لوگ اپنی گذری ہوئی جوانی کے دنوں کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔

لغات: احلی: الحلاوة (ن) شیریں ہونا۔ معادة: الاعادة: لوٹانا۔ دهور (واحد) دهر: زمانہ۔ الشبائب (واحد) شبيبة: جوانی کا زمانہ۔

نَصَرْتَ عَلِيًّا يَا ابْنَهُ بِبَوَاتِرٍ
مِنَ الْفِعْلِ لَا فَلٌّ لَهَا فِي الْمَضَارِبِ

ترجمہ: اے علی کے بیٹے! تو نے علی کی تلواروں سے حضرت علی کی مدد کی اس کی دھاریں دندانہ دار نہ ہوئی۔

یعنی تو نے اپنے عمل سے حضرت علی کے نام کو روشن کیا اپنے خاندانی وقار کو

باقی رکھ کر گویا تو نے اپنے مورث اعلیٰ کی مدد کی خدا کرے ترے عمل کی تلوار کبھی کند نہ ہو۔

لغات: بواتر (واحد) باتر: تلوار۔ فَلَّ: مصدر (ن) دھار کا دندانہ دار ہونا، کند ہونا۔

وَاَبْهَرُ اٰيَاتِ التِّهَامِي اَنَّهُ
اَبُوْكَ وَاَجْدَىٰ مَالَكُمْ مِنْ مَنَاقِبِ

ترجمہ: اور تو حضورؐ کے روشن ترین معجزات میں سے ہے اس لئے کہ وہ تیرے باپ ہیں جو تمہاری منقبتوں میں سب سے زیادہ نفع بخش منقبت ہے۔

یعنی حضورؐ کی اولاد میں ترا ہونا گویا حضورؐ کا ایک معجزہ ہے کیونکہ آپ کی اولاد ذکور زندہ نہیں ہیں اور کافروں کا طعنہ تھا اس لئے تیری ذات معجزہ بن کر ظاہر ہوئی اور یہ منقبت تری ساری منقبتوں میں تیرے لئے سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔

لغات: ابہر: البہور (ف) روشن ہونا۔ تہامی: تہامۃ: مکہ کا ایک نام ہے اسی لئے حضورؐ کو تہامی کہا جاتا ہے۔ اَجْدیٰ: نفع بخش، الجدو (ن) نفع دینا۔

اِذَا لَمْ تَكُنْ نَفْسُ النَّسِيْبِ كَاَصْلِهٖ
فَمَاذَا الَّذِىْ تُغْنِىْ كِرَامُ الْمَنَاصِبِ

ترجمہ: جب نسب والے کا نفس اپنی اصل کی طرح نہ ہو تو اس کو اصول کی شرافت کیا فائدہ دے گی؟

یعنی آدمی شریف النسب ہے لیکن اس کا کردار غلط ہے تو آبا و اجداد کی شرافت اس کے کسی کام کی نہیں ان کا نام لے کر وہ شریف نہیں بن سکتا ہے۔

لغات: اصل: جڑ، بنیاد (ج) اصول۔ المناصب (واحد) منصب: عہدہ، مرتبہ، اصل

وَمَا قَرُبَتْ اَشْبَاهُ قَوْمٍ اَبَاعِدٍ
وَلَا بَعُدَتْ اَشْبَاهُ قَوْمٍ اَقَارِبٍ

ترجمہ : دور کی قوم کی مشابہت رکھنے والے قریب نہیں اور قریب قوم کی مشابہت رکھنے والے دور کے نہیں ہیں۔

یعنی اگر کوئی عالی نسب ہو کر غیروں کا طریقہ اختیار کرتا ہے تو وہ غیروں میں شمار ہوگا اپنوں میں نہیں لیکن کوئی شخص عالی نسب نہیں لیکن اس کا کردار عالی نسب والوں کی طرح ہے تو وہ اپنوں میں شمار ہوگا اور عالی نسب کی طرح اس کا وقار ہوگا یعنی آدمی کی اپنی زندگی شریف اور غیر شریف بناتی ہے۔

اِذَا عَلَوِیٌّ لَمْ یَکُنْ مِثْلَ طَاهِرٍ
فَمَا هُوَ اِلَّا حُجَّةٌ لِلنَّوَاصِبِ

ترجمہ : جب کوئی علوی طاہر کی طرح نہ ہو تو وہ سوائے اس کے کہ ناصبیوں کے لئے حجت ہو اور کچھ نہیں۔

یعنی اگر کوئی سید زادہ طاہر کی طرح نیک کردار نہیں تو وہ دشمنان علی کیلئے دلیل بنجائے گا کہ ان کو دیکھ لیجئے انہیں کی طرح ان کے مورث اعلیٰ بھی رہے ہوں گے۔

لغات : حجة : دلیل (ج) حُجَجٌ - نواصب (واحد) ناصبی : دشمنان علی فرقہ خارجیہ۔

یَقُوْلُوْنَ تَاثِیْرُ الْکَوَاکِبِ فِی الْوَرٰی
فَمَا بَالُهٗ تَاثِیْرُهٗ فِی الْکَوَاکِبِ

ترجمہ : لوگ مخلوقات میں ستاروں کی تاثیر کے قائل ہیں تو اس کا کیا حال ہوگا جس کی تاثیر ستاروں میں ہے۔

یعنی اہل نجوم کہتے ہیں کہ انسانی زندگی پر ستاروں کا اثر ہوتا ہے اسی لئے

وہ بعض ستاروں کو نحس اور بعض کو سعد کہتے ہیں اگر ستارے مخلوق میں تاثیر رکھتے ہیں تو جو شخص ان ستاروں میں تاثیر کا باعث ہو مخلوق میں اس کی تاثیر کتنی ہو گی ظاہر ہے اور ممدوح ستاروں پر خود ہی موثر ہے کیونکہ ستارے جس کو مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں وہ دور کر دیتا ہے ستاروں کے عمل کو برباد کر دیتا ہے دشمن کو وہ فتحمند کرنا جانتے ہیں ممدوح ان کو شکست دے کر ستاروں کو بے بس کر دیتا ہے اس لئے اگر ستارہ مخلوق میں موثر ہے تو اس سے کہیں زیادہ موثر ممدوح ہے۔

عَلَا كَتَدَ الدُّنْيَا اِلٰى كُلِّ غَايَةٍ
تَسِيْرُ بِهٖ سَيْرَ الذَّلُوْلِ بِرَاكِبِ

ترجمہ: وہ دنیا کے کندھے پر چڑھ گیا وہ اسے ہر مقصد کی طرف لے جاتی ہے جیسے فرماں بردار سواری سوار کو لے جاتی ہے۔

یعنی جس طرح آدمی سدھے ہوئے جانور پر سوار ہو کر اپنی منزل مقصود پہ پہونچ جاتا ہے اسی طرح ممدوح دنیا کے کندھے پر سوار ہو گیا ہے اور جو مقصد اور منزل ممدوح کے پیش نظر ہوتی ہے یہ اس کو وہیں سدھے ہوئے جانور کی طرح پہونچا دیتی ہے اس کی ہمت نہیں کہ وہ ممدوح کی منشا سے سرمو انحراف کرے دنیا اس کی تابع فرمان اور اس کی حیثیت فرماں بردار سواری کی ہے۔

لغات: علا: العلو (ن) بلند ہونا۔ کتد: مونڈھا، کندھا (ج) اکتاد، کتود۔ غایۃ: مقصد (ج) غایات۔ تسیر: السیر جانا۔ بہ: لے جانا۔ الذلول: فرماں بردار، مطیع، الذلۃ (ض) فرماں بردار ہونا، مطیع ہونا، ذلیل ہونا۔ راکب: سوار (ج) رکبان۔

وَحُقَّ لَهٗ اَنْ يَسْبِقَ النَّاسَ جَالِسًا
وَيُدْرِكَ مَا لَمْ يُدْرِكُوْا غَيْرَ طَالِبِ

ترجمہ: بیٹھے بیٹھے لوگوں سے سبقت کر جانا اور بغیر جدوجہد اس چیز کو پالینا جس کو لوگ نہیں پا سکتے، اس کا حق ہے۔

یعنی لوگ جن مقاصد کو انتہائی جدوجہد کے باوجود نہیں پا سکتے۔ ممدوح ان کو بسہولت حاصل کر لیتا ہے ان کا دوڑنا ان کا بیٹھنا دونوں برابر ہے۔

لغات: یسبق: السبق (ن ض) آگے بڑھنا، سبقت کرنا۔ جالسا: الجلوس (ض) بیٹھنا۔

وَيُحْذِي عَرَانِيْنَ الْمُلُوْكِ وَاِنَّهَا
لِمَنْ قَدَمَيْهِ فِيْ اَجَلِّ الْمَرَاتِبِ

ترجمہ: اور بادشاہوں کی ناک کا جوتا بنا کر اس کو پہنایا جائے تو اس کے قدموں کی برکت کی وجہ سے وہ انتہائی مرتبہ میں ہو جائیں گے۔

ناک کو اونچا کہنا اظہار عظمت کے لئے ایک محاورہ ہے یعنی تمام بادشاہ دنیا میں اپنی ناک اونچی رکھنا چاہتے ہیں تو عظمت کے حصول کا طریقہ یہ ہے کہ بادشاہوں کی ناک کو تراش تراش کر اس کا جوتا بنایا جائے اور ممدوح کو پہنا دیا جائے تو ان ناکوں کے ممدوح کے پاؤں کے نیچے آجانے کی وجہ ان کا رتبہ بلند ہو جائے گا۔

لغات: یحذی: الحذو (ن) جوتا بنانا، الاحذاء: جوتا پہنانا۔ عرانین (واحد) عِرْنِین: نرمۂ بینی، ناک کا اگلا نرم حصہ۔ اجلّ: الجلالۃ (ض) معزز ہونا مراتب (واحد) مرتبۃ۔

يَدٌ لِلزَّمَانِ الْجَمْعُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ
لِتَفْرِيْقِهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ النَّوَائِبِ

ترجمہ: میرے اور اس کے درمیان جمع کر دینا زمانہ کا احسان ہے میرے اور مصیبتوں کے درمیان جدائی پیدا کرنے کے لئے۔

یعنی ممدوح کی قربت میری مصیبتوں سے دوری کے ہم معنی ہے اب مجھ پہ مصیبتوں کی یورش نہیں ہو سکتی ممدوح سے قربت کو میں زمانہ کا احسان سمجھتا ہوں۔

لغات: یَدٌ: احسان - المجمع (ف) جمع کرنا، اکٹھا کرنا۔ نوائب (واحد نائبۃ): مصیبت۔

هُوَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَابْنُ وَصِيِّهِ
وَشِبْهُهُمَا شَبَّهْتُ بَعْدَ التَّجَارِبِ

ترجمہ: وہ اللہ کے رسولؐ اور اس کے وصی کا بیٹا اور انہیں دونوں کے مشابہ ہے، میں نے بہت تجربوں کے بعد مشابہت دی ہے۔

یعنی ممدوح بنو فاطمہ میں ہونے کی وجہ سے اللہ کے رسولؐ اور رسولؐ کے وصی حضرت علی کا بیٹا ہے اور کردار و عمل میں ان کے مشابہ بھی ہے اور میں نے بڑے تجربوں کے بعد یہ بات کہی ہے۔

لغات: رسول (ج) رُسُلٌ۔ وصیّ: جس کو وصیت کی جائے (ج) اوصیاء شبّہت: التشبیہ: مشابہت دینا۔ تجارب (واحد) تجربۃ: آزمانا، تجربہ کرنا۔

يَرٰى اَنَّ مَامَا بَانَ مِنْكَ لِضَارِبٍ
بِاَقْتَلَ مِمَّا بَانَ مِنْكَ لِعَائِبِ

ترجمہ: دیکھا جاتا ہے کہ جو چیز تجھ سے قتل کرنے والے کے لئے ظاہر ہوئی ہے وہ اس سے زیادہ قتل کرنے والی نہیں ہے جو تجھ سے عیب لگانے والے کے لئے ظاہر ہوئی ہے۔

یعنی اگر تجھ پر کوئی تلوار سے وار کرے تو تو اس کو اس سے کم سزا دیتا ہے جو سزا عیب لگانے والے کو دیتا ہے، یعنی عیب لگانے کو تو قتل سے بھی بڑا جرم تصور کرتا ہے اس لئے اس کی سزا بھی زیادہ رکھی ہے۔

لغات : بان : البیان، التبیان (ض) ظاہر ہونا۔ عائب : العیب (ض) عیب لگانا۔

اَلَا اَیُّھَا الْمَالُ الَّذِیْ قَدْ اَبَادَہٗ
تَعَزَّ فَھٰذَا فِعْلُہٗ بِالْکَتَائِبِ

ترجمہ : سن اے مال! جس کو اس نے ہلاک کر دیا ہے، صبر کر لے لشکروں کے ساتھ بھی اس کا یہی طرزِ عمل ہے۔

یعنی اے مال تیرے آتے ہی اس نے لوگوں میں تقسیم کر کے تجھ کو اپنے سے جدا کر کے گویا تجھے ہلاک کر دیا ہے تو تجھے اس مصیبت پر صبر کرنا چاہیئے کیونکہ اس کا اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی یہی طرزِ عمل ہے وہ ان کو بلا جھجک ہلاک کرتا رہتا ہے چونکہ ہلاک کرنا اس کی عادت و فطرت ہے تیری ہلاکت بھی اسی عادت کی وجہ سے ہے اس لئے تجھے صبر کرنا چاہیئے۔

لغات : مال (ج) اموال۔ اباد : الابادۃ : ہلاک کرنا، البید، البیاد (ض) ہلاک ہونا۔ تعزّ : التعزّی : صبر کرنا، العزی (س) صبر کرنا۔ الکتائب (واحد) کتیبۃ : لشکر، فوجی دستہ۔

لَعَلَّکَ فِیْ وَقْتٍ شَغَلْتَ فُؤَادَہٗ
عَنِ الْجُوْدِ اَوْ کَثَّرْتَ جَیْشَ مُحَارِبِ

ترجمہ : شاید تو نے کسی وقت بخشش سے اس کے دل کو غافل کر دیا ہے یا تو نے جنگ باز دل کے لشکر کو بڑھا دیا ہے۔

یعنی اے مال! ممدوح نے تجھے ہلاک کیا ہے اس میں تیرا کوئی نہ کوئی قصور ضرور ہوگا یا تو تیری کثرت یا تجھے رکھنے، حفاظت کرنے کے وقت داد و دہش سے غفلت ہوگئی ہوگی اور بر وقت انعام و اکرام وہ نہ کر سکا ہوگا اس لئے تجھ پر غصہ آگیا

ہوگا، یا یہ ہوسکتا ہے کہ تو دشمنوں کے پاس رہا ہو اور تیرے بل بوتے پر اس نے اپنے فوجیوں کی تعداد خوب بڑھائی ہوگی اور زیادہ سپاہی نوکر رکھ لئے ہوں گے اس طرح ممدوح کے دشمن کو مدد پہونچائی ہوگی ایسی ہی کوئی غلطی تجھ سے ہوئی ہے جو تیری ہلاکت کا سبب ہوئی۔

لغات: شغلت: الشغل (ف) مشغول ہونا، مشغول کرنا۔ فواد: دل (ج) افئدۃ۔ الجود: مصدر (ن) بخشش کرنا۔ جیش: لشکر (ج) جیوش۔ محارب: جنگ باز المحاربۃ: جنگ کرنا۔

حَمَلْتُ اِلَيْهِ مِنْ لِسَانِىْ حَدِيْقَةً
سَقَاهَا حِجِىْ سَقْىَ الرِّيَاضِ السَّحَائِبُ

ترجمہ: میں تیرے پاس اپنی زبان کا ایک باغ لایا ہوں جس کو بادلوں کے باغوں کو سینچنے کی طرح عقلوں نے سینچا ہے۔

یعنی میں تیرے پاس شعر و سخن کا ایک چمن لے کر آیا ہوں اس کی آبیاری عقلوں نے کی ہے یعنی یہ قصیدہ ایک چمن ہے جس کو عقل فراست سے سینچا گیا ہے۔

لغات: لسان: زبان (ج) اَلْسِنَةٌ، اَلْسُنٌ، لُسُنٌ، لِسَانَاتٌ۔ حدیقۃ: باغ (ج) حدائق۔ السقی (ض) سیراب کرنا۔ حجیٰ: عقل (ج) اَحْجَاءٌ۔ سحائب (واحد) سحاب: بادل۔ ریاض (واحد) روضۃ: باغ۔

فَحُيِّيْتَ خَيْرَ ابْنٍ لِخَيْرِ اَبٍ بِهَا
لِاَشْرَفِ بَيْتٍ فِىْ لُؤَىِّ ابْنِ غَالِبٍ

ترجمہ: اے بہترین باپ کے بہترین بیٹے جو لوی بن غالب کے معزز گھرانے کا ہے تجھے یہ تحفہ دیا جا رہا ہے۔

لغات: حییت: التحیۃ: سلام کرنا، تحفہ پیش کرنا۔

وقال يمدح كافوراً وهي من محاسن شعره انشده اياه في سلخ رمضان

مَنِ الْجَآذِرُ فِيْ زِيِّ الْاَعَارِيْبِ
حُمْرُ الْحُلٰى وَالْمَطَايَا وَالْجَلَابِيْبِ

ترجمہ: عربی عورتوں کے بھیس میں کون نیل گائے کے بچے ہیں، زیورات، سواریاں اور چادریں سب سرخ ہیں۔

یعنی عربی عورتوں میں یہ نیل گائیں کہاں سے آگئیں جن کے زیورات سونے کے سواریاں سرخ اونٹوں کی اور چادریں بھی سرخ ہیں جو سب معزز ہونے کی علامتیں ہیں، عرب شاعری میں محبوبہ کو نیل گائے اور ہرن سے تشبیہہ دی جاتی ہے اردو شاعری میں غزالان ختن کی ترکیب وہیں سے آئی ہے۔

لغات: جآذر (واحد) جوذر: نیل گائے کا بچہ۔ زیّ: ہیئت، صورت، بھیس، حلیہ (ج) أزیاء۔ اعاریب (واحد) اعراب: بدوی۔ الحلی (ج) حُلِیٌّ، حِلِیٌّ۔ مطایا (واحد) مطیۃ: سواری۔ الجلابیب (واحد) جِلْبَابٌ: وہ چادر جو عورتیں گھر سے باہر نکلنے کے وقت اوڑھتی ہیں۔

اِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ شَكًّا فِيْ مَعَارِفِهَا
فَمَنْ بَلَاكَ بِتَسْهِيْدٍ وَتَعْذِيْبِ

ترجمہ: اگر تم ان کو پہچاننے میں شک کی وجہ سے پوچھتے ہو تو پھر تم کو راتوں کی بیداری اور اذیتوں میں کس نے مبتلا کیا ہے۔

یعنی کیا تم نے ان حسینوں کو نہیں پہچانا ہے؟ تم کس کے فراق میں آہ و فغاں کرتے ہو، راتوں کو اختر شماری کرتے ہو آخر یہ وہی تو ہیں، تم نے ان کو نہیں پہچانا؟

لغات: تسأل: السوال (ف) پوچھنا۔ شکا (ن) شبہ کرنا۔ بلا: البلاء (ن) مبتلا کرنا، آزمانا۔ تسهيد: مصدر، السهاد (س) بیدار رہنا، جاگنا۔ تعذیب: تکلیف دینا۔

لَا تَجْزِنِي بِضَنًى بِي بَعْدَهَا بَقَرٌ
تَجْزِي دُمُوعِي مَسْكُوبًا بِمَسْكُوبِ

ترجمہ: مجھے نیل گائے اس کے بعد لاغری کا بدلہ نہ دے جو میرے اشک رواں آنسوؤں سے بدلہ دیتی رہی ہے۔

یعنی جس محبت کی آگ میں میں جل رہا ہوں اس میں وہ بھی جل رہی ہے میں اس کے فراق میں روتا ہوں تو وہ میری جدائی پر روتی ہے لیکن خدا کرے یہ بات یہیں تک رہ جائے کہ آنسوؤں کا بدلہ آنسوؤں سے دیدے لیکن میری لاغری کا بدلہ لاغری سے نہ دے تاکہ اس کا حسن مجروح نہ ہو جائے۔

لغات: لا تجز: الجزاء (ض) بدلہ دینا۔ ضنی: مصدر (س) لاغر ہونا۔ دموع (واحد) دمع: آنسو۔ مسکوب: السکب، السکوب (ن) پانی بہانا۔

سَوَائِرٌ رُبَّمَا سَارَتْ هَوَادِجُهَا
مَنِيعَةً بَيْنَ مَطْعُونٍ وَمَضْرُوبِ

ترجمہ: وہ رواں دواں رہتی ہیں بسا اوقات ان کے ہودج نیزوں اور تلواروں کے زخمیوں اور مقتولوں کے درمیان محفوظ گزرتے ہیں۔

یعنی ان کے قافلے ہمہ وقت رواں دواں رہتے ہیں اور ایسا اکثر ہوتا رہتا ہے کہ ان کے ہودج اس طرح گزرتے ہیں کہ ان کے دائیں بائیں زخمیوں اور مقتولوں کی لاشیں پڑی رہتی ہیں اہل قافلہ کے نیزے اور تلواریں ان کا کام تمام کر دیتی ہیں، لیکن ہودج نشینوں کی آبرو پر حرف نہیں آنے دیتے ہیں، اور ان کی سواریاں اسی

شان کے ساتھ گذر جاتی ہیں۔

لغات : سوائر (واحد) سائرۃ : چلنے پھرنے والی۔ سارت : السیر (ض) چلنا۔ ہوادج (واحد) ھودج ، محل ، عماری ، ہودج ۔ منیعۃ : محفوظ ، المنع (ف) روکنا۔ مطعون : نیزوں سے زخمی ، الطعن (ف) نیزہ مارنا۔

وَرُبَّمَا وَخَدَتْ اَيْدِي الْمَطِي بِهَا
عَلٰى نَجِيعٍ مِنَ الْفُرْسَانِ مَصْبُوبِ

ترجمہ : اور بسا اوقات ان کی سواریوں کے ہاتھ تیز رفتاری کے ساتھ شہسوار کے بہے ہوئے خون پر دوڑائے ہوئے لے جاتے ہیں۔

یعنی قافلہ سے ٹکرانے والے سواروں کو شکست دے کر ان کی دوشوں اور ان کے خون پر ان پردہ نشینوں کی سواریاں دوڑا دی جاتی ہیں اور وہ محفوظ وہاں سے نکل جاتی ہیں۔

لغات : وَخَدَتْ : الوخد (ض) تیز دوڑنا ، سواری کا لمبے لمبے قدم رکھنا۔ الفرسان (واحد) فارس : شہسوار۔ مطی : سواری (ج) مطایا ۔ مصبوب : الصب (ن) بہنا۔

كَمْ زَوْرَةٍ لَكَ فِي الْاَعْرَابِ خَافِيَةٍ
اَدْهٰى وَقَدْ رَقَدُوْا مِنْ زَوْرَةِ الذِّئْبِ

ترجمہ : عربوں میں جا کر محبوبہ سے تیری ملاقات جبکہ وہ سوتے ہوتے چھپ چھپا کر بھیڑیئے کے آنے سے زیادہ چالاکی کے ساتھ کتنی بار ہوئی ہے۔

یعنی جب قافلہ تھک تھکا کر سو رہا تھا تم بھیڑیوں کی طرح دبے پاؤں چپکے سے ان کے قافلہ میں جا کر کتنی بار محبوبہ سے تم مل چکے ہو یعنی ایسا بارہا ہوا ہے۔

لغات : زورۃ : مصدر (ن) ملنا ، ملاقات کرنا ۔ خافیۃ : الخفاء (س) چھپنا۔ ادھٰی : الدھاء (س) مکاری کرنا ، چالاکی کرنا ۔ رقدوا : الرقد (ن) سونا۔ ذئب :

بھیڑیا (ج) ذئاب۔

اَزُوْرُهُمْ وَسَوَادُ اللَّيْلِ يَشْفَعُ بِيْ
وَاَنْثَنِيْ وَبَيَاضُ الصُّبْحِ يُغْرِيْ بِيْ

ترجمہ: میں اس سے ملاقات کے لئے جاتا تھا تو رات کی تاریکی میری مدد کرتی تھی اور جب میں لوٹتا تھا تو صبح میرے خلاف برانگیختہ کرتا تھا۔

یعنی شب میں جب میں محبوبہ کی ملاقات کے لئے چلتا تھا تو رات کی سیاہی مجھے چھپا کر اور قافلہ کی نگاہوں سے بچا کر میری مدد کرتی تھی اور اس کے برعکس جب میں رات گزار کر صبح کو میں لوٹنے لگتا تھا تو صبح ایک دشمن کی طرح قافلہ والوں کو جگا کر مجھ پر حملہ کے لئے آمادہ کرتی تھی صبح کا وقت سو کر جاگ جانے کا ہوتا ہے اس لئے چوری پکڑ جانے کا ڈر بڑھ جاتا ہے کہ مبادا کسی کی آنکھ کھل جائے۔

لغات: ازور: الزيارة (ن) ملاقات کرنا، زیارت کرنا۔ يشفع: الشفاعة (ف) سفارش کرنا، مدد کرنا۔ انثني: الانثناء: لوٹنا، الثني (ض) موڑنا۔ يغري: الاغراء: برانگیختہ کرنا، دشمنی پر آمادہ کرنا۔

قَدْ وَافَقُوْا الْوَحْشَ فِيْ سُكْنٰى مَرَاتِعِهَا
وَخَالَفُوْهَا بِتَقْوِيْضٍ وَتَطْنِيْبِ

ترجمہ: وہ جنگل جانوروں کی رہائش اور چراگاہ میں تو موافقت کرتے ہیں اور خیمہ گاڑنے اور اکھیڑنے میں ان کے خلاف کرتے ہیں۔

یعنی جس طرح جنگل کے جانور آزادانہ زندگی گزارتے ہیں اسی طرح یہ بدو بھی بے فکری اور آزادی کی زندگی بسر کرتے ہیں جنگلوں میں جانور چرتے ہیں یہ شکار کرتے ہیں بود و باش اور رہائش کے لحاظ سے دونوں میں کوئی فرق نہیں، فرق صرف یہ ہے کہ جانور کہیں بھی پڑ کر وقت گزارتے ہیں یہ خیمے نصب کرتے ہیں اور

کوچ کرتے ہوئے اکھیڑتے ہیں، یہ جانور نہیں کرتے ہیں۔

لغات: وافقوا: الموافقۃ: موافقت کرنا۔ وحش: جنگل جانور (ج) وحوش۔ مراتع (واحد) مرتع: چراگاہ، الرتع (ف) آسودہ زندگی بسر کرنا۔ تقویض: اکھیڑنا، القوض (ن) عمارت ڈھانا۔ تطنیب: خیمہ لگانا، خیمہ گاڑنا۔

جِیْرَانُہَا وَہُمْ شَرُّ الْجِوَارِ لَہَا
وَصَحْبُہَا وَہُمْ شَرُّ الْاَصَاحِیْبِ

ترجمہ: وہ ان کے پڑوسی ہیں اور وہ ان کے برے پڑوسی اور وہ ان کے ساتھی ہیں اور وہ ان کے برے ساتھیوں میں ہیں۔

یعنی جنگل میں رہائش کی وجہ سے ساتھی اور پڑوسی ہیں لیکن پڑوس اور ساتھی ہونے کا حق ادا نہیں کرتے کیونکہ ضرورت کے وقت ان کا شکار کرتے ہیں اور ذبح کرکے کھا جاتے ہیں۔

لغات: جیران (واحد) جار: پڑوسی۔ صَحَبٌ (واحد) صاحب: ساتھی اصاحیب (واحد) اصحاب: صحبت میں رہنے والے۔

فُؤَادُ کُلِّ مُحِبٍّ فِیْ بُیُوْتِہِمْ
وَمَالُ کُلِّ اَخِیْذِ الْمَالِ مَحْرُوْبٖ

ترجمہ: ہر عاشق کا دل، ہر چھنے ہوئے مال والے کا مال، سب چھنا ہوا ان کے گھروں میں ہے۔

یعنی ان کے گھر کا سارا اثاثہ لوٹ کا ہے ان کی مہ جبینوں نے لوگوں کے دل لوٹے ہیں اور ان کے گھر والوں نے لوگوں کے مال لوٹے ہیں اور یہ سب ان کے گھروں میں ہے۔

لغات: فؤاد: دل (ج) افئدۃ۔ اخیذ بمعنی ماخوذ، الاخذ (ن) لینا۔

مروب : الحرب (ن) سب کچھ چھین لینا۔

مَا اَوْجُهُ الْحَضَرِ الْمُسْتَحْسَنَاتِ بِهٖ
كَاَوْجُهِ الْبَدَوِيَّاتِ الرَّعَابِيْبِ

ترجمہ : حسین بننے والی شہری عورتوں کے چہرے جنگلوں میں رہنے والی گدازبدن اور درازقد عورتوں کی طرح نہیں ہیں ۔
یعنی دونوں کے حسن میں نمایاں فرق ہے ، ایک فطری اور قدرتی حسن ہے ایک مصنوعی ۔

لغات : اَوْجُه (واحد) وَجْهٌ : چہرہ (ج) وجوہ، اَوْجُهٌ ۔ الحضر : شہری ۔ البدویات (واحد) البدویۃ : جنگل میں رہنے والی ۔ رعابیب (واحد) رعبوبۃ : گداز بدن اور درازقد عورت ۔

حُسْنُ الْحَضَارَةِ مَجْلُوْبٌ بِتَطْرِيَةٍ
وَفِي الْبَدَاوَةِ حُسْنٌ غَيْرُ مَجْلُوْبِ

ترجمہ : شہری حسن آرائش کی وجہ سے مصنوعی ہے اور بدوی حسن غیرمصنوعی ہے۔
یعنی شہری حسینوں کا حسن زیب وزینت اور آرائش کا مرہون کرم اور گاؤں کی رہنے والیوں کا حسن قدرتی اور غیرمصنوعی ہے ان کی سادگی ہی ان کا حسن ہے

لغات : الحضارۃ : شہر میں مقیم ہونا ۔ مجلوب : لایا ہوا، الجلب : لانا، کھینچنا۔ تطریۃ : بناؤ سنگار کرنا ، آرائش کرنا ۔ البداوۃ : گاؤں میں رہنا ۔

اَيْنَ الْمَعِيْزُ مِنَ الْآرَامِ نَاظِرَةً
وَغَيْرَ نَاظِرَةٍ فِي الْحُسْنِ وَالطِّيْبِ

ترجمہ : حسن اور پاکیزگی میں ان ہرنیوں کے مقابلہ میں جو گردن اٹھا کر دیکھ رہی ہوں یا نہ دیکھ رہی ہوں بکریاں کہاں آسکتی ہیں ۔

یعنی جنگل کی ہرنیوں کی چمک دمک آب تاب کے مقابلہ میں بکریوں کا کیا جوڑ ہے ہرنیوں کی خوبصورت دراز گردن کجرادی آنکھیں گردن اٹھا کر دیکھنے کا حسین منظر اس کا جواب کہاں ہے۔

لغات: معیز (واحد) ماعز: بکری۔ آرام (واحد) رِئْمٌ: ہرن۔ الطیب: پاکیزگی، مصدر (ض) عمدہ ہونا، بہتر ہونا۔

اَفْدِیْ ظِبَاءَ فَلَاۃٍ مَا عَرَفْنَ بِھَا
مَضْغَ الْکَلَامِ وَلَا صَبْغَ الْحَوَاجِیْبِ

ترجمہ: میں ان جنگلی ہرنیوں پر قربان ہوں جنہوں نے بات کو چھپانا اور ابروؤں کا رنگنا نہیں جانا ہے۔

یعنی میں بدوی حسن کا دلدادہ ہوں میں ان کی سادگی پر مرتا ہوں ان کی زندگی کے کسی پہلو میں تصنع بناوٹ اور نمائش نہیں ہے ان کے یہاں جو کچھ ہے فطری اور قدرتی ہے شہری عورتوں میں چبا چبا کر بات کرنا، مختلف رنگوں سے ہونٹوں اور ابروؤں کو رنگنا جن کی وجہ سے وہ چہرہ کو دیدہ زیب بنانے کی کوشش کرتی ہیں فطری حسن کے پرستار کے لئے اس میں کوئی کشش نہیں ہے بدوی عورتیں رنگ اور پالش سے بے نیاز رہتی ہیں ان کے حسن کی سادگی ہی مری فدائیت کا باعث ہے۔

لغات: ظباء (واحد) ظَبْیٌ: ہرن۔ فلاۃ: جنگل، میدان (ج) فلوات۔ مضغ مصدر (ن ف) چبانا۔ صبغ (ن ض ف) رنگنا۔ حواجیب (واحد) حَاجِبٌ: ابرو۔

وَلَا بَرَزْنَ مِنَ الْحَمَّامِ مَاثِلَۃً
اَوْرَاکُھُنَّ صَقِیْلَاتِ الْعَرَاقِیْبِ

ترجمہ: اور وہ غسل خانوں سے اس طرح نہیں نکلتی ہیں کہ ان کے سرین

ابھرے ہوئے ہوں اور ان کی ایڑیاں چمکتی ہوں۔

یعنی شہری عورتیں حمام سے لباس بدل کر نکلتی ہیں تو اپنی کمر پر پٹکا باندھ کر کمر کو کس دیتی ہیں تاکہ کمر کے نیچے سرین کا ابھار خوب نمایاں ہو جائے جیسے آج کل بیلٹ باندھے جاتے ہیں یہ گاؤں کی عورتیں اس طرح کے تصنع سے بے نیاز ہیں۔

لغات: برزن: البروز (ن) میدان کی طرف نکلنا۔ ماثلة: المثول (ن) بلند ہونا، حاضر ہونا۔ اوراك (واحد) ورك: سرین۔ صقيلات: چمکتی ہوئی، الصقل (ن) رنگدار کرنا، صاف کرنا، چکنا کرنا۔ العراقيب (واحد) عُرْقُوبٌ: ایڑی، ایڑیوں کے اوپر کا پٹھا، کونچ

وَمِنْ هَوَى كُلِّ مَنْ لَيْسَتْ مُمَوَّهَةً
تَرَكْتُ لَوْنَ مَشِيبِيْ غَيْرَ مَخْضُوبِ

ترجمہ: اور ہر اس چیز کی محبت کی وجہ سے جو ملمع کی ہوئی نہ ہو میں نے اپنے بڑھاپے کے رنگ کو بغیر رنگا ہوا چھوڑ دیا ہے۔

یعنی مجھے ملمع کی ہوئی چیزوں سے نفرت ہے میں ہر چیز میں اصلیت پسند کرتا ہوں اس لئے میں نے بڑھاپے کے سفید رنگ کو خضاب لگا کر بدلا نہیں ہے۔

لغات: هوى: مصدر (س) محبت کرنا۔ مموهة: التمويه: سونا چاندی کا پانی چڑھانا۔ تركت: الترك (ن) چھوڑنا۔ لون (ج) الوان: رنگ۔ مشيب (ض) بال کا سفید ہونا۔

وَمِنْ هَوَى الصِّدْقِ فِيْ قَوْلِيْ وَعَادَتِهِ
رَغِبْتُ عَنْ شَعَرٍ فِي الْوَجْهِ مَكْذُوبِ

ترجمہ: میں نے اپنی بات میں سچائی کی محبت اور اس کی عادت ہونے کی وجہ سے چہرے پر جھوٹے بالوں سے اعراض کر دیا ہے۔

یعنی میں بات کا سچا بھی ہوں اور عادی بھی اس لئے میں نے اپنے بالوں کے

سفید رنگ کو کالا کر کے سچے کو جھوٹ میں تبدیل نہیں کیا کہ بال تو حقیقتاً سفید ہے مگر کالا دکھایا جا رہا ہے۔

لغات: ھوی (س) عشق کرنا۔ الصدق (ن) سچ بولنا۔ قول: بات (ج) اقوال۔ رغبت: بصلہ عن اعراض کرنا (س) الوجہ: چہرہ (ج) وجوہ، اوجہ مکذوب (ص) جھوٹ بولنا۔

لَیْتَ الْحَوَادِثَ بَاعَتْنِی الَّذِی اَخَذَتْ
مِنِّیْ بِحِلْمِی الَّذِیْ اَعْطَتْ وَتَجْرِبَتِیْ

ترجمہ: کاش حوادث زمانہ وہ چیز مجھے فروخت کر دیتے جو انہوں نے لیا ہے اس عقل اور تجربہ کے عوض میں جو انہوں نے مجھے دیا ہے۔

یعنی زمانہ نے مجھے بوڑھا کر کے عقل اور تجربہ دیا ہے اور اس کی قیمت میں مجھ سے جوانی جیسی قیمتی شے لے لی ہے اگر زمانہ مجھ سے پھر سودا کر کے یہ عقل و تجربہ لے کر میری جوانی واپس کر دے تو بڑی خوشی ہوگی۔

لغات: حُلُم: عقل (ج) احلام، حلوم۔ تجریب: التجربۃ، التجریب: تجربہ کرنا، آزمانا، تجربہ حاصل کرنا۔

فَمَا الْحَدَاثَۃُ مِنْ حِلْمٍ بِمَانِعَۃٍ
قَدْ یُوْجَدُ الْحِلْمُ فِی الشُّبَّانِ وَالشِّیَبِ

ترجمہ: نوعمری عقل سے روکنے والی نہیں ہے جوانوں اور بوڑھوں دونوں میں عقل پائی جاتی ہے۔

یعنی تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ بعض نوجوانوں میں بوڑھوں سے زیادہ عقل پائی جاتی ہے اس لئے عقل و تجربہ کے لئے عمر رسیدہ ہونا ضروری نہیں ہے۔

لغات: الحداثۃ (ن) جوان ہونا۔ شبّان (واحد) شابٌّ: جوان۔ شیب:

بڑھاپا۔ الشیب: بالوں کا سفید ہونا، بوڑھا ہونا۔

تَرَعْرَعَ المَلِكُ الاستاذُ مُكْتَهِلاً
قَبْلَ اكْتِهَالٍ اَدِيْبًا قَبْلَ تَادِيْبٖ

ترجمہ: بادشاہ، استاذ جوان ہوا ادھیڑ ہو کر ادھیڑ ہونے سے پہلے اور ادیب ہو کر ادب دیئے جانے سے پہلے۔

یعنی عقل و فراست ادب و تہذیب ممدوح کو کم عمری ہی میں ادھیڑ دن جیسی مل چکی تھی اس کی عقل و رائے اور فہم و فراست پر کبھی بچپن گزرا ہی نہیں وہ ابتدا ہی سے پختہ شعور والا رہا اسی طرح ادب و تہذیب میں وہ کامل رہا۔

لغات: ترعرع: جوان ہوا۔ استاذ (ج) اساتذۃ۔ مکتہلا: ادھیڑ عمر والا، الاکتہال، الکہولۃ (لث) ادھیڑ عمر والا ہونا۔ ادیب: صاحب ادب۔ (ج) اُدباء۔ تادیب: مصدر، ادب دینا۔

مُجَرَّبًا فَهِمًا مِنْ قَبْلِ تَجْرِبَةٍ
مُهَذَّبًا كَرَمًا مِنْ قَبْلِ تَهْذِيْبٖ

ترجمہ: فہم و فراست کے لحاظ سے تجربہ کار ادب و تہذیب دینے سے پہلے ہی وہ مہذب رہا۔

لغات: مجرّبا: التجربۃ: تجربہ کار ہونا۔ فہم (س) سمجھنا۔

حَتّٰى اَصَابَ مِنَ الدُّنْيَا نِهَايَتَهَا
وَهَمُّهٗ فِيْ ابْتِدَاءَاتٍ وَّتَشْبِيْبٖ

ترجمہ: یہاں تک کہ وہ دنیا کے آخری سرے تک پہونچ گیا اور اس کا عزم و ارادہ ابھی ابتدا اور آغاز کا رہی میں ہے۔

یعنی اس کو اپنی جدوجہد کے آغاز ہی میں دنیاوی اعزاز و افتخار کی آخری

حد تخت شاہی مل گیا جبکہ ابھی اس کی جدوجہد کا آغاز ہے۔

لغات: ہم: قصد و ارادہ، مصدر (ن) ارادہ کرنا۔ تشبیب: قصیدہ کی ابتدا میں عشقیہ اشعار کہنا، جوانی کے زمانہ کا ذکر کرنا۔

يُدَبِّرُ الْمُلْكَ مِنْ مِّصْرٍ إِلَىٰ عَدَنٍ
إِلَى الْعِرَاقِ فَأَرْضِ الرُّوْمِ فَالنُّوْبِ

ترجمہ: وہ مصر سے عدن تک عراق، سرزمین روم اور پھر نوب کے ملکوں کے نظام کو وہ چلاتا ہے۔

یعنی اس کا دائرۂ حکومت وسیع اور ہر ملک کے نظم ونسق کو وہ سنبھالے ہوئے ہے۔

إِذَا أَتَتْهَا الرِّيَاحُ النُّكْبُ مِنْ بَلَدٍ
فَمَا تَهُبُّ بِهَا إِلَّا بِتَرْتِيْبِ

ترجمہ: اور جب کسی شہر سے بے رخی ہوائیں چلتی ہیں تو ان میں آکر ترتیب ہی سے چلتی ہیں۔

یعنی وہ صرف نظم ونسق ہی نہیں چلاتا بلکہ حکومت کو اتنا چوکس اور مستحکم رکھتا ہے کہ دوسرے شہروں کی چوائی ہوا جس کا کوئی رخ نہیں ہوتا جب اس کے حدود حکومت میں آجاتی ہیں تو ان کو بے ڈھنگے پن سے چلنے کی اجازت نہیں وہ اس کی حکومت میں آکر ترتیب کے ساتھ اور صحیح رخ پر چلتی ہیں یعنی ہوا پر بھی اس کو اختیار ہے یا دوسرے ملکوں کی ہوا بگڑ جاتی ہے اور اس کے اثرات اس کے حدود سلطنت میں آجائیں تو اس کے ملک میں وہ بغاوت پنپ نہیں سکتی۔

لغات: اتت: الاتیان (ض) آنا۔ الریاح (واحد) ریح: ہوا۔ النکب: بے رخی ہوا، چوائی ہوا (واحد) النکباء۔ تہب: الهبوب (ن) ہوا کا چلنا۔

وَلَا يُجَاوِزُهَا شَمْسٌ إِذَا شَرَقَتْ
إِلَّا وَمِنْهُ لَهَا إِذْنٌ بِتَغْرِيبِ

ترجمہ: جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی حکومت سے آگے نہیں بڑھتا ہاں مگر جب اس کو غروب ہونے کی اجازت مل جائے۔

یعنی ہوا کے ساتھ سورج بھی اس کے حدود سلطنت میں جب قدم رکھتا ہے تو اس کو بھی حدود حکومت سے باہر قدم رکھنے کی اجازت نہیں البتہ ممدوح جب اجازت دیدے تو وہ غروب ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔

لغات: شرقت: الشرق (ض) سورج کا طلوع ہونا، چمکنا۔ اذن: اجازت الاذن (س) اجازت دینا۔ الاستیذان: اجازت چاہنا۔

يُصَرِّفُ الْأَمْرَ فِيهَا طِينُ خَاتِمِهِ
وَلَوْ تَطَلَّسَ مِنْهُ كُلُّ مَكْتُوبِ

ترجمہ: ان ملکوں میں ان کی انگوٹھی کی مٹی حکومت چلاتی ہے۔ اگرچہ اس کی ہر تحریر مٹ چکی ہے۔

یعنی ان ملکوں میں صرف انگوٹھی کی مٹی نظام حکمرانی سنبھالے ہوئے ہیں تمام احکام کے نفاذ کے لئے اس کی انگوٹھی کی مہر کافی ہے چاہے اس مہر کے حروف تک مٹ گئے ہوں پھر بھی اس کی وہی طاقت ہے اور بس مہر لگ جانا چاہیئے یہ ضروری نہیں کہ اس کی تحریر پڑھی جائے۔

لغات: طین: مٹی، انگوٹھی کے نگینہ میں ایک خاص قسم کی مٹی بھر کر اس پر نام کندہ کرا دیا جاتا تھا اور بادشاہ اسی انگوٹھی سے سرکاری کاغذات پر مہر لگاتا تھا۔ خاتم: انگوٹھی (ج) خواتم۔ تطلس: مٹ جانا۔ الطلس (ض) مٹا دینا۔ مکتوب: الکتابۃ (ن) لکھنا۔

يَحُطُّ كُلَّ طَوِيْلِ الرُّمْحِ حَامِلُهٗ
مِنْ سَرْجِ كُلِّ طَوِيْلِ الْبَاعِ يَعْبُوْبٖ

ترجمہ: اس انگوٹھی کا رکھنے والا ہر لمبے نیزے والے کو ہر قد آور گھوڑے کی زین سے نیچے اتار دیتا ہے۔

یعنی انگوٹھی جس کے ہاتھ میں رہتی ہے اس کے سامنے سے کوئی بڑا سے بڑا بہادر شہسوار گھوڑے پر سوار ہو کر نہیں گزر سکتا ہے اس کو گھوڑے سے اتر کر اس کو سجدہ کرنا ہی پڑے گا، تب اس کے بعد وہ آگے جا سکتا ہے۔

لغات: يَحُطُّ: الحطُّ (ن) گرانا، نیچے اتارنا۔ الرمح: نیزہ (ج) رماح۔ حامل: الحمل (ض) اٹھانا، بوجھ لادنا۔ سَرْجٌ: زین (ج) سُرُجٌ۔ طويل الباع: لمبے ہاتھ پاؤں والا۔ يعبوب: تنومند گھوڑا (ج) يعابيب۔

كَاَنَّ كُلَّ سُؤَالٍ فِيْ مَسَامِعِهٖ
قَمِيْصُ يُوْسُفَ فِيْ اَجْفَانِ يَعْقُوْبٖ

ترجمہ: گویا ہر سوال اس کے کانوں میں حضرت یعقوب کی آنکھوں پر حضرت یوسف کی قمیص ہے۔

یعنی اتنا فیاض ہے کہ وہ اپنے سوال کرنے والوں سے انتہائی محبت کرتا ہے اور جب کسی سائل کا سوال اس کے کانوں میں پڑتا ہے تو اس کو وہی مسرت حاصل ہوتی ہے جو حضرت یعقوب کو حضرت یوسف کے کرتے کو پا کر ہوتی ہے کہ آنکھوں پر ڈال دینے کے بعد ان کی بینائی واپس آگئی۔

لغات: سؤال (ج) اَسْئِلَةٌ۔ مسامع (واحد) مسمع: کان۔ قمیص: کرتا (ج) قُمُصٌ، اَقْمِصَةٌ، قُمْصَانٌ۔ اجفان (واحد) جفن: پلک، آنکھ۔

إِذَا غَزَتْهُ أَعَادِيهِ بِمَسْأَلَةٍ
فَقَدْ غَزَتْهُ بِجَيْشٍ غَيْرِ مَغْلُوبِ

ترجمہ: اس کے دشمن اس سے کسی مسئلہ پر لڑتے ہیں تو وہ ناقابلِ شکست فوج سے جنگ کرتے ہیں۔

لغات: غزت: الغزوۃ (ن) جنگ کرنا۔ جیش: لشکر (ج) جیوش مغلوب: الغلب (ض) غالب ہونا۔

أَوْ حَارَبَتْهُ فَمَا تَنْجُو بِتَقْدِمَةٍ
مِمَّا أَرَادَ وَلَا تَنْجُو بِتَجْبِيبِ

ترجمہ: یا اس سے لڑائی چھیڑ دی تو جو اس نے ارادہ کیا ہے نہ آگے بڑھ کر نجات پا سکتے ہیں اور نہ بھاگ کر بچ سکتے ہیں۔

لغات: حاربتہ: المحاربۃ: جنگ کرنا۔ تنجو: النجاۃ (ن) رہائی پانا۔ تجبیب فرار اختیار کرنا۔ الخبّ (ن) تیز دوڑنا۔

أَضْرَتْ شَجَاعَتُهُ أَقْصَى كَتَائِبِهِ
عَلَى الْحِمَامِ فَمَا مَوْتٌ بِمَرْهُوبِ

ترجمہ: اس کی بہادری نے اپنے بعید ترین لشکروں کو بھی موت پر برانگیختہ کر دیا ہے، پس موت ڈرنے کی چیز نہیں رہی۔

یعنی ممدوح کی جرأت و بہادری کا اثر ہے کہ اس کی ساری فوج انتہائی دلیر اور بہادر بن گئی ہے حتیٰ کہ وہ فوج جو دارالسلطنت سے انتہائی دوری پر تعینات ہے اس میں بھی جرأت و بہادری اس درجہ کی پیدا ہو گئی ہے کہ اب ان کے نزدیک موت کوئی ڈرنے کی چیز ہی نہیں رہ گئی اور جو ممدوح سے قریب فوج رہتی ہے اس کی جرأت و بہادری کا تو عالم ہی کچھ اور ہے۔

لغات : اضرت : الاضراء : برانگیختہ کرنا ، کتے کو شکار پر چھوڑنا۔ شجاعۃ (لک) دلیر ہونا۔ مرھوب : الرھب (س) ڈرنا، خوف کرنا۔

قَالُوْا هَجَرْتَ اِلَيْهِ الْغَيْثَ قُلْتُ لَهُمْ
اِلٰى غُيُوْثِ يَدَيْهِ وَالشَّآبِيْبِ

ترجمہ : لوگوں نے کہا کہ تم نے بارش کو اس کی طرف چھوڑ دیا میں نے ان سے کہا کہ اس کے دونوں ہاتھوں کے بادلوں اور موسلا دھار بارش کی طرف۔

یعنی میرے دوستوں نے کہا کہ تم نے سیف الدولہ کی جود و کرم کی بارش کو چھوڑ دیا؟ تو میں نے کہا کہ ہاں میں نے چھوڑ دیا ہے لیکن اس سے زیادہ اور موسلا دھار برسنے والے بادل کی طرف میں چلا ہوں، معمولی بارش چھوڑ کر مسلسل برسنے والے بادل کی طرف میں نے سفر کیا ہے۔

لغات : ھجرت : الھجر (ن) چھوڑنا۔ غیث : بارش، بادل (ج) غیوث۔ شآبیب (واحد) شئوبوب : موسلا دھار باش۔

اِلَى الَّذِيْ تَهَبُ الدَّوْلَاتِ رَاحَتُهٗ
وَلَا يَمُنُّ عَلٰى اٰثَارِ مَوْهُوْبِ

ترجمہ : اس ذات کی طرف جس کے ہاتھ بہت سی دولتیں دیتے ہیں اور دینے کے بعد وہ احسان نہیں جتلاتا ہے۔

یعنی یہی نہیں کہ وہ موسلا دھار برسنے والا بادل ہی ہے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ احسان کرنے کے بعد احسان جتلاکر احسان کی قیمت کو کم نہیں کرتا اور نہ اذیت پہونچاتا ہے، احسان کے بعد احسان رکھنا، احسان جتلانا ایک اذیت ناک سلوک ہے۔

لغات : تھب : الوھب (ف) دینا۔ دولات (واحد) دولۃ : مال و دولت

راحة: ہتھیلی، ہاتھ (ج) راحات - لایمن: المن (ن) احسان جتلانا
آثار (واحد) اثر: نشان قدم۔

وَلَا يَرُوْعُ بِمَخْذُوْرٍ بِهِ أَحَدًا
وَلَا يُفَزِّعُ مَوْفُوْرًا بِمَنْكُوْبِ

ترجمہ: اور وہ معذور سے دوسروں کو خوف زدہ نہیں کرتا ہے نہ کسی مالدار کو سزا دیئے ہوئے شخص سے گھبراہٹ میں مبتلا کرتا ہے۔

یعنی کسی پر ظلم کرے تاکہ دوسرے اس سے خوف زدہ ہوں کسی کا مال جبراً چھین کر مالداروں کو ڈرائے ان باتوں سے وہ دور رہتا ہے رعب داب قائم کرنے کے لئے ظلم کرنا اس کی عادت نہیں ہے۔

لغات: یروع: الروع (ن) گھبرادینا - یفزع: التفزیع: دھمکانا، الفزع ڈرنا، دہشت زدہ ہونا - موفورا: مالدار، الوفور (ض) مال کا بکثرت ہونا۔ منکوب ہیبت زدہ، النکب (ن) مصیبت پہونچانا۔

بَلٰى يَرُوْعُ بِذِىْ جَيْشٍ يُجَدِّلُهُ
ذَامِثْلِهٖ فِىْ أَحَمِّ النَّقْعِ غِرْبِيْبِ

ترجمہ: ہاں اپنے جیسے لشکر والے کو خوف زدہ کرتا ہے سخت سیاہ غبار میں اس کو پچھاڑ دیتا ہے۔

یعنی ایسے دشمن کو جو طاقت میں اس کی ٹکر کا ہو تو البتہ اس پر اپنا رعب داب قائم کرتا ہے اور گھمسان کی جنگ میں جب سیاہ غبار چھا جاتا ہے شکست دیتا ہے

لغات: الروع (ن) خوف زدہ کرنا - یجدل: التجدیل: پچھاڑنا، الجدل (ن ض) زمین پر پٹک دینا - احمّ: الحمم (س) سیاہ ہونا - النقع: غبار (ج) نِقاعٌ نُقُوعٌ - غربیب: سخت سیاہ۔

وَجَدْتُ اَنْفَعَ مَالٍ كُنْتُ اَذْ خَرُهُ
مَافِي السَّوَابِقِ مِنْ جَرْيٍ وَتَقْرِيْبِ

ترجمہ: میں جتنے مال جمع کرتا تھا ان میں تیز رفتار گھوڑوں کی سرپٹ دوڑ اور پویہ دوڑ کو سب سے زیادہ نفع بخش پایا۔

یعنی میرے مالوں کے ذخیرہ میں میرے لئے سب سے نفع بخش میرے گھوڑے ثابت ہوئے۔

لغات: وجدت: الوجدان (ض) پانا۔ انفع: النفع (ف) فائدہ دینا۔ اذخر: الذخر (ن ض س) مال جمع کرنا۔ سوابق (واحد) سابقۃٌ: تیز رفتار گھوڑے۔ جری: تیز دوڑ۔ تقریب: پویہ دوڑ۔

لَمَّا رَأَيْنَ صُرُوْفَ الدَّهْرِ تَغْدِرُبِيْ
وَفَيْنَ لِيْ وَوَفَتْ صُمُّ الْاَنَابِيْبِ

ترجمہ: جب انہوں نے زمانہ کو مجھ سے بے وفائی کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے اور مضبوط پوروں والے نیزوں نے مجھ سے وفا کی۔

یعنی جب زمانہ مرا مخالف ہوگیا اور میری راہ میں قدم قدم پر مشکلات پیدا کیں تو میرے گھوڑوں اور نیزوں نے مجھے راستہ کی ہلاکت خیزیوں سے بچا کر اپنی وفاداری کا ثبوت دیا۔

لغات: رأین: الرؤیۃ (ف) دیکھنا۔ دھر: زمانہ (ج) دھور۔ تغدر: الغدر (ض ن) بیوفائی کرنا، بدعہدی کرنا۔ وفین: الوفاء (ض) وعدہ پورا کرنا، وفا کرنا۔ صُمٌّ (واحد) اصمّ: سخت، ٹھوس۔ انابیب (واحد) اُنْبُوْبٌ: پورے، لکڑی کی گرہ۔

فُتِنَ الْمَهَالِكَ حَتّٰى قَالَ قَائِلُهَا
مَاذَا لَقِيْنَا مِنَ الْجُرْدِ السَّرَاحِيْبِ

ترجمہ : ہلاکت خیزیوں سے اس طرح آگے نکل گئے کہ بعض ہلاکتوں نے کہا ان کم بالوں والے قدآور گھوڑوں سے ہم کو کیا ملا ہے ؟

یعنی یہ گھوڑے ہلاکتوں اور تباہیوں کے میدان سے اس سرعت رفتاری سے نکل گئے کہ تباہیاں اور ہلاکت خیزیاں اپنا منہ دیکھتی رہ گئیں اور انہوں نے آپس میں حسرت وافسوس سے کہا کہ ہم ان شاندار گھوڑوں کا کچھ نہ بگاڑ سکے اور وہ صاف بچ کر نکل گئے ۔

لغات : فتن : الفوت (ن) آگے بڑھ جانا، نکل جانا ۔ مہالك (واحد) مھلکة ہلاکت، تباہی وبربادی ۔ لقینا : اللقاء : ملنا، ملاقات کرنا ۔ الجرد (واحد) اجرد : کم بالوں والے گھوڑے ۔ السراحیب (واحد) سرحوب : قدآور گھوڑا ۔

تَهْوِیْ بِمُنْجَرِدٍ لَیْسَتْ مَذَاهِبُهُ
لِلُبْسِ ثَوْبٍ وَمَاكُوْلٍ وَمَشْرُوْبٍ

ترجمہ : وہ گھوڑے ایک ایسے جہاندیدہ اور پختہ کار شخص کو لئے جارہے تھے جس کا مسلک صرف کپڑا پہننا اور کھانا پینا نہیں ہے ۔

یعنی گھوڑے کا سوار بھی جہاندیدہ اور تجربہ کار ہے جس کے سامنے بلند مقاصد ہیں وہ عام لوگوں کی طرح نہیں ہے کہ جن کا مقصد زندگی کھانا پینا اور مرجانا ہے

لغات : تہوی بہ : لے جانا ۔ الھوی (ض) اوپر سے نیچے آنا ۔ منجرد : تجربہ کار اولوالعزم، پختہ کار ۔ لبس (س) پہننا ۔ ثوب : کپڑا (ج) اثیاب، ثیاب ۔ ماکول (ن) کھانا

یَرْنِیْ النُّجُوْمَ بِعَیْنَیْ مَنْ یُحَاوِلُهَا
كَاَنَّهَا سَلَبٌ فِیْ عَیْنِ مَسْلُوْبٍ

ترجمہ : وہ ستاروں پر اس آدمی کی طرح نظر ڈالتا ہے جو ان کا قصد کررہا ہے گویا وہ ستارے لٹے ہوئے شخص کی نگاہ میں لوٹا ہوا مال ہے ۔

یعنی ممدوح کا ارادہ انتہائی بلند اور ہر نا ممکن کام کو انجام دینے کی ہمت اور حوصلہ رکھتا ہے وہ ستاروں کو اس شخص کی نگاہ سے دیکھتا ہے جیسے اس کی ملکیت میں یہ ستارے رہے ہوں اور اس سے کسی نے چھین کر آسمانوں پر رکھ دیئے ہیں اور لٹنے والا اپنا مال سامنے دیکھ کر اس کو حاصل کرنے کی فکر میں لگا ہوا ہے کہ میں آسمان سے ان ستاروں کو چھین کر رہوں گا اسی شخص کی طرح ممدوح کی نگاہ ان ستاروں پر پڑتی ہے کہ ضرورت پڑنے پر ان ستاروں کو بھی توڑ لاؤں گا۔

لغات: یرمی: الرمی (ض) ڈالنا، پھینکنا، تیر چلانا۔ النجوم (واحد) نجم ستارہ۔ یحاول: المحاولۃ: قصد کرنا۔ سلب: بمعنی مسلوب، السلب (ن) زبردستی چھین لینا۔

حَتّٰی وَصَلْتُ اِلٰی نَفْسٍ مُحَجَّبَۃٍ
تَلْقَی النُّفُوْسَ بِفَضْلٍ غَیْرِ مَحْجُوْبٖ

ترجمہ: یہاں تک کہ میں لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہنے والی ذات تک پہونچ گیا جو لوگوں سے کھلے ہوئے فضل وکرم سے ملتا ہے۔

یعنی بادشاہ کے دربار تک پہونچ گیا جو ہمہ وقت عوام کے سامنے نہیں رہتا کبھی کبھی لوگوں کے سامنے آتا ہے لیکن نگاہوں سے چھپ کر رہنے کے باوجود اس کا فضل وکرم اور جود وسخا اتنا عام اور کھلا ہوا ہے کہ اسے ساری دنیا دیکھتی ہے اور فیضیاب ہوتی ہے۔

لغات: وصلت: الوصول (ض) پہونچنا۔ محجبۃ: التحجیب: چھپانا (ن) چھپنا۔ تلقی: اللقاء (س) ملنا۔ محجوب: الحجب (ن) چھپنا۔

فِیْ جِسْمِ اَرْوَعَ صَافِی الْعَقْلِ تُضْحِکُہٗ
خَلَائِقُ النَّاسِ اِضْحَاکَ الْاَعَاجِیْبٖ

ترجمہ : وہ (نفس) ایک شاندار جسم میں ہے روشن عقل والا ہے، تعجب خیز چیزوں کے ہنسانے کی طرح لوگوں کے عادات وخصائل اس کو ہنساتے رہتے ہیں۔

یعنی وہ نفس ایک خوبصورت اور شاندار جسم میں رہتا ہے نہایت روشن دماغ ہے عظمت وفضیلت کا مالک ہے دوسروں کے غلط طریقے فہم وفراست وغیرہ کو دیکھ کر ان کی پستی پر اس کو ہنسی آجاتی ہے کہ نام اتنا اچھا اور کام اتنا گیا گذرا۔

لغات : جسم (ج) اجسام، جسوم - اروع : حسن یا بہادری سے تعجب میں ڈالنے والا (ج) رُوْعٌ، اَرْوَاعٌ - صافی : روشن، الصفا : روشن ہونا، خالص ہونا، عقل (ج) عقول - تضحك : الاضحاك - ہنسانا، الضحك (س) ہنسنا - خلائق (واحد) خلیقة : عادت وخصلت - اعاجیب (واحد) أُعْجُوْبَةٌ : جسے دیکھ کر حیرت ہو۔

فَالْحَمْدُ قَبْلُ لَهُ وَالْحَمْدُ بَعْدُ لَهَا
وَلِلْقَنَا وَلِإِدْلَاجِيْ وَتَأْوِيْبِيْ

ترجمہ : پہلے اس کا شکر ہے اس کے بعد گھوڑوں اور نیزوں اور میرے شب وروز کی دوڑ دھوپ کا شکریہ ہے۔

یعنی ممدوح کے شکریہ کے ساتھ منزل مقصود تک پہونچانے والے گھوڑوں نیزوں اور شب وروز کے سفر کا بھی شکریہ ہے۔

لغات : الحمد (س) تعریف کرنا، شکریہ ادا کرنا - قنا (واحد) قناة : نیزہ۔ ادلاج : پوری رات چلنا - تاویب : سارے دن چلنا - لاد : کسی کے پاس دن میں جانا۔

وَكَيْفَ أَكْفُرُ يَا كَافُوْرُ نِعْمَتَهَا
وَقَدْ بَلَّغْنَكَ بِيْ يَا خَيْرَ مَطْلُوْبِ

ترجمہ : اے کافور میں گھوڑوں کے احسانات کی کیسے ناشکری کروں،

اے بہترین مقصد! انہوں نے ہی مجھے تجھ تک پہنچایا ہے۔

لغات: اکفر: الکفر (ن) ناشکری کرنا، کفر کرنا۔ نعمۃ (ج) نِعَمٌ۔ بلغن
البلوغ (ن) پہونچنا یا پہونچانا۔

یَا اَیُّھَا الْمَلِكُ الْغَانِیْ بِتَسْمِیَۃٍ
فِی الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ عَنْ وَصْفٍ وَتَلْقِیْبِ

ترجمہ: اے بادشاہ! جو مشرق و مغرب میں نام لینے، لقب بنانے اور
وصف بیان کرنے سے بے نیاز ہے۔

یعنی مشرق و مغرب میں تیرا ذکر اتنا عام ہے کہ تیری خوبیوں کا ذکر تیرا نام
ولقب ذکر کئے بغیر کیا جائے تو لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ کافور کا ذکر خیر ہے۔

لغات: الغانی: بے نیاز، الغناء (س) بے نیاز ہونا، مالدار ہونا۔ وصف:
مصدر (ض) وصف بیان کرنا۔ تلقیب: لقب رکھنا۔

اَنْتَ الْحَبِیْبُ وَلٰکِنِّیْ اَعُوْذُ بِہٖ
مِنْ اَنْ اَکُوْنَ مُحِبًّا غَیْرَ مَحْبُوْبِ

ترجمہ: تو محبوب ہے لیکن میں اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ ایسا محبت
کرنے والا نہ رہوں کہ مجھ سے محبت نہ کی جائے۔

یعنی تیری محبت مرے دل میں جاگزیں ہے لیکن یک طرفہ محبت سے خدا
کی پناہ، اگر میں محبت کرتا ہوں تو میری محبت کی قدر دانی بھی ہونی
چاہیے۔

لغات: اعوذ: العیاذ (ن) پناہ مانگنا۔

وقال يمدحه في شوال سنة ۳۴۷ھ

أُغَالِبُ فِيْكَ الشَّوْقَ وَالشَّوْقُ أَغْلَبُ
وَأَعْجَبُ مِنْ ذَا الْهِجْرِ وَالْوَصْلُ أَعْجَبُ

ترجمہ: میں تیرے بارے میں شوق سے مقابلہ کرتا ہوں اور شوق زیادہ غالب ہونے والا ہے میں اس ہجر پر حیرت کرتا ہوں حالانکہ وصل زیادہ تعجب خیز ہے۔

یعنی فراق میں صبر وضبط اور شوق کا مقابلہ رہتا ہے لیکن جذبہ شوق ہی غالب رہتا ہے اور عاشق کے ہاتھ سے صبر وضبط کا دامن چھوٹ جاتا ہے جبکہ محبوب لگا ہوں سے دور ہے اگر محبوب سامنے ہو اور وصل میسر آجائے تو اس وقت جذبہ شوق کا کیا عالم ہوگا؟ یہ ہجر میں شوق ومحبت کی شدت اور غلبہ حیرت انگیز ہے تو وصل میں تو لازمی طور پر اس سے زیادہ غلبۂ شوق حیرت انگیز ہوگا

لغات: اغالب: المغالبة: ایک دوسرے پر غلبہ کرنا۔ شوق (ج) اشواق۔ اغلب: الغلب (ض) غالب ہونا۔ الهجر (ن) جدا ہونا، چھوڑنا۔ الوصل (ض) ملنا۔

أَمَا تَغْلَطُ الْأَيَّامُ فِيَّ بِأَنْ أَرَى
بَغِيْضًا تُنَائِي أَوْ حَبِيْبًا تُقَرِّبُ

ترجمہ: کیا زمانہ میرے بارے میں یہ غلطی نہیں کرسکتا ہے کہ دشمن کو دور کردے یا دوست کو قریب کردے

یعنی زمانہ تو ہر کام الٹا کرتا ہے دشمن کو قریب کرتا ہے اور دوست کو دور کردیتا ہے کیا زمانہ سے کبھی یہ غلطی صادر نہیں ہوسکتی کہ اس کے برعکس ہو جائے؟ یا تو جو دشمن قریب ہے اس کو دور کردے یا جو دوست دور ہے اس کو قریب کردے دانستہ تو نہیں کرسکتا لیکن غلطی سے کردے تو شاید ممکن ہے۔

لغات : تتغلط: الغلط (س) غلطی کرنا۔ بغیضا : دشمن، البغض (ن س) دشمنی کرنا، نفرت کرنا۔ تنائی: المنایئۃ : دور کرنا، النأی (س) دور ہونا۔

وَلِلّٰهِ سَيْرِيْ مَا اَقَلَّ تَنَائِيَةً
عَشِيَّةَ شَرْقِيِّ الْحَدَالٰى وَغُرَّبَ

ترجمہ : کیا ہی عجیب تھا میرا سفر، کتنا مختصر قیام تھا اس شام کو کہ میرے مشرقی جانب حدالی اور غرب پہاڑیاں تھیں۔

لغات : للہ سیری : کلمۂ تعجب۔ اقل: القلۃ (ض) کم ہونا۔ تنایۃ ٹھہرنا، قیام کرنا، الاوی (ض) ٹھکانہ دینا، پناہ دینا۔ حدالی، غرب : پہاڑوں کے نام ہیں۔

عَشِيَّةَ اَحْفَى النَّاسِ بِيْ مَنْ جَفَوْتُهُ
وَاَهْدَى الطَّرِيْقَيْنِ الَّذِيْ اَتَجَنَّبُ

ترجمہ : جس شام کو میں نے لوگوں میں سب سے زیادہ حال پوچھنے والے کو چھوڑ دیا اور دونوں میں سے سیدھی راہ سے میں نے کنارہ کیا۔

یعنی میں سیف الدولہ کو چھوڑ کر کافور کی طرف چلا کافور کے مقابلہ میں سیف الدولہ کی راہ سیدھی تھی لیکن میں نے اس سیدھی راہ کو ترک کر کے یہ پیچیدہ راہ اختیار کی اور مصر کی طرف چل پڑا۔

لغات : عشیۃ : شام۔ اَحفیٰ : بہت حال پوچھنے والا۔ الحفاء (س) حالت بہت پوچھنا۔ جفوت : میں نے چھوڑ دیا، الجفاء (س) بدسلوکی کرنا، ایک جگہ پر نہ ٹھہرنا، ظلم کرنا، زیادتی کرنا۔ الطریق : راستہ (ج) طُرُق۔ اھدی: الھدایۃ (ض) سیدھی راہ دکھانا۔

وَكَمْ لِظَلَامِ اللَّيْلِ عِنْدَكَ مِنْ يَدٍ
تُخَبِّرُ اَنَّ الْمَانَوِيَّةَ تَكْذِبُ

ترجمہ: اور رات کی تاریکی کے تم پر کتنے احسانات ہیں وہ بتاتے ہیں کہ فرقہ مانویہ جھوٹ کہتا ہے۔

یعنی فرقہ مانویہ کہتا ہے کہ رات خالق شر ہے وہ برائیوں کو جنم دیتی ہے حالانکہ اسی رات کے تم پر کتنے احسانات ہیں اگر رات سے صرف برائی ہی پیدا ہوتی تو اس کے احسانات کہاں سے ہوتے اور جب رات سے خیرخواہی اور بھلائی مل گئی تو مانویہ فرقہ کا جھوٹا ہونا ثابت ہو گیا کہ رات خالق شر ہے۔

لغات: ظلام (س) تاریک ہونا۔ تُخَبِّرُ: التخبیر: باخبر کرنا، الخبر (ن) تجربہ سے جاننا (ك) حقیقت حال سے باخبر ہونا۔ تکذب: الکِذْبُ (ض) جھوٹ بولنا

وَقَاكَ رَدَى الْأَعْدَاءِ تَسْرِي إِلَيْهِمُ
وَزَارَكَ فِيهِ ذُو الدَّلَالِ الْمُحَجَّبُ

ترجمہ: دشمنوں کی ہلاکت سے تم کو اس وقت بچایا جب تم شب میں ان کی طرف جا رہے تھے اور پردہ نشین نازوں والے نے اسی میں تم سے ملاقات کی۔

یعنی جب تم دشمنوں پر شب خون مارنے کے لئے نکلے تو اسی رات کی تاریکی نے تم پر دشمنوں کو حملہ کرنے سے روکا اور دشمن تم کو دیکھ نہ سکے، یہی رات ہے جس کی تاریکی میں پردہ نشین محبوبہ تم سے ملتی ہے جو دن کی روشنی میں تم سے نہیں مل سکتی ہے کیا یہ رات کے احسانات نہیں ہیں؟

لغات: وقا: الوقایۃ (ض) بچانا۔ ردی: مصدر (س) ہلاک ہونا۔ تسری السری (ض) رات میں چلنا۔ زار: الزیارۃ (ن) ملاقات کرنا۔ دلال (س) ناز کرنا۔

وَيَوْمٍ كَلَيْلِ الْعَاشِقِينَ كَمَنْتُهُ
أُرَاقِبُ فِيهِ الشَّمْسَ أَيَّانَ تَغْرُبُ

ترجمہ: اور وہ دن کہ عاشقوں کی رات کی طرح تھا میں اس میں چھپا ہوا

انتظار کرتا رہا کہ سورج کب ڈوبتا ہے؟

یعنی رات کے برعکس دن کی برائیوں کو دیکھو کہ جس طرح عاشق کی رات درد و کرب کی رات ہوتی ہے اسی طرح یہ دن درد و کرب سے بھرا ہوا تھا اور میں چھپ کر دن کے گذر جانے کا انتظار کرتا رہا اس مصیبت کا باعث صرف دن تھا۔

لغات: کمنت: الکمون (ن) چھپنا۔ اراقب: المراقبۃ: نگہبانی کرنا۔ تغرب الغروب (ن) سورج کا غروب ہونا۔

وَعَيْنِي إِلَىٰ أُذْنَيْ أَغَرَّ كَأَنَّهُ
مِنَ اللَّيْلِ بَاقٍ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَوْكَبُ

ترجمہ: اور میری آنکھیں شریف گھوڑے کے دونوں کانوں کی طرف تھیں گویا وہ رات کا بقیہ حصہ ہیں اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک ستارہ ہے

یعنی میں رات کی تاریکی میں گھوڑے پر سوار ہو کر سفر کرتا رہا اور گھوڑے کے دونوں کانوں پر نظر رکھے ہوئے تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ دونوں کان رات کے دو ٹکڑے ہیں سیاہ اور تاریک ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان اس کی پیشانی کی سفیدی ایک چمکتا ہوا ستارہ معلوم ہوتی تھی۔

لغات: اذن: کان (ج) اذان۔ اغرّ: شریف خوبصورت، الغرۃ (س) خوبصورت سفید رنگ والا ہونا۔ باقٍ: البقاء (س) باقی رہنا۔ کوکب: ستارہ (ج) کواکب۔

لَهُ فَضْلَةٌ عَنْ جِسْمِهِ فِي إِهَابِهِ
تَجِيئُ عَلَىٰ صَدْرٍ رَحِيبٍ وَتَذْهَبُ

ترجمہ: اس کی کھال میں اس جسم کا ایک زائد حصہ ہے جو اس کے چوڑے سینہ پر آتا جاتا رہتا ہے۔

یعنی گھوڑا اتنا تنومند ہے کہ جب لمبے لمبے قدم رکھتا ہے تو اس کی کھال

گھٹتی بڑھتی رہتی ہے جو اس کے تنومند ہونے کی علامت ہے۔

لغات: فضلة: زائد حصہ۔ اهاب: کھال، جلد (ج) أُهُبٌ، أَهَبٌ، أَهَبَةٌ۔

الرحب (ك) کشادہ ہونا، وسیع ہونا۔

شَقَقْتُ بِهِ الظَّلْمَاءَ أُدْنِيْ عِنَانَهُ
فَيَطْغَى وَأُرْخِيْهِ مِرَارًا فَيَلْعَبُ

ترجمہ: میں نے اس کے ذریعہ تاریکی کو چیر ڈالا میں اس کی لگام کو قریب کرتا تھا تو سرکشی کرنے لگتا اور اس کو ڈھیل دیتا تو کھیل کرنے لگتا تھا۔

یعنی میں گھوڑے پر سفر کر رہا تھا اور صحتمند گھوڑے کی جو خصوصیات ہوتی ہیں وہ ان میں موجود تھیں لگام کھینچنے پر الف کھڑا ہو جانا اچھل کود کرنا لگام ڈھیل چھوڑنے پر مستی ونشاط میں کھیل کود کرنے لگتا اس طرح کی شوخیاں وہ کرتا رہا۔

لغات: شققت: الشق (ن) پھاڑنا۔ الظلماء: تاریکی، الظلمة (س) تاریک ہونا۔ ادنی: الادناء: قریب کرنا، الدُّنُوّ (ن) قریب ہونا۔ یطغی: الطغیان (ف س) سرکشی کرنا۔ ارخی: الارخاء: ڈھیل دینا، نرم کرنا، الرخاوۃ (س ك) نرم ہونا آسان ہونا۔ عنان: لگام (ج) اَعِنَّةٌ۔ اللعب (س) کھیلنا۔

وَأَصْرَعُ أَيَّ الْوَحْشِ قَفَّيْتُهُ بِهِ
وَأَنْزِلُ عَنْهُ مِثْلَهُ حِيْنَ أَرْكَبُ

ترجمہ: جس جنگلی جانور کا میں نے اس سے تعاقب کیا تو میں نے اسے پچھاڑا اور اس سے اترتا تھا تو اسی طرح رہتا تھا جیسا میرے سوار ہونے کے وقت تھا۔

یعنی کسی شکار کا پیچھا کرتے ہوئے میں اس کو سرپٹ دوڑا کر شکار کو پکڑ لیتا اور اسی طرح لوٹ کر جب میں واپس آتا تھا تو گھوڑے پر ذرا بھی تکان کا اثر نہیں ہوتا تھا بلکہ اسی طرح تازہ دم رہتا تھا جیسا کہ میری سواری کے وقت تھا۔

لغات: اصرع: الصرع (ف) پچھاڑنا۔ وحش: جنگلی جانور۔ قفّیت: التقفیہ پیچھا کرنا، القفو (ن) تعاقب کرنا۔

وَمَا الْخَيْلُ إِلَّا كَالصَّدِيقِ قَلِيلَةٌ
وَإِنْ كَثُرَتْ فِي عَيْنِ مَنْ لَا يُجَرِّبُ

ترجمہ: دوستوں کی طرح گھوڑے بھی کمیاب ہیں اگرچہ نا تجربہ کار لوگوں کی نگاہ میں گھوڑے بہت ہیں۔

یعنی جس طرح سچے اور مخلص دوست کی دنیا میں کمی ہے اسی طرح عمدہ اور بہتر گھوڑے بھی دنیا میں کمیاب ہیں ویسے گھوڑوں کی کمی نہیں ہے لیکن جو لوگ قدرشناس اور گھوڑوں کا تجربہ رکھتے ہیں ان کو بڑی تلاش کے بعد کہیں گھوڑے ملتے ہیں

لغات: خیل: گھوڑا (ج) خیول۔ صدیق: دوست (ج) اصدقاء۔ قلیلۃ: کم، القلّۃ (ض) کم ہونا۔ کثرت: الکثرۃ (ك) زیادہ ہونا۔

إِذَا لَمْ تُشَاهِدْ غَيْرَ حُسْنِ شِيَاتِهَا
وَأَعْضَائِهَا فَالْحُسْنُ عَنْكَ مُغَيَّبُ

ترجمہ: جب تم اس کے رنگ و روپ اور اس کے اعضا کی خوبصورتی کے سوا نہیں دیکھ پاتے تو تمہاری نگاہوں سے حسن معدوم ہے۔

یعنی گھوڑے کی ظاہری شکل و صورت اس کا رنگ روپ ہاتھ پاؤں دیکھ کر یہ سمجھ گئے تو تم نے گھوڑے کو پہچانا ہی نہیں اس کا حسن ان چیزوں سے الگ ہے یہ تجربہ کار ہی شخص جان سکتا ہے۔

لغات: شیات (واحد) شیۃ: رنگ روپ، داغ، نشان، علامت۔ اعضاء (واحد) عُضْوٌ: حصہ جسم۔

لَحَا اللّٰهُ ذِی الدُّنْیَا مُنَاخًا لِرَاکِبٍ
فَکُلٌّ بَعِیْدِ الْھَمِّ فِیْھَا مُعَذَّبٌ

ترجمہ: اللہ اس دنیا پر لعنت کرے جو سوار کے اترنے کی جگہ ہے اس میں ہر بلند ہمت عذاب میں ہے۔

یعنی یہ دنیا ہے ہم سب کو زندگی گزارنی ہے زندگی کے مسافر اور سوار کے اترنے اور آرام کرنے کی جگہ ہے مگر یہ دنیا ان لوگوں کے لئے جو دل میں بلند ارادہ رکھتے ہیں اور دنیا میں کچھ کر جانے کا حوصلہ رکھتے ہیں ایسے لوگوں کی زندگی ہر طرح کے مصائب میں گھری رہتی ہے اور ان کی راہ میں طرح طرح کی آفتیں آتی رہتی ہیں اور کبھی بلند ہمت انسان یہاں سکون سے نہیں رہ سکتا۔

لغات: لحا: اللحی (س) ملامت کرنا، گالی۔ مناخات: اونٹ بٹھانے کی جگہ، الاناخۃ: اونٹ بٹھانا۔ بعید الھم: بلند ہمت، الھمّ (ن) قصد کرنا، ارادہ کرنا۔

اَلَا لَیْتَ شِعْرِیْ ھَلْ اَقُوْلُ قَصِیْدَۃً
فَلَا اَشْتَکِیْ فِیْھَا وَلَا اَتَعَتَّبُ

ترجمہ: کاش میں سمجھ پاتا کہ میں کوئی قصیدہ کہوں اور نہ اس میں کوئی شکایت کروں اور نہ غصہ کا اظہار کروں۔

یعنی میں زندگی بھر قصیدے لکھتا رہا اور ہمیشہ مجھے اپنی مصیبتوں اور شکایتوں کو رونا پڑا کاش مری زندگی میں ایسا بھی وقت آتا کہ میں قصیدہ لکھوں اور اس قصیدہ میں دنیا کی شکایت نہ کروں اور ظلم و زیادتی پر غصہ نہ کروں۔

لغات: شعر: الشعر، الشعور (ن ك) جاننا، محسوس کرنا، سمجھنا۔ قصیدۃ (ج) قصائد۔ اشتکی: الاشتکاء: شکایت کرنا، الشکایۃ (ن)

شکایت کرنا۔ اعتب: التعتب: غصہ کرنا، خفا ہونا، العتب (ن ض) غصہ کرنا، العتاب، المعاتبة: غصہ کرنا۔

وَبِیْ مَا یَذُوْدُ الشِّعْرَ عَنِّیْ اَقَلُّهٗ
وَلٰكِنَّ قَلْبِیْ یَا ابْنَةَ الْقَوْمِ قُلَّبٗ

ترجمہ: مجھ پر وہ مصیبت ہے کہ اس کا ادنیٰ ترین حصہ مجھ سے شعر کو دور کردے لیکن اے قوم کی بیٹی! میرا دل بڑا حیلہ ساز ہے۔

یعنی آلام و مصائب اور شدائد کا اتنا شدید ہجوم ہے کہ اس کا چھوٹا سا حصہ بھی میرے فن شعرگوئی کو فنا کرسکتا ہے لیکن ہجوم مصائب کے باوجود میں شعر کہتا ہوں اس کی کئی وجہیں ہیں ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ میرا دل ایسے داؤں پیچ جانتا ہے کہ ان مصیبتوں کی زد مجھ پر نہیں پڑتی اور میں مصیبتوں کے وار کو خالی دیتا ہوں، "بنت القوم" کو مخاطب کرنے کا عربی شاعری میں ایک محاورہ ہے جو اس موقعہ پر استعمال کیا جاتا ہے جہاں اپنی عظمت کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔

لغات: یذود: الذود، الذیاد (ن) دور کرنا، دفع کرنا۔ قلب: حیلہ ساز، بہانہ باز۔

وَاَخْلَاقُ كَافُوْرٍ اِذَا شِئْتُ مَدْحَهٗ
وَاِنْ لَمْ اَشَأْ تُمْلِیْ عَلَیَّ فَاَكْتُبُ

ترجمہ: اور کافور کے اخلاق ایسے ہیں کہ میں اس کی مدح کرنا چاہوں یا نہ چاہوں وہ مجھ سے لکھوا لیتے ہیں اور میں لکھ دیتا ہوں۔

یعنی دوسری وجہ شعرگوئی کی یہ ہے کہ کافور کے اخلاق اتنے موثر ہیں کہ میں چاہوں یا نہ چاہوں وہ ہر حال میں مجھ سے لکھواتے ہیں اور میں تعمیل حکم پر مجبور ہوجاتا ہوں۔

تملی: الاملاء : لکھنا، لکھوانا۔

إِذَا تَرَكَ الْإِنْسَانُ أَهْلاً وَرَاءَهُ
وَ يَمَّمَ كَافُورًا فَمَا يَتَغَرَّبُ

ترجمہ : جب کوئی شخص اپنے اہل وعیال کو اپنے پیچھے چھوڑ دے اور کافور کا قصد کرے تو مسافر نہیں ہوتا ہے۔

یعنی اپنے وطن اور اہل وعیال سے جدا ہو کر کوئی کافور کی قربت میں آجائے تو اس کے اخلاق کریمانہ کی وجہ سے اس کو یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ وہ پردیسی ہے اور مسافرت میں ہے وہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنے وطن میں ہے اور اپنوں میں ہے۔

لغات : ترک : الترک (ن) چھوڑنا۔ یمّم : التأمّم، التّامیم، الائتمام، الأمّ (ن) قصد کرنا، ارادہ کرنا۔ یتغرب : التغرّب : پردیسی ہونا، مسافر ہونا۔

فَتًى يَمْلَأُ الْأَفْعَالَ رَأْيًا وَحِكْمَةً
وَنَادِرَةً أَحْيَانَ يَرْضَى وَيَغْضَبُ

ترجمہ : وہ ایسا جوان ہے جو کاموں کو رائے اور حکمت اور نادر باتوں سے بھر دیتا ہے چاہے وہ خوشی کی حالت میں ہو چاہے ناخوشی کی حالت میں ہو۔

یعنی نوجوان ہو کر پختہ کاروں کی طرح اس کا ہر کام تدبر وفراست کا شاہکار ہوتا ہے خوشی اور غصہ کے جذبات میں بھی اس کی عقل وفراست مغلوب نہیں ہوتی اور جذبات کی رو میں بھی وہ کوئی غیر دانشمندانہ کام نہیں کرتا ہے۔

لغات : فتًی : جوان (ج) فتیانٌ۔ یملأ : الملأ (ف) بھرنا۔ رای (ج) آراء۔ حکمۃ (ج) حِکَمٌ۔ یرضی : الرضاء (س) راضی رہنا، خوش ہونا۔ یغضب : الغضب (س) غصہ ہونا۔

اِذَا ضَرَبَتْ بِالسَّيْفِ فِي الْحَرْبِ كَفُّهُ
تَبَيَّنْتَ اَنَّ السَّيْفَ بِالْكَفِّ يَضْرِبُ

ترجمہ: جب اس کا ہاتھ لڑائی میں تلوار سے وار کرتا ہے تو تم پر صاف ظاہر ہوگا کہ تلوار ہاتھ سے وار کرتی ہے۔

یعنی جنگ میں دشمنوں کی گردنیں اڑا دینا بذات خود تلوار کا کام نہیں ہے بہ ظاہر یہی معلوم ہوگا کہ ہاتھ نے تلوار چلائی اور گردن کٹ گئی لیکن ممدوح کے ہاتھ کی تلوار نہیں کاٹتی بلکہ تلوار ہاتھ سے وار کرتی ہے کیونکہ کلائی میں طاقت نہ ہو تو تلوار کیا کام کرے گی؟

تَزِيْدُ عَطَايَاهُ عَلَى اللَّبْثِ كَثْرَةً
وَتَلْبَثُ اَمْوَاهُ السَّمَاءِ فَتَنْضُبُ

ترجمہ: اس کی بخشش ٹھہر جانے پر اور بڑھتی ہیں، آسمان کا پانی ٹھہر جاتا ہے تو خشک ہو جاتا ہے۔

یعنی بارش کا پانی زمین پر چند دن ٹھہر جائے تو خشک ہو جاتا ہے اس کے برعکس ممدوح کے ابر کرم کی بارش یعنی عطیے جب کسی کے پاس ہوتے ہیں تو ان میں اور اضافہ ہوتا جاتا ہے کیوں کہ عطیوں کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے۔

لغات: تزید: الزیادة (ض) زیادہ ہونا۔ عطایا (واحد)۔ طیة ۔ اللبث: مصدر (س) ٹھہرنا۔ امواہ (واحد) ماءٌ: پانی۔ تنضب: النضب (ن) خشک ہونا۔

اَبَا الْمِسْكِ هَلْ فِي الْكَاسِ فَضْلٌ اَنَالُهُ
فَاِنِّيْ اُغَنِّيْ مُنْذُ حِيْنٍ وَتَشْرَبُ

ترجمہ: اے ابو المسک! کیا پیالے میں کچھ بچا ہوا ہے کہ میں اس کو لے لوں میں دیر سے گا رہا ہوں اور تو شراب پی رہا ہے۔

یعنی میری نظموں کا ترنم اور تمہارا شغل مے و مینا نے تمہارے لئے کیف و سرور کی ایک دنیا پیش کر دی ہے اس کیف و نشاط میں میرا بھی کچھ حصہ ہونا چاہئے میں پورا پیمانہ نہیں صرف اس کی تلچھٹ کا طلبگار ہوں یہ لطیف استعارہ ہے کافور کے وعدہ کو یاد دلانے کا کہ تم تو اتنی بڑی حکومت کا مالک ہو میں تم سے ایک معمولی جاگیر یا کسی صوبے کی ولایت چاہتا ہوں۔

لغات: کأس: پیالہ (ج) کؤوس، اکوس۔ انال: النیل (س) لینا، پانا۔ اُغنّی: التغنئۃ، التغنی: گانا، شعر سنانا۔ تشرب: الشرب (س) پینا۔

وَهَبْتَ عَلٰى مِقْدَارِ كَفَّيْ زَمَانِنَا
وَنَفْسِيْ عَلٰى مِقْدَارِ كَفَّيْكَ تَطْلُبُ

ترجمہ: تو نے ہمارے زمانے کے دونوں ہاتھوں کے مطابق دیا اور میرا دل تیرے ہاتھوں کی مقدار کے مطابق چاہتا ہے۔

یعنی تو نے دینے کے وقت مانگنے والے کی حیثیت دیکھی اور اسی کے مطابق عطیہ دیا جبکہ تو بادشاہ وقت ہے ہم تیری حیثیت کے شایان شان عطیہ چاہتے ہیں۔

لغات: وهبت: الوهب (ف) دینا۔ کفّ: ہاتھ، ہتھیلی (ج) اکفاف، اکفّ۔ نفس (ج) نفوس، انفس۔ تطلب: الطلب (ن) طلب کرنا، مانگنا۔

إِذَا لَمْ تَنُطْ بِيْ ضَيْعَةً أَوْ وِلَايَةً
فَجُوْدُكَ يَكْسُوْنِيْ وَشُغْلُكَ يَسْلُبُ

ترجمہ: جب تک تو مجھے کوئی جاگیر یا کہیں کی حکومت نہیں سپرد کرے گا تو تیری بخشش مجھے کپڑے پہنائے گی اور تیری غفلت چھین لیا کرے گی۔

یعنی وقتاً فوقتاً انعام و اکرام کوئی پائدار ذریعہ معاش نہیں کیونکہ جب تک ملتا ہے آرام سے گذرتی ہے اور جب سلسلہ بند ہوا تو بدحالی شروع اس لئے

جاگیر یا کہیں کا حاکم بنانے کا جو تیرا وعدہ ہے اسے پورا کر دے۔

لغات: لَمْ تنط: النوط (ن) لٹکانا، سپرد کرنا۔ ضیعۃ: جاگیر، گاؤں، علاقہ، (ج) ضِيَاعٌ، ضِيَعٌ، ضَيْعَاتٌ۔ ولایۃ: حکومت، مصدر (ض) حاکم ہونا، ولی ہونا۔ جود: بخشش، مصدر (ن) بخشش کرنا۔ یکسو: الکسو (ن) لباس پہنانا، الکسی: (س) لباس پہننا۔ یسلب: السلب (ن) زبردستی چھین لینا۔

يُضَاحِكُ فِيْ ذَا الْعِيْدِ كُلٌّ حَبِيْبَهٗ
حِذَائِيْ وَاَبْكِيْ مَنْ اُحِبُّ وَاَنْدُبُ

ترجمہ: اس عید میں تمام دوست میرے سامنے آپس میں ہنس کھیل رہے ہیں اور میں جن سے محبت کرتا ہوں ان کی یاد میں روتا ہوں۔

یعنی آج عید کا دن ہے ہر طرف نشاط و مسرت کے نظارے ہیں ہر دوست ایک دوسرے سے اظہار مسرت کر رہا ہے اور میں بدنصیب گھر سے دور گھر والوں کی یاد میں آنسو بہا رہا ہوں۔

لغات: یضاحك: المضاحکۃ، التضاحك: آپس میں ہنسی کھیل کرنا، الضحك (س) ہنسنا۔ ابکی: البکاء (ض) رونا۔ اندب: الندبۃ (ض) گریہ وزاری کرنا، ماتم کرنا۔

اَحِنُّ اِلٰى اَهْلِيْ وَاَهْوٰى لِقَاءَهُمْ
وَاَيْنَ مِنَ الْمُشْتَاقِ عَنْقَاءُ مُغْرِبُ

ترجمہ: میں اپنے اہل وعیال کا مشتاق اور ان کی ملاقات کا خواہشمند ہوں اور کہاں مشتاق اور کہاں عنقا دور جانے والا؟

یعنی شدت اشتیاق کے باوجود ملاقات ناممکن معلوم ہوتی جس طرح عنقا اتنی دور جا چکا ہے کہ اس کی تلاش کامیاب نہیں ہو سکتی، اسی طرح اہل وعیال

سے میری ملاقات بھی انتہائی دشوار ہے۔

لغات: احن: الحنين (ض) مشتاق ہونا۔ اھوی: الھوی (س) خواہش کرنا۔ لقاء (س) ملاقات کرنا۔ عنقا: ایک افسانوی پرندے کا نام۔ مغرب: الاغراب: دور جانا، مغرب میں جانا۔

فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا أَبُو الْمِسْكِ أَوْهُمْ
فَإِنَّكَ أَحْلَى فِي فُؤَادِي وَأَعْذَبُ

ترجمہ: اگر یہ نہ ہو سوائے اس کے کہ ابوالمسک ہوں یا وہ لوگ ہوں تو تو ہی میرے دل میں زیادہ شیریں اور میٹھا ہے۔

یعنی دونوں خواہشیں ایک ساتھ نہیں پوری ہو سکتی ہیں یا تو ابوالمسک ہو گا یا اہل وعیال رہیں گے تو پھر اس صورت میں میں ابوالمسک سے قربت کو ترجیح دوں گا کیونکہ وہ اہل وعیال سے زیادہ شیریں ہے۔

لغات: احلی: الحلاوۃ (ن) شیریں ہونا۔ فؤاد (ج) افئدۃ۔ اعذب: العذوبۃ (ك) شیریں ہونا۔

وَكُلُّ امْرِءٍ يُوْلِي الْجَمِيْلَ مُحَبَّبٌ
وَكُلُّ مَكَانٍ يُنْبِتُ الْعِزَّ طَيِّبُ

ترجمہ: ہر وہ شخص جو احسان کرتا ہے وہ محبوب ہے اور ہر وہ مقام جہاں عزت پنپتی ہے عمدہ ہے۔

یعنی ابوالمسک کی قربت کو اس لئے ترجیح ہے کہ ہر محسن محبوب ہوتا ہے اور اس کے دربار میں عزت وسرخروئی نصیب ہوتی ہے اس لئے وہ بھی قابل قدر ہے۔

لغات: یولی: الایلاء: احسان کرنا۔ جمیل: احسان، نیکی۔ ینبت: الانبات: اگانا، النبت (ن) اگنا۔ العز: عزت (ن ض) عزیز ہونا۔ طیب: عمدہ، الطیب (ض) عمدہ ہونا۔

يُرِيدُ بِكَ الْحُسَّادُ مَا اللّٰهُ دَافِعٌ
وَسُمْرُ الْعَوَالِي وَالْحَدِيدُ الْمُذَرَّبُ

ترجمہ: تیرے بارے میں حسد کرنے والے وہ چاہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ اور گندم گوں نیزے اور سان رکھی ہوئی تلواریں دفع کرنے والی ہیں۔

یعنی تیرے حاسد تری حکومت واقتدار کو مٹانا چاہتے ہیں تو اس کا محافظ اللہ تعالیٰ ہے اور ان کے مقصد کو دفن کرنے کے لئے عمدہ نیزے اور شمشیر براں موجود ہیں

لغات: یرید: الارادۃ: چاہنا، ارادہ کرنا۔ الحسّاد (واحد) حاسد، الحسد (ن ض) حسد کرنا۔ دافع: الدفع (ف) دفع کرنا، دور کرنا۔ سمر (واحد) اسمر: گندم گوں۔ عوالی (واحد) عالیۃ: لمبے نیزے۔ الحدید: لوہا، تلوار المذرّب: التذریب، الاذراب: دھار کو تیز کرنا، الذرب (ن) تلوار چھری پر سان رکھنا۔

وَدُوْنَ الَّذِي يَبْغُوْنَ مَالَوْ تَخَلَّصُوْا
إِلَى الشَّيْبِ مِنْهُ عِشْتَ وَالطِّفْلُ أَشْيَبُ

ترجمہ: جو خواہش کرتے ہیں اس کے پیچھے وہ چیز ہے کہ اگر بڑھاپے تک اس سے چھٹکارا پا گئے اور بچے بوڑھے ہو گئے تو تو زندہ رہے گا۔

یعنی حسد کرنے والوں کی سزا تو موت ہے اگر بروقت موت کے گھاٹ ان کو نہیں اُتارا گیا اور بڑھاپے تک حسد کرتے ہوئے گذر گئے اور اپنی طبعی موت مرے تب بھی ان کا حسد کچھ کام نہیں کرے گا پھر ان کی اولاد بھی اسی حسد کی بیماری میں مبتلا ہو کر بوڑھی ہو گئی تب بھی اسی طرح زندگی کے دن بسر کرتا رہے گا ان کی دو نسلیں حسد کرتے کرتے مر جائیں گی لیکن تیرے اقبال پر آنچ نہ آئے گی۔

لغات: یبغون: البُغیۃ (ض) چاہنا۔ تخلصو: التخلّص: چھٹکارا پانا، الخلوص (ن) چھٹکارا پانا۔ اشیب: الشیب (ض) بوڑھا ہونا۔ عشت (ض) جینا۔

إِذَا طَلَبُوا جَدْوَاكَ أُعْطُوا وَحُكِّمُوا
وَإِنْ طَلَبُوا الْفَضْلَ الَّذِي فِيكَ خُيِّبُوا

ترجمہ: جب وہ تیری بخشش طلب کرتے تو دے دی جاتی اور وہ بااختیار بنا دیئے جاتے اور اگر وہ اس فضل کو طلب کریں گے جو تجھ میں ہے تو ناکام بنا دیئے جائیں گے۔

یعنی حسد کرنے والے تیرے عطیوں کے طلبگار ہوتے تو دے دیا جاتا بلکہ ان سے کہہ دیا جاتا کہ جو چاہو لے جاؤ کیونکہ ممدوح کی فیاضی کا یہی تقاضا ہے لیکن وہ عظمت و وقار جو صرف خدا کے فضل ہی سے ملتا ہے اگر اس کے خواہاں ہوں گے تو ان کو منھ کی کھانی پڑے گی۔

لغات: جدوی: بخشش، الجدو (ن) عطیہ دینا۔ اعطوا: الاعطاء: دینا حُکّموا: التحکیم: حاکم بنانا۔ خُیّبوا: التخییب: ناکام بنانا، الخیبۃ (ض) ناکام ہونا

وَلَوْ جَازَ اَنْ یَحْوُوْا عُلَاكَ وَهَبْتَهَا
وَلٰكِنْ مِنَ الْاَشْيَاءِ مَا لَيْسَ يُوْهَبُ

ترجمہ: اور اگر ممکن ہوتا کہ وہ تیری بلندی کو لے لیں تو ان کو دے دیتا لیکن وہ ایسی چیزوں میں سے ہے جو دی نہیں جاتی۔

یعنی ممدوح کی فیاضی تو اس درجہ کی تھی کہ اس کی عظمت و بلندی بھی دینے کی چیز ہوتی تو وہ بھی دے دیتا لیکن یہ تو ان چیزوں میں سے ہے جو دی نہیں جا سکتی۔

لغات: جاز: الجواز (ن) جائز ہونا۔ یحووا: الحوی، الحوایۃ (ض) اچک لینا علا: بلندی، العلو (ن) بلند ہونا۔ وھبت: الوھب (ف) دینا۔

وَاَظْلَمُ اَهْلِ الظُّلْمِ مَنْ بَاتَ حَاسِدًا
لِمَنْ بَاتَ فِيْ نَعْمَائِهٖ يَتَقَلَّبُ

ترجمہ: ظالموں میں سب سے بڑا ظالم وہ شخص ہے جو اس شخص سے حسد کرتے ہوئے رات گذارے جس کی نعمتوں میں وہ لوٹ پوٹ کر رات گذارتا ہے۔

یعنی احسان فراموشی اور ظلم کی حد ہے کہ جس کی نعمتوں میں اس کے شب و روز گذرتے ہیں اور اس کے احسانات کے بوجھ سے وہ دبا ہوا ہے پھر اسی محسن پر وہ حسد کرتا ہے۔

لغات: اظلم: الظلم (ض) ظلم کرنا۔ بات: البیتوتۃ (ض) رات گذارنا۔ حاسد (ج) حساد۔ نعماء (واحد) نعمۃ: نعمت۔ یتقلب: التقلب: الٹ پلٹ ہونا

وَاَنْتَ الَّذِیْ رَبَّیْتَ ذَا الْمُلْكِ مُرْضِعًا
وَلَیْسَ لَهٗ اُمٌّ سِوَاكَ وَلَا اَبٌ

ترجمہ: تو نے ہی اس ملک کو دودھ پلا کر پرورش کی ہے تیرے سوا نہ اس کی کوئی ماں ہے اور نہ کوئی باپ ہے۔

یعنی یہ حکومت تیری اپنی جد و جہد کا ثمرہ ہے تو نے ہی اس کو پروان چڑھایا ہے

لغات: رَبَّیْتَ: التربیۃ، الربوبیۃ (ن) پرورش کرنا مُرْضِعًا: الارضاع الرضاعۃ (ض س ق) دودھ پلانا۔ اُمّ: ماں (ج) امہات۔ اب: باپ (ج) اٰباء

وَكُنْتَ لَهٗ لَیْثَ الْعَرِیْنِ لِشِبْلِهٖ
وَمَا لَكَ اِلَّا الْهِنْدُوَانِیَّ مِخْلَبٌ

ترجمہ: اور تو اس کے لئے، اپنے بچے کے واسطے جنگل کا شیر تھا اور ہندی تلوار ہی تیرا پنجہ تھا۔

یعنی تو اپنے ملک کی حفاظت ٹھیک اسی طرح کرتا رہا جیسے جنگل کا شیر اپنے بچوں کی حفاظت کرتا ہے لیکن جنگل کا شیر حفاظت کا کام اپنے پنجہ سے لیتا ہے تیرا پنجہ ہندی تلوار ہے جو اپنی کاٹ میں مشہور ہے۔

لغات: لیث: شیر (ج) لیوث - العرین: جنگل، جھاڑی (ج) عُرُنٌ -
شِبلٌ: شیر کا بچہ (ج) اَشبالٌ، اَشبُلٌ، شِبَالٌ، شُبُولٌ - مِخلَبٌ: پنجہ
(ج) مَخَالِبٌ -

لَقِيتَ الْقَنَا عَنْهُ بِنَفْسٍ كَرِيمَةٍ
إِلَى الْمَوْتِ فِي الْهَيْجَا مِنَ الْعَارِ تَهْرَبُ

ترجمہ: تو نے شریف طبیعت کے ساتھ نیزوں کے ذریعہ اس کی طرف سے دفاع کیا جنگ میں تو عار سے موت کی طرف بھاگتا ہے۔
یعنی تو نے بزور طاقت ملک کو دشمنوں سے بچایا اور اس غیور انسان کی طرح جنگ کی جولڑائی میں جان دے دینا پسند کرتا ہے لیکن فرار کی عار برداشت نہیں کر سکتا ہے۔
لغات: لقیت عنه: تو نے دفاع کیا، اللقاء (س) ملنا - القنا (واحد) قناة: نیزہ - الھیجاء: لڑائی - عار: غیرت وحمیت - تھرب: الھرب (ن) بھاگنا۔

وَقَدْ يُتْرَكُ النَّفْسُ الَّتِي لَا تَهَابُهُ
وَيَخْتَرِمُ النَّفْسَ الَّتِي تَتَهَيَّبُ

ترجمہ: وہ شخص چھوڑ دیا جاتا ہے جو موت سے نہیں ڈرتا ہے اور وہ شخص ہلاک ہو جاتا ہے جو ڈرتا رہتا ہے۔
یعنی ایسا ہوتا ہے کہ جو بہادر موت سے نہیں ڈرتا ہے وہ گھمسان کی لڑائی سے زندہ وسلامت واپس آجاتا ہے اور جو شخص موت سے کتراتا ہے مکھی اور مچھر کی طرح مار دیا جاتا ہے اس لئے موت سے ڈر کر موت سے بچا نہیں جا سکتا تو پھر کیوں نہ بہادروں کی طرح بے خوف ہو کر زندگی بسر کی جائے۔
لغات: لا تھاب: الھیبة (س) ڈرنا، التھیّب: ڈرنا - یخترم: الاخترام:

ہلاک ہونا، الخرم (ن) توڑنا، شگاف کرنا۔

وَمَا عَدِمَ اللَّاقُوْكَ بَأْسًا وَّشِدَّةً

وَلٰكِنَّ مَنْ لَاقَوْا اَشَدُّ وَاَنْجَبُ

ترجمہ: تجھ سے ٹکر لینے والے طاقت وقوت میں کم نہیں تھے لیکن انہوں نے جن سے ٹکر لی وہ ان سے زیادہ سخت اور زیادہ شریف تھے۔

یعنی دشمن بھی طاقتور تھا لیکن جن لوگوں کے مقابلہ میں وہ آئے وہ ان سے بھی زیادہ طاقتور تھے۔

لغات: عَدِمَ: العدم (س) نیست کرنا، کم کرنا۔ باْسًا: بہادری، طاقت وقوت۔ البئوس (ك) مضبوط اور بہادر ہونا۔ شدۃ (ض) سخت ہونا۔ انجب: شریف، النجابة (ك) شریف ہونا۔

ثَنَاهُمْ وَبَرْقُ الْبِيْضِ فِي الْبَيْضِ صَادِقٌ

عَلَيْهِمْ وَبَرْقُ الْبِيْضِ فِي الْبِيْضِ خُلَّبُ

ترجمہ: ان کا رخ پھیر دیا اس حال میں کہ تلواروں کی بجلی ان کے خود میں سچی تھی اور خود کی بجلی تلواروں میں دھوکا تھی۔

یعنی تو نے دشمنوں کا منہ موڑ دیا اور تیری تلواروں کی بجلی ان کے خود پر گری تو ان کو بھسم کر دیا اور تلوار کی چوٹ سے ان کے خود سے بھی چمک نکلی تو یہ بجلی صرف دھوکا ہی دھوکا تھی صرف چمک کر رہ گئی۔

لغات: ثنا: الثنی (ض) موڑنا پھیرنا۔ برق: بجلی (ج) بروق۔ بیض بکسر الباء چمکتی ہوئی تلوار، بَیض: بفتح الباء لوہے کی ٹوپی جو فوجی پہنتے ہیں۔ خُلَّبٌ: بغیر بارش کے چمک گرج۔

سَلَلْتَ سُيُوْفًا عَلَّمْتَ كُلَّ خَاطِبٍ
عَلَى كُلِّ عُوْدٍ كَيْفَ يَدْعُوْ وَيَخْطُبُ

ترجمہ: تو نے تلوار کھینچ کر ہر منبر پر تمام خطبہ دینے والوں کو سکھا دیا کہ کیسے دعا کی جاتی ہے اور کیسے خطبہ دیا جاتا ہے۔

یعنی تیرے رعب داب، ہیبت و دبدبہ نے لوگوں کو مطیع اور فرماں بردار بنا دیا اور تیرے نام کا مسجدوں میں خطبہ پڑھا جانے لگا۔

لغات: سللت: السل (ن) تلوار سونتنا۔ خاطب: الخطابة (ن) تقریر کرنا، خطبہ دینا۔ یدعو (ن) دعا کرنا۔ یخطب (ن) خطبہ دینا۔

وَيُغْنِيْكَ عَمَّا يَنْسِبُ النَّاسُ أَنَّهُ
إِلَيْكَ تَنَاهَى الْمَكْرُمَاتُ وَتُنْسَبُ

ترجمہ: تم کو بے نیاز کر دیتی ہے اس چیز سے جس کی طرف لوگ نسبت کرتے ہیں اس لئے کہ شرافتیں تم پر ختم ہوتی اور تمہاری ہی طرف منسوب ہوتی ہیں۔

یعنی لوگ اپنے نسب ناموں پر فخر کرتے ہیں اور اپنے خاندان کی شرافت وعظمت کو بیان کرتے ہیں تم خاندانی تفاخر سے بے نیاز ہو اس لئے کہ ساری شرافتیں تو تم ہی پر آ کر ختم ہوتی ہیں خود شرافت کی شرافت اسی لئے ہے کہ مورث اعلیٰ تم ہی ہو جب شرافت کا معیار خود تمہاری ذات ہے تو تمہاری ذات کو کسی خاندان کی شرافت کی طرف منسوب کرنے سے کیا فائدہ اور کیا ضرورت ہے۔

لغات: یغنی: الاغناء: بے نیاز کرنا، الغناء (س) بے نیاز ہونا۔ ینسب: النسب (ن ض) منسوب ہونا، نسبت کرنا۔ مکرمات (واحد) مکرمة: شرافت۔

وَاَيُّ قَبِيْلٍ يَسْتَحِقُّكَ قَدْرُهُ
مَعَدُّ بْنُ عَدْنَانَ فَدَاكَ وَيَعْرُبُ

ترجمہ: اور کس قبیلہ کی قدر و منزلت تمہارا استحقاق رکھتی ہے معد بن عدنان اور یعرب بن قحطان سب تم پر قربان ہیں۔

یعنی کون سا قبیلہ ہے جس کی عظمت و شرافت اس معیار کی ہو کہ تمہارے جیسا عظیم انسان اس کا فرد بن سکے عرب کا مشہور خاندان معد بن عدنان اور یعرب بن قحطان یہ سب تو تمہاری عظمت و شرافت پر قربان ہیں ان سے بڑھ کر اور کون سے قبائل اور خاندان ہیں۔

وما طَرَبي لمّا رأيتُكَ بِدْعةً
لقد كنتُ أرجوأنْ أراكَ فَأطْرَبُ

ترجمہ: اور میری خوشی اس لیے نہیں ہے کہ میں نے تم کو انوکھا دیکھا میں تو پہلے ہی سے یہ امید لگائے ہوئے تھا کہ میں تمہیں دیکھ کر خوش ہوں گا۔

یعنی آج میں تمہیں دیکھ کر مسرت و خوشی محسوس کر رہا ہوں وہ صرف اس لیے نہیں کہ میں نے تم کو الگ تھلگ اور نرالا پایا میں تو جب یہاں آیا نہیں تھا اسی وقت سے مجھے یہ امید تھی کہ میں تمہیں عام آدمیوں سے منفرد اور عجیب و غریب ہی پاؤں گا تم ٹھیک میری توقع کے مطابق ہو۔

لغات: طرب: مصدر (س) خوشی سے جھومنا۔ بدعةً: انوکھا، نرالا۔ ارجو: الرجاء (ن) امید کرنا۔

وتَعذِلُني فيكَ القَوافي وهِمَّتي
كأنّي بِمَدْحٍ قبلَ مَدْحِكَ مُذْنِبُ

ترجمہ: میرا مقصد زندگی اور اشعار دونوں تیرے بارے میں مجھے ملامت کرتے ہیں گویا میں تیری مدح سے پہلے مدح کرنے میں گنہگار رہا ہوں۔

یعنی میرا مقصد زندگی اور میرے اشعار دونوں مجھے فضیحت و ملامت کرتے

ہیں کہ تم نے ہم کو دوسرے نااہلوں کی مدح کرکے ضائع کیا اور رسوا کیا اور غیر مستحق لوگوں کی تعریف کرکے ہماری قدر و منزلت کو گھٹایا اس کا مطلب یہ ہے کہ میں تمہاری مدح سے پہلے جو دوسروں کی مدح کرتا رہا میرا یہ فعل غلط تھا اور میں نے اپنے مقصد زندگی اور شعر دونوں پر ظلم کیا ہے اس لئے وہ مذمت کرتے ہیں۔

لغات: تعذل: العذل (ض ن) ملامت کرنا۔ قوافی (واحد) قافیۃ شعر مدح: مصدر (ف) تعریف کرنا۔ مذنب: گنہگار، الاذناب: گناہ کرنا۔

ولکنہ طالَ الطریقُ ولم ازل
اُفَتِّشُ عن ھذا الکلام و یُنْھَبُ

ترجمہ: اور لیکن راستہ دراز ہو گیا اور میں اس کلام کو تلاش کرکے لاتا رہا اور لوٹا جاتا رہا۔

یعنی میں تمہارے دربار میں تاخیر سے پہونچا اس دوران میں شعروں کا خزانہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر جمع کرتا رہا اور اس خزانہ پر لوٹ بھی ہوئی تھی۔

لغات: طال: الطول (ن) دراز ہونا، لمبا ہونا۔ الطریق: راستہ (ج) طرق۔ افتش: الفتش (ض) التفتیش: تلاش کرنا۔ ینھب: النھب (ف) لوٹنا

فشرَّقَ حتی لیس للشرقِ مشرِقٌ
وغرّبَ حتی لیسَ للغربِ مغربُ

ترجمہ: پھر مشرق میں پہونچا یہاں تک کہ مشرق کے لئے کوئی مشرق نہیں رہا اور مغرب میں پہونچا کہ مغرب کے لئے کوئی مغرب نہیں رہ گیا۔

یعنی میرا خزانہ شعر لٹتا رہا لے جانے والے انتہار مشرق تک لے کر چلے گئے اور انتہائے مغرب تک یہ خزانہ پہونچ گیا اس طرح دنیا کے اس کنارے سے اس کنارے تک میرے اشعار کی گونج پہونچ گئی۔

لغات: شرق: التشریق: مشرق میں جانا۔ التغریب: مغرب میں جانا۔

اذا قلته لم یمتنع من وُصُولِہ
جدارٌ مُعَلًّی اَوْخِبَاءٌ مُطَنَّبُ

ترجمہ: جب میں یہ اشعار کہتا تھا تو اس کی پہونچ کو نہ کوئی بلند دیوار روسکتی تھی نہ کوئی تنا ہوا خیمہ۔

یعنی مرے کلام کی شہرت و مقبولیت کا عالم یہ تھا کہ شاہی قلعوں، روساکے محلوں، سرداران قبائل کے خیموں میں ان کی گونج سنائی دیتی تھی اور کوئی قابل ذکر جگہ ایسی نہیں تھی جہاں میرے اشعار کی پہونچ نہ ہو۔

لغات: یمتنع: الامتناع: رکنا، المنع (ف) روکنا۔ وصول (ض) پہونچنا جِدار (ج) جُدُرٌ، جُدْرٌ۔ خِباء: خیمہ (ج) اخبئۃ۔ مطنب: التطنیب: خیمہ لگانا۔

وقال یمدحہ وانشدہ ایاھا وھی اخرما انشدہ ولم یلقہ بعدھا

مُنًی کُنَّ لی اَنَّ الْبَیَاضَ خِضَابُ
فیخفی بِتَبْیِیضِ القُرُونِ شَبَابُ

ترجمہ: میری بڑی تمنائیں تھیں کہ سفیدی کا رنگ ہو کر جوانی چوٹیوں کی سفیدی میں چھپ جائے۔

یعنی میری یہ بڑی خواہش تھی کہ مرے بال سفید ہو جائیں اور سفیدی سیاہی پر غالب آکر جوانی کی اس علامت کو چھپائے اور دنیا مجھے جوان سمجھنے کے بجائے عمر رسیدہ اور کہن سال سمجھنے لگے۔

لغات : منی (واحد) منیۃ: آرزو، تمنا۔ خضاب: رنگ (ض) رنگنا۔ القرون (واحد) قَرنٌ : بالوں کی چوٹی (ج) اقران، قرون: شباب: جوانی (ن) جوان ہونا۔

لیالی عند البیض فودای فِتنَۃٌ
وفخر و ذالك الفَخرُ عندی عابُ

ترجمہ : اپنی ان راتوں میں میری کنپٹی کی دونوں زلفیں خوبصورت عورت کے لئے فتنہ اور فخر کا سبب تھیں اور یہ فخر میرے نزدیک عیب تھا۔

یعنی میری کالی کالی زلفیں جن میں جوانی کا رنگ تھا جس پر حسین عورتیں فریفتہ تھیں اور مجھ پر اپنی ہم جولیوں میں فخر کرتی تھیں کہ میرا محبوب اتنا سجیلا ہے لیکن ان کا یہ فخر میرے لئے میری شخصیت کے لئے عیب تھا اس لئے میں نے چاہا کہ جوانی کی یہ جاذبیت ختم ہو کر مجھ پر بڑھاپا طاری ہو جائے تاکہ یہ فتنہ ختم ہو۔

لغات : فَودٌ: کنپٹی (ج) افواد۔ فتنۃ (ج) فتن۔ فخر (س ف) فخر کرنا۔ عاب: العیب (ض) عیب لگانا۔

فکیف اذم الیومَ ماکنتُ اشتہی
وادعو بما اشکوہ حینَ اُجَابُ

ترجمہ : میں جس چیز کی خواہش کرتا تھا جس کی شکایت کرتے ہوئے میں دعا کرتا تھا جب دعا قبول ہو گئی تو میں کیسے اس کی مذمت کروں گا۔

یعنی آج میں جوانی پر افسوس اور بڑھاپے کی مذمت کیسے کر سکتا ہوں میں نے جس چیز کی دعا کی وہ مجھے مل گئی تو پھر اب مذمت کا کیا سوال ہے۔

لغات : اذم: الذم (ن) مذمت کرنا۔ اشتہی: الشہوۃ (س) الاشتہاء: خواہش کرنا۔ اجاب: الاجابۃ: قبول کرنا۔ اشکو: الشکایۃ

(ن) شکایت کرنا۔

جَلَا اللَّوْنُ عَنْ لَوْنٍ هَدَى كُلَّ مَسْلَكٍ
كَمَا انْجَابَ عَنْ لَوْنِ النَّهَارِ ضَبَابُ

ترجمہ: رنگ رنگ سے صاف ہوگیا اس نے ہر راستہ کو دکھا دیا جیسے دن کے رنگ سے کہرا چھٹ جائے۔

یعنی بالوں کی سیاہی سفیدی میں بدل گئی اب مرے سامنے زندگی کی راہیں روشن ہوگئیں جیسے کہرا سورج کی روشنی کی راہ میں رکاوٹ ہوتا ہے اسی طرح بالوں کی سیاہی زندگی کی راہوں میں اندھیرا رکھتی ہے جب بال سفید ہوجاتے ہیں تو زندگی کی راہوں سے یہ اندھیرا چھٹ جاتا ہے۔

لغات: جلا: الجلاء (ن) ظاہر ہونا، واضح ہونا۔ لون: رنگ (ج) الوان انجاب: الانجیاب: بادل کا کھل جانا، بادل کا پھٹنا۔ ضباب (واحد) ضبابۃ: کہرا۔

وَفِي الْجِسْمِ نَفْسٌ لَا تَشِيبُ بِشَيْبِهِ
وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْوَجْهِ مِنْهُ حِرَابُ

ترجمہ: اور جسم کے اندر ایک نفس ہے جو جسم کے بوڑھے ہونے سے بوڑھا نہیں ہوتا اگرچہ جو چہرے پر ہے بڑھاپے کی وجہ سے برچھی ہوجائے۔

یعنی اس بڑھاپے کا تعلق جسم کے ظاہری اعضاء سے ہے لیکن اس جسم کے اندر جو نفس ہے جسم کے بڑھاپے سے اس پر بڑھاپا نہیں طاری ہوتا چاہے چہرے پر بڑھاپے کی وجہ سے سخت جھریاں پڑجائیں داڑھی مونچھ کے بال برچھی کی طرح سخت ہوجائیں اس وقت بھی یہ اندرونی نفس جوان ہی رہتا ہے اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

لغات: جسم (ج) اجسام، جسوم۔ لا تشیب: الشیب (ض) بوڑھا ہونا حراب (واحد) حربۃ: چھوٹی برچھی، چھوٹا نیزہ۔

لہا ظُفُرٌ اِنْ کَلَّ ظُفْرٌ أُعِدُّہ
وَنَابٌ إِذَا لَمْ یَبْقَ فِی الفَمِ نَابٌ

ترجمہ: اس کے ناخن ہیں اگر ناخن کند ہو جائیں تو میں ان کو تیز کر لیتا ہوں اور دانت ہے جب منہ میں ایک بھی دانت نہیں رہ جاتا ہے۔

یعنی اس اندرونی نفس کے پاس تیز ناخن اور دانت ہوتے ہیں جس سے وہ اپنے دشمنوں کے خلاف کام لیتا ہے جیسے شیر اپنے پنجہ کے ناخن اور لمبے لمبے دانتوں سے شکار کو پکڑ لیتا ہے اسی طرح کے ناخن اور دانت اس نفس کے بھی ہیں اور جب ناخنوں کی تیزی ختم ہو جاتی ہے تو ان کو پھر تیز کر لیا جاتا ہے اور عقل و تجربہ کی اس پر سان چڑھا دی جاتی ہے اس نفس کے دانت اس وقت بھی رہتے ہیں جب منہ میں ایک بھی دانت باقی نہ رہ جائیں۔

لغات: ظفر: ناخن (ج) اظفار۔ کل (ض) کند۔ اُعِدُّ: الاعداد: تیز کرنا۔ ناب: دانت (ج) انیاب۔ فم: منھ (ج) افواہ۔

یُغَیِّرُ مِنّی الدھرُ مَا شَاءَ غیرَھَا
وَ ابلُغُ أَقصَی العُمرِ وَ ھی کَعَابٌ

ترجمہ: زمانہ مجھ میں اس کے علاوہ جو چاہے تغیر کر سکتا ہے میں انتہائے عمر کو پہونچ جاؤں گا، اور وہ نوجوان ہی رہے گا۔

یعنی زمانہ اس اندرونی نفس کے علاوہ ظاہری جسم میں جو چاہے تغیر کر دے لیکن اس نفس میں تغیر کرنا اس کے بس کی بات نہیں وہ انتہائے عمر میں بھی جوان ہی رہے گا۔

لغات: یغیّر: التغییر: بدل دینا۔ شاء المشیئۃ (ف) چاہنا۔ ابلغ: البلوغ (ن) پہونچنا۔ عمر (ج) اعمار۔ کعاب (واحد) کاعبۃ: نوخیز و نو عمر۔

وانّی لنجمٌ تہتدِی بی صُحبتی
إذا حالَ مِن دُونِ النُّجومِ سحابُ

ترجمہ: اور میں ستارہ ہوں میرے ساتھی مجھ سے اس وقت راستہ پائیں گے جب ستاروں کے درمیان بادل حائل ہو جائے۔

یعنی جس طرح قافلے ستارے دیکھ کر اپنی راہ متعین کرتے ہیں اسی طرح میری زندگی راستوں کے لئے رہنما ثابت ہوگی ستاروں کی رہنمائی اس وقت ختم ہو جاتی ہے جب اس پر بادل چھا جائے میری رہنمائی اس وقت بھی کام آئے گی جب دوسرا کوئی رہنما نہیں رہ جائے گا۔

لغات: نجم: ستارہ (ج) نجوم - تہتدی: الاھتداء: راستہ پانا۔ صَحبَۃ (واحد) صاحب: ساتھی۔ حال: الحول (ن) حائل ہونا۔ سحاب: بادل (ج) سُحُبٌ، سحائب۔

غَنیٌّ عن الأوطانِ لا یَستَفِزُّنی
إلی بَلَدٍ سافَرتُ عنہ إیابُ

ترجمہ: میں وطن سے بے نیاز ہوں جس شہر سے میں نے کوچ کر دیا اس میں واپسی مجھے بے چین نہیں کرتی ہے۔

یعنی میں کسی شہر کو اپنا وطن نہیں بناتا، اگر کسی شہر کو میں نے چھوڑ دیا تو دوبارہ واپسی کے لئے مجھے بے چینی نہیں ہوتی۔

لغات: اوطان (واحد) وطن - لا یستفز: الاستفزاز: بے چین ہونا النفز (ن) گھبرا دینا، ہوش اڑا دینا۔ ایاب: مصدر (ن) لوٹنا، واپس ہونا۔

وعن ذَمَلانِ العِیسِ إن سامَحَت بہ
وإلّا ففی أکوارِھن عُقابُ

ترجمہ: اور اونٹوں کی رفتار سے اگر انہوں نے فیاضی کی تو (سوار ہو لیتا ہوں) ورنہ ان کے کجاووں میں ایک عقاب ہے۔

شعر میں جواب شرط محذوف ہے یعنی میں وطن سے بے نیازی کے ساتھ سوار ہو سے بھی بے نیاز ہوں، اگر سفر کے وقت میسر آگئیں تو سوار ہو گیا اگر بروقت نہ ملیں تو یوں سمجھ لو کہ اونٹ کے کجاوے پر ایک عقاب بیٹھا ہوا تھا وہ اڑ گیا جو میدان دبیابان اپنے بازوؤں کی مدد سے طے کرتا ہوا منزل پر پہونچ جائے گا سواری کی کوئی ضرورت نہیں۔

لغات: ذملان: رفتار، الذمل، الذمول (ن ض) اونٹ کا آہستہ چلنا۔ عیس (واحد) اعیس: عمدہ قسم کے اونٹ بھورے رنگ کے اونٹ۔ سامحت: المسامحة: نرم برتاو کرنا، موافقت کرنا۔ اکوار (واحد) کور: کجاوہ عقاب: باز، شکرہ (ج) اَعْقُبٌ، عِقبانٌ (جج) عقابین۔

وَأَصْدیٰ فَلاَ أُبْدِي الی الماءِ حَاجَةً

وللشمسِ فوقَ الیَعْمُلاتِ لُعَابُ

ترجمہ: سخت پیاسا ہو کر پانی کی ضرورت کو میں ظاہر نہیں کرتا ہوں حالانکہ اونٹنیوں کے اوپر سورج کی چلچلاتی دھوپ ہوتی ہے۔

یعنی میں مصیبتوں پر ضبط و تحمل سے کام لیتا ہوں اپنی پریشانیوں کو لوگوں پر ظاہر کر کے ہلکا بننا مجھے پسند نہیں چلچلاتی دھوپ میں سفر کر رہا ہوں پیاس کی شدت سے حلق میں کانٹے پڑ گئے ہیں پھر بھی اپنی پیاس کا اظہار نہیں کرتا ہوں۔

لغات: اصدیٰ: الصدیٰ (س) سخت پیاسا ہونا۔ ابدی: الابداء: ظاہر کرنا، البدوُّ (ن) ظاہر ہونا۔ یعملات (واحد) یعملة: تیز رفتار اونٹنی۔ لعاب: چلچلاتی دھوپ، سورج کی کرن۔

وَلِلسِرِّ مِنّی مَوْضِعٌ لا ینالُہ
نَدِیْمٌ وَلَا یُفْضِی الیہ شَراب

ترجمہ: اور میرے پاس راز کی ایسی جگہ ہے کہ نہ اس کو کوئی دوست پاسکتا ہے اور نہ وہاں تک شراب پہنچ سکتی ہے۔

یعنی میرا سینہ رازوں کا مدفن ہے راز کی نہ کسی دوست کو بھنک مل سکتی ہے اور نہ شراب کی بدمستی و بے خیالی اسے نکال کر زبان تک لاسکتی ہے کیونکہ وہاں تک اس کی رسائی نہیں ہے۔

لغات: سرّ: بھید (ج) اسرار۔ لا ینال: النیل (س) پانا۔ ندیم: ہم نشین (ج) ندامی، ندماء۔ یفضی: الافضاء: پہونچنا۔ شراب (ج) اشربۃ

وللخَوْدِ منی ساعۃٌ ثم بَیْنَنَا
فَلاۃٌ الی غیرِ اللِّقَاء تُجَابُ

ترجمہ: نازک اندام عورتوں کے لئے مرے پاس چند لمحے ہیں پھر ہمارے درمیان ہجر و فراق کے میدان طے کئے جاتے ہیں۔

یعنی عورتوں سے وابستگی کی نوبت آئی بھی تو وہ چند لمحوں کی بات ہوتی ہے میں دیوانہ نہیں بن جاتا چند لمحوں کی ملاقات کے بعد میرا سفر جنگل و بیابان میں جاری ہوجاتا ہے اور ہر لمحہ اس سے جدائی کا فاصلہ بڑھتا جاتا ہے۔

لغات: خود: جوان عورت نازک اندام دوشیزہ (ج) خُوَدٌ، خودات۔ فلاۃ: میدان بیابان (ج) فلوات۔ تجاب: الجوب (ن) قطع کرنا، الاجابۃ: قطع کرنا، جواب دینا، قبول کرنا۔

وما العِشْقُ الا غِرّۃٌ وطَمَاعَۃٌ
یُعَرِّضُ قلبٌ نَفْسَہ فَیُصَابُ

ترجمہ: اور عشق سوائے فریب اور حرص کے اور کچھ نہیں ہے دل خود اپنے کو پیش کر دیتا ہے اس لئے مصیبت میں پڑ جاتا ہے۔

یعنی حسن ایک عارضی چیز ہے اور ذہنی چھاؤں ہے ایسی ناپائدار چیز پر فریفتہ ہونا اور جذباتی لذتوں کی حرص میں مبتلا ہونا ہے یہ مصیبت دل از خود خریدتا ہے اور زندگی بھر تڑپتے گذارتا ہے۔

لغات: العشق (س) محبت میں حد سے بڑھ جانا۔ غرة (س) تجربہ کے باوجود بچوں جیسا کام کرنا۔ الطماعة: الطمع (س) لالچ کرنا۔

وغیرُ فؤادی للغوانی رَمِیَّةٌ
وَغیرُ بَنانی للزُّجاج رِکابُ

ترجمہ: حسین عورتوں کا نشانہ مرے دل کے علاوہ ہے پیمانے پر سوار ہونے والی انگلیاں میری انگلیوں کے علاوہ ہیں۔

یعنی حسینوں کی تیرنگاہ کا نشانہ میرا نہیں دوسروں کا دل ہے جام و پیمانے کو گرفت میں لینے والی انگلیاں میری نہیں دوسروں کی ہیں میں دونوں سے بری ہوں۔

لغات: غوانی (واحد) غانیة: جو عورت غایت حسن کی وجہ سے آرائش سے بے نیاز ہو۔ رمیة: نشانہ (ج) رمایا۔ رکاب (واحد) راکب: سوار۔

تَرکنا لأطرافِ القنَا کلَّ شَہوةٍ
فَلَیسَ لنا الا بِہِنَّ لِعَابُ

ترجمہ: ہم نے نیزوں کی نوک کے لئے ہر خواہش کو ترک کر دیا ہے اس لئے ہماری کوئی خواہش نہیں سوائے نیزوں سے کھیل کرنے کے۔

یعنی اب ہم ہیں اور ہمارے اسلحہ جنگ ان کے لئے ہم نے اپنی ہر خواہش کو دفن کر دیا ہے اسلحہ ہماری تفریح بھی ہیں اور کھیل کود بھی۔

لغات: ترکنا: الترک (ن) چھوڑنا - اطراف (واحد) طرف: نوک - القنا (واحد) قناۃ: نیزہ - شہوۃ: خواہش، مصدر (س) خواہش کرنا - لعاب: کھیل، اللعب (س) کھیل

نُصَرِّفُه لِلطَّعْنِ فَوْقَ حَوَادِرٍ
قَدِ انْقَصَفَتْ فِيهِنَّ مِنْهُ كِعَابُ

ترجمہ: ہم ان میں چلانے کے لئے ایسے عمدہ گھوڑے پر گردش دیتے ہیں کہ ان کو نیزوں کی گرہیں ٹوٹ چکی ہیں۔

یعنی ہماری طرح ہمارے گھوڑے بھی سخت کوش اور لڑائیوں کے تجربہ کار ہیں ہم ایسے ہی جنگ آزما گھوڑوں پر نیزے لے کر سوار ہوتے ہیں تاکہ ایک چکر دے کر دشمن پر بھرپور وار کریں ان گھوڑوں کے جسموں میں پہلے بھی نیزوں کے گہرے زخم لگ چکے ہیں، یہاں تک کہ ان کے جسم میں نیزوں کی گرہیں ٹوٹ گئی ہیں۔

لغات: نصرف: تلوار یا نیزے کو حملہ کے لئے چکر دینا، التصریف: گردش دینا - طعن: مصدر (ف) نیزہ مارنا - حوادر (واحد) حودر: عمدہ گھوڑے - انقصفت: الانقصاف ٹوٹنا، القصف (ف) توڑنا (س) کمزور ہونا - کعاب (واحد) کعب: لکڑیوں کی گرہ، پور، ٹخنہ۔

أَعَزُّ مَكَانٍ فِي الدُّنَى سَرْجُ سَابِحٍ
وَخَيْرُ جَلِيسٍ فِي الزَّمَانِ كِتَابُ

ترجمہ: دنیا میں سب سے بڑی عزت کی جگہ تیز رفتار گھوڑے کی زین ہے اور ہر زمانہ میں بہترین ہم نشین کتاب ہے۔

یعنی دنیا میں بہادروں کی طرح زندگی بسر کرنا ہی سب سے بڑی عزت ہے اور اگر کسی کو ہم نشین بنانا ہے تو کتاب کو اپنی تنہائی کا ساتھی بنانا چاہیے۔

لغات: اعز: العزۃ (ض) معزز ہونا - الدنی (واحد) دنیا - سرج: زین (ج) سروج - سابح: تیز رفتار گھوڑا (ج) سوابح، سباح، سابحون - جلیس:

ہم نشین (ج) جلساء۔

وَبَحْرٍ اِلٰی المسكِ الخِضَمّ الذی لہٗ
علی کلِّ بحرٍ زَخْرَۃٌ و عباب

ترجمہ: ابوالمسک کا سمندر وہ گہرے پانی والا ہے کہ ہر سمندر پر اس کا جوش و خروش اور تموج ہے

یعنی یہ اتنا بڑا اور عظیم سمندر ہے کہ اس کو تمام سمندروں پر تفوق حاصل ہے اور سب اس سے فیضیاب ہیں۔

لغات: الخضم: گہرا دریا، بہت پانی والا دریا (ج) خِضَمُّوْنَ - زخرۃ: جوش وخروش، الزخر (ض) جوش مارنا - عباب: موج، سیلاب کا چڑھاؤ، مصدر (ن) موج کا بلند ہونا

تَجَاوَزَ قَدْرَ المَدْحِ حَتّی کانہٗ
بِاَحْسَنِ مَا یُثْنٰی علیہ یُعَاب

ترجمہ: مدح کے اندازہ سے آگے بڑھ گیا یہاں تک کہ اگر اس کی بہتر سے بہتر تعریف کی جائے تو وہ عیب بنجاتی ہے۔

یعنی اس کے قابل ستائش کارنامے روزافزوں ہیں اس لئے جب کسی کارنامے پر اس کی مدح کی جاتی ہے تو اس وقت تک اس سے بھی بڑا اور عظیم کارنامہ اس سے وجود میں آجاتا ہے اس لئے یہ تعریف اس کی شان سے کم تر بن گئی اس طرح مسلسل یہ عمل جاری ہے جب بھی تعریف کی جاتی ہے تو وہ اس سے چند قدم اور آگے بڑھ جاتا ہے اس لئے ہر تعریف اس کا عیب بنجاتی ہے۔

لغات: التجاوز: حد سے آگے بڑھ جانا - المدح (ف) تعریف کرنا - یثنی: الاثناء: تعریف کرنا - یعاب: العیب (ض) عیب دار ہونا۔

وغـالَبَـه الأعـداءُ ثم عَنَـوا لـه
كمـا غالَبَتْ بيضَ السيوفِ رِقابُ

ترجمہ: دشمن اس پر لوٹ پڑتے ہیں جیسے گردنیں تلواروں پر ٹوٹ پڑیں پھر اس کے فرماں بردار ہو جاتے ہیں۔

یعنی جیسے گردنیں تلوار پر لوٹ پڑیں تو وہ تلوار کا کیا بگاڑیں گی خود کٹ کر رہ جائیں گی اسی طرح دشمن بھی ممدوح پر ٹوٹ پڑتے ہیں بالآخر مغلوب ہو جاتے ہیں۔

لغات: عَنَوا: العُنُوُّ، العناء (ن) فرماں بردار ہونا، ذلیل ہونا۔ رقاب (واحد) رقبة: گردن۔

وَأكثَرُ مَا تَلقَى ابا المسكِ بِذلَةً
إذَا لَم يَصُنَّ الا الحديدَ ثِيابُ

ترجمہ: ابوالمسک سے تم اکثر عام لباس میں ملو گے جب کہ سوائے لوہے کے کپڑے کے حفاظت نہیں ہوتی ہے۔

یعنی میدان جنگ میں بغیر لوہے کی زرہ کے جان کی حفاظت مشکل ہے لیکن اس کی بہادری اور خود اعتمادی کا یہ عالم ہے کہ وہ روزمرہ کے کپڑوں ہی میں رہتا ہے کیونکہ دشمن اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔

لغات: تلقی: اللقاء (س) ملنا، ملاقات کرنا۔ بذلة: روزمرہ کا لباس۔ لم یصن: الصیانة (ن) بچانا۔ ثیاب (واحد) ثوب: کپڑا۔

وأَوسَعُ ما تَلْقَاهُ صَدرًا وخَلْفَه
رِماءٌ وطَعْنٌ وَالأَمَامُ ضِرابُ

ترجمہ: جب تم اس سے ملو گے تو اس کا سینہ چوڑا ہوگا حالانکہ اس کے پیچھے تیراندازی اور نیزہ بازی ہو رہی ہے اور سامنے تلواریں چل رہی ہیں۔

یعنی جب جنگ زوروں پر چل رہی ہو گی ہر طرف تیر چل رہے ہیں نیزوں سے وار ہو رہا ہے تلواریں چل رہی ہیں ایسے وقت میں اس کا سینہ اور بھی چوڑا اور کشادہ نظر آئے گا کیونکہ بہادری کا جوہر دکھانے کا اب موقعہ آگیا ہے۔

لغات: اوسع: الوسع (س) کشادہ ہونا۔ صدرا: سینہ (ج) صدور۔ رماء: تیراندازی۔ طعن: مصدر (ف) نیزہ مارنا۔

وأَنْفَذُ مَا تَلْقَاه حُكْمًا إِذَا قَضَى
قَضَاءً مُلُوكُ الأَرضِ منه غِضَابُ

ترجمہ: جب تم اس سے ملو گے اور وہ ایسا فیصلہ کر چکا ہو جس سے روئے زمین کے تمام بادشاہ غصہ میں بھرے ہوئے ہوں تو اس کا حکم اور بھی نافذ نظر آئے گا۔

یعنی جب وہ کوئی ایسا فیصلہ کرے جس سے تمام بادشاہ اس کی مخالفت پر آمادہ ہوں تب تو وہ اور سختی اور عجلت کے ساتھ اپنے حکم نافذ کرتا ہے اور کسی کا غصہ اس کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کی ہمت نہیں کرتا ہے۔

لغات: انفذ: النفوذ (ن) نافذ ہونا، جاری ہونا۔ قضی: القضاء: فیصلہ کرنا۔ ملوك (واحد) ملك: بادشاہ۔ غضاب (واحد) غَضِبٌ: غصہ میں بھرا ہوا، الغضب (س) غصہ ہونا۔

يَقُودُ اليه طاعةَ الناس فَضْلُهُ
ولو لم يَقُدْهَا نَائِلٌ و عِقَابُ

ترجمہ: اگر بخشش اور سزا لوگوں کو نہ کھینچ سکے تو اس کا فضل لوگوں کو اس کی اطاعت کی طرف کھینچ لاتا ہے۔

یعنی بخشش اور سزا بھی لوگوں کو اطاعت پر مجبور کرتی ہیں لیکن جہاں یہ دونوں بھی ناکام ہوں تو وہاں صرف ممدوح کے فضل و کرم ہی لوگوں کو اطاعت گذار بنانے

کے لئے کافی ہے۔

لغات: یقود: القیادۃ (ن) قیادت کرنا کھینچنا۔ نائل: بخشش۔ عقاب: العقاب المعاقبۃ: سزا دینا۔

أَیا اسدًا فی جِسْمِہ روحُ ضَیْغَمٍ
وَکَمْ أَسَدٍ أرواحُھُن کِلَابٗ

ترجمہ: اے شیر! جس کے جسم میں شیر ببر کی روح ہے اور کتنے شیر ہیں جن کی روحیں کتوں کی ہیں۔

یعنی بہت سے صورتاً شیر معلوم ہوتے ہیں لیکن ان کی روح کتوں کی ہوتی ہے وہی چھچھورپن ان میں ہوتا ہے لیکن تو ایسا شیر ہے جس کے جسم میں جنگل کے راجا شیر ببر کی روح کام کر رہی ہے یعنی تم جتنے عظیم ہو ویسے ہی تمہارے کارنامے بھی عظیم ہیں۔

لغات: اسد: شیر (ج) اُساد، اُسُود، اُسُد، اُسْد۔ جسم (ج) اجسام وجسوم۔ روح (ج) ارواح۔ ضیغم: شیر ببر (ج) ضیاغم۔ کلاب: (واحد) کلب: کتا۔

ویا اٰخذًا مِن دَھْرِہ حقَّ نفسِہ
ومثلُکَ یُعطِی حَقَّہ ویُھَابُ

ترجمہ: اے وہ شخص! جو زمانہ سے اپنا حق لے لینے والا ہے اور تیرے جیسے لوگوں کا حق دیا جاتا ہے اور ڈرا جاتا ہے۔

یعنی زمانہ تو ہر شخص کی حق تلفی کرتا ہے لیکن تیرے سامنے اس کا بس نہیں چلتا بلکہ تو زمانہ سے اپنا پورا پورا حق وصول کر لیتا ہے، اور لطف یہ ہے کہ زمانہ تیرا حق بھی پورا پورا دیتا ہے اور تجھ سے ڈرتا بھی رہتا ہے۔ وہ تیری حق تلفی کیا کر سکے گا؟

لغات: اٰخذ: الاخذ (ن) لینا، پکڑنا۔ یعطی: الاعطاء: دینا۔ یہاب:

الھیبۃ (س) ڈرنا۔

لنا عند ھذا الدّھرِ حقٌّ یَلُطُّہٗ
وَقَدْ قَلَّ اِعْتَابٌ وَطَالَ عِتَابٗ

ترجمہ: میرا بھی اس زمانہ کے پاس ایک حق ہے جس سے وہ انکار کرتا ہے، عتاب کا دور کرنا تو کم ہوا اور ناراض ہونا طویل رہا۔

یعنی زمانہ تجھ سے ڈرتا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ زمانہ سے تم میرا بھی ایک حق دلوا دو، اس نے آج تک مرے راضی ہونے اور ناراض ہونے کی کوئی پرواہ نہیں کی بلکہ زیادہ تر اس نے ناراض ہی کیا ہے۔

لغات: یلطّ: اللط (ن) انکار کرنا۔ قلّ: القلۃ (ض) کم ہونا۔ اعتاب: مصدر عتاب دور کرنا (سلب ماخذ)۔ طال: الطول (ن) دراز ہونا، طویل ہونا۔ عتاب: العتاب، المعاتبۃ: ناراض ہونا۔

وقد تُحدِثُ الایامُ عندكَ شِیْمَۃً
وتَنْعَمِرُ الْاَوْقَاتُ وَھِیَ یَبَابٗ

ترجمہ: اور زمانہ تیرے سامنے عادت کو بدل لیتا ہے اور اوقات آباد ہو جاتے ہیں حالانکہ وہ ویران ہوتے ہیں۔

یعنی تمہارے سامنے زمانہ کی ظلم و زیادتی کی عادت بدل جاتی ہے اور تمہاری مرضی کے مطابق کام کرنے لگتا ہے اور پریشان حالوں کی ویرانیاں آبادی میں بدل جاتی ہیں اس لئے اگر تیری وساطت سے زمانہ سے اپنا حق طلب کروں تو مجھے یقین ہے کہ میرا حق مل جائے گا، تیرے سامنے انکار نہ کرسکے گا۔

لغات: تحدث: الاحداث: نئی بات کرنا۔ شیمۃ: عادت، خصلت (ج) شِیَمٌ۔ تنعمر: الانعمار: آباد ہونا۔ یباب: ویرانہ، کھنڈر۔

ولا مُلْكَ الا أَنْتَ وَالْمُلْكُ فَضْلَةٌ
كَأَنَّكَ نَصْلٌ فيه وهو قِرَابُ

ترجمہ: اور حکومت نہیں ہے مگر تو ہی اور حکومت زائد چیز ہے گویا تو تلوار ہے اور حکومت اس کا غلاف ہے۔

یعنی حکومت کی وجہ سے ترا وقار نہیں بلکہ تیری وجہ سے حکومت میں عزت ووقار آیا ہے تیری حیثیت تلوار کی ہے اور حکومت اس تلوار کا غلاف ہے اصل چیز تلوار کا جوہر اور اس کی کارگذاری ہے۔

لغات: نصل: نیزہ، تلوار (ج) نِصال، اَنْصُلٌ، نُصُوْلٌ۔ قراب: غلاف نیام، میان (ج) قُرُبٌ، اقربۃ۔

أَرى لي بِقُربي مِنْكَ عَيْنًا قَرِيرَةً
وَان كان قربًا بالبعادِ يُشَابُ

ترجمہ: میں تجھ سے اپنی قربت میں آنکھوں کی ٹھنڈک دیکھتا ہوں اگرچہ قربت دوری سے ملی ہوئی ہے۔

یعنی تجھ سے قربت میرے لئے سکون دل کا باعث ہے لیکن اس قربت میں کچھ کچھ دوری کی آمیزش ہوگئی کیونکہ دربار میں بددلی کی وجہ سے آمدورفت کم ہوگئی ہے اس لئے سکون کامل نہیں ہے۔

لغات: قريرة: آنکھوں کی ٹھنڈک، القُرّة (ن ض س) آنکھوں کا ٹھنڈا ہونا بِعَاد: البعاد، المباعدة: ایک دوسرے سے دور ہونا۔ يشاب: الشوب (ن) مل جانا۔

وهل نَافِعِي ان تُرْفَعَ الحُجُبُ بيننا
ودون الذي أَمَّلْتُ منكَ حِجَابُ

ترجمہ: مجھے کیا نفع دینے والا ہے کہ ہمارے درمیان کے پردے اٹھ جائیں اور

جس کی میں نے امید لگا رکھی ہے اس پر پردہ پڑا رہے۔

یعنی ہم دونوں نے ایک دوسرے کو پرکھ لیا کوئی بات کسی سے چھپی نہیں رہی تو مجھ سے جو وعدہ کیا گیا ہے اب اس پر پردہ کیوں پڑا رہے اس کو بھی سامنے آجانا چاہئے۔

لغات: نافع: النفع (ف) نفع دینا۔ حُجُبٌ (واحد) حجاب: پردہ۔ املت الامل (ن) التامیل: امید لگانا۔

أُقِلُّ سلامی حُبَّ مَا خَفَّ عَنْكُم
وأَسْكُتُ كَيْمَا لَا يَكُونَ جَوَابُ

ترجمہ: تمہارے لئے تخفیف کے خیال سے میں سلام کم کرتا ہوں اور خاموش رہتا ہوں کہ زحمت جواب نہ ہو۔

یعنی متنبی نے دربار میں آمدورفت کم کر دی ہے تاکہ وعدہ کے ایفا نہ کرنے پر اظہار ناراضی کرے لیکن صاف صاف ناراضی کا اظہار نہیں کر سکتا تھا اس لئے بہانہ سازی کے طور پر کہتا ہے کہ میں سلام کے لئے کم حاضر ہوتا ہوں اور خاموش رہتا ہوں تاکہ طبع نازک پر زحمت جواب گراں نہ گذرے۔

لغات: أُقل: الاقلال: کم کرنا، القلۃ (ض) کم ہونا۔ خف: الخفۃ (ض) ہلکا ہونا۔ اسکت: السکوت (ن) چپ رہنا، جواب (ج) اَجْوِبَۃ۔

وفی النفسِ حَاجَاتٌ وَفیكَ فَطَانَةٌ
سُكُوتِی بَيَانٌ عِنْدَهَا وَخِطَابُ

ترجمہ: دل میں بہت سی ضرورتیں ہیں اور تجھ میں ذہانت ہے میری خاموشی ذہانت کے لئے اظہار و بیان ہے۔

یعنی میرے دل میں جو تمنائیں ہیں ان کا سمجھنا تمہارے لئے کوئی دشوار نہیں میری خاموشی اور کم حاضری ساری داستان سنا رہی ہے۔

لغات : فطانة : مصدر (س ن ك) ذہین ہونا، ادراک کرنا، سمجھنا، ماہر ہونا۔

سکوت : مصدر (ن) خاموش رہنا۔

وَمَا أَنَا بالبَاغِي عَلى الحُبِّ رِشْوَةً

ضَعِيفٌ هَوىً يُبغى عليه ثَوَابُ

ترجمہ : میں محبت پر رشوت مانگنے والا نہیں ہوں وہ کمزور محبت ہے جس پر بدلہ مانگا جائے۔

یعنی میرا مطالبہ محبت کی رشوت نہیں یہ تو کمزور محبت کی علامت ہے کہ اس کا معاوضہ مانگا جائے میری محبت کا مقام اس سے بلند ہے مطالبہ کی وجہ دوسری ہے۔

لغات : باغی : البغية (ض) چاہنا، طلب کرنا۔ رشوة (ن) رشوت لینا۔

ضعیف (ج) ضعفاء، الضعف (ك) کمزور ہونا۔

وما شئتُ إلّا ان أُذِلَّ عَوَاذِلي

عَلى أَنَّ رائِي في هَوَاكَ صَوَابُ

ترجمہ : میں اس کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا کہ میں اپنے ملامت کرنے والوں کو بتا دوں کہ تیری محبت کے بارے میں میری رائے صحیح ہے۔

یعنی میرے مطالبہ کی وجہ محبت نہیں بلکہ محبت کے ثبوت کے لئے ہے تیرے پاس آتے ہوئے لوگوں نے مجھے روکا لیکن میں نے ان کی ملامتوں کی پرواہ نہیں کی اور میں نے تیری محبت کو سب پر ترجیح دی ہے میں ان لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ میری راہ درست ہے اور تمہارا خیال غلط تھا یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب تم وعدہ کو پورا کر دو۔

لغات : شئت : المشيئة (ف) چاہنا۔ ادلّ : الدلالة (ن) دلالت کرنا۔

ھوی : محبت (س) محبت کرنا۔ صواب : درست۔

وأُعْلِمُ قَوْمًا خَالَفُونِي فَشَرَّقُوا
وغرّبتُ أني قد ظَفِرتُ وَخَابُوا

ترجمہ: اور میں ان لوگوں کو بتادوں جنہوں نے میری مخالفت کی اور مشرق کی طرف گئے اور میں مغرب کی طرف آیا کہ میں کامیاب ہو گیا تم سب ناکام رہے۔

یعنی میرے حلقۂ احباب میں ہر ایک نے مشرق کے بادشاہوں کو ترجیح دی اور وہاں چلے گئے میں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے تیرے دربار کا رخ کیا اب موقعہ آگیا کہ میں اپنی رائے کے درست ہونے کو ان پر ثابت کردوں اور ان کو دکھادوں کہ دیکھو میں کامیاب ہوں اور تم ناکام ہوا اسی لیے میں وعدہ کا ایفار چاہتا ہوں۔

لغات: ظفرت: الظفر (س) کامیاب ہونا۔ خابوا: الخيبة (ض) ناکام، نامراد ہونا۔

جَرَى الخُلْفُ إلاّ فيك أنّك واحدٌ
وانك لَيثٌ والملوكُ ذِئَابُ

ترجمہ: اختلاف عام ہے صرف تیرے بارے میں کہ تو یکتا ہے اور یہ کہ تو شیر ہے اور سارے بادشاہ بھیڑیئے ہیں۔

یعنی دنیا میں ہر بات میں اختلاف رہتا ہے لیکن تیرے بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ تو بے مثل اور اپنے اوصاف میں یکتا ہے تو اگر شیر ہے تو تیرے مقابلہ میں دوسرے بادشاہوں کی حیثیت بھیڑیوں کی ہے۔

لغات: جری: الجریان (ض) جاری ہونا۔ لیث: شیر (ج) لیوث۔ ملوك (واحد) ملك: بادشاہ۔ ذئاب (واحد) ذئب: بھیڑیا۔

وانك ان قُويِسْتَ صَحَّفَ قارئٌ
ذِئَابًا ولم يُخْطِئْ فَقَالَ ذُبَابَ

ترجمہ: اور اس بات پر کہ اگر تیرا دوسروں سے موازنہ کرتے ہوئے کوئی پڑھنے والا ذئاب کو ذباب پڑھ دے تو غلط نہیں کہا جائے گا۔

یعنی اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ اگر تیرا دوسرے بادشاہوں سے موازنہ کرنے کے وقت کوئی قاری ذئاب کو ذباب پڑھ دے تو پڑھنے والے کو یہ نہیں کہا جائیگا کہ اس نے غلط پڑھ دیا ہے کیونکہ معنی کے لحاظ سے صحیح ہے دوسرے بادشاہ بھیڑیا تو کیا مکھی کے برابر بھی نہیں ہیں اس لئے یہ غلطی نہیں کہی جائے گی۔

لغات: قوبیست: المقایسة، القیاس: ایک دوسرے سے موازنہ کرنا۔ صحف التصحیف: غلط پڑھنا۔ یخطی: الاخطاء: خطا کرنا۔ ذباب: مکھی (ج) أذبّة، ذبّان، ذُبٌّ

وان مديحَ النَّاسِ حَقٌّ وَبَاطِلٌ
فَمَدْحُكَ حَقٌّ ليس فيه كِذابُ

ترجمہ: لوگوں کی تعریف صحیح اور غلط دونوں ہیں اور تیری مدح سب سچ ہی ہے اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے۔

لغات: مدیح (ج) مدائح - حق: حق، درست، صحیح، مصدر (ن ض) ثابت ہونا، واجب ہونا۔ باطل: البطلان (ن) باطل ہونا۔

اذا نِلْتُ مِنكَ الوُدَّ والمالُ هَيِّنٌ
وكُلُّ الذي فَوقَ التُّرابِ تُرَابُ

ترجمہ: میں تجھ سے محبت پاچکا تو مال تو معمولی چیز ہے اور ہر چیز جو مٹی کے اوپر ہے مٹی ہے۔

یعنی محبت جیسی قیمتی شے تجھ سے مجھے مل چکی ہے تو اس کے مقابلہ میں مال

کی کیا حیثیت ہے مال ختم ہو کر مٹی میں مل جانے والا ہے اس لئے اس کے دینے میں تاخیر کیوں ہے۔

لغات: الودّ: مصدر (س) چاہنا، محبت کرنا۔ هیّن: حقیر، معمولی (ج): هوناء۔

وماکنتُ لَولا انت إلاّ مُهاجِرا
لهُ کُلَّ یومٍ بلدۃٌ وصِحابُ

ترجمہ: اگر تو نہ ہوتا تو میں سوائے ایک سیاح کے اور کچھ نہیں ہوں، روزانہ اس کے لئے ایک شہر ہے اور ساتھی ہیں۔

یعنی میں تیری وجہ سے رکا ہوا ہوں ورنہ میرے جیسے سیاح کے لئے روزانہ ایک نئے شہر کا سفر ہے اور روزانہ اس کے لئے نئے ساتھی ہیں۔

ولکنّکَ الدنیا الیّ حبیبۃٌ
فماعنك لی الا الیك ذَھابُ

ترجمہ: لیکن تو ہی میری دنیا ہے جو مجھے محبوب ہے بس نہیں ہے تیرے پاس سے میرا جانا مگر تیری ہی طرف۔

یعنی تیری ذات ہی مری دنیا ہے اور مجھے یہ دنیا اپنی محبوب ہے اگر میں تیرے پاس سے جاؤں بھی تو پھر تیرے ہی پاس واپس آجاؤں گا کیونکہ کوئی شخص دنیا سے باہر نہیں جا سکتا ہے۔

وقال فی صباہ وقد مر برجلین قد قتلا جرذا وابرزاہ یعجبان الناس من کبرہ

لقد أَصْبَحَ الجُرَذُ المُسْتَغیر
أَسِیْرَ المَنَایَا صَرِیعَ العَطَبْ

ترجمہ: بڑا چوہا موتوں کا قیدی اور ہلاکت کا پچھاڑا ہوا ہوگیا۔

لغات: الجرذ: چوہا (ج) جِرذَانٌ۔ المستغیر: الاستغارۃ: لوٹ لینا۔
اسیر: قیدی (ج) اسارٰی، الاسارۃ (ض) قید کرنا۔ منایا (واحد) منیۃ: موت۔
صریع: پچھاڑا ہوا، الصرع (ف) زمین پر گرا دینا، پچھاڑنا۔ العطب: مصدر (س)
ہلاک ہونا۔

رماہ الکنانیُّ والعامریُّ
وَتَلَّاہ لِلْوَجْہِ فِعْلَ العَرَب

ترجمہ: اس کو کنانی اور عامری نے تیر مارا، عربوں کے ڈھنگ سے اس کو منھ
کے بل پٹک دیا۔

کِلَا الرجلین اتَّلٰی قَتْلَہ
فَأَیُّکُمَا غَلَّ حُرَّ السَّلَب

ترجمہ: یہ دونوں آدمی اس کے قتل کے متولی ہوئے تم میں سے کس نے
اس کے عمدہ مال میں خیانت کی ہے۔

لغات: تلّا: التلّ (ن) پچھاڑنا۔ اتّلی: الاتلاء، التولی: ذمہ داری لینا، متولی
ہونا۔ غَلّ: الغلُّ: خیانت کرنا۔ حرّ: عمدہ، بہتر۔ سلب: سامان، چھینا ہوا مال۔

وَأَیُّکُمَا کَانَ مِن خَلْفِہ
فَإِنَّ بہ عَضَّۃً فی الذَّنَب

ترجمہ: تم میں سے کون اس کے پیچھے تھا اس لئے کہ اس کی دم میں دانت سے
پکڑنے کا نشان ہے۔

لغات: عضۃ: دانت کا نشان، العض (س) دانت سے پکڑنا، دانت سے کاٹنا۔
ذنب: دم (ج) اذناب۔

توفیت عمة عضد الدولة ببغداد فقال یرثیها ویعزیه بها

آخِرُ مَا المُلْكُ مُعَزًّى بِهِ
هٰذَا الَّذِي أَثَّرَ فِي قَلْبِهِ

ترجمہ: یہ واقعہ جس نے اس کے دل پر اثر کیا ہے آخری واقعہ ہو جس سے بادشاہ کی تعزیت کی جائے۔

لَا جَزَعًا بَلْ أَنَفًا شَابَهُ
أَنْ يَقْدِرَ الدَّهْرُ عَلَى غَصْبِهِ

ترجمہ: بے صبری کی وجہ سے نہیں بلکہ غیرت اس میں مل گئی ہے کہ زمانہ اس سے چھین لینے پر قادر ہو گیا ہے۔

یعنی بادشاہ کے دل کو جو چوٹ پہونچی ہے اس لئے نہیں کہ وہ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ہے اصل صدمہ اس بات پر ہے کہ اب زمانہ کو یہ ہمت ہو گئی ہے کہ وہ میرے ہاتھ سے بھی کسی چیز کو چھین سکتا ہے جبکہ مرے ہاتھ سے کسی چیز کے چھین لینے کی کسی میں ہمت و جرأت نہیں تھی۔

لغات: معزی: التعزیۃ: تسلی و تشفی دینا، تعزیت کرنا۔ غصب: مصدر (ض) زبردستی چھین لینا۔

لَوْ دَرَتِ الدُّنْيَا بِمَا عِنْدَهُ
لَاسْتَحْيَتِ الْأَيَّامُ مِنْ عَتْبِهِ

ترجمہ: اگر دنیا جان لیتی جو کچھ اس کے پاس ہے تو زمانہ اس کو ناراض کرنے سے شرم کرتا۔

یعنی زمانہ کو بادشاہ کے مرتبہ و مقام کی خبر ہوتی تو اپنی اس جرأت و غلطی پر اس کی ناراضی کو دیکھ کر شرم میں ڈوب جاتا اور اس کو پشیمانی ہوتی ۔

لغات: دَرَت: الدرایۃ (ض) جاننا۔ استحیت: الاستحیاء: شرمانا۔ عتب مصدر (ن ض) ناراض ہونا، غصہ ہونا، سرزنش کرنا ۔

لَعَلَّهَا تَحْسِبُ أَنَّ الَّذِی
لَيْسَ لَدَيْهِ لَيْسَ مِن حِزْبِهِ

ترجمہ: شاید وہ سمجھتا ہے کہ جو اس کے پاس نہیں ہے وہ اس کی جماعت سے نہیں ہے ۔

یعنی شاید زمانہ کو یہ غلط فہمی ہے کہ جو افراد خاندان بادشاہ سے دور دوسرے مقامات میں رہتے ہیں وہ بادشاہ کے متعلقین میں نہیں ہیں اس لئے یہ غلطی اس سے صادر ہوگئی ہے ۔

لغات: حزب: جماعت، گروہ (ج) احزاب ۔

وأَنَّ مَنْ بَغْدَادُ دَارٌ لَهُ
لَيسَ مُقِيمًا فِي ذَرَا عَضْبِهِ

ترجمہ: اور یہ بات کہ جس کا گھر بغداد میں ہے وہ اس کی تلوار کی پناہ میں نہیں ہے ۔

یعنی یا اس کو یہ غلط فہمی ہوگئی کہ بغداد جیسے دور دراز شہر میں جو اس کے اعزہ ہیں وہ بادشاہ کی تلوار کی پناہ میں نہیں ہیں وہ ان کی حفاظت نہیں کرتا ہے اس لئے اس نے یہ ہمت کی ہے ۔

لغات: ذرا: پناہ، الذری (ض) الذرو (ن) پناہ دینا۔ عضب: تلوار، العضب (ض) کاٹنا، نیزہ مارنا ۔

وأَنَّ جَدَّ المَرْءِ أَوْ طَانُه
مَن لَيْسَ مِنْهَا لَيْسَ مِن صُلْبِه

ترجمہ: اور یہ کہ آدمی کے آبا و اجداد اس کے وطن ہیں جو اس وطن سے نہیں ہے وہ اس کی نسل و خاندان سے نہیں ہے۔

یعنی یا شاید زمانہ نے یہ سمجھا کہ ہر آدمی کے آبا و اجداد کا ایک وطن ہوتا ہے خاندان کے افراد اسی وطن میں ہونے چاہیئے جو اس وطن میں نہیں ہیں وہ اس خاندان سے نہیں ہیں۔

أَخَافُ أَنْ تَفْطُنَ اعداؤه
فَيُجْفِلُوا خَوْفاً إِلَى قُرْبِه

ترجمہ: مجھے اندیشہ ہے کہ اس کے دشمن اگر سمجھ گئے تو ڈر کے مارے اس کی قربت کے لئے دوڑ پڑیں گے۔

یعنی اگر دشمنوں نے یہ راز پا لیا کہ ممدوح کی قربت میں زمانہ کے ظلم و تعدی سے نجات مل جاتی ہے اور زمانہ کو اس کے ستانے کی ہمت نہیں ہوتی ہے تو وہ سب بھاگ کر ممدوح کی قربت میں آجائیں گے تاکہ زمانہ کی مصیبتوں سے پناہ پا جائیں۔

لغات: اخاف: الخوف (س) ڈرنا، اندیشہ کرنا۔ تفطن: الفطانة (ض س ن ک) سمجھنا۔ یجفلوا: الجفل، الجفول (ن ض) بدکنا، بھاگنا، تیز چلنا۔

لا بُدَّ لِلإِنْسَانِ مِنْ ضَجْعَةٍ
لا تَقْلِبُ المُضْجَعَ عَنْ جَنْبِه

ترجمہ: انسان کے لئے ایسا لیٹنا ضروری ہے کہ لٹائے ہوئے کو کروٹ نہ بدلنے دے۔
یعنی ہر انسان کو مر کر ایک دن قبر میں لیٹنا ہے اور اس طرح لیٹنا ہے کہ پھر

لغات: ضجعة: الضجع (ف) کروٹ لینا۔ لا تقلب: الاقلاب: بدلنا، التقلیب: بدلنا۔ جنب: پہلو (ج) جنوب۔

یَنْسٰی بِہَا مَا کَانَ مِنْ عُجُبِہٖ
وما أذاقَ المَوْتُ مَنْ کَرْبِہٖ

ترجمہ: اس کی وجہ سے اس کا غرور اور موت نے جو درد غم اس کو چکھایا ہے سب بھول جائے گا۔

یعنی قبر میں لیٹنے کے بعد نہ اس کا فخر و غرور باقی رہ جائے گا اور نہ موت کا درد و کرب ہی اس کو یاد رہ جائے گا، سب کچھ بھول جائے گا۔

لغات: ینسی: النسیان (س) بھولنا۔ اذاق: الاذاقۃ: چکھانا، الذوق (ن) چکھنا۔ کرب: درد و غم، مصدر (ن) سخت غم ہونا۔

نَحْنُ بَنُو المَوْتٰی فَمَا بَالُنَا
نَعَافُ مَا لَا بُدَّ مِنْ شُرْبِہٖ

ترجمہ: ہم مردوں کی اولاد ہیں، ہمارا کیا حال ہے کہ جس کا پینا ضروری ہے ہم اس چیز کو ناپسند کرتے ہیں۔

یعنی ہم سب وہی ہیں جن کے آباواجداد مر چکے ہیں اسی طرح ہم بھی ایک دن یقیناً مر جائیں گے تو موت کے جس جرعۂ تلخ کو پینا ضروری ہے اس کو اتنا مکروہ کیوں سمجھتے ہیں؟

لغات: موتی (واحد) میت: مردہ۔ نعاف: العیاف (من س) مکروہ سمجھ کر چھوڑ دینا۔ شرب: مصدر (س) پینا۔

تَبْخَلُ أَیْدِیْنَا بِأَرْوَاحِنَا
عَلٰی زَمَانٍ ھُنَّ مِنْ کَسْبِہٖ

ترجمہ: ہمارے ہاتھ ہماری روحوں کو زمانہ کو دینے میں بخل کرتے ہیں حالانکہ یہ اسی کی پیدا کردہ ہیں۔

یعنی ہمارے جسموں میں یہ روحیں تو اسی زمانہ کا عطیہ ہیں اور جب وہ اپنی دی ہوئی چیز کا مطالبہ کرتا ہے تو واپس کرنے میں کیوں بخل سے کام لیا جاتا ہے۔

لغات: تبخل: البخل (س) بخل کرنا، بخیل ہونا۔ ایدی (واحد) ید ہاتھ ارواح (واحد) روح۔ کسب (ض) کمانا۔

فَهٰذِهِ الْأَرْوَاحُ مِنْ جَوِّهِ
وَهٰذِهِ الْأَجْسَامُ مِنْ تُرْبِهِ

ترجمہ: یہ روحیں اسی کی فضا سے ہیں اور یہ جسم اسی کی مٹی سے بنے ہیں۔

یعنی یہ روح اور یہ جسم سب حقیقتًا اسی کی ملکیت سے ہم کو ملے ہیں ہماری کوشش کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے ہمارا اس پر کوئی اختیار نہیں۔

لو فكر العاشِقُ فِي مُنْتَهٰى
حُسْنِ الَّذِي يَسْبِيهِ لَمْ يَسْبِهِ

ترجمہ: اگر عاشق اس حسن کے انجام کو سوچ لے جس نے اس کو قید کر لیا ہے تو کبھی قیدی نہ بنے۔

یعنی جس حسن کو دیکھ کر عاشق دیوانہ ہو جاتا ہے اس کا انجام مٹی میں مل کر مٹی ہو جاتا ہے اگر عاشق کی اس پہلو پر نظر ہو تو کبھی اسیر محبت بننا پسند نہ کرے۔

لغات: فکر: التفکیر: سوچنا، غور کرنا۔ عاشق (ج) عشاق، العشق (س) محبت میں حد سے بڑھ جانا۔ یسبی: السبی (ض) قید کرنا۔

لَمْ يُرَ قَرْنُ الشَّمْسِ فِي شَرْقِهِ
فَشَكَّتِ الْأَنْفُسُ فِي غَرْبِهِ

ترجمہ: سورج کی کرن مشرق میں نہیں دیکھی جاتی کہ لوگوں کو اس کے غروب ہونے میں شک ہو۔

یعنی مشرق میں سورج کی پہلی کرن نظر آتے ہی ہر آدمی یہ یقین کر لیتا ہے کہ اس کو بالآخر غروب ہو جانا ہے اسی طرح ہر انسان کی پیدائش ہی کے وقت آدمی کو یہ سوچ لینا چاہیئے کہ زندگی کا آغاز ہی اس کے انجام کی دلیل ہے پیدا ہونا مرنے کی دلیل ہے، جو اس دنیا میں آئیگا اس کو ایک دن اس دنیا سے چلے جانا ضروری ہے جب یہ معلوم ہے تو کسی کے مرنے پر صدمہ کیوں کیا جاتا ہے کوئی انہونی بات تو نہیں ہوئی ہے جس بات کو ہم جانتے ہیں وہی ہوئی ہے۔

لغات: قرن: سورج کا کنارہ، سورج کی کرن (ج) قرون۔ شکت: الشك (ن) شک کرنا۔ انفس (واحد) نفس: جان، دل، طبیعت، ذات۔ غرب: (ن) ڈوبنا۔

يَمُوتُ رَاعِي الضَّأنِ فِي جَهلِه
مِيتَةَ جَالِينُوسَ فِي طِبِّه

ترجمہ: بھیڑوں کا چرواہا اپنی جہالت میں جالینوس کے اپنے طب میں مر جانے کی طرح مر جاتا ہے۔

یعنی جالینوس اپنی تمام طبی قابلیت وصلاحیت کے باوجود موت کا علاج نہ کر کے اسی بے بسی سے مرتا ہے جیسے ایک ان پڑھ جاہل بھیڑ بکری کا چرواہا مرتا ہے کوئی قابلیت کام نہیں آتی۔

لغات: یموت: الموت (ن) مرنا۔ راعی: چرواہا (ج) رعاۃ، الرعی (س) چرواہی کرنا ضان: بھیڑ، دنبہ۔ جھل: مصدر (س) جاہل ہونا۔ طب: مصدر (ض) علاج کرنا۔

وَرُبَّمَا زَادَ عَلَى عُمُرِهِ
وَزَادَ فِي الأَمْنِ عَلَى سِربِهِ

ترجمہ: اور بسا اوقات اس کی عمر زیادہ ہوتی ہے اور وہ اپنی جان کے بارے میں زیادہ محفوظ ہوتا ہے۔

یعنی ایسا بہت ہوتا ہے کہ ایک ماہر ڈاکٹر جلد ہی مرجاتا ہے ایک جاہل بڑی لمبی عمر پاتا ہے جبکہ وہ علاج ومعالجہ کے سلسلہ میں ایک حرف بھی نہیں جانتا۔

لغات: زاد: الزیادة (ض) زیادہ ہونا۔ امن: مصدر (س) محفوظ ہونا۔ سرب: جان، دل، گروہ، ریوڑ (ج) اسراب۔

وَغَايَةُ الْمُفْرِطِ فِي سِلْمِهِ
كَغَايَةِ الْمُفْرِطِ فِي حَرْبِهِ

ترجمہ: صلح کی انتہائی کوشش کرنے والا لڑائی میں انتہائی کوشش کرنے والے کی طرح ہے۔

یعنی ایک آدمی موت سے ڈر کر چاہتا ہے کہ جنگ نہ ہو دوسرا آدمی لڑائی ڈھونڈتا پھرتا ہے موت کی بالکل پروا نہیں کرتا لیکن جس کو جب مرنا ہے اسی وقت مرنا ہے صلح والا بعد میں لڑائی والا پہلے ہی مرجائے ایسا نہیں ہوتا ہے

لغات: المفرط: الافراط: زیادہ کرنا، حد سے بڑھ جانا۔

فَلَا قَضَى حَاجَتَهُ طَالِبٌ
فُؤَادُهُ يَخْفِقُ مِنْ رُعْبِهِ

ترجمہ: کوئی طالب اپنی ضرورت پوری نہیں کرتا ہے کہ اس کا دل اس کے خوف سے دھڑکتا رہتا ہے۔

یعنی آدمی اس دنیا میں رہتا ہے اور اپنی جدوجہد میں مصروف بھی رہتا ہے لیکن اس کا دل موت سے بھی دھڑکتا رہتا ہے کبھی اس کی طرف سے بے نیازی نہیں ہوتی۔

لغات: قضٰی: القضاء (ض) پورا کرنا۔ الخفق (ض) دل کا دھڑکنا۔ رعب: مصدر (ف) خوف زدہ ہونا۔

أَستَغفِرُ اللّٰهَ لِشَخصٍ مَضٰی
كان نَدَاهُ مُنتَهٰى ذَنبِهِ

ترجمہ: میں اس شخص کے لئے جو گذر گیا ہے اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کی بخشش ہی اس کا انتہائی گناہ تھی۔

یعنی مرنے والے کا سب سے بڑا جرم یہی تھا کہ وہ انتہائی فیاض تھا اس کے علاوہ کوئی دوسرا گناہ نہیں تھا، یعنی گناہ بے گناہی کا مجرم تھا جس کی سزا موت اس کو ملی۔

وَكَانَ مَنْ عَدَّدَ إِحسَانَهُ
كأَنَّهُ أَسرَفَ فِي سَبِّهِ

ترجمہ: جس نے اس کے احسانات کو شمار کیا تو گویا اس نے اس کو گالی دینے میں حد سے تجاوز کر دیا۔

یعنی وہ احسان کرنے کے بعد اس کے ذکر کو بھی ناپسند کرتا تھا احسان جتانا تو بہت بڑی بات تھی اگر کوئی اس کے سامنے اس کے احسانات کا ذکر کرتا تو اس کو اتنی تکلیف ہوتی جتنی گالی سن کر ہو سکتی ہے۔

لغات: عدد: العد، التعداد (ن) التعدید: شمار کرنا۔ اسراف: حد سے تجاوز کرنا۔ سب: مصدر (ن) گالی دینا، برا بھلا کہنا۔

يُرِيدُ مِنْ حُبِّ العُلٰى عَيشَهُ
وَلَا يُرِيدُ العَيشَ مِن حُبِّهِ

ترجمہ: وہ عظمتوں سے محبت کی وجہ سے اپنی زندگی کا طلبگار رہے

زندگی کی محبت کی وجہ سے اس کو نہیں چاہتا ہے۔

یعنی وہ اس لئے جینا چاہتا ہے کہ عظمت و سربلندی حاصل کرے خود زندگی کی حرص اس کو بالکل نہیں اس کا مقصد حیات ہی جب عظمت ٹھہری اور جب مقصد مل جائے تو وسائل کی قیمت کیا رہ جاتی ہے۔

يَحْسَبُه دَافِنُه وَحْدَه
وَمَجْدُه فِی الْقَبْرِ مِن صَحْبِه

ترجمہ: اس کو دفن کرنے والے اس کو تنہا سمجھتے ہیں حالانکہ مجد و شرافت اس کے ساتھی ہیں۔

یعنی وہ قبر میں تنہا نہیں ہے بلکہ اس کی خوبیاں بحیثیت دوست اور ساتھی کے اس کے ساتھ موجود ہیں اور اس کے ہم نشین و ہم صحبت ہیں۔

لغات: دافن: الدفن (ض) دفن کرنا۔ قبر (ج) قبور۔ صحب (واحد) صاحب: ساتھی۔

وَيُظْهَرُ التَّذْكِيرُ فِي ذِكْرِه
وَيُسْتَرُ التَّانِيثُ فِي حُجْبِه

ترجمہ: اس کے ذکر میں تذکیر کا اظہار کیا گیا ہے اور تانیث کو پردوں میں چھپا دیا گیا ہے۔

یعنی تذکرہ تو ایک عورت کے سانحہ وفات کا ہے لیکن اس کا ذکر مذکر صیغوں سے کیا گیا ہے اس لئے کہ پردہ نشین تھی اس لئے اس کا ذکر بھی اسی کی رعایت سے پردوں میں کیا گیا ہے۔

لغات: یظهر: الاظهار: ظاہر کرنا، الظهور (ن) ظاہر ہونا۔ یستر: الستر (ن) چھپانا۔ حجب (واحد) حجاب: پردہ۔

أُخْتُ أَبِی خَیرٍ أَمِیرٍ دَعَا
فَقَالَ جَیشٌ لِلْقَنَا لَبِّہ

ترجمہ: ایسے صاحب خیر کی بہن ہے کہ اس نے آواز دی تو فوج نے نیزوں سے کہا کہ اس کا جواب دو۔

یعنی یہ ذکر اس امیر و حاکم کی بہن کا ہے کہ اس کی فوج جوش شجاعت سے بھری ہوئی ہے جب بھی اس نے فوج کو آواز دی تو اس نے عملی جواب دیا اور مسلح ہو کر سامنے حاضر ہو گئے۔

لغات: اخت: بہن (ج) اخوات۔ دعا: الدعوۃ (ن) پکارنا۔ لبّ التلبیۃ: لبیک کہنا۔

یا عَضُدَ الدَّوْلَۃِ مَنْ رُکْنُہَا
أَبُوہُ وَ الْقَلْبُ أَبُو لُبِّہ

ترجمہ: اے حکومت کے بازو! جس کا باپ حکومت کا رکن ہے اور دل اپنی عقل کا باپ ہے۔

یعنی بادشاہ کا نام عضد الدولہ اور باپ کا نام رکن الدولہ ہے یعنی بادشاہ تو حکومت کا بازو ہے اور بادشاہ کا باپ جو حکومت کا رکن اور اس کے دل کی حیثیت رکھتا ہے اور ممدوح کی حیثیت عقل کی ہے اور عقل دل سے اشرف ہوتی ہے اس طرح عضد الدولہ اپنے باپ رکن الدولہ سے فضیلت میں بڑھا ہوا ہے۔

لغات: دولۃ: حکومت (ج) دول۔ لب: عقل (ج) اَلْبَابٌ، اَلُبٌّ، اَلْبُبٌ، اللبابۃ (س) عقلمند ہونا۔

وَمَنْ بَنُوہُ زَینُ آبَائِہِ
کَأَنَّہَا النَّوْرُ عَلَی قُضْبِہ

ترجمہ: جس کے لڑکے اپنے باپ کی زینت ہیں گویا کہ اس کی شاخ کے شگوفے ہیں یعنی باپ پھول کا ایک پودا ہے اور اس کے لڑکے اس پودے کی شاخوں پر کھلنے والی کلیاں اور پھول ہیں یہ پھول پودے کی زینت ہوتے ہیں۔

لغات: زین: زینت، الزینۃ (ض) زینت دینا۔ النَّوْرُ: کلی، شگوفہ (واحد) نورۃ (ج) نَوْرٌ، انوار۔ قُضُبٌ (واحد) قضیب: شاخ (ج) قُضُبٌ قُضْبَانٌ، قِضبان۔

فخرًا لدهرٍ أنتَ مِن أهلِه
ومنجبٍ أصبحتَ من عقْبِه

ترجمہ: زمانہ کا اہل ہونے کی وجہ سے زمانہ کے لئے اور ایک شریف کا قائم مقام ہونے کی وجہ سے اس کے لئے تو باعث فخر ہے۔
یعنی زمانہ فخر کرتا ہے کہ تو اس کے وقت میں پیدا ہوا اور تیرا باپ فخر کرتا ہے کہ تیرے جیسا قائم مقام اس کو نصیب ہوا۔

لغات: فخرًا: مصدر (س ف) فخر کرنا۔ منجب: شریف، النجابۃ (ك) شریف ہونا۔

إنَّ الأسَى القِرنُ فلا تُحيِه
وسيفُك الصَّبرُ فلا تُنبِه

ترجمہ: غم حریف ہے اس کو زندہ مت رہنے دو اور صبر تمہاری تلوار ہے اس کے وار کو خالی نہ دو۔
یعنی غم انسانی زندگی کا دشمن اور زندگی کا مدمقابل ہے اگر زندہ رہنا ہے تو اس غم کے وجود کو مٹا دینا ضروری ہے ورنہ وہ زندگی پر حاوی ہو جائے گا اور زندگی کو مٹا دے گا اس لئے اس پر صبر کی تلوار کا وار پورا مارو کہ وہ زندہ نہ

بچ سکے تلوار کا وار اوچھا نہیں پڑنا چاہیئے۔

لغات: اسٰی: غم، مصدر (س) غم کھانا۔ قرن: ہمسر، ہم رتبہ، مدمقابل، کفو، حریف (ج) اقران۔ لا تحی: الاحیاء: زندہ کرنا۔ لا تنبہ: النبوہ (ن) تلوار کا اچٹ جانا۔

مَا كَانَ عِنْدِي أَنَّ بَدْرَ الدُّجَى
يُوْحِشُهُ المَفْقُوْدُ مِنْ شُهُبِهِ

ترجمہ: مرے نزدیک یہ ٹھیک نہیں کہ تاریکیوں کے ماہ کامل کو اس کے ستاروں کی گمشدگی وحشت میں ڈال دے۔

یعنی تیری حیثیت بدر کامل کی ہے پھوپھی کی حیثیت ایک ستارہ کی ہے اگر ایک ستارہ کی روشنی کم ہو گئی تو بدر کامل کی روشنی پر اس کا کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

لغات: بدر: چودھویں رات کا چاند (ج) بدور۔ دجیٰ (واحد) دجیۃ: تاریکی (ن) تاریک ہونا۔ یوحش: الایحاش: وحشت میں ڈالنا۔ المفقود: الفقد (ن ض) کھونا، گم کرنا۔ شہب (واحد) شہاب: ستارہ۔

حَاشَاكَ أَنْ تَضْعُفَ عَنْ حَمْلِ مَا
تَحَمَّلَ السَّائِرُ فِي كُتُبِهِ

ترجمہ: خدا تجھے بچائے کہ تو اس چیز سے کمزور ہو جس کو قاصد اپنے خطوں میں اٹھا لیتے ہیں۔

یعنی موت کی خبر کو خطوط میں لے کر منزل مقصود تک قاصد پہنچاتے ہیں اور اس کا تحمل کرتے ہیں اور تو اس کا تحمل نہ کر سکے خدا تجھ کو اتنا کمزور نہ بنائے۔

لغات: حاشاك: کلمہ تنزیہ۔ ضعفت: الضعف (ك) کمزور ہونا۔ حمل: مصدر (ض) بوجھ اٹھانا۔ سائر: قاصد (ج) سوائر۔ کتب (واحد) کتاب: خط، کتاب۔

وَقَدْ حَمَلْتَ الثِّقْلَ مِنْ قَبْلِهِ
فَأَغْنَتِ الشِّدَّةُ عَنْ سَحْبِهِ

ترجمہ: تو اس سے پہلے بوجھ اٹھا چکا ہے کہ طاقت نے اس کو گھسیٹنے سے بے نیاز کر دیا تھا۔

یعنی اس حادثہ سے قبل بڑے بڑے امور کا تو بوجھ اٹھا چکا ہے تو کبھی کمزور ثابت نہیں ہوا کہ اس وزنی بوجھ کو نہ اٹھا سکا ہو اور گھسیٹنا پڑا ہو اس بوجھ کو بھی تو اٹھا سکتا ہے۔

لغات: حملت: الحمل (ض) بوجھ اٹھانا۔ ثقل: بوجھ (ج) اثقال۔ الشدۃ: طاقت، مصدر (ض) قوی ہونا۔ سحب: مصدر (ف) گھسیٹنا، کھینچنا۔

يَدْخُلُ صَبْرُ الْمَرْءِ فِي مَدْحِهِ
وَيَدْخُلُ الْإِشْفَاقُ فِي ثَلْبِهِ

ترجمہ: آدمی کا صبر اس کی تعریف میں داخل ہے اور گھبراہٹ اس کے عیب میں داخل ہے۔

یعنی صبر و تحمل مردوں کا شیوہ ہے اور قابل تعریف وصف ہے بے چینی بے صبری کا اظہار کمزوری کی بات ہے جو عیب میں داخل ہے اس لئے تجھے اس سے دور رہنا چاہیئے۔

لغات: صبر: مصدر (ض) صبر کرنا۔ اشفاق: مصدر، ڈرنا، مہربان ہونا۔ ثلب: عیب، مصدر (ض) عیب لگانا۔

مِثْلُكَ يَثْنِي الحزنَ عَنْ صَوبِهِ
وَيَسْتَرِدُّ الدمعَ عن غَرْبِهِ

ترجمہ: تیرے جیسا آدمی اپنی جانب سے غم کو پھیر دیتا ہے اور آنسو کو آنکھوں

میں روک لینا ہے۔

یعنی تیرے جیسا عظیم انسان غم کو اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دیتا اور آنسوؤں کو آنکھوں سے باہر نکلنے نہیں دیتا اس لئے تیرے اوپر نہ غم کا غلبہ ہونا چاہیئے اور نہ آنکھوں سے آنسو باہر آئیں۔

لغات: یثنی: الثنی (ض) موڑنا، پھیرنا۔ حزن: غم (ج) احزان۔ یسترد: الاسترداد: روک لینا۔ الدمع: آنسو (ج) دموع۔ عرب: آنکھ۔

إِيمَا لإِبْقَاءٍ عَلى فَضْلِهِ

إِيمَا لِتَسْلِيمٍ إِلى رَبِّهِ

ترجمہ: یا تو اپنے فضل کو باقی رکھنے کے لئے یا اپنے پروردگار کو سپرد کردینے کی وجہ سے

یعنی یا تو تو اپنی عظمت و فضیلت کے پیش نظر یا اسے اللہ کی مرضی تسلیم کرکے صبر سے کام لے کیونکہ ان دونوں باتوں کا تقاضا ہے کہ صبر سے کام لیا جائے اور بے چینی کا اظہار نہ کیا جائے۔

لغات: ایما: امّا میں ایک لغت ہے۔ الابقاء: باقی رکھنا۔ البقاء (س) باقی رہنا۔

ولم أَقُلْ مِثْلُكَ أَعْنِي بِهِ

سِوَاكَ يَا فَرْدًا بِلا مُشْبِهِ

ترجمہ: میں نے تیرے مثل نہیں کہا میری مراد اس سے تیرے سوا ہے، اے یکتا، بے مثل۔

یعنی "تیرے مثل" کہدینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دوسرے لوگ بھی تیری طرح پائے جاتے ہیں، تیری نظیر کہاں ہے؟ میرا مطلب تیرے علاوہ لوگ ہیں تو تو یکتا اور بے مثل ہے۔

وقال یهجوالقاضی الذهبی فی صباہ

لَمَّا نُسِبْتَ فَکُنْتَ ابنًا لِغَیْرِ أَبٍ
ثم امتُحِنْتَ فَلَمْ تَرْجِعْ اِلٰی أَدَبِ

ترجمہ: جب تیرا نسب بیان کیا گیا تو دوسرے باپ کا لڑکا نکلا پھر آزمائش کی گئی تو ادب کی طرف تیرا رجوع نہیں ملا۔

یعنی جس باپ کی طرف تو اپنے کو منسوب کرتا تھا وہ حقیقتاً تیرا باپ نہیں تھا تیرا باپ دوسرا ثابت ہوا یعنی تیرا نطفہ صحیح نہیں ہے ادب و تہذیب میں بھی تو کورا ہی نکلا۔

سُمِّیْتَ بالذَّهَبِیِّ الیومَ تَسْمِیَةً
مُشْتَقَّةً مِن ذَهَابِ العَقْلِ لَا الذَّهَبِ

ترجمہ: تیرا نام آج ذہبی رکھا گیا ہے یہ "ذھاب العقل" سے مشتق ہے، "ذھب" سے نہیں۔

یعنی تیرے لقب کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ چونکہ تیری عقل دماغ سے چلی گئی ہے اس لئے تیرا نام ذہبی رکھا گیا ہے یہ ذھب سے مشتق نہیں کہ تو سونا بننے لگے یا اپنے کو سمجھنے لگے۔

مُلَقَّبٌ بِكَ مَا لُقِّبْتَ وَيْكَ بِهِ
یا ایها اللقب الملقی علی اللقب

ترجمہ: جس لقب سے تو ملقب ہے اس پر افسوس ہے اے لقب جو لقب پر ڈالا گیا ہے۔

یعنی یہ لقب کی بدنصیبی ہے کہ ایسی ذات کے حصہ میں آیا ہے جو کسی طرح اس لقب کا سزاوار نہیں۔

وقال یهجو وردان بن ربیع الطائی وکان افسد غلاماله عند منصرفه من مصر

لَحَی اللّٰهُ وَرْدَانا وَاُمًّا اَتَتْ بِہ
لَہ کَسْبُ خِنْزِیْرٍ وَخُرْطُومُ ثَعْلَبِ

ترجمہ: اللہ وردان اور اس کی ماں پر لعنت کرے جو اس کو لائی ہے اس کی سور کی کمائی ہے اور لومڑی کی سونڈ ہے۔

لغات: لحیٰ: اللحاء (ف) گالی دینا، لعنت کرنا۔ کسب: کمائی مصدر (ض) کمانا۔ خنزیر (ج) خنازیر، خرطوم: سونڈ (ج) خراطیم۔ ثعلب لومڑی (ج) ثعالیب۔

فَمَا کَانَ فِیہ الْغَدْرُ اِلَّا دَلَالَۃً
علی انہ فیہ مِنَ الْاُمِّ وَالْاَبِ

ترجمہ: اس میں بدعہدی اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں یہ ماں باپ سے ہی ہے۔

لغات: الغدر (ض) عہد کو توڑنا، دھوکا دینا، وعدہ پورا نہ کرنا۔ دلالۃ (ن) دلالت کرنا۔

إِذَا کَسَبَ الْاِنْسَانُ مِنْ ہَنِ عِرْسِہِ
فَیَا لُؤْمَ اِنْسَانٍ وَیَا لُؤْمَ مَکْسَبِ

ترجمہ: جب آدمی اپنی بیوی کی فرج کے ذریعہ کمائی کرے تو کتنا کمینہ انسان ہے اور کتنی کمینی کمائی ہے۔

لغات: عِرس: بیوی، دلہن (ج) اعراس۔ لؤم: کمینہ (ک) کمینہ ہونا۔

أَهذَا الّذَيَّا بنتُ وردانَ بِنْتُه
هما الطالبانِ الرزقَ من شرِّ مَطلب

ترجمہ: کیا نجاست کا کیڑا اسی حقیر آدمی کی لڑکی ہے وہ دونوں بری جگہ سے روزی حاصل کرتے ہیں۔

لغات: الّذیّا: الّذی کی تصغیر ہے۔ بنت وردان: بیت الخلاء میں پیدا ہونے والا کیڑا۔ بنت: لڑکی (ج) بنات۔

لقد کنتُ أنفِي الغَدرَ عَن تُوسِ طَيِّئٍ
فَلَا تَعذُلَانِي رُبَّ صِدقٍ مُكَذَّبِ

ترجمہ: میں خاندان طے سے بدعہدی کی نفی کرتا تھا مجھے ملامت نہ کرنا بہت سا سچ جھوٹ نکلتا ہے۔

یعنی آج سے پہلے میں بنو طے کی تعریف کرتا تھا لیکن نئے تجربے کے بعد میں نے اس خاندان کی مذمت کی ہے میں اس قبیلہ کو سچ مچ بہتر سمجھتا تھا کیا معلوم تھا یہ سچ ایک دن جھوٹ ثابت ہوگا۔

لغات: انفی: النفی (ض) نفی کرنا، دور کرنا۔ توس: اصل نسل۔ لا تعذل: العذل (ن ض) ملامت کرنا۔

ویروی له هذه الابیات فی بعض النسخ المطبوع فی بیروت و قال یهجو کافورًا

وأسودَ أمّا القلبُ منه فضيّقٌ
نخِيبٌ وأمّا بطنُه فرحِيبُ

ترجمہ: ایک کالا کلوٹا بزدل جس کا سینہ تنگ ہے البتہ اس کا پیٹ بڑا ہے۔

یعنی صورت کالی کلوٹی، اس پر بزدل، دل کا چھوٹا، پیٹ بھاری بھرکم۔

لغات: ضیق: تنگ، الضیق (ض) تنگ۔ نخیب: بزدل (ج) نُخَبٌ، النخب (س) بزدل ہونا۔ بطن: پیٹ (ج) بطون۔ رحیب: کشادہ۔ الرحب (ك) کشادہ ہونا۔

اعدتُّ علی مَخصَاہ ثم تَرَکْتُہ
یتبع منی الشَّمسَ وھی تَغِیبُ

ترجمہ: میں نے اس کے خصی ہونے کے مقام پر دوہرا عمل کر دیا پھر میں نے اس کو چھوڑ دیا وہ سورج کو تلاش کرتا رہا حالانکہ وہ غروب ہو رہا تھا۔

یعنی ایک تو وہ پہلے ہی خصی تھا میں نے ہجو کر کے جو کسر رہ گئی تھی وہ پوری کر دی اور دوبارہ اس کو خصی کر دیا جب میں اس کو چھوڑ کر چلا آیا تو اب وہ غروب ہوتے ہوئے سورج کو پکڑ کر واپس لانا چاہتا ہے کبھی غروب ہوتا ہوا آفتاب واپس آیا ہے کہ واپس آئے گا۔

لغات: اعدت: الاعادۃ کسی کام کو دوبارہ کرنا، دہرانا، لوٹانا، العود (ن) لوٹنا۔ مخصا (اسم ظرف) الخصاء (ض) خصی کرنا۔ ترکت: الترك (ن) چھوڑنا۔ یَتَّبِعُ: المتتبع: تلاش کرنا، الاتباع، التباع: اس کے پیچھے پیچھے چلنا۔ تغیب الغیبوبۃ (ض) غائب ہونا۔

یموتُ به غیظاً علی الدھرِ أَھلُه
کما ماتَ غَیْظاً فَاتِكٌ وشبیبُ

ترجمہ: زمانے والے زمانہ پر غصہ کی وجہ سے مرے جاتے ہیں جیسا کہ فاتک اور شبیب غصہ کی وجہ سے مر گئے۔

یعنی لوگ زمانہ پر اس لئے غصہ ہیں کہ اس نے ایسے نااہل کو تخت حکومت

پر بٹھا دیا ہے اسی ناپسندیدگی کے غصہ میں جس طرح فاتک اور شبیب مرچکے ہیں ان دونوں سے کم غصہ اہل زمانہ کو نہیں ہے۔

وإذا ماعَدِمتَ الاصلَ والعقلَ والندٰی
فما لحیاۃٍ فی جنابك طِیبُ

ترجمہ: جب تجھ میں اصل، عقل اور فیاضی سب ناپید ہے تو تیرے دربار میں زندگی کے لئے کیا بہتری ہوگی۔

یعنی یہی تین چیزیں انسان کو انسان سے جوڑتی ہیں اور عزت کرنے پر مجبور کرتی ہیں یا تو وہ شریف النسل ہو شرافت کے ساتھ ذہانت و فطانت ہو اور اس کے ساتھ فیاض اور سخی بھی ہو اور تجھ میں ان میں سے کوئی بات نہیں ہے تو پھر تیرے دربار میں زندگی کس کام کی؟

لغات: یموت: الموت (ن) مرنا۔ غیظا: مصدر (ض) غصہ ہونا۔ عدمت العدم (س) معدوم کرنا، نیست کرنا۔ الندیٰ (ض) بخشش کرنا۔

ومنها ما كتب به الى الوالى وقد طال اعتقاله

بِیَدی أیُّها الامیرُ الأرِیبُ
لا لِشیءٍ إلّا لأنّی غَرِیبُ

ترجمہ: اے ہوشیار حاکم! میرا ہاتھ تھام لے اور کسی چیز کی وجہ سے نہیں صرف اس لئے کہ میں پردیسی مسافر ہوں۔

متنبی دعوت نبوت کی وجہ سے گرفتار ہوکر جیل میں تھا جیل کی صعوبتوں نے نبوت کا جنون اتار دیا تو معذرت نامہ لکھتے ہوئے لکھا کہ میں پردیسی مسافر ہوں مری مدد کرو۔

أو لأُمٍّ لها إذا ذكرتني
دمُ قلبٍ في دمعِ عينٍ يذوبُ

ترجمہ: یا اس کی ماں کی وجہ سے کہ جب وہ مجھ کو یاد کرتی ہے تو دل کا خون آنکھوں کے آنسوؤں میں ڈھل جاتا ہے۔

یعنی مجھ پر نہیں تو میری ماں کی حالت زار پر رحم کرو جو میری یاد میں شب و روز خون کے آنسو روتی ہے۔

إنْ أكُنْ قبلَ أنْ رأيتُكَ أخطأ
تُ فإنّي على يديكَ أتوبُ

ترجمہ: اگر تجھے دیکھنے سے پہلے میں نے غلطی کی تھی تو اب میں تیرے ہاتھوں پر توبہ کرتا ہوں۔

یعنی میں نے تیری عدم موجودگی میں خطا کی ہے پھر بھی میں تیرے ہاتھوں پر توبہ کرتا ہوں اگرچہ میرے گناہ کا کوئی ثبوت نہیں پھر بھی اپنی غلطی پر اظہارِ ندامت کرتا ہوں۔

عائبٌ عابني لديكَ ومنه
خُلِقَتْ في ذوي العيوبِ العيوبُ

ترجمہ: کسی عیب لگانے والے نے تیرے پاس میرا عیب بیان کر دیا ہے حالانکہ تمام عیوب والوں میں عیوب اسی کے تخلیق کردہ ہیں۔

یعنی کسی بدبخت نے مجھ پر جھوٹا الزام لگا دیا ہے اور اب تک تیرے سامنے جتنے لوگوں کا عیب اس نے بیان کیا ہے وہ سب اس کے ذہن کی اختراع ہیں اور سب جھوٹے الزام ہیں۔

وقال له بعض اخوانه سلمت عليك فلو ترد السلام فقال معتذرا

أَنَا عَاتِبٌ لِتَعَتُّبِكْ مُتَعَجِّبٌ لِتَعَجُّبِكْ
اذ كنتُ حِينَ لَقِيْتَنِي مُتَوَجِّعًا لِتَغَيُّبِكْ
فَشُغِلْتُ عَنْ رَدِّ السَّلامِ وَكَانَ شُغْلِي عَنْكَ بِكْ

ترجمہ: میں تمہاری خفگی پر خفا ہوں اور تمہارے تعجب پر حیرت زدہ ہوں جب تم مجھ سے ملے تو میں تمہارے ہی غائب ہونے کی وجہ سے فکرمند تھا، اس لئے میں سلام کا جواب دینے سے غافل ہوگیا مری مشغولیت تمہاری ہی طرف سے تمہارے ہی لئے تھی۔

لغات: عاتب: العتب (ن ض) ناراض ہونا، التعتّب: ناراض ہونا۔ لقیت: اللقاء (س) ملنا۔ متوجعًا: التوجع: دردمند ہونا، تکلیف میں رہنا۔ تغیب: غائب ہونا، الغیوبة (ض) غائب ہونا۔ شغلت (ف) مشغول ہونا، غافل ہونا۔

قافیۃ التاء

وقال وقد انفذ الیہ سیف الدولۃ قول الشاعر وورد علیہ رسول سیف الدولۃ برقعۃ فیھا ھذا البیت

رأى خَلَّتي من حيثُ يَخفى مكانُها
فكانت قَذَى عَينَيهِ حتى تَجَلَّتِ

ترجمہ: اس نے میری ضرورت کو ایسی جگہ سے دیکھ لیا جہاں پوشیدہ تھی پھر وہ آنکھوں کا تنکا بن گئی یہاں تک کہ آنکھ صاف ہو گئی۔

ابوسعید کاتب کا شعر ہے بادشاہ کے دربار میں قصیدہ سنانے گیا تو اس کی عبا کے نیچے کرتے کی پھٹی ہوئی آستین اتفاقاً نظر آ گئی اور بادشاہ کی نگاہ اس پر پڑ گئی تو اس نے شاعر کی واپسی پر دس ہزار درہم اور ایک سو کرتے بھجوائے اس پر ابوسعید نے یہ قصیدہ کہا کہ:

میری ضرورت تو پوشیدہ تھی مری غربت کا راز تو عبا کے اندر چھپا ہوا تھا لیکن اس پوشیدہ مقام سے مری محتاجی نظر آ گئی تو اس کو اتنی بے چینی ہو گئی جیسے کسی کی آنکھ میں تنکا پڑ جاتا ہے جب تک تنکا آنکھوں سے نکل کر آنکھ صاف نہیں ہو جاتی آدمی کو چین نصیب نہیں ہوتی: اس لئے اس نے فوراً مری ضرورت پوری کر دی اس طرح اس کی آنکھ کا گویا تنکا نکل کر آنکھ صاف اور روشن ہو گئی۔

لغات: خَلَّۃ: ضرورت، حاجت (ج) خِلال ۔ یخفی: الخفاء (س) چھپنا۔ قذی: مصدر (س) آنکھ میں تنکا پڑنا ۔ تجلت: التجلی: روشن ہونا۔

وسألۃ اجازتہ فکتب تحتہ ورسولہ واقف

لنا ملِكٌ لا يَطْعَمُ النومَ هَمُّه
مَمَاتٌ لِحَيٍّ أو حَيٰوةٌ لمَيِّت

ترجمہ: ہمارا بادشاہ ایسا ہے کہ جس کے عزم و ہمت نے نیند کا مزہ نہیں چکھا ہے زندوں کے لئے موت ہے اور مردوں کے لئے زندگی ہے۔

یعنی وہ اپنے بلند مقاصد ہمیشہ پیش نظر رکھتا ہے اس سے کبھی غفلت نہیں برتتا، دشمنوں کے لیے موت اور دوستوں کے لئے حیاتِ تازہ ہے۔

لغات: لا یطعم: الطعم (س ف) کھانا، چکھنا۔ النوم (س) سونا۔ همّ: عزم و ارادہ مصدر (ن) ارادہ کرنا۔ حی: زندہ (ج) احیاء۔ میت: مردہ (ج) موتیٰ۔

ويكبُرُ أنْ تقذىٰ بشيءٍ جُفُونُه
اذا ما رَأَتْه خَلَّةٌ بِكَ فَرَّتِ

ترجمہ: اور اس سے بلند و برتر ہے کہ اس کی آنکھوں میں کوئی چیز پڑے جب اس کو ضرورت دیکھ لیتی ہے تو وہ راہ فرار اختیار کر لیتی ہے۔

یعنی ہمارے بادشاہ کی آنکھ میں تنکا پڑے یہ توہین آمیز بات ہے اس کی ذات اس بات سے بہت بلند و برتر ہے ضرورت تو اس کو دیکھتے ہی راہ فرار اختیار کر لیتی ہے تنکا بن کر آنکھ میں پڑنے کی اس میں کیا ہمت ہے۔

لغات: یکبر: الکبارۃ (ك) بلند برتر ہونا۔ الکِبَر (س) عمر رسیدہ ہونا۔ فرت: الفرار (ض) بھاگنا۔

جَزَى اللهُ عَنِّي سيفَ دولةٍ هاشمٍ
فانَّ نِدَاه الغَمْرَ سَيْفي و دولتي

ترجمہ: اللہ سیف الدولہ ہاشم کو میری طرف سے جزائے خیر دے اس لئے کہ اس کی بے کراں بخشش میری تلوار اور میری دولت ہے۔

لغات: جزئی: الجزاء (ض) بدلہ دینا۔ ندی: مصدر (ض) بخشش کرنا۔ الغمر: زیادہ، کثیر، مصدر (ن) پانی کا بلند ہوکر ڈھانک لینا۔ الغمارة (ک) بہت ہونا

وقال عند وداعه بعض الامراء

انصُر بجودِكَ الفاظًا تركتُ بها
فی الشرقِ والغربِ مَن عَاداكَ مَكبُوتا

ترجمہ: اپنی بخشش سے ایسے قصائد کی مدد کرو جس وجہ سے میں نے تمہارے دشمن کو مشرق و مغرب میں رسوا کر کے چھوڑا ہے۔

یعنی میں نے تمہارے دشمنوں کی ہجو کر کے ساری دنیا میں منہ دکھانے کے لائق نہیں چھوڑا ہے ضرورت ہے کہ محسن قصائد کی تم عطیوں سے مدد کرو۔

لغات: جود: مصدر (ن) بخشش کرنا۔ الفاظ (واحد) لفظ: مراد قصائد۔ عادی المعاداة: دشمنی کرنا۔ مکبوت: ذلیل ورسوا، الکبت (ض) رسوا کرنا، ذلیل کرنا، پچھاڑنا۔

فقد نظرتُكَ حتی حَانَ مرتحلی
وذا الوداعُ فكُن اهلاً لما شئتا

ترجمہ: میں نے تمہارا انتظار کیا یہاں تک کہ مرے سفر اور رخصت کرنے کا وقت قریب آگیا اب تم جس بات کے چاہو اہل بن جاؤ۔

یعنی اب میں پا بہ رکاب ہوں یہ تمہاری مرضی ہے کہ مجھے عطیہ دے کر مستحق مدح بن جاؤ یا صرف نظر کر کے مذمت کے سزاوار ہو جاؤ۔

لغات: نظرت: النظر (ن) دیکھنا، انتظار کرنا۔ حان: الحینونة (ض)

وقت کا قریب ہونا۔ مرتحل : الارتحال، الرحلة (ف) کوچ کرنا، سفر کرنا۔ شیتا : المشیئة (ف) چاہنا۔

وقال یمدح بدر بن عمار بن اسمٰعیل الاسدی

فَدَتْكَ الخَيْلُ وهي مسوَّمَاتٌ
وبِيضُ الهِنْدِ وهي مجرَّدَاتٌ

ترجمہ : نشان لگائے ہوئے گھوڑے اور ہندی ننگی تلواریں تجھ پر قربان ہو جائیں۔

لغات : فدت : الفداء (ض) قربان ہونا۔ الخیل : گھوڑا (ج) خیول۔ المسومات : داغ لگائے ہوئے گھوڑے، عمدہ گھوڑوں کو لوہے کے ٹکڑے کو گرم کرکے داغ لگا دیا جاتا تھا یہ اس کی عمدگی کی گویا مہر ہوتی تھی، التسویم : داغ لگانا۔ مجردات ننگی تلوار، التجرید : تلوار کو میان سے نکالنا۔

وَصَفْتُكَ فى قَوَافٍ سَائِرَاتٍ
وقد بَقِيَتْ وإن كَثُرَتْ صِفَاتُ

ترجمہ : میں نے شہرت پذیر قصیدوں میں تیری مدح کی ہے اگرچہ وہ زیادہ ہیں پھر بھی اوصاف باقی رہ گئے۔

یعنی میں نے تیری شان میں بہت سے قصیدے لکھے اور انہوں نے قبولیت عام حاصل کی لیکن قصیدوں کی کثرت کے باوجود تیرے اوصاف کا احاطہ نہ ہو سکا۔

لغات : وصفت : الوصف (ض) تعریف بیان کرنا۔ قوافٍ (واحد) قافیة : مراد قصیدہ۔ سائرات : مشہور۔ السیر (ض) چلنا۔ بقیت : البقاء (س) باقی رہنا۔

أَفَاعِيلُ الوَرَى مِن قَبْلُ دُهْمٌ
وفِعْلُكَ فى فِعَالِهِم شِيَاتُ

ترجمہ: لوگوں کے کام پہلے سے سیاہ تھے، تیرا کارنامہ ان کے کاموں میں دھاریاں ہیں یعنی لوگوں کے اعمال وافعال اپنی پست سطح کی وجہ سے ان کی حیثیت سیاہ کپڑے کی تھی تیرے کارنامے جب لوگوں کے کاموں کے ساتھ ملے تو ایسا معلوم ہوا کہ سیاہ کپڑے میں سفید دھاریاں ڈال دی گئی ہیں، یعنی تیرے کارنامے دنیا والوں کے مقابلہ میں روشن اور تابناک اور ہر ایک سے ممتاز اور نمایاں ہے۔

لغات: افاعیل (جج) افعال (واحد) فعل: کام۔ دُھم: سیاہ ترین قمری مہینے کی آخری راتیں۔ شیات (واحد) شیة: داغ، نشان، دھاری، علامت۔

وقال یمدح ابا ایوب احمد بن عمران

سِرْبٌ مَحَاسِنُہ حُرِمْتُ ذَوَاتِہا
دَانِي الصِّفَاتِ بَعِيدٌ مَوْصُوفَاتِہا

ترجمہ: یہ ایسا گروہ ہے کہ میں اس کی خوبیوں والوں کی ذات سے محروم ہوں صفتیں تو قریب ہیں اور ان کے موصوف بعید ہیں۔

یعنی وہ حسینوں کا ایک جھرمٹ ہے جس کے حسن وجمال، ادا و ناز تو مجھ پر براہ راست اثر انداز ہیں لیکن خود یہ حسن وجمال اور ناز وادا کے پیکر مجھ سے بہت دور ہیں وہاں تک میری رسائی نہیں۔

لغات: سرب: گروہ، عورتوں کا جھرمٹ، ہرنوں کا ریوڑ (ج) اسراب۔ حرمت: الحرمان (ض س) محروم کرنا۔ دانی: الدنو (ن) قریب ہونا۔

اَوْفَى فَكُنْتُ إِذَا رَمَيْتُ بِمُقْلَتِي
بَشَرًا رَأَيْتُ أَرَقَّ مِنْ عَبَرَاتِہا

ترجمہ: اس نے اوپر سے جھانکا تو میں نے اس پر نگاہ ڈالی تو ایسا چہرہ بشرہ نظر آیا

جو آنسوؤں سے زیادہ لطیف تھا۔

یعنی قافلہ پابہ رکاب ہے یہ حسین عورتیں ہودج میں سوار ہو چکی ہیں اور جب محبوبہ نے ہودج کا پردہ اٹھاکر نیچے دیکھا تو میں نے آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھوں سے اس کو دیکھا تو میری نگاہیں ان آنسوؤں کو پار کر کے اس کے حسین چہرے پر پڑیں تو میں نے اس کے چہرے بشرے کے رنگ و روپ کو اس سے زیادہ لطیف وشفاف پایا۔

لغات: الاوفی: الا یفاء: اوپر سے جھانکنا۔ مقلة: آنکھ (ج) مُقَلٌ۔ ارق: لطیف، الرقة (ض) پتلا ہونا۔ عبرات (واحد) عبرة: آنسو، العبر (س)، آنسو بہانا۔

یَشْتَاقُ عِیسَهُم أَنِینُ خَلْفَهَا
تَتَوَهَّمُ الزَّفَرَاتِ زَجْرَ حُدَاتِهَا

ترجمہ: مرا نالہ ان کے اونٹوں کو ان کے پیچھے ہانکتا رہا مرے رونے کی ہچکیوں کو وہ اپنے حدی خوانوں کا جھڑکنا سمجھتے رہے۔

یعنی میں محبوبہ کی جدائی پر ہچکیاں لے لے کر روتا ہوا پیچھے چلتا رہا تو اونٹوں کو یہ غلط فہمی رہی کہ ساربان ان کو ہانک رہا ہے اور وہ اور تیز چلنے لگتے تھے۔

لغات: یستاق: السوق (ن) الاستیاق: ہانکنا، کھینچنا۔ عیس (واحد) اَعْیَسُ: عمدہ اونٹ۔ انین: نالہ، مصدر (ض) کراہنا، آہ آہ کرنا۔ التوهم: خیال کرنا، وہم کرنا۔

فَكَأَنَّهَا شَجَرٌ بَدَتْ لٰكِنَّهَا
شَجَرٌ جَنَيْتُ الْمَوْتَ مِنْ ثَمَرَاتِهَا

ترجمہ: گویا وہ درخت ہو کر سامنے آئے لیکن ایسا درخت جس کے پھلوں

میں سے موت کا پھل میں نے چنا۔

یعنی اونٹ جب ہودجوں کو لے کر کھڑے ہوئے تو ایسا معلوم ہوا کہ کوئی گھنا درخت کھڑا ہے مگر افسوس کہ اس کے درخت کے پھلوں میں مرے ہاتھ موت کا پھل آیا کیونکہ قافلہ لمحہ بہ لمحہ مرے اور محبوبہ کے درمیان جدائی کا فاصلہ بڑھاتا رہا اور ہجر و فراق کی کربناک زندگی جو موت سے کم نہیں مرے مقدر میں آئی۔

لغات: بدت: البدو (ن) ظاہر ہونا - جنیت: الجنی (ض) پھل چننا ثمرات (واحد) ثمرۃ: پھل۔

لا سُرِّتِ من ابلٍ لوانّ فوقَہا
لَمَحَتْ حرارۃُ مَدْمَعِیّ سِمَاتِہا

ترجمہ: خدا کرے اے اونٹ تو نہ چلے، اگر میں اس کے اوپر ہوتا تو میرے آنسوؤں کی گرمی اس کی علامتوں کو مٹا دیتی۔

یعنی اگر میں ان میں سے کسی اونٹ پر سوار ہوتا تو فراق یار میں بہتے ہوئے یہ گرم گرم آنسو اس کے جسم پر پڑی ہوئی دھاریوں کو دھو کر رکھ دیتے اور آنسوؤں کی کثرت اس کی علامتوں کو مٹا دیتی۔

لغات: لا سرت من ابل: جملہ دعائیہ - محت: المحو (ن) مٹا دینا۔ حرارۃ: مصدر (ن ض س) گرم ہونا۔ مدمع (اسم ظرف) مجازاً آنسو۔ سمات (واحد) سمۃ: نشانی، علامت۔

وحملتُ ما حُمِّلتِ من ہذی المَہَا
وحَمَلتِ ما حُمِّلتُ من حَسَرَاتِہا

ترجمہ: اور میں ان نیل گایوں کا بوجھ اٹھاتا جو تو نے اٹھایا ہے اور تو حسرتوں کا بوجھ اٹھاتا جو میں نے اٹھا رکھا ہے۔

یعنی کاش اونٹ اور میری دونوں کی قسمتوں میں تبادلہ ہو جاتا کہ ان حسینوں کا بوجھ جو ان پر ہے میں اسے اٹھاتا اور میری حسرتوں کا بوجھ اونٹوں کو مل جاتا۔

لغات: حملت۔ الحمل (ض) بوجھ اٹھانا۔ مہاٰی: نیل گائے (واحد) مہاۃ (ج) مہاٰی، مہوات، مہیات۔ حسرات (واحد) حسرۃ: حسرت و تمنا

إنّي علی شَغَفِي بمافي خُمُرِها
لأعِفُّ عمّا في سَرَابيلا تِها

ترجمہ: ان کے دوپٹوں کے پردوں میں جو ہے اس پر عاشق ہونے کے باوجود اس چیز سے پاکدامن ہوں جو ان کی قمیصوں میں ہے۔

یعنی میں صرف حسن و جمال کا دیوانہ ہوں خوبصورت چہرہ دیکھ لینا ہی میری معراج محبت ہے میں ان کے جسم مرمریں کا دیوانہ نہیں، میں اس سے بہت دور ہوں۔

لغات: شغف: مصدر (س) فریفتہ ہونا۔ خُمُر (واحد) خمار: اوڑھنی، دوپٹہ اعف: العفۃ (ض) پاک دامن ہونا۔ سرابیلات (واحد) سرابیلۃ: کرتہ، قمیص۔

وتری الفتوّۃَ والمروۃَ والأبوۃَ
فی کلّ ملیحۃٍ ضَرَّاتِها

ترجمہ: ہر حسین محبوبہ میری جوانمردی، انسانیت اور غیرت وحمیت کو اپنی سوکن سمجھتی ہے۔

یعنی جس طرح کوئی بیوی یا کوئی محبوبہ سوکن کو برداشت نہیں کرسکتی ہے اسی طرح یہ حسین محبوبائیں انسانیت و شرافت، اور غیرت و خودداری اور پاکدامنی و پاکبازی کو سوکن کی طرح سمجھتی ہیں اور چاہتی ہیں کہ عاشق کے دل سے ان چیزوں

کا وجود مٹ جائے۔

لغات: الفتوة: جوانمردی، مصدر (ن) جوانمردی میں غالب ہونا۔ المروءة: انسانیت وشرافت۔ الابوة: عزت نفس غیرت وخودداری۔ ملیحةٌ: جس کے حسن میں ملاحت ہو، خوبصورت محبوبہ (ج) مِلاحٌ، اَمْلاحٌ، الملاحة (ك) خوبصورت ہونا۔ ضرّات (واحد) ضرّة: سوکن، ضرّاة وضرائر۔

هُنَّ الثلاثُ المانِعَاتي لَذَّتي
في خَلْوَتي لا الخوفُ من تَبِعَاتها

ترجمہ: یہی تینوں چیزیں میری خلوت میں مجھے لذت سے روکنے والی ہیں نہ کہ انجام کا خوف۔

یعنی یہی مذکورہ بالا تینوں باتیں مجھے خلوت میں محبوب سے لطف اندوز ہونے سے روک دیتی ہیں یہی میری فطرت کا تقاضا ہے باقی اس کے انجام کا خوف تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی میں کسی کے ڈر سے نہیں بلکہ اپنی فطرت کے تقاضے پر عمل کرتا ہوں۔

لغات: مانعات: المنع (ف) روکنا، منع کرنا۔ لذة: مصدر (س) لذیذ ہونا۔ خلوة: تنہائی، خلوت، الخلوة (ن) خالی ہونا۔ خوف: مصدر (س) ڈرنا، خوف کرنا۔ تبعات (واحد) تبعة: انجام، نتیجہ۔

ومطالبٍ فيها الهلاكُ أتيتُها
ثَبْتَ الجَنانِ كأنّني لم آتها

ترجمہ: بہت سے مقاصد کہ جن میں ہلاکت تھی میں نے ان کو حاصل کرلیا اور دل اتنا مطمئن رہا گویا میں نے ان کو کیا ہی نہیں۔

یعنی زندگی میں بہت سے مقاصد ایسے تھے جن میں خطرے ہی خطرے تھے

لیکن ان خطرناک صورت حال میں بھی میں نے اپنے مقصد کو پوری طمانیت سے حاصل کرلیا اور اتنا مطمئن رہا جیسے نہ کرنے والا ہوتا ہے، خطرات کا تصور بھی میرے ذہن میں نہیں آیا۔

لغات: الھلاکۃ (ض) ہلاک ہونا۔ ثبت: مطمئن رہا۔ الثبوت (ن) جما رہنا، اڑے رہنا۔ جنان: دل (ج) اجنان۔

ومقانِبٍ بمقانبٍ غادرتُھا
اقواتَ وحشٍ کُنَّ من اَقواتھا

ترجمہ: بہت سے لشکروں کو لشکروں کے ذریعہ میں نے جنگل کے جانوروں کی خوراک بنا کر چھوڑ دیا وہ ان کی خوراک بن گئے۔

یعنی جب بڑے بڑے لشکروں کے ذریعہ مجھ پر حملہ کیا گیا تو میں نے جوابی لشکر کے ذریعہ ان سب کو کاٹ کر میدانوں میں پھینک دیا کہ جنگلی جانوروں کی خوراک بن جائیں اور پھر وہ جنگلی جانوروں کی خوراک بن بھی گئے۔

لغات: مقانب (واحد) مقنب: گھوڑوں کی جماعت، گروہ۔ غادرت: المغادرۃ چھوڑ دینا، باقی رکھنا۔ اقوات (واحد) قُوت: خوراک، روزی۔ وحش: جنگلی جانور (ج) وحوش۔

اقبلتُھا غُرَرَ الجیادِ کانّما
اَیدِی بنی عِمرانَ فی جَبَھاتِھا

ترجمہ: میں نے گھوڑوں کی روشن پیشانیوں کو ان کے سامنے کر دیا گویا بنی عمران کی نعمتیں ان کی پیشانیوں میں ہیں۔

یعنی دشمن کے لشکر کی جانب ہم نے اپنے گھوڑوں کا رخ پھیر دیا گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی اس طرح روشن تھی جیسے معلوم ہو رہا تھا کہ بنی عمران کی نعمتوں

کی چمک ان میں آگئی ہے، کیونکہ ہر اچھا کام روشن ہوتا ہے۔

لغات: اقبلت: الاقبال: سامنے کرنا۔ غرر (واحد) غرّۃ: گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی۔ ایدی: نعمتیں۔ جبہات (واحد) جبہۃ: پیشانی۔

الثابتینَ فُروسۃً کجُلودِھا
فی ظَھرِھا والطَّعنُ فی لَبّاتِھا

ترجمہ: شہسواری کے وقت اس طرح جم کر بیٹھنے والے ہیں جیسے گھوڑوں کی کھال ان کی پشت میں ہے اس حال میں کہ نیزوں کے زخم ان کے سینوں میں ہیں۔

یعنی بنی عمران اتنے ماہر شہسوار ہیں کہ گھوڑا زخم کھانے کے بعد قدرتی طور پر بہت بھڑکتا ہے اور بے چینی کا اظہار کرتا ہے ایسی حالت میں بھی وہ گھوڑوں پر جب بیٹھ جاتے ہیں تو اس مضبوطی سے جم کر بیٹھ جاتے ہیں جیسے خود گھوڑے کی کھال اس کی پشت پر چپکی ہوئی ہے جس میں جنبش کا کوئی احتمال نہیں یہی حال ان کا ہے۔

لغات: ثابتین: الثبوت (ن) جم جانا، اَڑ جانا۔ فروسیۃ: مصدر (ک) شہسواری میں ماہر ہونا۔ جلود (واحد) جلد: کھال۔ ظھر: پیٹھ (ج) ظہور۔ لبّات (واحد) لَبّۃ: سینہ کا بالائی حصہ۔

العارفینَ بِھا کَمَا عرفَتْھم
والراکبینَ جدودُھم اُمّاتِھا

ترجمہ: بنی عمران ان کو پہچانتے ہیں جیسا کہ گھوڑے ان کو پہچانتے ہیں ان کے آباؤاجداد کی سواری میں ان کی مائیں رہی ہیں۔

یعنی بنی عمران گھوڑوں کی شرافت کو پرکھنے والے اور قدرداں ہیں اور گھوڑے اپنی سواری کی مہارت فن سے واقف ہیں پھر ان گھوڑوں کی نسل محفوظ ہے کیونکہ یہ جن گھوڑیوں کے بچے ہیں وہ اس کے آباؤاجداد کے زمانہ

شہسواری کے کام آچکی ہیں اس لئے شاہی اصطبل کے یہ خاص گھوڑے ہیں۔

لغات: العارفین: المعرفة (ض) پہچاننا۔ جدود (واحد) جد: دادا مراد آباواجداد۔ امّاۃ (واحد) امّ: ماں، جمع ذوی العقول امّہات۔

فکانما نُتجت قیاماً تحتہم
وکانّہم وُلِدُوا علی صَہَواتہا

ترجمہ: گویا وہ گھوڑے ان کے نیچے کھڑے کھڑے پیدا ہی ہوئے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بنی عمران ان کی پشتوں پر پیدا ہوئے ہیں۔

یعنی شہسوار اور یہ گھوڑے دونوں اس طرح لازم ملزوم ہیں کہ جب دیکھئے گھوڑے ہیں اور بنی عمران ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بنی عمران کی رانوں کے نیچے اسی طرح کھڑے کھڑے پیدا ہی ہوئے ہیں اسی طرح بنی عمران ان کی پشت پر بیٹھے بیٹھے ساتھ ہی وجود میں آئے ہیں کبھی سوار اور گھوڑوں میں علیحدگی دیکھی ہی نہیں جاتی۔

لغات: نُتِجَتْ: النتج (ض) بچہ جننا۔ وُلِدُوا: الولادۃ (ض) جننا صہوات (واحد) صَہْوَۃٌ: پیٹھ کا وہ حصہ جہاں سوار بیٹھتا ہے۔

ان الکِرامَ بلا کرامٍ منہم
مثلُ القلوبِ بلا سوَیْدَاوَاتِہا

ترجمہ: عمدہ گھوڑے بغیر شریف سواروں کے ان دلوں کی طرح ہیں جن میں سیاہ نقطہ نہ ہو۔
یعنی گھوڑے عمدہ اور شریف النسل ہیں تو ان کے سوار بھی انہیں کے لائق ہونے چاہئے، اگر ایسا نہیں ہے تو ان کی مثال ایسی ہے جیسے دل، کہ اس کے بیچ میں سیاہ نقطہ نہ ہو جس کے بغیر دل اپنی خصوصیات سے محروم رہتا ہے۔

لغات: سویداوات (واحد) سویدا: وہ سیاہ نقطہ جو دل کے بیچ میں ہوتا ہے

تلكَ النفوسُ الغَالِبَاتُ على العُلا

والمَجْدُ يغلِبها على شهَواتِها

ترجمہ: یہ ایسے لوگ ہیں جو عظمتوں پر بالادستی رکھتے ہیں اور شرافت ان کی خواہشاتِ نفس پر غالب رہتی ہیں۔

یعنی عظمت و شرافت ان کے گھر کی کنیز ہے یہ عظمتوں کے پیچھے بھاگتے نہیں بلکہ عظمت و فضیلت ان کے زیرِ اختیار ہے یہ لوگ اپنے جذبات و خواہشات میں اپنی فطری و طبعی شرافت کے معیار کو ہمیشہ قائم رکھتے ہیں یہ نہیں کہ جذبات کی رو میں یا کسی خواہش کی تکمیل میں اپنے مقام و مرتبہ سے نیچے اتر جائیں۔

سُقِيتْ منابتُها التي سقَتِ الورىٰ

بندیٰ ابی ایوبَ خیرِ نَباتِها

ترجمہ: (خدا کرے) ان کی جڑیں سیراب ہوں جن کی بہترین پودے نے ابوایوب کی بخششوں سے پوری مخلوق کو سیراب کر دیا ہے۔

یعنی ابوایوب کی فیاضی و سخاوت اس کے اخلاق میں بدستور ہے اور ان کے ابرِ کرم نے مخلوقات کو اپنے جود و کرم کی بارش سے سیراب کر رکھا ہے اس لئے خدا ان کی جڑوں کو ہمیشہ تر و تازہ اور سیراب رکھے۔

لغات: سُقِيتْ (ض) سیراب کرنا، سینچنا۔ منابت (واحد) منبت: اگنے کی جگہ یعنی پودے کی جڑیں۔ ندیٰ: مصدر (ض) بخشش کرنا۔ نبات (واحد) نَبْتَةٌ: پودہ۔

ليس التعجبُ من مَواهِبِ مالِه

بل من سلامتِها الى اوقاتِها

ترجمہ: اس کے مال کی بخششوں پر کوئی حیرت نہیں بلکہ ان عطیوں کا اپنے وقت تک محفوظ رہنا حیرت کی بات ہے۔

یعنی اس خاندان کی بے پایاں فیاضی و سخاوت پر تعجب نہیں کیونکہ یہ تو اس خاندان کا ہمیشہ طرۂ امتیاز رہی ہے البتہ حیرت کی یہ بات ضرور ہے کہ اتنے فیاض اور دریا دل لوگ کیسے ان عطیوں کو اس وقت تک بچا لے جاتے ہیں کہ جب سائل آئے تو اسے دیا جائے ان کی فطرت کے مطابق تو ان کے ہاتھ میں آتے ہی اسے ختم ہو جانا چاہیئے تھا۔

لغات: مواهب (واحد) موهبة: بخشش، عطیہ۔ الوهب: الموهبة (ف) بخشش کرنا، عطیہ دینا، ہبہ کرنا۔

عجبًا له حَفِظَ العِنَانَ بِأَنْمُلٍ
ماحِفْظُها الاشياءَ من عاداتها

ترجمہ: انگلیوں میں اس کا لگام کو محفوظ رکھ لینا تعجب خیز ہے، چیزوں کو بچا کر رکھنا اس کی عادتوں میں سے نہیں ہے۔

یعنی ان کی فیاضی و سخاوت کا عالم یہ ہے کہ ہاتھوں میں جو بھی چیز آئی اسے ضرورت مندوں کو دے ڈالا کسی چیز کے ہاتھ میں آ جانے کے بعد اس کو بچا کر رکھنا اس کی عادت نہیں اس لئے تعجب ہوتا ہے کہ گھوڑے کی لگام اس کے ہاتھ میں آئی تو اسے کیسے بچائے رکھا لگام انگلیوں میں آتے ہی اسے نکل جانا چاہیئے تھا اس کا باقی رہنا حیرت کی بات ہے۔

لغات: حفظ: مصدر (س) حفاظت کرنا۔ عنان: لگام (ج) أعِنَّةٌ۔ أَنمُلٌ: انگلی (ج) اناملُ وانملات۔

لو مَرَّ يركضُ فی سُطُورِ كِتَابةٍ
أَحصٰى بِحَافِرِ مُهرِهِ مِيمَاتِها

ترجمہ: اگر وہ کسی تحریر کی سطروں پر دوڑاتے ہوئے گذرے تو وہ اپنے بچھڑے

کی کھر سے اس کی میموں کو شمار کر دے۔

یعنی نوخیز اور نوعمر گھوڑا بہت شوخ ہوتا ہے اور بہت اچھل کود مچاتا ہے اور سوار کے بس میں کم رہتا ہے لیکن ممدوح اتنا ماہر شہسوار ہے کہ ایسے شوخ گھوڑے کے بچے پر بھی سوار ہو کر کسی تحریر کی سطروں پر اس کو دوڑائے تو وہ بچھڑا اس کی وجہ سے ایسے نپے تلے قدم رکھے گا کہ اس تحریر میں جتنی میم ہوں گی انہیں پر وہ پیر رکھ کر گذرے گا اس طرح اس تحریر کی میموں کو شمار کیا جا سکتا ہے میم کی تخصیص اس لئے کی ہے کہ اس کی شکل کھر سے مشابہ ہوتی ہے۔

لغات: مرّ: المرور (ن) گذرنا۔ یرکض: الرکض (ن) دوڑانا، ایڑ لگانا۔ احصیٰ الاحصاء: شمار کرنا۔ حافر: کھر (ج) حوافر۔ مہرۃ: بچھڑا (ج) مِہَارٌ، اَمْہَارٌ۔ میمات (واحد) میم۔

یَضَعُ السِّنَانَ بحیثُ شَاءَ مُجَاوِلًا
حتّٰی مِنَ الاذانِ فی أَخْرَاتِہا

ترجمہ: چکر لگاتے ہوئے جہاں چاہے نیزہ رکھ سکتا ہے یہاں تک کے کانوں کے سوراخوں میں بھی۔

یعنی وہ گھوڑے پر سوار ہے اور وہ چکر کاٹ رہا ہے ایسی صورت میں بھی اس کا وار اتنا صحیح ہوتا ہے کہ اگر نیزہ دشمن کے کان کے سوراخ میں مارنا چاہے تو نیزہ ٹھیک اس سوراخ پر پڑے گا اور نشانہ خطا نہیں کرے گا۔

لغات: یضع: الوضع (ف) رکھنا۔ السنان: نیزہ (ج) اَسِنَّۃ۔ شاء المشیئۃ چاہنا (ف) المجاولۃ: الجولان (ن) گردش کرنا۔ اذان (واحد) اُذُن: کان۔ اخرات (واحد) خُرْتٌ: سوراخ کان کا۔

تَكبُو وراءَكَ يا ابنَ أحمدَ قُرَّحٌ
ليستْ قوائمُهن من آلاتِها

ترجمہ: اے ابن احمد! نوجوان گھوڑا تیرے پیچھے منھ کے بل گر پڑتا ہے اس کے پاؤں اس کے آلوں میں سے نہیں ہیں۔

یعنی جس طرح نوجوان گھوڑے کو دوسرے گھوڑوں سے سبقت کرنا چاہیئے لیکن وہ تیرے پیچھے اوندھے منھ گر پڑتا ہے تو زیادہ عمر کے گھوڑوں کا تجھ سے آگے بڑھنا اور بھی محال ہے یعنی تیرے فضل و کمال کے مقابلہ میں دوسرے لوگ نہیں آسکتے ہیں۔

لغات: تکبو: الکَبْوُ (ن) منھ کے بل گرنا۔ قرّح (واحد) قارح: نوجوان گھوڑا۔ قوائم (واحد) قائمۃ: پاؤں۔ آلات (واحد) آلہ: جس سے کام کیا جائے۔

رِعدُ الفوارسِ منكَ في أبدانها
أجرى من العَسَلانِ في قَنَواتِها

ترجمہ: تیری وجہ سے شہسواروں کے جسموں میں کپکپی ان کے نیزوں میں ہونے والی تھرتھراہٹ سے زیادہ تیز ہے۔

یعنی جس طرح لچک دار نیزوں میں تھرتھراہٹ ہوتی ہے اسی طرح بلکہ اس سے کہیں زیادہ کپکپی اور تھرتھراہٹ تیرے مقابلہ کے وقت دشمنوں کے بدن میں ہوتی ہے

لغات: رعد: کپکپاہٹ، الرعد (ف) کا نپنا، تھرتھرانا۔ الفوارس (واحد) فارس: شہسوار۔ ابدان (واحد) بدن۔ اجری: الجریان (ض) جاری ہونا العسلان: حرکت کرنا۔ قنوات (واحد) قناۃ: نیزہ۔

لا خَلْقَ أَسمحُ منكَ الا عارفٌ
بكَ راءَ نفسَكَ لم يَقُلْ لكَ هاتِها

ترجمہ: مخلوق میں کوئی تجھ سے زیادہ سخی نہیں ہے مگر وہ شخص جو تجھے پہچان

رہا ہو، اس نے تمہاری جان کو دیکھا پھر نہیں کہا کہ اسے مجھے دے دو۔
یعنی یہ تسلیم شدہ بات ہے کہ تجھ سے زیادہ کوئی سخی نہیں ہے مگر وہ شخص تجھ سے زیادہ سخی ضرور ہے جس نے تمہاری شخصیت کو پہچان لیا ہے تمہاری دریا دلی اور سخاوت سے واقف ہے اس کے باوجود تمہاری جان پر اس کی نگاہ پڑی مگر اس نے تم سے اس کا مطالبہ نہیں کیا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اگر مانگوں تو مل جائے گی تو گویا جان جیسی قیمتی شئی اس نے تم کو واپس کردی اس لئے وہ شخص تم سے زیادہ سخی ثابت ہوا کہ تمہاری جان پاکر بھی تم کو واپس کردی حالانکہ کوئی شخص اپنی جان دوسروں کو نہیں دیتا اور اس شخص نے دے دی۔

لغات: اسمح: السماحۃ (ك) فیاض و سخی ہونا۔ راء: رأی میں ایک لغت ہے الرؤیۃ (ف) دیکھنا۔

غَلِتَ الذی حَسَبَ العُشُوَرَ بآیۃ
ترتیلُك السوراتِ مِن آیاتِہا

ترجمہ: وہ شخص جس نے دس دس آیتوں کو شمار کیا ایک آیت کی غلطی کردی، تیری سورتوں کی عمدہ قراءت ان آیتوں میں سے ایک آیت ہے۔
یعنی ممدوح کی تلاوت قرآن کے وقت اگر کوئی شخص دس دس آیتوں کو شمار کررہا ہے تو اس نے جس آیت پر دسویں آیت کا نشان لگایا غلط نشان لگایا اس لئے کہ وہ گیارہویں آیت تھی دس قرآن کی تحریر شدہ آیتیں ایک ممدوح کی قراءت جو خود ایک آیت ہے اس لئے گیارہ آیتیں ہوگئیں۔

لغات: غلت: الغلت (س) غلطی کرنا۔ العشور: دس دس۔ ترتیل: تجوید کی رعایت سے قرآن پڑھنا، الرتل (س) عمدہ نظم و ترتیب سے ہونا۔ سورات (واحد) سورۃ: سورہ۔

كَرَمٌ تَبَيَّنَ فِي كَلَامِكَ مَاثِلًا
وَيَبِينُ عِتْقُ الْخَيْلِ فِي أَصْوَاتِهَا

ترجمہ: شرافت تیری بات میں کھل کر ظاہر ہو گئی گھوڑوں کی شرافت ان کی آوازوں ہی سے ظاہر ہو جاتی ہے۔

یعنی جس طرح عمدہ گھوڑوں کی بات سن کر ایک ماہر فن سمجھ جاتا ہے کہ یہ بہترین گھوڑے کی آواز ہے اسی طرح جب تو گفتگو کرتا ہے تو ہر شخص پر تیری شرافت و فضیلت واضح ہو جاتی ہے۔

لغات: تبین: التبین: واضح ہونا، البیان، التبیان (ض) ظاہر ہونا۔ ماثلا المثول (ن) ظاہر ہونا۔ عتق: شرافت، مصدر (ن ک) عمدہ ہونا۔ اصوات (واحد) صوت: آواز۔

أَعْيَا زَوَالُكَ عَنْ مَحَلٍّ نِلْتَهُ
لَا تَخْرُجُ الْأَقْمَارُ مِنْ هَالَاتِهَا

ترجمہ: جس مقام کو تو نے پالیا اس سے عدم علیحدگی نے عاجز کر دیا چاند اپنے ہالوں سے نکلا نہیں کرتے ہیں۔

یعنی جس طرح چاند اپنے ہالوں سے باہر آ ہی نہیں سکتا اسی طرح جس مقام بلند پر تو فائز ہے اس مقام سے تیرا ہٹنا اور اس جگہ کو خالی کرنا ممکن نہیں ہے اور جب وہ جگہ خالی نہیں ہو گی تو کسی دوسرے کا اس مقام پہ پہنچنا ناممکن ہو گیا اس لئے کوئی شخص تیرے مرتبہ تک پہونچ نہیں سکتا۔

لغات: اعیا: الاعیاء: عاجز کرنا، العیّ (س) عاجز ہونا۔ زوال: مصدر (ن) زائل ہونا۔ نلت: النیل (س) پانا۔ اقمار (واحد) قمر: چاند۔ ہالات (واحد) ہالۃ: چاند کے گرد کا دائرہ۔

لا نعذُل المَرَضَ الذی بلِكَ شَائِقٌ
انتَ الرِّجالَ وشائقٌ عِلَّاتِہا

ترجمہ : ہم اس مرض کی جو تیرا مشتاق ہے مذمت نہیں کرتے تو لوگوں کو اور ان کی بیماریوں کو مشتاق بنا دینے والا ہے۔

یعنی تیری شخصیت نے جس طرح لوگوں کو اپنی زیارت کا مشتاق بنا دیا ہے اسی طرح امراض کو بھی مشتاق بنا دیا ہے اس لئے جو لوگ یا جو بیماریاں مشتاقانہ تیری محبت میں آتی ہیں تو ہم ان کی مذمت کیسے کر سکتے ہیں جیسے تو قابل قدر و احترام ہے اسی طرح تیرے چاہنے والے بھی قابل قدر و احترام ہیں۔

لغات : لا نعذل : العذل (ن ض) ملامت کرنا۔ المریض : بیماری (ج) امراض : المرض (س) بیمار ہونا۔ شائق : الشوق (ن) مشتاق ہونا۔ علات (واحد) علّۃ : بیماری۔

فاذا نوَت سَفَرًا الیك سَبَقْتَہا
فأَضَفْتَ قَبلَ مضافِہا حالاتِہا

ترجمہ : جب وہ تیری طرف سفر کا ارادہ کرتے ہیں تو توان سے آگے بڑھ کر ملتا ہے اور ان لوگوں کی میزبانی سے پہلے ان کے حالات کی میزبانی کرتا ہے۔

یعنی جب آنے والے تیرے پاس آتے ہیں تو آگے بڑھ کر ان کی پذیرائی کرتا ہے اور آنے والے کی میزبانی سے پہلے ان کے حالات و مسائل کی مہمان نوازی کرتا ہے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔

لغات : نوت : النیۃ (ض) قصد کرنا، نیت کرنا۔ سبقت : السبق (ن ض) آگے بڑھنا۔ اضفت : الاضافۃ : میزبانی کرنا۔ المضاف : مصدر (ض) میزبانی کرنا۔

ومنازلُ الحُمّی الجسومُ فقل لنا
ما عُذرُھا فی ترکِھا خیراتِھا

ترجمہ: جسم بخار کے اترنے کی جگہ ہیں تو ہمیں بتاؤ کہ ان کے عمدہ جسموں کو چھوڑنے کے لئے کیا مجبوری ہے۔

یعنی جب بخار انسانی جسموں ہی پر آتے ہیں اور یہی ان کی منزلیں ہیں تو جس طرح مسافر قیام کے لئے اچھی جگہ پسند کرتا ہے تو بخار نے بھی عمدہ جسم کو پسند کرلیا آخر عمدہ جسموں کی موجودگی میں خراب جسموں کو اختیار کرنے کے لئے اس کو کیا مجبوری ہے؟ جب عمدہ چیز دستیاب نہیں ہوتی تو مجبور ہو کر خراب چیز لی جاتی ہے اور جب تک عمدہ اور بہتر چیز مل سکتی ہے کوئی گھٹیا اور معمولی چیز نہیں لی جاتی ہے اس لئے بخار نے تیرے عمدہ جسم کو پسند کرلیا ایسا جسم اسے اور کہاں نصیب ہوتا۔

لغات: منازل (واحد) منزل: اترنے کی جگہ۔ جسوم (واحد) جسم۔
ترک: مصدر (ن) چھوڑنا۔ خیرات (واحد) خیرۃ: عمدہ، بہتر۔

اعجبتَھا شَرَفًا فطالَ وقوفُھا
لتأمّلِ الاعضاءِ لا لأَذاتِھا

ترجمہ: اس کو شرافت پسند آگئی جسم کو تکلیف پہنچانے کے لئے نہیں، تمام اعضاء کو بنظر غائر دیکھنے کی غرض سے اس کا قیام طویل ہوگیا۔

یعنی بخار کو تیرا عمدہ جسم اتنا پسند آیا کہ اس نے ایک ایک عضو کا گہرا مطالعہ کرنے کی غرض سے اپنی مدت قیام بڑھادی اس کا مقصد اذیت دینا نہیں ہے۔

لغات: اعجبت: الاعجاب: تعجب میں ڈالنا، پسندیدہ ہونا۔ طال: الطول (ن) دراز ہونا۔ وقوف: مصدر (ض) ٹھہرنا۔ تأمل: غور سے دیکھنا۔ اذاۃ: مصدر

(س) تکلیف دینا۔

وبذلتَ ما عَشِقَتْہ نفسُك كلَّہ

حتی بَذَلتَ لھذہٖ صَحّاتِھا

ترجمہ: جن چیزوں کو تیری طبیعت محبوب رکھتی ہے ان تمام کو تو نے صرف کر ڈالا حتی کہ تو نے اس مرض کے لئے اپنی صحت کو بھی خرچ کر دیا۔

یعنی تیری فیاضی کی یہ کیفیت ہے کہ جو بھی تیری پسندیدہ چیز بن سکیں سب لٹا دیں یہاں تک کہ اس بخار نے تیری صحت مانگی تو تو نے اس کو اپنی صحت بھی بخش دی۔

لغات: بذلت: البذل (ن) خرچ کرنا۔ عشقت: العشق (س) محبت میں حد سے بڑھ جانا۔ صحّات (واحد) صحۃٌ: تندرستی، صحت، الصحّۃ (ض) صحیح ہونا، صحت مند ہونا، التصحیح: صحیح کرنا۔

حقُّ الکواکبِ أنْ تَزُوْرَك من علٍ

وتعودَكَ الأُسادُ من غاباتِھا

ترجمہ: ستاروں کا فرض ہے کہ وہ بلندی سے آکر تیری عیادت کریں اور شیر اپنی جھاڑیوں سے چل کر تیری عیادت کریں۔

یعنی تیری عظمت و رفعت کا تقاضا ہے کہ ستارہ زمین پر اتر کر تیری زیارت کریں، اور تیری شجاعت و بہادری کا تقاضا ہے کہ شیر اپنے جیسے ایک مریض کی عیادت کے لئے جنگلوں اور جھاڑیوں سے نکل کر آئیں۔

لغات: کواکب (واحد) کوکب: ستارہ۔ تزور: الزیارۃ (ن) زیارت کرنا۔ علٍ: بلند، العلو (ن) بلند ہونا۔ تعود: العیادۃ (ن) بیمار پرسی کرنا۔ اساد (واحد) اسد: شیر۔ غابات (واحد) غابۃ: جھاڑی۔

والجن من سُتَراتِها والوحشُ من
فَلَواتِها والطَّيرُ من وُكُناتِها

ترجمہ: جن اپنے حجابات سے اور جنگلی جانور اپنے جنگلوں سے اور چڑیاں اپنے گھونسلوں سے۔

یعنی تیری حکومت کا دائرہ جہاں تک پھیلا ہوا ہے ان سب کا تو آقا ہے اس لئے جنوں کو اپنے حجابات سے نکل کر جانوروں کو اپنے جنگلوں سے اور چڑیوں کو اپنے گھونسلوں سے چل کر تیری عبادت کرنا ان کا فرض ہے۔

لغات: ستَرات (واحد) سترة: پردہ، الستر (ن) چھپانا۔ فلوات (واحد) فلاة: جنگل۔ الطیر: چڑیا (ج) طیور، الطیر (ض) اڑنا۔ وکنات (واحد) وُکنة: گھونسلہ۔

ذُکِرَ الانامُ لنا فکانَ قصیدةً
کنتَ البدیعَ الفَرْدَ من أبیاتِها

ترجمہ: تمام مخلوقات کے ذکر کی حیثیت ہمارے لئے ایک قصیدہ کی ہے اور تو اس قصیدہ کے شعروں میں ایک نادر و یکتا شعر ہے۔

یعنی جس طرح کسی قصیدہ یا غزل کا کوئی ایک شعر غزل کی روح اور قصیدہ کی جان ہوتا ہے اور سارے قصیدہ و غزل پر بھاری ہوتا ہے بالکل یہی حال تیرا ہے، تمام مخلوق کے کارناموں کو اگر ایک قصیدہ فرض کیا جائے تو تیرا کارنامہ اس قصیدہ کا ایک نادر الخیال شعر بن جائے گا۔

لغات: قصیدة (ج) قصائد: قصیدہ۔ البدیع: نادر، بے مثال، البدع (ف) بے مثال ہونا، انوکھا ہونا۔ الفرد: یکتا، الفرود (ن س ک ف) اکیلا ہونا۔

فی الناسِ امثلۃٌ تدورُ حیوتُھا
کمَمَاتِھا و مماتُھا کحیوتِھا

ترجمہ: لوگوں کی کچھ چلتی پھرتی تصویریں ہیں ان کی زندگی ان کی موت کی طرح ہے اور ان کی موت ان کی زندگی کی طرح ہے۔

یعنی دنیا میں انسانی صورتوں کی کچھ تصویریں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں ان کی زندگی بے مقصد اور گمنامی کی زندگی ہے جیسے مرنے والوں کو لوگ بھول جاتے ہیں اس طرح زندگی ہی میں لوگ ان کو یاد نہیں کرتے اس لئے ان کی زندگی موت ہی کی طرح ہے اور اگر یہ مر جاتے ہیں تو ان کے مرنے کا کسی کو صدمہ نہیں ہوتا کیونکہ زندگی ہی میں کوئی ان کو نہیں پوچھتا تھا تو مرنے کے بعد کون یاد کرے گا اس لئے ان کی موت بھی ان کی زندگی ہی کی طرح گمنامی میں دفن ہو جاتی ہے۔

لغات: امثلۃ (واحد) مثالٌ: تصویر۔ تدور: الدور (ن) گھومنا، چکر لگانا۔ حیوۃ: زندگی: مصدر (س) جینا۔ ممات: موت، مصدر (ن) مرنا۔

ھبتُ النکاحَ حِذارَ نسلٍ مثلِھا
حتی وفرتُ علی النساءِ بناتِھا

ترجمہ: اس طرح کے نسل سے بچنے کے لئے میں نکاح سے ڈرتا رہا یہاں تک کہ میں نے عورتوں پر ان کی لڑکیوں کو بڑھا دیا۔

یعنی ناکارہ نسل پیدا کرنے سے بہتر میں نے یہی سمجھا کہ شادی ہی نہ کی جائے اور شادی نہ کرنے کی وجہ سے ماؤں کے پاس ان کی بہت سی لڑکیاں بن بیاہی رہ گئیں۔

لغات: ھبت: الھیبۃ (س) ڈرنا۔ النکاح (ض) نکاح کرنا۔ وفرت الوفور (ض) زیادہ ہونا۔ بنات (واحد) بنت لڑکی۔

فاليوم صِرتُ الى الذى لو أنّه
مَلَكَ البريّةَ لاستَقَلّ هِبَاتِها

ترجمہ : پس آج میں اس شخص کے پاس ہوں کہ اگر ساری مخلوق کا مالک ہو جائے تو اس کو بھی دینے کو کم ہی سمجھے ۔

یعنی میں آج ایسے فیاض اور سخی شخص کی خدمت میں حاضر ہوں کہ ساری دنیا بھی کسی کو بخش دے تو وہ یہی سمجھے گا کہ ابھی میں نے اس کو کم دیا ہے ۔

لغات : ملك : الملك (ض) مالک ہونا ۔ استقلّ : الاستقلال : کم سمجھنا، القلۃ (ض) کم ہونا ۔ هبات (واحد) هبةٌ : عطیہ، بخشش ۔

مُستَرخَصٌ نَظَرٌ اليه بما به
نظرت وعثرة رجله بِدِ يَاتِها

ترجمہ : اس کی طرف ایک نگاہ ارزاں ہے اس چیز کے مقابلہ میں جس سے اس نے دیکھا اور اس کے پاؤں کی خاک آنکھ کی دیت میں ہے ۔

یعنی اپنی آنکھ دے کر بھی ممدوح کو ایک نگاہ دیکھنا نصیب ہو جائے تو یہ بہت سستا سودا ہے، آنکھ کے چلے جانے کا کفارہ اس کی خاک پا ہے کیونکہ آنکھوں میں اس کی خاک پا لگانے سے آنکھوں کو روشنی مل جائے گی اس لئے یہ اس کی صحیح دیت ہے کیونکہ جو چیز ضائع ہوئی یہ دیت ٹھیک اسی چیز کو واپس کر دیتی ہے اس لئے اس سے بہتر دیت اور کیا ہو سکتی ہے ؟

لغات : مسترخص : الاسترخاص : سستا ہونا، الرخص (ك) ارزاں ہونا ۔ عثرة : غبار (ن ض س ك) غبار آلود ہونا ۔ رجل : پاؤں (ج) ارجل ۔ دیات (واحد) دیةٌ : خون بہا ۔

قافية الجيم

وقال وقد صف سيف الدولة الجيش فى منزل يعرف بسنبوس

لِهٰذا اليومِ بعد غدٍ أريجُ
ونارٌ فى العدوّ لها أجيجُ

ترجمہ: آج کے دن کی خوشبو کل کے بعد ہے اور دشمن میں آگ بھڑک رہی ہوگی۔

یعنی آج جنگ کی تیاری ہے کل میدان جنگ میں دشمنوں کی شکست و پسپائی ہے اور پرسوں اس فتح کی خبر ساری دنیا میں پھیل جائے گی لوگ اس خبر کو سن کر کیف و نشاط میں ڈوب جائیں گے جب فتح کی خوشبو سے ان کا مشام جان معطر ہو جائے گا دوسری طرف دشمن شکست کی آگ میں جل بھن رہے ہوں گے۔

لغات: اریج: خوشبو، مصدر (س) خوشبو دینا، مہکنا۔ نار: آگ (ج) نیران۔ اجیج: آگ کی بھڑک، الاجیج (ن) آگ کا بھڑکنا۔

تبيتُ بها الحواضِنُ آمِناتٍ
وتَسْلَمُ فى مَسَالِكِها الحجيجُ

ترجمہ: اس کی وجہ سے بچوں کو پالنے والی عورتیں مطمئن ہو کر رات گزاریں گی اور حجاج اپنے راستوں میں محفوظ ہوں گے۔

یعنی دشمن کی فتنہ انگیزی ختم ہو جائے گی گھروں میں کمزور اور بیکس عورتیں اطمینان کی نیند سو سکیں گی اور راستے محفوظ ہو جائیں گے اور حاجیوں کا قافلہ عیسائی

ڈاکوؤں سے محفوظ ہوگا۔

لغات: تسلم: السلامة (س) محفوظ ہونا۔ مسالك (واحد) مسلك: راستہ۔ الحجيج: حاجی۔ الحج (ن) حج کرنا، زیارت کرنا۔

فلازالت عُداتُك حيثُ كانت
فرائسَ أيُّها الأسَدُ المَهيُجُ

ترجمہ: اے بپھرے ہوئے شیر! ترے دشمن جہاں کہیں ہوں شکار بن کر رہیں۔
یعنی ممدوح شیر ہے اور دشمن اس کا شکار، خدا کرے آئندہ بھی اس کے دشمن کی یہی حیثیت رہے اور وہ شیر کے رحم وکرم پر زندگی بسر کرنے کے لئے مجبور ہوں۔

لغات: عداة (واحد) عاد: دشمن۔ فرائس (واحد) فريسة: شکار۔ المهيج بپھرا ہوا، الهيجان (ض) برانگیختہ ہونا۔ اسد: شیر (ج) أُسادٌ، اُسودٌ، أُسْدٌ، اُسُدٌ

عَرَفْتُكَ والصفوفُ معبّأاتٌ
وأنَتَ بغيرِ سَيْفِكَ لا تعيجُ

ترجمہ: میں نے تجھے پہچان لیا اور صفیں آراستہ تھیں تو اپنی تلوار کے بغیر بھی پرواہ نہیں کرتا۔

یعنی لشکر کی صفیں آراستہ ہیں اور تجھ پر فوجی لباس بھی نہیں اس لئے اس بھیڑ میں میں نے تجھے بلا تردد پہچان لیا تو ہتھیار سے بے نیاز ہے کیونکہ دشمن تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

لغات: معبّأت: آراستہ، تیار، التعبئة: لشکر کو آراستہ کرنا، تیار کرنا۔ لاتعيج العيج (ض) پرواہ کرنا۔

ووجهُ البَحْرِ يُعْرَفُ من بَعِيدٍ
اذا يَسْجُو فكيفَ اذا يمُوجُ

ترجمہ: سمندر کی ساکت سطح دور ہی سے پہچان لی جاتی ہے جب تموج پر ہو تو کیا حال ہوگا؟

یعنی جس طرح خاموش سمندر کو دور ہی سے دیکھ لیا جاتا ہے اور جب موجوں کا شور برپا ہو تو اس کو پہچاننے میں کیا تاخیر ہو گی۔

لغات: یسجو: پرسکون ہوتا ہے، السجو (ن) رات کا پرسکون ہونا۔ یموج، الموج (ن) موج مارنا۔

بارضٍ تَہلِکُ الأَشْواطُ فیہا
اذا مُلِئَتْ من الرَکضِ الفُروجُ

ترجمہ: ایسی سرزمین جس میں فوجی دستے ہلاک ہو جائیں اور گھوڑوں کی دوڑ سے گڑھے بھر جائیں۔

یعنی تو ایسی سرزمین میں جنگ آزمائی کے لئے آیا ہے جہاں فوجوں کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں اور اتنی گھمسان کی لڑائی ہوتی ہے اور فوجی گھوڑوں کی بھاگ دوڑ سے اتنا گرد وغبار اڑتا ہے کہ زمین کے چھوٹے بڑے گڑھے بھر کر ہموار زمین کی شکل ہو جاتی ہے۔

لغات: تہلک: الہلاکۃ (ض) ہلاک ہونا۔ الاشواط (واحد) شوط: فوجی دستہ حد، چکر، غایت۔ مُلئت: الملأ (ف) بھرنا۔ الرکض (ن) بھرنا۔ الفروج (واحد) فرج، گڑھا

تُحاوِلُ نفسَ ملکِ الرومِ فیہا
فَتَفدِیہ رعیّتُہ العُلوجُ

ترجمہ: اس میں تو شاہ روم کی جان کا ارادہ کرتا ہے جس میں اس کی کافر رعایا قربان ہوتی رہتی ہے۔

یعنی تو ایسی خطرناک لڑائی لڑ کر شاہ روم کو شکست دینا چاہتا ہے جب کہ اس کی کافر رعایا اس پر اپنی جانیں نچھاور کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتی ہے۔

لغات: المحاولۃ: قصد کرنا۔ العلوج: عجمی کافر (ج) اعلاج، عُلوج، عَلَجَۃٌ

أبالغمراتِ توعِدُنا النصارىٰ
ونحنُ نجومُها وَهيَ البُروجُ

ترجمہ: کیا عیسائی ہم کو مشکلات کی دھمکی دیتے ہیں؟ حالانکہ ہم تو ستارے ہیں اور بُرج ہیں۔

یعنی عیسائی ہم کو مصیبتوں اور دشواریوں سے کیا ڈراتے ہیں یہاں تو عمر ہی گذری اسی موج حوادث میں، یہ مشکلات اور دشواریاں اگر ان کو برج مان لیا جائے تو ہم انہیں برجوں میں رہنے والے ستارے ہیں ہم ان بروج سے باہر کب رہتے ہیں۔

لغات: غمرات (واحد) غمرۃ: شدائد و مشکلات (ج) غِمَارٌ، غُمَرٌ، غَمَرَات
توعد: الایعاد: دھمکی دینا۔ البروج (واحد) برج: ستاروں کے برج۔

وفينا السيفُ حَملتُه صَدُوقٌ
إذا لاقى وغارتُه لَجُوجُ

ترجمہ: اور ہم میں سیف الدولہ ہے جب دشمن سے ٹکراتا ہے تو اس کا حملہ سچا ہوتا ہے اور اس کی لوٹ جھپٹ جانے والی ہوتی ہے۔

یعنی ہم خود بھی جفاکش اور سخت کوش ہیں اور مزید یہ کہ سیف الدولہ جیسا بہادر انسان ہم میں موجود ہے کہ دشمن پر اس کا حملہ اتنا سچا ہوتا ہے کہ کبھی ناکامی کا اسے سامنا نہیں کرنا پڑتا اور دشمن کی غارت گری شروع کر دیتا ہے تو ان کی جڑ بنیاد اکھیڑے بغیر ان کو چھوڑتا نہیں ہے۔

لغات: غارۃ: لوٹ، الاغارۃ: لوٹ ڈالنا۔ لجوج: سخت جھگڑالو، اللجاجۃ (ض) سخت جھگڑالو ہونا، دشمنی میں مداومت کرنا۔

نعوّذہ من الاعیانِ بأسًا
ویکثُرُ بالدّعاءِ لہٗ الضّجیجُ

ترجمہ: ہم اس کی بہادری کو نگاہ بد سے خدا کی پناہ میں دیتے ہیں اور اس کے لئے دعاؤں کا شور برپا رہتا ہے۔

یعنی ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا اس کی شجاعت و بہادری کو دشمنوں کی نظر بد سے بچائے اور یہ دعا اس کے لئے ہمیشہ ہوتی رہتی ہے۔

لغات: نعوّذ: التعویذ: پناہ میں دینا۔ العیاذ (ن) پناہ مانگنا۔ اعیان (واحد) عین: آنکھ۔ دعاء (ج) ادعیۃ۔ الضجیج: شور، فریاد، مصدر (ض) شور مچانا، چیخنا۔

رضینا والدُّ مستُقُ غیرُ راضٍ
بما حَکَمَ القَوَاضِبُ والوَشِیْجُ

ترجمہ: تلواروں اور نیزوں نے جو فیصلہ کر دیا ہے ہم اس پر راضی ہیں اور دمستق راضی نہیں ہے۔

یعنی جنگ میں تلواروں اور نیزوں نے اپنا فیصلہ سنا دیا چونکہ فیصلہ ہمارے حق میں ہے اسلئے ہم راضی اور مطمئن ہیں دمستق نے شکست کھائی اور فیصلہ اس کے خلاف ہے وہ کیسے راضی ہوگا۔

لغات: رضینا: الرضا (س) راضی ہونا، خوش ہونا۔ حکم: الحکم (ن) فیصلہ کرنا۔ القواضب (واحد) قاضبۃٌ: تلوار۔ الوشیج: نیزہ۔

فان یُقْدِمْ فقَدْ زُرْنا سَمَنْدُو
وَاِن یُحْجِمْ فَمَوْعِدُنا الخلیجُ

ترجمہ: پس اگر وہ آگے بڑھتا ہے تو ہم سمندو میں اس سے ملیں گے اور اگر تاخیر کرتا ہے تو ہمارے وعدہ کی جگہ خلیج ہے

یعنی اگر دمستق پیش قدمی کرتا ہے سمندو تک آجاتا ہے تو ہم اس سے وہیں ٹکرلیں گے اور اگر ٹھہر جاتا ہے تو ہم آگے بڑھ کر خلیج میں اس پر حملہ آور ہوں گے۔

لغات: زرنا: الزیارۃ (ن) زیارت کرنا، ملنا۔ یحجم: الاحجام: پیچھے ہٹنا، ڈر کر باز رہنا۔

قافیۃ الحاء

وقال وقد تاخر مدحہ عنہ فظن انہ عاتب علیہ

بأدنی ابتسامٍ منك تَحیَا القرائحُ
وتَقْوٰی من الجسمِ الضعیفِ الجَوارحُ

ترجمہ: تیری ادنیٰ مسکراہٹ سے طبیعتیں زندگی پاجاتی ہیں اور کمزور جسم کے اعضاء مضبوط ہو جاتے ہیں۔

یعنی تیری ہلکی سے ہلکی مسکراہٹ زندگی سے مایوس کے لئے پیام زندگی بنجاتی ہے اور کمزور سے کمزور جسم کے اعضاء میں طاقت آجاتی ہے۔

لغات: ابتسام: التبسم (ض) مسکرانا۔ تحیا: الحیوۃ (س) زندہ ہونا۔

ومن ذا الذی یَقْضِی حُقُوقَك کلّہا
ومن ذا الذی یُرْضِی سوی من تسامحُ

ترجمہ: اور کون ہے جو تیرے تمام حقوق ادا کرسکتا ہے؟ اور کون ہے جو تجھے خوش کرسکے سوا اس کے کہ تو چشم پوشی سے کام لے۔

یعنی تیرے جملہ احسانات کا شکریہ ادا کرنا تیری مدح وستائش کے جملہ حقوق کو پورا کرنا کس کے بس کی بات ہے یہ تیری تو چشم پوشی ہے کہ ہماری کوتاہیوں کے باوجود ہم سے راضی اور خوش ہے ورنہ صحیح اور کامل حقوق کی ادائگی کرکے صحیح رضا حاصل کرنا انتہائی دشوار ہے کیونکہ تیرے احسانات بے حساب ہیں۔

لغات: یقضی: القضاء (ض) ادا کرنا۔ یرضی: الارضاء خوش کرنا، الرضاء

(س) خوش ہونا۔ تسامح : المسامحۃ : چشم پوشی کرنا۔

وقد تَقبَلُ العذرَ الخفیّ تکرّمًا
فما بالُ عُذرِی واقفًا وھو واضحُ

ترجمہ : تو ازراہ کرم عذر خفی کو بھی قبول کر لیتا ہے تو میرے عذر کا کیا نتیجہ ہوگا جو واضح ہے اور حاضر خدمت ہے۔

یعنی تو آدمی کی مخفی مجبوریوں کو بھی مد نظر رکھ کر ازراہ نوازش معاف کر دیتا ہے جبکہ وہ تجھ سے اس کا اظہار بھی نہیں کرتا میں تو اپنا عذر پیش کر رہا ہوں اور تیرے سامنے وہ موجود ہے، اس کی پذیرائی کی تو اور بھی امید ہے۔

لغات : تقبل : القبول (س) قبول کرنا۔ عذر (ج) اعذار۔ الخفی پوشیدہ، الخفاء (س) پوشیدہ ہونا، الاخفاء : پوشیدہ کرنا۔ واقف : کھڑا ہے الوقوف (ض) ٹھہرنا، کھڑا ہونا، التوقف : تاخیر کرنا۔

وانّ محالاً إذ بِكَ العَيْشُ أن أُرَى
وجسمُكَ معتلٌّ وجسمِيَ صالحٌ

ترجمہ : اور یہ دشوار ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ تیرا جسم بیمار ہو اور میرا جسم صحتمند ہو اس لئے کہ تیری ہی وجہ سے زندگی ہے۔

یعنی جب میری زندگی کا دار و مدار تجھ پر ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ میں تو آرام و سکون سے رہوں اور تو مریض ہو اور بیماری کی اذیتوں میں مبتلا ہو، یہ میرے لئے ناقابل برداشت اور محال بات ہے۔

لغات : العیش : زندگی، مصدر (ض) جینا، زندہ رہنا۔ معتل : الاعتلال : بیمار ہونا، العلۃ (ن ض) بیمار ہونا۔ جسم (ج) اجسام، جسوم، صالح : تندرست، الصلاح : الصلاحیۃ (ن ف ك) درست ہونا، حال کا درست ہونا، نیک ہونا۔

وما كان ترکی الشِّعرَ الا لأنه
تُقَصِّرُ عن وَصْفِ الامیرِ المدائحُ

ترجمہ : میرے ترک شعر کی صرف یہی وجہ ہے کہ امیر کے اوصاف بیان کرنے سے قصیدے قاصر رہ جاتے ہیں۔

یعنی میں نے کچھ دنوں سے کوئی قصیدہ نہیں پیش کیا ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ چونکہ قصائد تیرے اوصاف کا صحیح حق ادا نہیں کرتے اس لئے ناقص کام کرنے سے بہتر یہ ہے کہ خاموشی اختیار کر لی جائے اس لئے میں خاموش ہوں۔

لغات : تقصر : التقصیر : کوتاہی کرنا، القصور (ن) قاصر رہنا۔ وصف (ج) اوصاف۔ مدائح (واحد) مدیحة : قصیدہ۔

وقال ایضا فی صباہ و قد بلغ عن قوم کلاما

انا عینُ المسوَّدِ الجَحْجَاح
هَیَّجَتْنی کلابُکم بالنُّبَاح

ترجمہ : میں خود عظیم اور بلند مرتبہ سردار ہوں تمہارے کتوں نے بھونک کر مجھے برانگیختہ کر دیا ہے۔

یعنی میں سردار ہوں اور بڑا سردار تمہارے نالائق لوگوں نے کتوں کی طرح بھونک کر میری شان میں اہانت آمیز بات کہہ کر مجھے برانگیختہ کر دیا ہے۔

لغات : المسوّد : التسوید : سردار بنانا۔ الجحجاح : عظیم سردار (ج) جحاجح جحاجیح، جحاجحة۔ کلاب (واحد) کلب : کتا۔ النباح (ض ف) کتے کا بھونکنا۔

ایکونُ الهِجَانُ غیرَ هجانٍ
ام یکونُ الصُّرَاحُ غیرَ صراح

ترجمہ: کیا شریف آدمی غیر شریف ہو سکتا ہے؟ یا خالص النسب غیر خالص بن سکتا ہے؟

لغات: ھجان: شریف النسب۔ صراح: خالص النسب۔

جَہِلُونِی وانْ عَمَرْتُ قَلِیلاً
نَسَبَتْنِی لَہُمْ صُدُورُ الرِّمَاحِ

ترجمہ: وہ لوگ مجھ سے ناواقف ہیں اگر میں کچھ دن زندہ رہا تو نیزوں کی نوک ان کو میرا نسب بتادے گی۔

لغات: جہلوا: الجہل (س) ناواقف ہونا۔ عمرت: العمر (ن) زندہ رہنا۔ نسبت: النسب (ض) نسب بیان کرنا۔ صدور (واحد) صدر: نوک۔ رماح (واحد) رُمح: نیزہ۔

وقال یمدح مساور بن مُحمّد الرومی

جَلَلاً کمابی فَلْیَکُ التَّبْرِیحُ
أَغِذَاءُ ذا الرَّشَاءِ الأَغَنِّ الشِّیحُ

ترجمہ: سوزش غم بڑی ہونی ہی چاہئے جیسی مجھے ہے، کیا اس گنگنانے والے ہرن کی غذا گھاس ہے۔

یعنی جو بھی ان غزالان صفت حسینوں کی آتش محبت میں گرفتار ہوگا اس کی سوزش غم ہلکی ہو ہی نہیں سکتی جیسا کہ میں خود اس سوزش غم میں مبتلا ہوں ان ہرنیوں کی محبت کوئی آسان چیز ہے؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ گھاس چرتی ہیں؟ یہ تو عاشق کے صبر و سکون کو ساری کائنات کو چرجاتی ہیں ان کی محبت کا درد و کرب ہلکا ہو ہی نہیں سکتا جب بھی ہوگا اور جس کو بھی ہوگا تو اسی شدت کا درد و غم ہوگا جیسا کہ مجھے ہے۔

لغات: جللاً: عظیم، الجل، الجلالۃ (ض) بڑے مرتبہ والا ہونا۔ التبریح: سوزش غم میں مبتلا ہونا۔ الرشاء: نوعمر ہرنی (ج) ارشاء۔ الاغنّ: الاغنان: نرم آواز نکالنا۔ الشیح: ایک قسم کی گھاس۔

لعبتْ بمشیّتہ الشّمولُ وجرّدتْ
صنمًا من الاصنامِ لولا الروحُ

ترجمہ: شراب اس کی رفتار میں اثر کر گئی اگر روح نہ ہوتی تو اس نے تو بتوں میں سے ایک بت نکال کر رکھ دیا ہے۔

یعنی شراب کی مستی نے اس کی رفتار میں لڑکھڑاہٹ پیدا کر کے اس کے حسن میں اضافہ کر دیا ہے، شراب نے اس کو حسن و جمال کا پیکر بنا دیا ہے اگر روح نہ ہوتی تو معلوم ہوتا کہ ایک حسین و جمیل بت تراش کر رکھ دیا گیا ہے۔

ما بالُہ لاحظتُہ فتضرّجتْ
وجناتُہ وفؤادِی المجروحُ

ترجمہ: اس کا کیا حال ہے کہ میں نے اس کی طرف نگاہ کی تو اس کے رخسارے اور میرا زخمی دل دونوں سرخ ہو گئے۔

یعنی جب میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس کے رخسارے اور میرا زخمی دل دونوں بیک وقت سرخ ہو گئے معلوم نہیں دل کی سرخی رخساروں میں آ گئی یا رخساروں کی سرخی دل میں اتر آئی دونوں میں آخر کیا رشتہ ہے۔

لغات: الشمول: شراب۔ جرّدت: التجرید: تلوار کا میان سے نکالنا۔ تضرّجت: گلابی ہونا۔ وجنات (واحد) وجنۃ: رخسارہ۔ المجروح: الجرح (ف) زخمی کرنا (س) زخمی ہونا۔

وَرَمٰی وَمَا رَمَتَا یَدَاهُ فَصَابَنِی
سَهمٌ یُعَذِّبُ وَالسِّهَامُ تُرِیحُ

ترجمہ: اس نے تیر چلایا حالانکہ اس کے ہاتھوں نے تیر نہیں چلایا، مجھے ایسا تیر لگا جو اذیت رساں ہے حالانکہ تیر تو آرام دیتے ہیں۔

یعنی محبوبہ کے ہاتھوں میں نہ کمان تھی نہ تیر لیکن تیر اسی کی طرف سے چلایا گیا جو میرے سینے میں پیوست ہو گیا یہ تیر عام تیروں سے مختلف تھا تو تیر لگتے ہی آدمی کشاکش زندگی سے نجات پا جاتا ہے اور ابدی نیند سو جاتا ہے اور مصیبتوں سے نجات مل جاتی ہے لیکن اس تیر نے تو دائمی کرب اور مسلسل اذیت و خلش میں مبتلا کر دیا ہے۔

لغات: صاب: الصوب (ن) تیر کا نشانہ پر لگنا۔ سہم: تیر (ج) سہام، اسہم تریح: الاراحۃ: آرام پہونچانا، الراحۃ (س) کسی کام کے لئے خوشی سے تیار ہونا۔

قَرُبَ المَزَارُ وَلَا مَزَارَ وَانَّمَا
یَغدُو الجَنَانُ فَنَلتَقِی وَیَرُوحُ

ترجمہ: ملاقات کی جگہ قریب ہے لیکن ملاقات نہیں ہے صبح اور شام دل جاتا ہے اور ہم مل لیتے ہیں۔

یعنی بارگاہ حسن نگاہوں کے سامنے ہے لیکن شرف دیدار حاصل نہیں اس لئے دل تصورات کے پر لگا کر صبح و شام حریم حسن میں پہونچ جاتا ہے اور دیدار ہو جاتا ہے دل کے آئینہ میں تصویر یار موجود ہے، گردن جھکا لی اور دیکھ لی۔

لغات: مزار (اسم ظرف) زیارت گاہ، الزیارۃ (ن) ملاقات کرنا، زیارت کرنا۔ یغدو: الغداوۃ (ن) صبح کو جانا۔ الجنان: دل (ج) اجنان۔ یروح: الرواح (ن) شام کو جانا

وَفَشَت سَرَائِرُنَا اِلَیكَ وَشَفَّنَا
تَعرِیضُنَا فَبَدَا لَكَ التَّصرِیحُ

ترجمہ: ہمارے راز تمہارے سامنے فاش ہو گئے، در پردۂ اظہار محبت نے ہم کو لاغر کر دیا اور پھر تمہارے لئے تصریح ظاہر ہو گئی۔

یعنی میں نے کبھی زبان سے اظہار محبت نہیں کیا لیکن راز محبت کو ضبط کرنے کی مسلسل اذیت نے نحیف و راز بنا دیا، بیماری عشق کی چہرے کی زردی اور جسم کی لاغری نے پوری داستان تمہارے سامنے کھول کر رکھ دی اور مری محبت کا راز تم پر فاش ہو گیا۔

لغات: فشت: الفشو (ن) راز کا ظاہر ہونا، الافشاء: راز کا ظاہر کرنا - سرائر (واحد) سریرۃ: راز، بھید - شفّ: الشفوف (ض) بدن کا دبلا ہونا - التعریض: کسی پر بات ڈھال کر کہنا، اشارہ سے بتانا - بدا: البدو (ن) ظاہر ہونا -

لما تقطعت الحُمُولُ تقطعتْ
نَفْسی أسیً وکأنهن طُلُوحُ

ترجمہ: بار برداری کے اونٹ جو گھنے درخت معلوم ہوتے ہیں جب منقطع ہو گئے تو میری جان غم سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔

یعنی اور جب محمل اور ہودجوں کو لے کر کھڑے ہوئے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ببول کے گھنے درخت کھڑے ہیں اور جب یہ اونٹ نگاہوں سے اوجھل ہو گئے تو شدت غم سے میری جان کٹ کر رہ گئی۔

لغات: حمول: بار برداری کے اونٹ، لدی ہوئی سواریاں - اسیٰ: غم، مصدر (س) غمخواری کرنا - طلوح (واحد) طلح: ببول کا گھنا درخت

وجلا الوداعُ من الحبیبِ محاسِناً
حُسْنُ العزاءِ وقد جُلین قبیحُ

ترجمہ: محبوبہ کی رخصت نے بہت سی خوبیوں کو اجاگر کر دیا صبر جمیل گراں گزرنے لگا۔

یعنی ہمہ وقتی ملاقات میں دوستوں کی بہت سی خوبیوں کا صحیح احساس نہیں ہوتا لیکن جب وہ دوست جدا ہو جاتا ہے تو اس کی ایک ایک بات ایک ایک ادا یاد آتی ہے اور دل تڑپ تڑپ کر رہ جاتا ہے، اور ایسا محسوس ہونے لگتا ہے کہ دوست کی جدائی سے ہماری زندگی میں خلا پیدا ہو گیا ہے اس لئے جب محبوبہ جدا ہو گئی تو اس کی ایک ایک ادا یاد آتی چلی گئی اور اس کی ایک ایک خوبی آنکھوں کے سامنے ناچنے لگی اور دل کا صبر و سکون رخصت ہو گیا، صبر کا پھایا دل کے زخم پر رکھنا بھی اب گراں معلوم ہونے لگا۔

لغات: جلا: الجلاء (ن) ظاہر ہونا، روشن ہونا۔ الوَدَاع: رخصت، التودیع: رخصت کرنا۔ عزاء: صبر، مصدر (س) صبر کرنا۔ جلین: الجلاء (ن) ظاہر ہونا۔ قبیح: بُرا، قبائح، القباحۃ (ك) برا ہونا۔

فَیَدٌ مسلِّمۃ وطرفٌ شاخِصٌ
وحشًا تذوبُ ومدمع مسفوحُ

ترجمہ: ہاتھ سلام کر رہا ہے آنکھیں ٹکٹکی لگائے ہوئے ہیں دل پگھلتا جا رہا ہے، اور آنسو جاری ہیں۔

یعنی محبوبہ کی رخصت کا حال یہ تھا کہ عاشق کا ہاتھ سلام کے لئے اٹھا ہوا ہے محبوبہ محمل کا پردہ اٹھائے ہوئے غم و اندوہ سے بھری ہوئی آنکھوں سے ٹکٹکی لگائے ہوئے دیکھ رہی ہے دل اندر سے صدمہ فراق سے پگھلتا جا رہا ہے اور عاشق کے چہرے پر آنسوؤں کی قطار رواں ہے اس طرح دو چاہنے والے ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔

لغات: طرف: آنکھ (ج) اطراف۔ شاخص: الشخص (ف) ٹکٹکی لگا کر دیکھنا۔ حشا: دل، پہلو (ج) احشاء۔ مسفوح: السفح (ف) آنسو بہانا، خون بہانا۔

يَجِدُ الحَمَامُ ولو كَوَجدِي لَا نبرَى
شجرُ الأَرَاكِ مع الحمامِ يَنُوحُ

ترجمہ: کبوتری بے چین رہتی ہے اور اگر وہ بے چینی میری بے چینی کی طرح ہوتی تو اراک کا درخت کبوتری کے ساتھ گریہ وزاری کرتے ہوئے پیش آتا۔

یعنی کبوتری اپنے محبوب کی جدائی میں اراک کے درخت پر مصروف غم ہے۔ اگر اس کی محبت کی بے چینی میری بے چینی کی طرح ہوتی تو وہ اپنے غم میں تنہا نہ ہوتی بلکہ جس درخت پر نوحہ خوانی کر رہی ہے وہ درخت بھی اس کے غم میں رو پڑتا اور پوری فضا سوگوار ہو جاتی لیکن اس کی محبت ابھی میری محبت کے درجے تک نہیں پہونچی ہے۔

لغات: یجد: الوجد (ض س) بہت محبت کرنا، غمگین ہونا۔ انبری: الانبراء: پیش آنا۔ ینوح: النوحة (ن) نوحہ کرنا، ماتم کرنا۔

وأَمَقَّ لو خَدَتِ الشمالُ براكبٍ
في عَرضِه لأَنَاخَ وهي طليحُ

ترجمہ: بہت سے میدان ہیں کہ اگر باد شمالی کسی سوار کو اس کی چوڑائی میں تیز دوڑائے تو وہ تکان سے چور ہو کر بیٹھ جائے۔

یعنی میری راہ میں بہت سے میدان ایسے آئے کہ ان کی چوڑائی تو کم تھی لیکن لمبائی بے پناہ تھی پھر بھی اس کی چوڑائی میں کوئی ہوا کے دوش پر بھی جائے تب بھی وہ اس کی چوڑائی کو طے نہ کر سکے، ہمت ہار جائے اور تھک کر چور ہو جائے اور سواری سے اتر پڑے۔

لغات: امق: ایسا میدان جس کی چوڑائی کم اور لمبائی زیادہ ہو۔ خدت: الخدی (ض) تیز دوڑانا۔ اناخ: الاناخة: اونٹ بٹھانا۔ طلیح: الطلاحة (ف) اونٹ کا تھکنا۔

نازعتُهُ قُلُصَ الرِّكابِ و ركبُها
خوفَ الهلاكِ حُداهم التسبيحُ

ترجمہ: میں نے سواری کی نوجوان اونٹنی کو اس سے لڑا دیا حال یہ تھا کہ ہلاکت کے خوف سے ان کی سواری کا حدی اللہ اللہ کرتا تھا۔

یعنی ایسے خطرناک میدان میں میں نے اونٹنی کو دوڑایا کہ قافلے کے جتنے ساربان تھے کیف ونشاط میں حدی پڑھنے کے بجائے تسبیح وتحمید میں لگے ہوئے تھے اور مارے خوف و دہشت کے زبان سے صرف اللہ اللہ نکلتا تھا کہ خدایا کسی طرح یہ میدان طے ہو جائے حدی پڑھنا کس کو سوجھتا تھا۔

لغات: نازعت: المنازعۃ: لڑ جانا۔ قلص: نوجوان اونٹ، لمبی ٹانگوں والی اونٹنی (ج) قلوص۔ رکب (واحد) راکب: سوار۔ حدا: الحدو (ن) حدی پڑھنا

لولا الامیرُ مساورُ بن محمدٍ
ما جُشِّمتُ خطرًا و رُدَّ نصیحُ

ترجمہ: اگر امیر مساور بن محمد نہ ہوتا تو نہ خطروں کی تکلیف اٹھائی جاتی اور نہ نصیحت کرنے والوں کی نصیحت رد کی جاتی۔

یعنی چونکہ منزل مقصود مساور بن محمد جیسی عظیم المرتبت شخصیت تھی اس لئے خطرہ مول لیا گیا اور سفر سے ڈرانے والوں کی بات کو رد کر دیا گیا۔

لغات: جُشمت: التجشیم: تکلیف دینا۔ ردّ: الردّ (ن) رد کرنا، لوٹانا۔ نصیح: نصیحت کرنے والا، النصیحۃ (ف) نصیحت کرنا۔

ومتی وَنَتْ و ابو المظفرِ امُّها
فاتاحَ لی ولها الحِمامُ متیحُ

ترجمہ: اور جب سستی کرنے لگے اور اس کا مقصد ابو المظفر ہو تو مقدر بنانیوالا

مرے اور اس اونٹنی کے لئے موت کو مقدر بنا دے۔

یعنی ابوالمظفر کی ذات مقصد سفر ہو اور پھر اونٹنی راہ میں سستی سے کام لے تو ایسی صورت میں خدا مجھے اور میری سواری دونوں کو موت دے دے کیونکہ ابوالمظفر تک رسائی نہیں ہوتی تو زندگی بے کار ہے۔

لغات: ونت: سستی کرے، الونی: سستی کرنا۔ اتاح: الاتاحۃ: مقدر کرنا، التیح (ض) مقدر ہونا۔ اَمَّ: مصدر (ن) قصد کرنا۔

شِمْنَا وما حَجَبَ السماءُ بروقَه
وحَرًى یجودُ وما مَرَتْه الریحُ

ترجمہ: ہم نے آسمان کی بجلیوں کو دیکھا حالانکہ آسمان ڈھنکا ہوا نہیں تھا اور ایسے بادل کو جس کو ہوا نے حرکت نہیں دی اور وہ برستا ہے۔

یعنی آسمان تو اس وقت برستا ہے جب اس پر بادل چھائے ہوئے ہوں، مانسونی ہوائیں بادلوں کو اڑا کر ادھر سے ادھر لا رہی ہوں لیکن ہم نے ایک ایسے آسمان کو دیکھا کہ نہ تو مانسونی ہوائیں چلتی ہیں نہ بادل چھایا ہوا ہے نہ بجلیاں چمکتی ہیں نہ رعد کڑکتا ہے پھر بھی وہ برستا ہے اور خوب برستا ہے یعنی ممدوح کا ابر کرم برسنے کے لئے کسی تحریک اور تقاضے اور سوال کا محتاج نہیں۔

لغات: شمنا: الشَیْمُ (ض) آسمان کی طرف بامید بارش دیکھنا۔ عجب: العجب (ن) چھپانا۔ بروق (واحد) برق: بجلی۔ حرًی: لائق یہ صفت ہے اس کا موصوف سماء محذوف ہے۔ یجود: الجود (ن) فیاضی کرنا، بخشش کرنا۔ مرت: المری (ض) جانور کا تھن سہلا کر دودھ اتارنا۔ ریح: ہوا (ج) ریاح۔

مرجوُّ منفعةٍ مخوفُ أذیةٍ
مغبوق کاسٍ محامدٍ مصبوحُ

ترجمہ: جس سے نفع کی امیدیں وابستہ ہیں اور اذیت کا خوف بھی، صبح، شام مدح و ستائش کا جام پلایا جاتا ہے۔

یعنی وہ ایسی ذات ہے جس سے اس کے ہواخواہوں کی ساری امیدیں وابستہ ہیں اور دشمنوں کو اس کی سزا کا خوف لاحق رہتا ہے اور اس کے عظیم کارناموں کی دنیا میں صبح و شام تعریف کی جاتی ہے۔

لغات: مرجو: الرجاء (ن) امید کرنا۔ منفعة: مصدر (ف) نفع دینا۔ مخوف الخوف (س) ڈرنا۔ اذیة: تکلیف: الاذی (س) تکلیف میں رہنا۔ مغبوق: الغبق (ن ض) شام کی شراب پینا۔ کاس: پیالہ جام، شراب (ج) کؤوس، اکوس۔ مصبوح الصباح (ف) صبح کی شراب پینا، صبوحی پینا، الصباحة (ك) خوبصورت ہونا۔

حَنِقٌ على بدرِ اللُّجينِ وما أتت
بإساءةٍ وعن المسئ صَفُوحُ

ترجمہ: وہ چاندی کی تھیلیوں پر خفا ہے حالانکہ اس نے کوئی غلطی نہیں کی ہے اور وہ غلطی کرنے والوں سے درگذر کرنے والا ہے۔

یعنی ممدوح اس بے دردی سے سونا چاندی لٹاتا ہے جیسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان پر سخت برہم ہے اور جلد سے جلد اپنے پاس سے ان کو دھتکار دینا چاہتا ہے حالانکہ وہ غلط کاروں سے درگذر کرنے والا انسان ہے اس کے باوجود سونے چاندی سے کوئی غلطی بھی نہیں ہوئی اور اس کو سزا دے رہا ہے۔

لغات: حنق: صفت خفا، مصدر (س) سخت غضبناک ہونا۔ بدر: دس ہزار کی تھیلی (ج) بدور۔ لجین: چاندی۔ صفوح: الصفح (ف) درگذر کرنا، معاف کرنا۔

لوفَرِّقَ الكرمُ المفرّقَ مالَه
في الناسِ لم يكُ في الزمانِ شَحِيحُ

ترجمہ : وہ جذبہ سخاوت جو اس کے مال کو تقسیم کرتا ہے لوگوں میں تقسیم کر دیا جائے تو دنیا میں کوئی بخیل ہی باقی نہ رہے ۔

یعنی ممدوح کا جذبہ سخاوت اتنا بڑا ہے کہ اگر اس کو تھوڑا تھوڑا کر کے ساری دنیا کے انسانوں کو دے دیا جائے تو ساری دنیا کے انسان سخی بن جائیں اور ایک فرد بھی بخیل نہ رہ جائے یعنی بات کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ساری دنیا کے انسانوں میں الگ الگ جتنا جذبہ سخاوت ہے اتنا تنہا ممدوح کی ذات میں موجود ہے ۔

لغات : فرّق : التفریق : جدا جدا کرنا ۔ شحیح : بخیل (ج) اَشِحَّۃٌ، اَشِحَّاء، الشحُّ (ن) بخل کرنا، بخیل ہونا ۔

أَلْغَتْ مسامِعُهُ المَلامَ وَغادَرَتْ
سِمَةً على أَنْفِ اللِئَامِ تَلوحُ

ترجمہ : اس کے کانوں نے ملامت کو لغو کر دیا اور کمینوں کی ناک پر واضح علامت بنا کر چھوڑ دیا ۔

یعنی کمینے لوگوں کی خواہش ہے کہ جیسے وہ خسیس ہیں ممدوح بھی ویسا ہی ہو جائے لیکن اس نے ان کی بات ان سنی کر دی کہنے والے ساری دنیا میں اپنے کمینہ پن کی وجہ سے بدنام ہو گئے ۔

لغات : الغت : الغاء : لغو کرنا، بیکار کر دینا، اللغو (ن) بیکار ہونا ۔ الملام: مصدر (ن) ملامت کرنا ۔ غادرت : المغادرۃ : چھوڑنا ۔ سمۃ : علامت (ج) سمات ۔ انف : ناک (ج) اناف، انوف ۔ لئیم : کمینہ (ج) لئام و لُؤَمَاءُ (ك) کمینہ ہونا ۔ تلوح : اللوح (ن) ظاہر ہونا ۔

هذا الذی خَلَتِ القرونُ و ذکرُہ
وحدیثُہ فی کتبِہا مشروحُ

ترجمہ : یہ وہ ذات ہے کہ زمانے گذرتے جائیں گے اور اس کا ذکر اس کی باتیں کتابوں میں تفصیل سے لکھی جاتی رہیں گے۔

خلت ماضی مستقبل کے معنی میں ہے یعنی ممدوح کی فیاضیوں اور کارناموں کا تذکرہ مورخین اپنی کتابوں میں تفصیل سے لکھتے رہیں گے۔

لغات : خلت : الخلو (ن) گذرنا۔ القرون (واحد) قرن۔ مشروح : الشرح (ف) مسئلہ کی باریکی کو کھول کر وضاحت کے ساتھ بیان کرنا۔

ألبابُنَا بجمالِہ مبہورۃٌ
وسحابُنا بنوالِہ مفضوحٌ

ترجمہ : ہماری عقلیں اس کے جمال سے حیرت زدہ ہیں اور ہمارا بادل اس کی بخشش کے سامنے رسوا ہے۔

یعنی اس کے حسن وجمال اور جاہ وجلال کو دیکھ کر عقلیں حیران ہیں آسمان کا برسنے والا بادل ممدوح کے ابر کرم کی موسلادھار بارش کے سامنے اپنی تہی دامنی پر شرمندہ اور رسوا ہے۔

لغات : الباب (واحد) لبٌّ : عقل، اللبابۃ (س) عقلمند ہونا۔ مبہورۃ : البہر (ف) فضیلت میں بڑھ جانا، غالب ہونا۔ سحاب : بادل (ج) سُحُبٌ، سحائب۔ نوال : مصدر (ن) بخشش کرنا۔ مفضوح : رسوا، الفضح (ف) رسوا ہونا برائی ظاہر کرنا

یَغْشَی الطِّعانَ فلا یردُّ قناتَہٗ
مکسورۃً ومن الکُماۃ صحیحٌ

ترجمہ : نیزہ بازی کے وقت چھا جاتا ہے اس کا ٹوٹا ہوا نیزہ واپس نہیں ہوتا اور مسلح فوجیوں میں سے کوئی صحیح وسالم ہو۔

یعنی ممدوح کا نیزہ حملہ کرتے ہوئے ٹوٹ ٹوٹ جاتا ہے مگر اس وقت تک

جنگ بند نہیں کرتا جب تک دشمن کا ایک بھی سپاہی میدان جنگ میں صحیح وسالم موجود ہے۔

لغات: یغتشی: الغشی (س) ڈھانکنا، چھا جانا۔ الطعان: مصدر، نیزہ بازی کرنا۔ قناۃ: نیزہ (ج) قنوات۔ مکسورۃ: ٹوٹا ہوا، الکسر (ض) توڑنا۔ کُمَاۃٌ (واحد) کَمِیٌّ: مسلح بہادر۔

وعلی التراب من الدماء مجاسد
وعلی السماء من العجاج مسوح

ترجمہ: زمین پر خون کا رنگین فرش بچھا ہوا ہے اور آسمان پر غبار کا ٹاٹ ہے۔
یعنی ممدوح کے بے پناہ حملوں کی وجہ سے زمین لالہ زار ہو گئی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زمین پر سرخ فرش بچھا یا گیا ہے اور دھواں دھار گھوڑوں کی دوڑ سے آسمان پر اتنا گہرا غبار چھا گیا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کسی نے آسمان پر موٹا ٹاٹ تان دیا ہے اور آسمان نظر نہیں آتا۔

لغات: دماء (واحد) دَمٌ: خون۔ مجاسد: رنگین فرش (واحد) مُجَسَّدٌ التجسید: زعفران میں رنگنا۔ عجاج: غبار۔ العجّ (ن ض) ہوا کا غبار اڑانا۔ مسوح (واحد) مِسْحٌ: ٹاٹ۔

یخطو القتیل الی القتیل امامہ
رب الجواد وخلفہ المبطوح

ترجمہ: ایک شاندار گھوڑے والا ایک مقتول سے دوسرے مقتول پر قدم رکھتا ہوا چلتا ہے اور اس کے پیچھے لاشیں بچھی ہوئی ہیں۔
یعنی میدان جنگ میں دشمنوں کی لاشیں پٹی ہوئی ہیں ممدوح لاشوں ہی لاشوں پر قدم رکھتا ہوا آگے بڑھتا ہے سامنے لاشوں کی قطار اور پیچھے لاشوں کی قطار پاؤں

رکھنے کی کہیں جگہ نہیں رہی ۔

لغات : یخطو: الخطوۃ (ن) قدم رکھنا ۔ الجراد : عمدہ گھوڑا ۔ المبطوح : بچھی ہوئی ، البطح (ف) پچھاڑنا، منہ کے بل گرانا ۔

فمقیلُ حبِّ محبه فَرِحٌ به
ومقیلُ غیظِ عدوّہٖ مقروحٗ

ترجمہ : اس سے محبت کرنے والے کی محبت کی خوابگاہ اس سے مسرور ہے اور اس کے دشمن کے غصہ کا مسکن زخمی ہے ۔

محبت اور غصہ دونوں دل میں ہوتے ہیں یعنی ممدوح کے چاہنے والے اس کی فتح پر مسرور ہیں اور اس کے دشمن کے دل شکست کی وجہ سے زخمی ہیں ۔

لغات : مقیل (اسم ظرف) القیلولۃ (ض) دوپہر میں سونا، قیلولہ کرنا ۔ فرح (صفت) مسرور ، الفرح (س) خوش ہونا، مسرور ہونا ۔ غیظ : غصہ مصدر (ض) غصہ ہونا ۔ مقروح : زخمی ، القرح (ف) زخمی کرنا ۔

یُخْفِی العداوۃَ وھی غیرُ خَفِیّۃٍ
نَظَرُ العَدُوِّ بِمَا أَسَرَّ یَبُوحُ

ترجمہ : وہ دشمنی کو چھپاتا ہے حالانکہ وہ چھپنے والی نہیں ہے جس چیز کو وہ چھپاتا ہے دشمن کی نگاہ اس کو ظاہر کر دیتی ہے ۔

یعنی دشمن کی دشمنی لاکھ چھپانے کی وہ کوشش کرے چھپ نہیں سکتی، خود اس کی نگاہیں اس کی دشمنی کا راز فاش کر دیتی ہیں اور ہوشیار آدمی دشمن کی نگاہوں کو دیکھ کر اس کے دل کی بیماری سمجھ جاتا ہے آنکھ زبان سے زیادہ سچ بولتی ہے ۔

لغات : یخفی: الاخفاء : چھپانا، الخفاء (س) چھپنا ۔ العداوۃ : دشمنی، العدا (س) بغض رکھنا، دشمنی کرنا ۔ اسرّ: الاسرار: چھپانا ۔ یبوح : البوح (ن) ظاہر ہونا ۔

یا بنَ الذی ما ضَمَّ بُرْدٌ کا بنہ
شَرَفاً ولا کالجَدّ ضَمَّ ضَرِیحُ

ترجمہ: اے اس شخص کے لڑکے! کہ شرافت میں اس لڑکے کے مثل کو کسی چادر نے نہیں چھپایا اور نہ دادا کی طرح کسی قبر نے چھپایا۔

یعنی زندوں میں اس کے لڑکے کی طرح نہ کوئی شریف و فیاض ہے اور نہ مردوں میں اس کے دادا کی طرح ہوا ہے۔

لغات: ضمّ: الضمّ (ن) سمیٹنا۔ بُرْدٌ: چادر (ج) ابراد، برود۔ ضریح: قبر (ج) ضرائح۔

نَفْدِیْك من سیلٍ اذا سُئِلَ الندیٰ
هَولٍ اذا اختلطا دَمٌ و مسیحُ

ترجمہ: ہم تجھ پر قربان ہیں، جب بخشش کا سوال کیا جائے تو سیلاب ہے جب خون پسینہ مل جائے تو خوف و دہشت ہے۔

یعنی جب بھی تجھ سے کسی چیز کا سوال کیا جائے تو سیلاب کی طرح تو اس پر دولت بہا دیتا ہے اور میدان جنگ میں جبکہ گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہو اور سارا لشکر خون اور پسینہ میں شرابور ہو تو مکمل خوف و دہشت بن جاتا ہے تجھے دیکھ کر دشمنوں کی روح نکل جاتی ہے۔

لغات: سیل: سیلاب، السیل (ض) بہنا۔ الندیٰ (ض) بخشش کرنا۔ هول خوف و دہشت، مصدر (س) خوف زدہ ہونا۔ مسیح: پسینہ۔

لو کنت بحراً لم یکن لك ساحِلٌ
او کنتُ غیثاً ضاقَ عنك اللُّوحُ

ترجمہ: اگر تو سمندر ہوتا تو تیرا ساحل نہ ہوتا یا بادل ہوتا تو فضائے آسمانی تیرے

لئے تنگ ہو جاتی۔

یعنی فیاضی وسخاوت کا وہ عالم ہے کہ اگر تو سمندر ہو جائے تو عام سمندروں کی طرح تیرا کوئی ساحل ہی نہیں ہوتا اور بحر ناپیدا کنار ہو جاتا یا برسنے والا بادل بن جاتا تو عام بادل کی طرح آسمانی بلندی پر پرواز کر کے نہ رہ جاتا بلکہ آسمان سے زمین تک کی ساری فضا تجھ سے بھر جاتی۔

لغات: بحر: سمندر (ج) ابحار، بحور، اَبْحُرٌ۔ ساحل: کنارہ (ج) سواحل غیث: بادل بارش (ج) غیوث۔ ضاق: الضیق (ض) تنگ ہونا۔ اللوح: فضا، ما بین السماء والارض۔

وخشیت منك علی البلاد واهلها
ما کان انذرَقَوْمَ نوحٍ نوحُ

ترجمہ مجھے شہر اور شہر والوں کے لئے تیری طرف سے اس چیز کا خطرہ ہے جس چیز سے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

یعنی تیرے ابر کرم کے برسنے کا جب یہی عالم ہے تو مجھے یہ خطرہ ہے کہ کہیں دنیا میں پھر دوبارہ طوفان نوح نہ آجائے۔

لغات: خشیت: الخشیة (س) ڈرنا۔ انذار: مصدر، ڈرانا۔ قوم (ج) اقوام

عَجْزٌ بحُرٍّ فاقَــــةٌ وَوَرَاءَهُ
رزقُ الالــــهِ وَبابُكَ المفتوحُ

ترجمہ: کسی شریف آدمی کی فاقہ کشی اس کی کوتاہی ہے ورنہ اس کے لئے خدا کا رزق اور تیرا دروازہ کھلا ہوا ہے۔

یعنی دنیا میں کوئی شریف آدمی فاقہ کرتا ہے تو یہ خود اس کی کوتاہی اور کمزوری ہے ورنہ فاقہ کا کیا سوال، خدا نے روزی تقسیم کرنے کا کام ممدوح کے سپرد کر دیا ہے

اور اس کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہوا رہتا ہے اور ہمہ وقت روزی حاصل کرنے کا ہر شخص کو موقعہ حاصل ہے جب چاہے لے سکتا ہے۔

لغات : عجز: مصدر (ض س) قادر نہ ہونا، طاقت نہ رکھنا، عاجز ہونا۔ حرّ: شریف، آزاد (ج) احرار۔ رزق : مصدر (ن) روزی دینا۔

ان القریضَ شجٍ بعِطفی عائذٌ
من ان یکونَ سواء لك الممدوحُ

ترجمہ : شعر میری طرف سے آزردہ ہے وہ اس بات سے پناہ مانگتا ہے کہ تیرے سوا کوئی ممدوح ہو۔

یعنی میرے اشعار دل شکستگی کے ساتھ مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ خدا کے لئے ہمیں ممدوح کے علاوہ کسی دوسرے کی شان میں کہہ کر رسوا نہ کرو ہم صرف اسی کے شایان شان ہیں، کوئی دوسرا ہماری پذیرائی کا اہل نہیں ہے۔

لغات : شجٍ : غمگین، آزردہ، الشجو (ن) غمگین ہونا۔ عائذ : العیاذ (ن) پناہ مانگنا۔

وذکیّ رائحةِ الریاضِ کلامُها
یبغی الثناءَ علی الحیاءِ فتفوحُ

ترجمہ : اور باغوں کی خوشبو کا پھوٹنا اس کا کلام ہے وہ بارش کی تعریف کرنا چاہتی ہے اس لئے پھوٹ پڑتی ہے۔

یعنی گلشن میں پھولوں کی خوشبو جو ہر طرف پھیلی ہوئی ہے یہ خوشبو درحقیقت پھولوں کی زبان سے نکلے ہوئے قصیدے ہیں جو اپنی محسن بارش کی تعریف میں کہے گئے ہیں کیونکہ اگر بارش کا فیضان ان کو نصیب نہ ہوا ہوتا تو پودوں میں نشو ونما کیوں کر ہوتی، کلیاں کھلتیں، کلیاں کھل کر پھول بنتیں یہ بارش کا صدقہ

ہے کہ پھولوں نے حسن وجمال اور خوشبو پائی اس لئے وہ اپنی خوشبو پھیلا کر زبان حال سے بارش کی مدح وستائش کر رہے ہیں۔

لغات : ذکی: خوشبو کی بھڑک، الذکاء (ن) خوشبو کا پھوٹنا۔ رائحۃ: خوشبو (ج) روائح۔ ریاض (واحد) روضۃ: باغ۔ یبغی: البغی (ض) چاہنا۔ الحیاء بارش۔ تفوح: الفوح (ن) مہکنا، خوشبو دینا۔

جُهْدُ المُقِلِّ فكيفَ بابنِ كريمةٍ

تُوليهِ خيرًا وَاللِّسانُ فصيحُ

ترجمہ : یہ مفلس کی کوشش ہے تو اس شریف زادے کی کیا کیفیت ہوگی جس پر تو احسان کرتا ہے اور وہ فصیح اللسان ہے۔

یعنی چمن کے بے زبان پھولوں کا یہ حال ہے کہ قوت گویائی سے محروم ہو کر بھی اپنے محسن کی تعریف میں رطب اللسان ہیں تو میرے جیسا فصیح اللسان اور قادر الکلام شاعر اور اقلیم سخن کے بادشاہ پر تو احسان کرے گا تو اس کی زبان سے کتنے شاندار قصیدہ مدحیہ وجود میں آئیں گے اس کا تو خود اندازہ کر سکتا ہے۔

لغات : جہد: کوشش، مصدر (ف) کوشش کرنا۔ المقل: مفلس، الاقلال: کم کرنا، محتاج ومفلس ہونا، القلّۃ (ض) کم ہونا۔ تولی: الایلاء: احسان کرنا۔ لسان: زبان (ج) اَلسُنٌ، اَلسِنَۃٌ۔ الفصاحۃ (ف) فصیح ہونا۔

وقال فی صورة جارية اديرت فوقفت حذاء ابی الطيب

جاريةٌ ما لجسمها روحُ

بالقلبِ من حبّها تباريحُ

ترجمہ : رقاصہ ہے جس کے جسم میں روح نہیں ہے اور جس کی محبت کی سوزش

دل میں ہے۔

فی کفّہا طاقۃٌ تُشیرُ بہا
لِکلِ طیبٍ من طیبِہا ریُح

ترجمہ: اس کے ہاتھ میں ایک گلدستہ ہے جس سے وہ اشارہ کرتی ہے کہ ہر خوشبو میں اسی کی خوشبو کی مہک ہے۔

سا شرَبُ الکأسَ من إشارَتِہا
و دمعُ عینی فی الخدِّ مسفوحُ

ترجمہ: میں اس کے اشارہ پر جام شراب پیوں گا اور میری آنکھوں کے آنسو میرے رخساروں پر رواں ہوں گے۔

یعنی رقاصہ ایک بت کی طرح کھڑی ہے جیسے اس میں روح نہیں ہے ایک خوبصورت مجسمہ تراش کر رکھ دیا گیا ہے لیکن اس نے دل میں جو آتش محبت لگا دی ہے اس کی سوزش موجود ہے ہاتھ کے گلدستہ کے ذریعہ یہ بتانا چاہتی ہے کہ ان پھولوں میں بھی خوشبو میرے بدن کی ہے ورنہ ایسی خوشبو ان کو کہاں نصیب ہوتی وہ جام شراب پیش کرتی ہے اس لئے مجال انکار نہیں ہے اس لئے جام شراب تو ہونٹوں سے لگا ہوا ہوگا لیکن آنکھوں سے آنسو رواں ہو کر رخساروں پر بہ رہے ہوں گے کیوں کہ شراب محبت کی سوزش کو کم نہیں کر سکے گی نہ اس سے سرور حاصل ہوگا۔

لغات: جاریۃ: چھوکری، رقاصہ، کنیز (ج) جواری۔ تباریح (واحد تبریح: تھکانا، تکلیف دینا۔ طاقۃ: گلدستہ (ج) طاقات۔ خد: رخسار (ج) خدود۔ مسفوح: السفح (ف) بہانا۔

وقال وكان عند ابى محمد الحسن بن عبيد الله ابن طغج يشرب واراد الانصراف

يقاتلنى عليك الليلُ جدا
ومنصرَفى له أمضى السّلاح

ترجمہ: رات تیرے بارے میں مجھ سے لڑ رہی ہے میرا لوٹ جانا اس کا چلتا ہوا ہتھیار ہے۔

لأنى كلما فارقتُ طَرَفى
بعيدٌ بين جفنى والصباحِ

ترجمہ: اسلئے جب بھی میں اپنی نگاہ کو تم سے دور کروں گا تو میری پلکوں اور صبح میں دوری ہو جائے گی۔ یعنی رات مجھے تمہاری مجلس سے چلے جانے کے لئے مجبور کر رہی ہے مجھے یہاں سے ہٹا کر اذیت دینا چاہتی ہے کیونکہ تم سے جدا ہونے کے بعد رات جاگتے ہی گذر جائے گی اور رات کا یہی مقصد ہے۔

لغات: جفن: پلک (ج) اجفان، جفون - سلاح: ہتھیار (ج) اسلحۃ - لیل: رات (ج) لیالی

وجرى حديث وقعة ابى الساج مع ابى طاهر صاحب الاحساء فذكر ابو الطيب ماكان فيها من القتل فهال بعض الجلساء ذلك وجزع منه فقال ابو الطيب لابى محمد ارتجالا

اباعِثَ كل مَكرُمةٍ طَمُوحُ
وفارسَ كل سَلْهَبةٍ سَبوحُ

ترجمہ: اے ہر مشقت طلب شرافت کے زندہ کرنے والے! اور اے ہر تیز رفتار قدآور گھوڑے کے شہسوار!

لغات : باعث : البعث (ف) زندہ کرنا۔ مکرمۃ : شرافت وفضیلت (ج) مکارم طموح : دشوار طلب، الطمع (ف) بلندی کی طرف دیکھنا۔ فارس : سوار (ج) فوارس، الفروسیۃ (ك) شہسواری میں ماہر ہونا۔ سلہبۃ : قدآور گھوڑا (ج) سلاھب۔ سبوح تیز رفتار۔ السبح (ف) تیرنا۔

وطَا عِنَ کل نجلاءٍ غَمُوسٍ

وعاصِیَ کلِّ عَذّالٍ نَصِیْحٍ

ترجمہ : اے خون ابلنے والے چوڑے زخم کا نیزہ مارنے والے! اور اے ملامت کرنے والے ناصح کی بات سے انکار کرنے والے۔

لغات : طاعن : الطعن (ف) نیزہ مارنا۔ نجلاء : کشادہ (ج) نُجُلٌ۔ غموس خون میں تر، الغمس (ض) غوطہ دینا، پانی میں ڈبونا۔ عاصی : نافرمان (ج) عُصَاۃ، العصیان (ض) نافرمانی کرنا۔ عذّال (مبالغہ) ملامت کرنے والا۔ العذل (ن ض) ملامت کرنا۔ نصیح : نصیحت کرنے والا (ج) نصحاء، النصح (ف) نصیحت کرنا۔

سَقَانِی اللّٰہُ قَبْلَ المَوْتِ یوما

دمَ الاعداءِ من جوفِ الجُروحِ

ترجمہ : خدا مجھے موت سے پہلے کسی دن دشمنوں کے زخموں کے بیچ سے نکلنے والے خون سے سیراب کرے۔

لغات : سقا : السقی (ض) سینچنا، سیراب کرنا۔ الموت (ن) مرنا۔ دم : خون (ج) دماء، جوف : بیچ، خلا (س) کھوکھلا ہونا (ن) جوف میں نیزہ مارنا۔ الجروح (واحد) جرحٌ : زخم، الجرح (ف) زخمی کرنا۔

وارسل ابو العشائر بازیا علیٰ حجلة فاخذها فقال ابو الطیب

وَطَائِرةٍ تَتَبَّعُهَا المَنَايا
علی آثارِها زَجِلُ الجَنَاحِ

ترجمہ: بہت سی چڑیاں ہیں کہ موت ان کے پیچھے پیچھے چلتی ہے ان کے نشان قدم پر بازوؤں کی پھڑپھڑاہٹ ہے۔

یعنی چڑیاں فضا میں آزادی سے پرواز کرتی رہتی ہیں ان کو خبر نہیں ہوتی کہ ان کے پیچھے طائر موت بھی اڑتا آرہا ہے اس کے بازو پھڑپھڑا رہے ہیں لیکن ان کو احساس تک نہیں ہوتا اور یک بیک موت ان پر جھپٹ پڑتی ہے۔

لغات: طائرة: چڑیا، الطیر (ض) اڑنا - تتبّع (تفعل) پیچھے پیچھے تلاش کرنا، پیچھے چلنا، التباع (س) پیچھے چلنا - المنایا (واحد) منیة: موت - آثار (واحد) اثر: نشان قدم - زجل (ن) شور کرنا - جناح: بازو (ج) اَجْنِحَةٌ۔

كأنّ الرِّيشَ مِنْهُ فی سِهَامٍ
عَلٰی جَسَدٍ تَجَسَّمَ مِن رِيَاحِ

ترجمہ: گویا کہ اس کے پر تیروں میں ہیں وہ ایسے بدن پر ہیں جو ہوا سے بنایا گیا ہے۔

یعنی باز کا پر تیروں میں لگا لگا کر اس کے جسم کے ساتھ پیوست کر دیا گیا ہے اور وہ جسم بھی گوشت پوست کا نہیں ہے بلکہ ہواؤں کو لے کر اس سے باز کا جسم بنایا گیا اسی لئے ہوا ہی کی طرح فضا میں وہ اڑتا ہے۔

لغات: ریش: پر (ج) اریاش، ریاش - سہام (واحد) سہم تیر (ج)

اسہم و سہام ۔ جسد : بدن (ج) اجساد ۔ تجسّم : جسم بنانا ۔ ریاح (واحد) ریح : ہوا ۔

كَأَنَّ رؤسَ أَقْــلَامٍ غِــلَاظٍ
مُسِحْنَ بريشِ جُؤْجُؤِهِ الصِّحاح

ترجمہ : ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موٹے قلم کے سروں کو اس کے صحت مند سینے کے پروں میں پونچھ دیا گیا۔

یعنی باز کے سینہ پہ کالی کالی دھاریاں نظر آتی ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے موٹے خط کے قلم کو سیاہی میں ڈبو کر اس کے سینہ کے پروں میں پونچھ دیا ہے اسی سے یہ کالی کالی لکیریں بن گئی ہیں ۔

لغات : رؤس (واحد) راس : سر ۔ اقلام (واحد) قلم : قلم ۔ غلاظ (واحد) غلیظ : موٹا ، الغلظۃ (ن ض ک) موٹا ہونا ۔ مسحن : المسح (ف) پونچھنا ، رگڑ کر صاف کرنا ۔ ریش : پر (ج) ریاش ، اریاش ۔ جؤجؤ : چڑیوں کا سینہ (ج) جآجئ ۔ صحاح : صحت مند ، الصحۃ (ض) صحیح ہونا ، صحت مند ہونا ، درست ہونا ۔

فَأَقْعَصَها بِحُجْنٍ تحتَ صُفرٍ
لها فِعلُ الأَسِنَّةِ والصِّفاحِ

ترجمہ : پھر اس کو وہیں زرد انگلیوں کے نیچے کے بڑھے ناخن سے توڑ ڈالا جو تلواروں اور نیزوں کا کام دیتا ہے ۔

یعنی باز کی انگلیاں تو زرد ہوتی ہیں اور ناخن ٹیڑھے ٹیڑھے سخت نوکیلے باز ان پنجوں اور ناخنوں سے تلواروں اور نیزوں کا کام لیتا ہے اس نے شکار کو فضا ہی میں پکڑ کر توڑ ڈالا ایک لمحہ کا بھی موقعہ نہیں دیا ۔

لغات : اقعص : الاقعاص : موقعہ پر مار ڈالنا ۔ القعص (ف) موقعہ پر مار ڈالنا حجن (واحد) حجناء : ٹیڑھا چنگل ۔ اسنّۃ (واحد) سنان : نیزہ ۔ صفاح : چوڑے دھار والی تلوار ۔

فقلتُ لکلِ حَیٍّ یومٌ موتٍ

وان حَرَصَ النفوسُ علی الفلاحِ

ترجمہ : تو میں نے کہا کہ ہر زندہ کے لئے مرنے کا ایک دن ہے اگرچہ لوگ جینے کے حریص ہیں ۔

یعنی دنیا میں کوئی جاندار یا انسان مرنا نہیں چاہتا لیکن اس کے باوجود وہ ایک دن مر ہی جاتا ہے موت سے نجات ناممکن ہے ۔

لغات : حی : زندہ (ج) احیاء ۔ یوم (ج) ایام ۔ موت : (ن) مرنا ۔ حرص : یحرص (ض) حریص ہونا ، لالچ کرنا ۔ الفلاح : کامیابی ، الافلاح : کامیاب ہونا ۔

قافیۃ الدال

قال یمدح سیف الدولۃ ویرثی اباوائل تغلب بن داؤد قد توفی فی حمص سنۃ ۳۳۸ھ

مَا سَدِکَتْ عِلَّۃٌ بِمَوْرُوْدِ
اَکْرَمَ مِنْ تَغْلِبَ ابْنِ دَاؤدِ

ترجمہ: باری والے بخار کی بیماری کسی ایسے مریض کو لاحق نہیں ہوئی جو تغلب ابن داؤد سے زیادہ شریف ہو۔

یعنی تغلب ابن داؤد ہمیشہ سے شریف رہا ہے، پہلے بھی اور آج بھی۔

لغات: سدکت: السدك (س) لاحق ہونا، چمٹنا۔ علّۃ: بیماری (ج) عِلَلٌ۔ مورود: باری والے بخار کا مریض، الورود (ض) باری سے آنا، اترنا۔

یَأْنَفُ مِنْ مِیْتَۃِ الْفِرَاشِ وَقَدْ
حَلَّ بِہٖ اَصْدَقُ الْمَوَاعِیْدِ

ترجمہ: بستر کی موت کو وہ ناپسند کرتا ہے اور وعدوں میں سب سے سچا وعدہ آگیا

یعنی وہ ایک بہادر انسان تھا اور بہادری کی موت چاہتا تھا وہ میدان جنگ میں ملتی نہ کہ بستر پر مگر دل کی تمنا پوری نہ ہوئی اور موت وقت مقررہ پر آ ہی گئی۔

لغات: یانف: الانف (س) ناپسند کرنا۔ میتۃ: مرنا (ن) فراش: بستر (ج) فُرُشٌ۔ حلّ: الحل (ن ض) اترنا، نازل ہونا۔ مواعید (واحد) میعاد: وعدہ۔

وَمِثْلُہٗ اَنْکَرَ الْمَمَاتَ عَلٰی
غَیْرِ سُرُوْجِ السَّوَابِحِ الْقُوْدِ

ترجمہ: اس کے جیسے لوگ قدآور تیز رفتار گھوڑوں کی زینوں کے علاوہ پر مرنے کو ناپسند کرتے ہیں۔

یعنی ہر بہادر اور دلیر آدمی کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ اس کو بہادروں کی طرح میدان جنگ میں موت آئے، بستر پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنا معیوب سمجھتے ہیں۔

لغات: انکر: الانکار: ناپسند کرنا - ممات (ن) مرنا - سروج (واحد) سرج: زین - سوابح (واحد) سابح: تیز رفتار گھوڑا - القود (واحد) اَقْوَدُ: قدآور گھوڑا۔

بعدَ عِثَارِ القَنَا بِلَبَّتِه
وضَرْبِه أَرْؤُسَ الصنا دِيدِ

ترجمہ: اس کے سینے سے نیزے کے ٹکرانے اور بڑے بڑوں کے سروں پر تلوار سے وار کرنے کے بعد۔

یعنی موت اس وقت آئے جب دشمن کا نیزہ اس کے سینہ کی طرف بڑھ رہا ہو اور خود اس کی تلوار دشمنوں کے سرداروں کے سر قلم کر چکی ہو۔

لغات: عثار: العثور (ن ض س) ٹھوکر کھانا - لبّۃ: سینہ کا اوپری حصہ (ج) لبّات - ارؤس (واحد) راس: سر - صنادید (واحد) صندید: سردار، بڑا آدمی

وخوضِه غمرَ کل مَهْلَكَةٍ
للذِّمْرِ فيها فؤادُ رِعْدِيدِ

ترجمہ: اور ہر ایسی تباہی کی گہرائیوں میں گھس جانے کے بعد کہ بہادر کا دل بزدل ہو جاتا ہے۔

یعنی اور ایسے خطرناک مواقع میں آگے بڑھ کر حصہ لے جن میں بڑے بڑے بہادروں کے دل بزدلوں کی طرح کانپنے لگیں اس میں حصہ لینے کے بعد موت آئے۔

لغات: خوض: مصدر (ن) گھسنا - غمر: گہرائی: الغمر (ن) پانی کا بلند ہو کر

ڈھانکنا۔ الذمر: بہادر (ج) اذمار۔ رِعْدِید: نامرد، بزدل (ج) رعادید۔

فان صَبَرْنَا فاِنَّنَا صُبُرٌ

وان بکینا فغیرُ مَرْدُوْدٍ

ترجمہ: پس اگر ہم صبر کر لیں تو صبر کرنے والے ہی ہیں اور اگر ہم روئیں تو وہ لوٹایا نہیں جائے گا۔

یعنی ہم ہمیشہ سے مصیبتوں پر صبر کرتے آئے ہیں اس مصیبت پر بھی صبر کر ہی لیں گے اور اگر گریہ وزاری کرتے ہیں تو بھی بے نتیجہ ہی ہے کیونکہ مرنے والا پھر لوٹ کر دنیا میں آنے والا نہیں ہے۔

لغات: صبرنا: الصبر (ض) صبر کرنا، صُبر (واحد) صبور: صبر کرنے والا بکینا: البکاء (ض) رونا۔ مردود: الردّ (ن) لوٹانا۔

وان جَزِعْنَا لَہ فَلَا عَجَبٌ

ذا الجزرُ فی البَحرِ غَیْرُ مَعہودِ

ترجمہ: اگر ہم اس کے لئے بے چین ہوں تو کوئی حیرت کی بات نہیں سمندر کا یہ گھٹنا خلاف معمول ہے۔

یعنی متوفی کی حیثیت سمندر کی ہے جس میں مدوجزر کا ایک مقررہ قاعدہ ہے سمندر کا پانی آہستہ آہستہ پھیلتا ہے ایک خاص حد تک پھیلاؤ کے بعد پھر اسی رفتار سے پانی کم ہوتا جاتا ہے پھیلاؤ کو مد اور گھٹنے کو جزر کہتے ہیں، لیکن اس سمندر میں جو جزر آیا تو دوبارہ لوٹنے کے لئے جزر نہیں ہوا ہے اس لئے خلاف معمول ہے کیونکہ اس کے بعد پھیلاؤ یا مد نہیں ہے اور خشکی ہی خشکی رہ جائے گی اس لئے اس پر غم کرنا ہمارا بجا ہے۔

لغات: الجزع (س) گھبرانا، بے چین ہونا۔ الجزر: مصدر (س ض) سمندر کا

پیچھے ہٹنا، پانی کا کم ہونا۔ غیر معہود: خلاف معمول، العہد (س) عہد کرنا، اقرار کرنا

اين الهِبَاتُ التى يُفَرِّقُها

على الزَّرَافَاتِ والمَوَاحِيدُ

ترجمہ: وہ عطیے کیا ہوئے جو وہ جماعتوں پر اور الگ الگ افراد پر تقسیم کیا کرتا تھا۔

یعنی متوفی کے اٹھ جانے کے بعد داد و دہش کا سارا سلسلہ ہی بند ہو گیا چاہے بڑی سے بڑی جماعت آجائے یا اکا دکا لوگ آئیں سب اس سے مستفید ہوتے تھے

لغات: هبات (واحد) هبة: عطیہ، بخشش۔ الزرافات (واحد) زرافة: دس بیس آدمیوں کا گروہ۔ مواحيد (واحد) محاد: اکیلا ٹیلا، اکیلے اکیلے۔

سالِمُ أَهْلِ الوَدَادِ بعدَهم

يسلم للحُزْنِ لا لتخليد

ترجمہ: دوستی والوں میں ان کے بعد رہنے والے غم کرنے کے لئے زندہ رہتے ہیں نہ ہمیشہ رہنے کے لئے۔

یعنی دوستوں میں جو زندہ رہ جاتے ہیں وہ اپنے مرنے والے دوستوں کا غم ہی مٹانے کے لئے زندہ رہ جاتے ہیں یہ نہیں کہ وہ موت سے اس وقت بچ گئے تو وہ ہمیشہ رہیں گے۔

لغات: سالم: محفوظ، السلامة (س) محفوظ رہنا۔ وداد: دوستی، المودة (س) محبت کرنا، دوستی کرنا۔ حزن (س) غمگین ہونا۔ تخليد: ہمیشہ رکھنا، الخلود (ن) ہمیشہ رہنا۔

فما ترَجّى النفوسُ من زَمَنٍ

احمَدُ حالیه غیرُ محمود

ترجمہ: لوگ زمانہ سے کیا امید رکھیں اس کے دونوں حالوں میں بہتر حال بھی اچھا نہیں ہے۔

یعنی زمانہ کے پاس دو ہی چیزیں ہیں زندگی یا موت ان دونوں میں زندگی کو اچھا سمجھا جاتا ہے لیکن اس زندگی کا بھی کیا اعتبار موت ایک دن اس کو بھی اچانک ختم کر دے گی یا بہت دنوں تک زمانے نے مہلت دیدی تو دوسری مصیبتیں بڑھاپے کی اذیتیں برداشت کرنے کے لئے جو بہتر حال ہے اس میں بھی مصائب کے سوا اور کیا ہے؟

لغات: ترجیٰ: امید رکھنا۔ الرجاء (ن) امید رکھنا۔ نفوس (واحد) نفس: ذات، شخص، طبیعت، دل۔

أنَّ نُيُوبَ الزمانِ تَعْرِفُني
أنا الذي طالَ عَجْمُها عُودي

ترجمہ: زمانہ کے دانت مجھے پہچانتے ہیں میں وہ ہوں کہ میری لکڑی کو وہ بہت دیر سے دانتوں سے آزما رہا ہے۔

یعنی جس طرح لکڑی کی سختی نرمی دانت سے چبا کر معلوم کی جاتی ہے اسی طرح زمانہ مجھے اپنے دانتوں سے پکڑ کر آزما رہا ہے یعنی مجھ پر مصائب ڈال کر آزمائش کر رہا ہے کہ کب تک مصیبتوں کو جھیلنے کی اس میں ہمت ہے؟ ابھی وہ میری آزمائش کر رہا ہے۔

لغات: نیوب (واحد) ناب: دانت۔ تعرف: المعرفۃ (ض) پہچاننا۔ طال: الطول (ن) دراز ہونا۔ عجم: مصدر (ن) دانت سے کسی چیز کی نرمی معلوم کرنا۔ عود: لکڑی (ج) اعواد۔

وفیّ ما قارعَ الخطوبَ و ما
آنسنِی بالمصائبِ السُّودِ

ترجمہ: اور مجھ میں وہ قوت ہے جو مشکلات سے نبرد آزما ہے اس نے مجھ کو سیاہ ترین مصیبتوں سے مانوس بنا دیا ہے۔

یعنی مجھ میں وہ قوت اور عزم و ثبات ہے میں مصیبتوں سے گھبراتا نہیں بلکہ اس سے ٹکراتا ہوں مصیبت سے گھبراہٹ کے بجائے مجھے اس سے اُنس ہو گیا ہے

لغات: قارع: المقارعة: باہم نبرد آزمائی کرنا۔ خطوب: مشکلات (واحد) خطبٌ۔ آنس: المؤانسة: مانوس ہونا۔ سود (واحد) اسود: سیاہ ترین۔

ماکنتَ عنہ اذا استغاثَ بِکَ
یا سیفَ بنی ھاشمٍ بِمَغْمُودٍ

ترجمہ: اے بنی ہاشم کی تلوار! جب اس نے تجھ سے فریاد کی تو اس کی طرف سے نیام میں نہیں رہی۔

یعنی متوفی نے جب اپنی مصیبت کے وقت تجھ سے فریاد کی اور مدد مانگی تو شمشیرِ بے نیام ہو کر اس کی مدد کے لئے پہونچ گیا۔

لغات: استغاث: الاستغاثة: فریاد کرنا، مدد طلب کرنا، الغوث (ن) مدد کرنا مغمود: میان میں رکھی ہوئی تلوار، الغمد (ن ض) نیام میں تلوار رکھنا۔

یا اکرمَ الأکرمِینَ یا مِلِكَ الأَملاكِ
طُرًّا یا أَصْیَدَ الصِّیدِ

ترجمہ: اے شریفوں کے شریف! اے تمام ملکوں کے بادشاہ اے بڑے سرداروں کے سردار!!

قد مات من قبلها فأَنْشَرَه
وَقْعُ قَنَا الخَطِّ فی اللَّغَادِیدِ

ترجمہ : وہ تو پہلے ہی مرچکا تھا، حلقوں میں خطی نیزوں کے حملہ نے اس کو زندہ کر دیا۔
یعنی جب وہ دشمن کے قید میں تھا تو یہ قید اس کی طرف سے کم نہ تھی گویا وہ مرچکا تھا تو نے بنوکلاب کو شکست دے کر اس کو آزاد کرا یا دشمنوں کی حلقوں میں نیزے پیوست کر کے تو نے قید سے رہائی دلا کر اس کو دوبارہ نئی زندگی دی۔

لغات : مات : الموت (ن) مرنا۔ انشر : الانشار : زندہ کرنا۔ وقع : مصدر (ف) واقع ہونا۔ خط : ایک مقام کا نام ہے جہاں کے نیزے مشہور ہیں۔ لغادید : (واحد) لغدید : حلق۔

ورمیك اللیلَ بالجُنودِ وَقد
رمیتَ أجفانَهم بِتَسْهِید

ترجمہ : اور رات میں لشکروں کی روانگی نے، اور ان کی آنکھوں کو تو نے بیداری میں اٹھا کر پھینک دیا۔
یعنی تو نے راتوں رات ان پر چڑھائی کی اور اس ناگہانی حملے نے ان کی نیند حرام کر دی تب جا کر اس کو قید سے رہائی نصیب ہوئی۔

لغات : اجفان (واحد) جفن : پلک، آنکھ۔ تسہید : بیدار رکھنا، السہاد (س) جاگنا، بیدار رہنا۔

فصبَّحتهم رِعالُها شُزَّبا
بین ثُباتٍ الی عَبَادید

ترجمہ : گروہ در گروہ اور متفرق طور پر چھریرے بدن والے گھوڑوں نے ان کو صبح کے وقت جالیا۔

یعنی گھوڑ سواروں کے دستے کچھ اکٹھا اور کچھ متفرق ہو کر صبح کے وقت ان پر حملہ آور ہو گئے اور ان پر ٹوٹ پڑے۔

لغات: رعال: گلہ، ریوڑ، فوجی ٹکڑی (واحد) رِعْلَۃٌ۔ شُزَّباً: کسے اور چھریرے بدن والے، الشزب (ن ک) لاغر اور خشک ہونا۔ ثباب (واحد) ثبۃ گھوڑوں کا گلہ، جماعت۔ عبادید (واحد) عَبْدُودٌ: متفرق، الگ الگ۔

نحمِلُ أغمادُها الفِداءَ لهم
فانتقدُوا الضربَ کالأخادیدِ

ترجمہ: ان کی میانیں ان کے لئے فدیہ لئے ہوئے تھیں انہوں نے گڑھوں کی طرح گھاؤ کو اپنے لئے منتخب کر لیا۔

یعنی فوجیوں کی میانوں میں جو تلواریں تھیں وہ گویا تحفہ تھیں جو دشمنوں کو پیش کرنا تھا اور یہ دشمنوں کی مرضی پر تھا کہ ان میانوں سے کون سا تحفہ قبول کرتے ہیں، انہوں نے ان تحفوں میں سے اپنے تلواروں کے گہرے اور چوڑے گھاؤ کو چھانٹ لیا اور یہ ہدیہ ان کی خدمت میں ممدوح کے فوجیوں نے پیش کر دیا۔

لغات: تحمل: الحمل (ض) بوجھ اٹھانا۔ اغماد (واحد) غمد: تلوار کی نیام۔ انتقدوا: الانتقاد: پرکھنا، چھانٹ لینا۔ اخادید (واحد) اخدود: گڑھا۔

موقِعُہ فی فَراشِ ھامِہِم
وریحُہ فی مناخِرِ السِّیدِ

ترجمہ: تلواروں کے پڑنے کی جگہ ان کی کھوپڑیوں کی ہڈی تھی اور اس کی بو بھیڑیوں کے نتھنے میں تھی۔

یعنی جب انہوں نے گہرے گھاؤ کو بطور تحفہ پسند کر لیا تو یہ تحفہ ان کو اس طرح دیا گیا کہ تلواروں نے ان کی کھوپڑیوں میں گہرے گہرے گڑھے بنا دیئے اور کھوپڑی کی

ہڈی کو چور چور کر دیا اور ان کی لاشوں کی مہک مردہ خور جانوروں کی ناکوں میں پہونچنے لگی اور وہ دوڑ کر ان کی لاشوں کو کھانے کے لئے چل پڑے۔

لغات : فراش : سر کی ہڈی - ھام (واحد) ھامۃ : کھوپڑی - مناخر (واحد منخر : نتھنا - السید : بھڑیا (ج) سیدان -

أفنى الحيوة التى وَهَبْتَ لــهُ
فى شَـرَفٍ شـاكـرًا و تسويد

ترجمہ : تونے جو زندگی دی تھی اس نے شکر ادا کرنے اور سرداری کی شرافت میں ختم کردی -

یعنی قید سے رہا کر کے تو نے جو اس کو نئی زندگی دی تھی تو یہ زندگی اس نے تیری شکر گزاری اور بڑے بڑے کاموں میں صرف کی اور اس زندگی کا صحیح استعمال کیا۔

لغات : افنى : الافناء : فنا کرنا، الفناء (ض) فنا ہونا - وھبت : الوھب (ف) دینا - شاکرا : الشکر (ن) شکر ادا کرنا - تسوید : سردار بنانا -

سقيمَ جِسْمٍ صحيحَ مَكْرُمـةٍ
منجودَ كربٍ غياثَ مَنْجُود

ترجمہ : جسم کا بیمار، شرافت کا صحتمند، غم کا ستایا ہوا اور ستائے ہوئے کا فریادرس تھا

یعنی صرف اس کا جسم بیمار تھا اس کی شرافت و فضیلت اپنی جگہ صحتمند تھی اس میں بیماری کا کوئی اثر نہیں تھا، خود وہ مصیبتوں میں ضرور گھرا ہوا تھا، درد و کرب میں مبتلا تھا لیکن پھر بھی دوسروں کی مصیبتوں میں کام آنے والا تھا۔

لغات : سقیم : بیمار - السقم (س) بیمار ہونا - منجود : غمگین، بے چین - النجد (س) غمگین ہونا - کرب : بے چینی، مصدر (ن) غم زدہ ہونا -

ثم غدٰی قیدُہ الحِمامَ وما
تخلُصُ منہ یمینُ مصفودِ

ترجمہ : پھر موت اس کے پاؤں کی رسی ہو گئی جس سے قیدی کا ہاتھ نجات نہیں پاتا۔

یعنی جس طرح جانوروں کے پاؤں میں رسی باندھ کر مجبور و بے بس کر دیا جاتا ہے اس طرح موت اس کے ہاتھ میں ہتھکڑی ڈال کر اپنے ساتھ لے گئی اور یہ ہتھکڑی ایسی ہے کہ جب کسی کے ہاتھ میں پڑ گئی تو اس سے نجات ناممکن ہو جاتی ہے۔

لغات : قید : وہ رسی جو جانوروں کے پاؤں میں باندھتے ہیں (ج) اقیاد، قیود - تخلص، الخلوص (ن) نجات پانا، چھٹکارا پانا۔ یمین : ہاتھ (ج) ایمان - مصفود : قیدی، الصفد (ض) ہتھکڑی لگانا۔

لا ینقصُ الھالکون من عددٍ
منہ علیّ مُضَیِّقُ البیدِ

ترجمہ : ہلاک کرنے والے اس کے لشکر کی تعداد کو گھٹا نہیں سکتے جس سے علی میدانوں کو تنگ کرنے والا ہے۔

یعنی ممدوح کے فوجیوں کی اتنی بڑی تعداد ہے کہ حملہ آور جتنے کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیں ان کی تعداد کم محسوس ہی نہیں ہو گی اس فوج سے سیف الدولہ ان کے میدانوں کو بھر دینے والا ہے اور اتنی بڑی تعداد کو وہ میدان جنگ میں اتار دینے والا جس سے وہ تنگ ہو جائے۔

لغات : ینقص : الانتقاص : کم کرنا، النقص (ن) کم کرنا۔ مضیق : التضییق : تنگ بنانا، الضیق (ض) تنگ ہونا۔ بید : میدان (واحد) بیداء (ج) بید، بیداءات۔

تَهُبُّ فی ظَهْرِها کَتَائِبُه
هبوبُ أَرواحِها المَرَاوِید

ترجمہ: اس کے لشکر جنگلی ہواؤں کی طرح ان میدانوں کی پشت پر دوڑتے پھرتے ہیں۔

لغات: ھبوب: مصدر (ن) ہوا کا چلنا۔ ظہرہ: پیٹھ (ج) ظہور۔ کتائب (واحد) کتیبۃ: لشکر۔ ارواح (واحد) ریح: ہوا۔ مراوید (واحد) مِروَدٌ: سرمہ کی سلائی

اولُ حرفٍ من اسمِہ کَتَبَتْ
سَنَا بِکُ الخیلِ فی الجَلَامیدِ

ترجمہ: گھوڑوں کی ٹاپوں نے اس کے نام کے پہلے حرف کو سخت چٹانوں پر لکھ دیا۔

یعنی علی کا پہلا حرف "ع" ہے گھوڑوں کی نسل کا دائرہ بھی اسی طرح کا ہوتا ہے جب گھوڑے نرم زمین پر ٹاپ رکھیں گے تو ع کی شکل بنتی جائے گی گھوڑے دشمنوں کی سخت زمین میں پہونچ گئے اور اپنی ٹاپوں سے ممدوح کا نام لکھ کر یہ بتادیا کہ یہ علاقہ سیف الدولہ کا ہے اس لئے اس کا نام اس پر لکھ دیا گیا ہے۔

لغات: سنابک (واحد) سنبک: ٹاپ، کھر۔ جلامید (واحد) جلمود: سخت چٹان، سخت پتھر

مہما یُعَزَّ الفتی الامیرُ بہ
فلا باِقدامہ ولا الجُود

ترجمہ: جب جب نوجوان امیر کی تعزیت کی جائے تو اس کی پیش قدمی اور بخشش کو چھوڑ کر تعزیت کی جائے۔

یعنی متوفی کے دنیا سے اٹھ جانے پر تو تسلی و تشفی کی باتیں کی جائیں اور نہ

اس کی تعزیت کی جائے کہ وہ ہم میں نہیں رہا لیکن اس کی فوجی پیش قدمی اس کی فیاضی تو زندہ جاوید ہے اس لئے ان اوصاف کی تعزیت نہیں کی جائے گی کیونکہ زندوں کی تعزیت نہیں ہوتی۔

لغات: یعزی: التعزیة: تلقین صبر کرنا، تسلی و تشفی دینا، العزی (ض) صبر کرنا۔ الجود: مصدر (ن) بخشش کرنا۔

ومن مُنا نَا بقاؤُہ ابدا
حتی یعزّی بکل مولود

ترجمہ: ہماری تمناؤں میں سے یہ ہے کہ وہ ہمیشہ باقی رہے اور ہر پیدا ہونے والے کے لئے اس کی تعزیت کی جائے۔

یعنی ممدوح تاقیامت زندہ رہے اور جتنے لوگ بھی پیدا ہوں ہر ایک کی تعزیت اس سے کی جائے۔

لغات: منا (واحد) منیة: آرزو، تمنا۔ بقاء: مصدر (س) باقی رہنا۔ مولود: الولادة (ض) پیدا ہونا، جننا۔

وقال یمدحه ویذکر هجوم الشتاء الذی عاقه عن غزوة خرشنة وذکر الواقعة

عواذلُ ذاتِ الخالِ فیّ حواسِدُ
وانَّ ضجیعَ الخودِ مِنّی لَماجِدُ

ترجمہ: تل والی محبوبہ کو ملامت کرنے والیاں اس پر میرے بارے میں حسد کرتی ہیں کہ نازک اندام حسینہ کا ہم پہلو لیٹنے والا یقیناً شریف ہے۔

یعنی محبوبہ جس کی خاص علامت اس کے رخسارے کا تل ہے اس کو عورتیں

ملامت کرتی ہیں اور عشق و محبت سے روکتی ہیں اور لطف یہ ہے کہ اس پر حسد کرتی ہیں کہ اس کا چاہنے والا کتنا شریف ہے کاش یہ عاشق ہمیں نصیب ہوا ہوتا۔

لغات : عواذل (واحد) عاذلۃ : ملامت کرنے والی، العذل (ن ض) ملامت کرنا۔ خیال : تل، سیاہ نقطہ۔ حواسد (واحد) حاسدۃ : حسد کرنے والی۔ الحسد (ن ض) حسد کرنا۔ ضجیع : لیٹنے والا، الضجع (ف) لیٹنا۔ الخود : نازک اندام عورت (ج) خُوَّدٌ، خُوْدَانٌ۔ مَاجِدٌ : شریف، المجد المجادۃ (ن لث) شریف ہونا۔

یَرُدُّ یداً عن ثوبہا وہو قادرٌ
ویعصِی الہویٰ فی طَیفِہا وہو رَاقدٌ

ترجمہ : وہ قابو پاتے ہوئے بھی اپنے ہاتھ کو اس کے کپڑوں سے روکے رکھتا ہے، وہ سو رہا ہے اور خواب میں بھی جذبات کی بات نہیں مانتا ہے۔

یعنی اس کی شرافت و پاک دامنی کا یہ عالم ہے کہ محبوبہ اس کے ہم پہلو ہے کوئی رکاوٹ نہیں لیکن وہ دست درازی کی غلطی نہیں کرتا وہ تو عالم خواب میں اپنے جذبات کی تسکین سے احتراز کرتا ہے جب کہ انسان اس میں بے بس ہوتا ہے اس سے بڑھ کر اور کیا پاک دامنی ہو سکتی ہے؟

لغات : یردّ : الردّ (ن) روکنا، لوٹانا۔ قادر : القدرۃ (ن ض) قادر ہونا، قابو پانا۔ یعصی : العصیان (ض) نافرمانی کرنا۔ طیف : خواب، خیال، الطیف (ض) خواب میں خیال آنا۔ الرقاد (ن) سونا۔

متٰی یَشْتَفِی من لاعِجِ الشوقِ فی الحَشَا
محبٌّ لہا فی قُرْبِہ متبَاعِدٌ

ترجمہ : جس کے سینے میں شوق کی آگ بھڑک رہی ہو وہ کب شفا پا سکتا ہے

کہ اس سے محبت کرتا ہے اور قریب ہوتے ہوئے بھی دور ہے۔

یعنی وہ محبت کی آگ میں سلگ رہا ہے محبوب سے وصال ہی اس آگ کو بجھا سکتا ہے اور وہ وصال ہی سے انکار کرتا ہے پھر اس کا علاج کیونکر ممکن ہو سکتا ہے؟

لغات: لاعج: اللعج (ف) گرمی پھونکنا، سوزش ہونا۔ حشا: پہلو (ج) احشاء۔ متباعد: التباعد: ایک دوسرے سے دور ہونا، البعد (ك) دور ہونا

اذا کنتَ تَخْشَی العارَ فی کُلِّ خَلْوَةٍ
فَلِمَ تتصبّاك الحسانُ الخرائدُ

ترجمہ: جب تم تنہائی میں بھی غیرت وحمیت سے ڈرتے تھے تو تم کو نازک اندام حسینوں نے محبت میں کیسے مبتلا کر دیا؟

یعنی پاک دامنی کا جذبہ اتنا غالب تھا کہ شوق تنہائیوں میں بھی گستاخی نہیں کر سکتا تو ان حسینوں نے تم کو محبت میں پاگل کیسے بنا دیا؟ تم کو محبت کے کوچہ میں قدم ہی نہیں رکھنا چاہیے تھا۔

لغات: تخشی: الخشیة (س) ڈرنا۔ لِمَ، لِمَ: حرف استفہام۔ تتصبّی: التصبّی، الصبابة (س) عاشق ہونا۔ الخرائد (واحد) الخریدة خوبصورت عورت۔

ألحّ علیّ السُّقمُ حتّی ألِفتُهُ
ومَلَّ طبیبی جانِبی والعَوائدُ

ترجمہ: بیماری مجھ سے چمٹ گئی ہے یہاں تک کہ میں بیماری سے مانوس ہو گیا ہوں میری طرف سے چارہ گر اور عیادت کرنے والے سب تنگ دل ہو چکے ہیں۔

یعنی بیماری کے تسلسل نے زندگی کو اس طرح سانچے میں ڈھال دیا ہے

جیسے زندگی اور بیماری دونوں لازم و ملزوم ہیں اس لئے اب بیماریوں سے مجھے ایک طرح کا انس ہو گیا ہے اور اس کی طرف سے علاج میں لاپرواہی ہوتی ہے جس کی وجہ سے معالج اور تیماردار دونوں گھبرا چکے ہیں، جب مریض تعاون نہیں کرتا دواؤں سے انکار کرتا ہے اور علاج کے ہر مشورہ کو ٹھکرا دیتا ہے تو سب تنگ آ کر تن بہ تقدیر اس کو چھوڑ دیتے ہیں یہی مرا حال ہو چکا ہے۔

لغات: الحّ: الالحاء: سوال میں اصرار کرنا۔ اَلِفْتُ: الالفۃ (س) مانوس ہونا، محبت کرنا۔ ملّ: الملال (س) رنجیدہ ہونا۔ عوائد (واحد) عائدۃ: تیماردار العیادۃ (ن) تیمارداری کرنا۔

مررتُ علی دارِ الحَبیبِ فحَمْحَمَتْ
جوادی وھل تُشْجِی الجیادَ المعاھدُ

ترجمہ: میں جب دیارِ حبیب میں گذرا تو میرا گھوڑا ہنہنا نے لگا کیا عہدِ محبت کے مقامات گھوڑوں کو بھی غمگین بنا دیتے ہیں؟

یعنی جب میں دیارِ حبیب میں پہونچا تو گھوڑے نے ہنہنا کر یہ بتا دیا کہ یہ اس کی جانی پہچانی جگہ ہے۔

یعنی عشق و محبت کے عہد و پیمان ہوئے یہیں سے زندگی میں عشق و محبت کی چاشنی ملی اس مقام پر پہونچ کر اس کو گذرا ہوا زمانہ یاد آ گیا اور ہنہنا کر اس نے اپنے غم کا مظاہرہ کر دیا، حیرت ہے کہ مقاماتِ محبت کو دیکھ کر جانور بھی غمگین ہو جاتے ہیں اور میں تو بہرحال انسان ہوں مجھے اس مقام پر پہونچ کر کتنا غم لاحق ہوا ہوگا اسی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

لغات: یشجی: الاشجاء: غمگین کرنا، الشجا (س) غمگین ہونا۔ معاھد (واحد) معھد: عہد و پیمان کی جگہ، العھد (س) عہد کرنا، اقرار کرنا۔

وما تُنكرُ الدّهماءُ من رَسمِ منزلٍ
سَقَتْها ضريبُ الشَّولِ فيها الوَلائِدُ

ترجمہ: مشکی گھوڑا نشانِ منزل کو کیسے نہیں پہچانے گا جس میں بچیوں نے اس کو گابھن اونٹنیوں کا دودھ پلایا ہے۔

یعنی گھوڑے کا دیارِ حبیب کو پہچاننے پر حیرت کی بات اس لئے نہیں کہ وہ اس مقام پر رہ چکا ہے گھر کی بچیوں نے اس کو دودھ پلایا ہے اور بچیوں کو اس سے اتنی محبت تھی کہ گابھن اونٹنیوں کے دودھ اس کو پلا دیئے جبکہ وہ دوہا نہیں جاتا جہاں اس کو اتنی محبت ملی ہو وہ اسے کیسے بھول سکتا ہے۔

لغات: الدھماء: مشکی رنگ کا گھوڑا۔ رسم: نشان، علامت (ج) رسوم سقت: السقی (ض) پلانا، سیراب کرنا۔ ضریب: دودھ۔ الشول: حاملہ اونٹنی۔ ولائد (واحد) ولیدۃ: لڑکی۔

أَهُمُّ بشئٍ واللیالی کأنّہا
تُطارِدُنی عن کونِہ وأُطارِدُ

ترجمہ: میں کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں اور راتیں اس کے ہونے سے مجھے دھکے دیتی ہیں اور میں ان کو دھکا دیتا ہوں۔

یعنی میرے عزم اور ارادوں کی راہ میں مصائب مزاحم ہوتے ہیں ان کی خواہش ہے کہ میں کامیاب نہ ہوں اور میں تہیہ کئے ہوئے ہوں کہ حاصل کرکے رہوں گا دونوں میں کشمکش چلتی رہتی ہے۔

لغات: اھم: الھم (ن) قصد کرنا۔ تطارد: المطاردۃ: ایک دوسرے کو دفع کرنا دھکا دینا، راستہ سے ہٹانا، الطرد (ن) دور کرنا، دفع کرنا۔

وحیدٌ من الخُلّانِ فی کلّ بلدۃٍ
اذا عَظُمَ المطلوبُ قلّ الساعدُ

ترجمہ: میں ہر شہر میں دوستوں سے الگ تھلگ ہوں جب مقصد عظیم ہوتا ہے تو تعاون کرنے والے کم ہوتے ہیں۔

یعنی جب کوئی شخص کسی عظیم مقصد کو لے کر میدان میں آتا ہے تو مشکلات کو دیکھ کر بہت کم لوگ اس کا ساتھ دیتے ہیں یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے۔

لغات: خلّان (واحد) خلیل: دوست۔ عظم: العظمۃ (ک) عظیم ہونا قلّ: القلۃ (ض) کم ہونا۔ المساعدۃ: مدد کرنا۔

وتُسْعِدُنی فی غَمْرۃٍ بَعدَ غَمْرۃٍ
سَبُوحٌ لہا منہا علیہا شواھدُ

ترجمہ: ایک کے بعد ایک آنے والی مصیبت میں ایک تیز رفتار گھوڑا میری مدد کرتا ہے جس کی شرافت پر اس کی ذات میں اس پر شہادتیں ہیں۔

یعنی ایک تیز رفتار گھوڑا میدان عمل میں میرا ساتھی ہے جس گھوڑے کی عمدگی و شرافت پر خود گھوڑے کی خصوصیات شاہد عادل ہیں۔

لغات: تسعد: الاسعاد: مدد کرنا۔ غمرۃ: مصیبت (ج) غمرات۔ سبوح تیز رفتار، السبح: تیرنا۔ شواھد (واحد) شاھدۃ: گواہی۔ الشہادۃ: گواہی دینا۔

تَثَنّیٰ علیٰ قَدْرِ الطِّعانِ کأنّما
مَفَاصِلُہا تحتَ الرماحِ مَراوِدُ

ترجمہ: نیزے کے اندازے کے مطابق پھر جاتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نیزے کے نیچے اس کے جوڑ سرمے کی سلائی ہیں۔

یعنی جس طرح سرمہ کی سلائی گھومتی رہتی ہے اسی طرح جب نیزوں کا وار ہوتا ہے

تو وہ تیزی سے چکر کاٹ جاتا ہے اور وار خالی چلا جاتا ہے اور دشمن کامیاب نہیں ہوتا۔

لغات: تثنی: التثنی: مڑ جانا، الاثناء، الثنی (ض) موڑنا۔ مفاصل (واحد) مفصل: جوڑ۔ رماح (واحد) رُمح: نیزہ۔ مراود (واحد) مرودۃ: سرمے کی سلائی

محرمۃٌ أکفالُ خیلی علی القنا
محلّلۃٌ لبّاتُہا والقلائد

ترجمہ: مرے گھوڑے کے پہلو نیزوں پر حرام ہیں اس کی گردنیں اور سینہ کا اوپری حصہ حلال ہے۔

یعنی مرے گھوڑے کے پہلوؤں پر کوئی نیزہ نہیں لگ سکتا اگر لگ سکتا ہے تو اس کے سینہ پر لگے یا اس کی گردن پر لگے کیوں کہ وہ منھ پھیر کر جنگ سے بھاگنے والوں میں نہیں ہے دشمن کے سامنے وہ جم کر کھڑا رہے گا، نیزوں کے وار سے ڈر کر وہ پہلو بھی نہیں بدلتا کہ پہلو پر کوئی وار کر سکے۔

لغات: اکفال (واحد) کفل: پہلو۔ لبّات (واحد) لبۃ: سینہ کا اوپری حصہ۔ القلائد (واحد) قلادۃ: ہار، گلے کا پٹہ، مراد گردن۔

وأوردُ نفسی والمہنّدُ فی یدی
مواردَ لا یُصدِرْنَ من لا یجالدُ

ترجمہ: ہندی تلوار ہاتھ میں لے کر میں خود کو ایسے گھاٹوں پر اتار دیتا ہوں جن پر وہ لوگ نہیں اترتے جو بہادر نہیں ہیں۔

یعنی میں ہندی تلوار ہاتھ میں لے کر ایسے خطرناک مقامات تک پہونچ جاتا ہوں جن کا کوئی کمزور دل انسان ارادہ بھی نہیں کر سکتا۔

لغات: اورد: الایراد: اتارنا۔ الورود (ض) اترنا۔ موارد (واحد) مورد گھاٹ۔ یصدرن: الاصدار: اتارنا۔ لا یجالد: المجالدۃ: دلیر ہونا۔

ولکن اذا لَمْ یحمِلِ القلبُ کفَّہ
علی حالۃٍ لم یحمِلِ الکفَّ ساعدٗ

ترجمہ: اور لیکن جب دل اپنی ہتھیلی کو ایک حالت پر نہیں رکھے گا تو کلائی ہتھیلی کو نہیں اٹھائے گی۔

یعنی جنگ میں اصل چیز دل کی مضبوطی ہے اگر دل مضبوط نہیں ہے تو جسم کی قوت کوئی کام نہیں دے گی کانپتے اور تھرتھراتے دل کے ساتھ تلوار کا کوئی وار بھرپور نہیں پڑ سکتا ہے ہتھیلی اور کلائی میں طاقت دل سے ملتی ہے اگر دل مضبوط ہے تو ہتھیلی اور کلائی بھی مضبوط ہے۔

خلیلیّ انی لا أَرَی غیرَ شاعرٍ
فلِمْ منہم الدَّعوی ومِنّی القصائدُ

ترجمہ: مرے دوستو! میں ایک شاعر کے سوا کسی کو نہیں دیکھتا ہوں پھر ان کی طرف سے دعوی کیوں ہے اور قصائد میرے ہیں۔

یعنی آج مرے علاوہ دوسرا اور کون شاعر ہے؟ اس کے باوجود بہت سے لوگ شاعری کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اس دعوی کے ثبوت میں ان کے پاس قصیدے کہاں ہیں، قصائد تو مرے ہیں اور دعوی شاعری دوسرے کرتے ہیں۔

لغات: خلیل: دوست (ج) خُلّان، اخلّاء۔ شاعر (ج) شعراء۔ دعوی (ج) دعاوی۔ قصائد (واحد) قصیدۃ۔

فلا تعجبَا إنّ السیوفَ کثیرۃٌ
ولکنّ سیفَ الدولۃِ الیومِ واحدُ

ترجمہ: پس تعجب مت کرو، تلواریں تو بہت ہیں لیکن آج زمانہ میں سیف الدولہ ایک ہی ہے۔

یعنی جس طرح میں تنہا شاعر لیکن دعویٰ شاعری کرنے والے سیکڑوں ہیں، بالکل اسی طرح بہت سے بادشاہ شمشیر براں ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن سیف الدولہ حکومت کی تلوار حقیقتاً صرف ایک ہے اس لئے سب زبانی دعویٰ ہے حقیقت کچھ نہیں

لہٗ من کریمِ الطَّبْعِ فی الحربِ منتضٍ
ومن عادةِ الاحسانِ والصفحِ غامِدُ

ترجمہ: لڑائی میں اپنی شرافت طبع کے باوجود شمشیر برہنہ ہے اور احسان اور درگذر کرنے کی عادت کی وجہ سے اس کو نیام میں رکھ دینے والا ہے۔

یعنی وہ جنگ نہیں چاہتا ہے کیونکہ شریف الطبع ہے لیکن جب دشمن مجبور کر دیتے ہیں تو وہ تلوار ننگی ہو جاتی ہے اور اپنا جوہر دکھاتی ہے اور جب کسی دشمن پر احسان کرنا چاہتا ہے یا اس کی غلطی کو معاف کر دیتا ہے تو پھر وہ تلوار نیام میں رکھ دیتا ہے۔

لغات: منتض: الانتضاء، النضو (ن) تلوار سونتنا۔ الصفح (ف) معاف کرنا درگذر کرنا۔ غامد: الغمد (ن ض) تلوار میان میں رکھنا۔

ولما رایتُ الناسَ دونَ مَحَلِّہ
تیقّنتُ أنَّ الدَّھْرَ للناسِ ناقِدُ

ترجمہ: اور جب میں نے لوگوں کو اس کے درجہ سے نیچے دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ زمانہ لوگوں کو پرکھنے والا ہے۔

یعنی سیف الدولہ اعزاز و افتخار کے بلند مقام پر ہے جس کا وہ صحیح معنی میں اہل اور حقدار اور دوسرے لوگوں کا درجہ اس سے کم تر ہے تو یہ فرق مراتب دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ زمانہ بڑا نقاد ہے وہ ایک ایک آدمی کو پرکھ کر اس کے مطابق اس کو درجہ اور مقام دیتا ہے نااہل کو کبھی وہ بلند درجات نہیں دیتا، سیف الدولہ کو دیکھ کر مجھے زمانہ کی پرکھ کا یقین ہو گیا۔

لغات : تیقّنت : التیقن : یقین کرنا ۔ دھر : زمانہ (ج) دھور ۔ ناقد : النقد (ن) پرکھنا ، جانچنا ، کھوٹا کھرا معلوم کرنا ۔

أَحقُّهم بالسيف من ضَرَبَ الطُّلَی
وبالأَمْنِ من هانت علیه الشدائدُ

ترجمہ : لوگوں میں تلوار کا سب سے مستحق وہی ہے جو گردنوں کو اڑا سکے اور امن کا مستحق وہ ہے جس پر مصیبتیں آسان ہو جائیں ۔

یعنی تلوار رکھنے کا استحقاق اسی کو حاصل ہے جو تلوار کا صحیح استعمال کرنا اور اس کو چلانا جانتا ہو اور دنیا میں امن و اطمینان صرف اسی شخص کو مل سکتا ہے جو مصائب کو ہنسی خوشی جھیل جائے اور گھبراہٹ اور بے چینی کا اظہار نہ کرے ۔

لغات : الطلی (واحد) طلیۃ : گردن ۔ امن : مصدر (س) محفوظ ہونا ۔ ھانت الهون (ن) آسان ہونا ۔ شدائد (واحد) شدیدۃ : سختی ۔

واشقی بلادِ اللّٰه ما الرومُ أهلُها
بهذا وما فیها لمجدك جاحِدُ

ترجمہ : خدا کے شہروں میں سب سے بدبخت وہ ہیں جن کے باشندے رومی ہیں اور ان میں کوئی تیری شرافت سے انکار کرنے والا نہیں ۔

یعنی جن جن شہروں میں یہ رومی عیسائی آباد ہیں وہ انتہائی بدبخت و بدنصیب شہر ہیں تیری شرافت کا اعتراف کرتے ہوئے بھی تیری اطاعت سے انکار کرتے ہیں ۔

لغات : اشقی : الشقاوۃ (س) بدبخت ہونا ۔ المجد (ن) شریف ہونا ۔ جاحد : الجحد (ف) انکار کرنا ، صحیح جان کر نہ ماننا ۔

شَنَنْتَ بها الغاراتِ حتی ترکتَها
وجفنُ الذی خلفَ الفرنجۃِ ساهِدُ

ترجمہ : تو نے ان میں عام غارت گری پھیلا دی ان کو اس حال میں چھوڑا کہ فربجہ کے بعد والوں کی آنکھیں بیدار رہنے لگیں۔

یعنی ان شہروں کی بدبختی یہ ہے کہ تو نے ان شہروں میں وہ تباہی و بربادی پھیلا دی کہ دور دراز کے شہر بھی تھرا گئے اور ان کو خطرہ پیدا ہو گیا کہ یہ غارت گری کہیں وہاں تک نہ پہونچ جائے اس فکر میں ان کی راتوں کی نیند حرام ہو گئیں اور ساری رات جاگ کر گذارتے ہیں۔

لغات : شننت : الشنّ (ن) پھیلانا۔ غارات (واحد) غارۃ : لوٹ، غارت گری ساھد : السہاد (س) بیدار رہنا، جاگنا۔

مخضّبۃٌ والقومُ صرعیٰ کانّہا
وإن لم یکونوا ساجدینَ مساجدُ

ترجمہ : وہ خون سے رنگین ہیں اور تمام کے تمام پچھاڑے ہوئے ہیں گویا وہ شہر مسجدیں ہیں، اگرچہ وہ سجدہ کرنے والے نہیں ہیں۔

یعنی تو نے دشمنوں کی زمین کو ان کے خون سے لالہ زار بنا دیا اور اس طرح وہ منھ کے بل مردہ پڑے ہوئے ہیں جیسے معلوم ہوتا ہے کہ مسجدوں میں سجدہ کرتے ہوں حالانکہ وہ سب بد دین عیسائی ہیں وہ مسجدوں کا حال کیا جانیں۔

لغات : مخضبۃ : التخضیب : رنگ دینا۔ الخضب (ض) رنگنا۔ صرعیٰ (واحد) صریعۃ : پچھڑا ہوا۔ الصرع (ف) پچھاڑنا۔ ساجدین : السجود (ن) سجدہ کرنا

تنکّسہم والسابقاتُ جبالُہم
وتَطعَن فیہم والرماحُ المکائدُ

ترجمہ : تو ان کو منھ کے بل گراتا رہا حالانکہ ان کے گھوڑے ان کے پہاڑ تھے تو ان پر نیزوں سے وار کرتا ہے اور نیزہ میں تدبیر تھی۔

یعنی دشمنوں کا گھوڑ سوار دستہ تیرے سامنے پہاڑ بن کر جم گیا تو تونے نیزوں سے مار مار کر ایک ایک سوار کو منھ کے بل گرا تارہا اور اس پہاڑ میں دراڑ پیدا ہوتی رہی یہ موقعہ نیزوں ہی کے استعمال کا تھا تلوار وہاں کار آمد نہیں تھی۔

لغات: تنکس: التنکیس: منھ کے بل گرانا، اوندھا کرنا۔ النکس (ن) اوندھا کرنا۔ مکائد (واحد) مکیدۃ: تدبیر۔ الکید (ض) خفیہ تدبیر کرنا۔

وتضربُہم ھَبْرًا وقد سکنوا الکُدٰی
کما سَکَنَتْ بَطْنَ الترابِ الأَسَاوِدُ

ترجمہ: تو ان کے چیتھڑے اڑاتا رہا حالانکہ وہ سخت زمین میں سکونت پذیر تھے جیسے کالا سانپ زمین کے اندر رہتا ہے۔

یعنی دشمن اپنے سنگین قلعوں میں پناہ گزیں تھے جیسے کالا سانپ زمین کے اندر چھپا رہتا ہے لیکن پھر بھی تونے ان کو مار مار کر ان کے چیتھڑے اڑا دیئے۔

لغات: ھبرا: ٹکڑے ٹکڑے، الھبر (ن) گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ سکنوا: السکونۃ (ن) ٹھہرنا۔ کدی (واحد) کُدْیَۃٌ: سخت پتھریلی زمین۔ تراب: مٹی (ج) اتربۃ۔ اساود (واحد) اسود: کالا سانپ۔

وتُضحی الحصونُ المُشْمَخِرّاتُ فی الذُّرٰی
وخیلُك فی اعناقهن قلائدُ

ترجمہ: اونچے اونچے قلعے پہاڑ کی چوٹیوں میں ہیں اور تیرے گھوڑے ان کی گردنوں کے ہار ہیں۔

یعنی دشمنوں کے قلعے پہاڑ کی چوٹیوں پر بنے ہوئے ہیں تیرے گھوڑ سواروں نے ان پہاڑوں پر چڑھ کر قلعہ کو چاروں طرف سے محاصرہ میں لے لیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہاڑ کی گردن میں گھوڑوں کی قطار ہار بنی ہوئی ہے۔

لغات : حصون (واحد) حصن: قلعہ۔ الذری (واحد) ذروۃ: چوٹی۔ اعناق (واحد) عنق: گردن۔ قلائد (واحد) قلادۃ : ہار، پٹہ۔

عَصَفْنَ بِهِم يومَ اللُّقَانِ وسُقْنَهُم
بِهِنْزِيطَ حتى ابيضَّ بالسَّبْيِ آمِدُ

ترجمہ: لقان کے دن گھوڑے ان پر ٹوٹ پڑے اور ان کو ہنزیط سے ہانک لے گئے یہاں تک کہ قیدیوں کی وجہ سے آمد سفید ہو گیا۔

یعنی جنگ لقان میں تیرے گھوڑے دشمنوں پر ٹوٹ پڑے اور ان کو شکست دے کر گرفتار کر لیا اور ان کی مشکیں باندھ کر قلعہ ہنزیط شہر آمد میں لے گئے اور اتنی بڑی تعداد میں یہ قیدی تھے کہ جب شہر آمد میں وہ جمع ہو گئے تو اس سفید نسل کے آدمیوں سے پورا شہر سفید ہو گیا۔

لغات : عصفن: العصف (ض) ٹوٹ پڑنا۔ سقن: السوق (ن) ہانکنا، لے جانا۔ سبی: قیدی، السبی (ض) قید کرنا۔ آمد: شہر کا نام ہے۔

وَأَلْحَقْنَ بالصفصافِ سَابُورَ فانْهَوَى
وذاقَ الردى اهلاهُما والجلامِدُ

ترجمہ: انہوں نے سابور کو صفصاف سے ملا دیا ان کی چٹانیں گر پڑیں اور ان دونوں قلعوں کے باشندوں نے ہلاکت کا مزہ چکھ لیا۔

یعنی سابور اور صفصاف دونوں قلعوں کی پتھریلی دیواریں ٹوٹ گئیں اور دونوں میں رہنے والے تباہ ہو گئے۔

لغات : انہوی: الانہواء: اوپر سے نیچے گرنا، الہوی (ض) نیچے گرنا۔ ذاق الذوق (ن) چکھنا۔ ردی (س) ہلاک۔ جلامد (واحد) جلمود: سخت پتھر۔

وَغَلَّسَ فی الوادی بهن مُشَیِّعٌ
مبارکُ ما تحتَ اللِّثَامَینِ عابدُ

ترجمہ : رات کے پچھلے پہر ایک لے جانے والا گجراری اور اس کے دونوں نقابوں میں رہنے والا چہرہ مبارک ہے ان گھوڑوں کو وادی میں لے گیا۔

یعنی سیف الدولہ جو میدان جنگ میں دوہرا نقاب ڈالے ہوئے تھا ان گھوڑ سواروں کو رات کے پچھلے پہر وادی میں لے کر چلا۔

لغات : غلّس : التغلیس ، رات کے پچھلے پہر چلنا۔ وادی : نشیبی زمین (ج) اَوْدِیَةٌ۔ مشیّع : التشییع : رخصت کرنا ، مشایعت کرنا۔ لِثَامٌ : نقاب (ج) لُثُمٌ الملثم (ض) ڈھاٹا باندھنا۔ عابد : العبادۃ (ن) عبادت کرنا۔

فتًی یشتہی طُولَ البلادِ ووقتَه
تَضِیقُ بہ اوقاتُہُ والمَقَاصِدُ

ترجمہ : وہ ایسا نوجوان ہے جو وقت اور شہروں کی درازی کا خواہشمند ہے اس کے اوقات اور مقاصد دونوں تنگ ہو جاتے ہیں۔

یعنی اس کے ارادے اتنے بلند ہیں کہ یہ دنیا کے شہر یہ زندگی کے ایام اس کے مقاصد کی تکمیل کے لئے کافی نہیں فتوحات کے لئے اس سے بڑی دنیا اور اس سے طویل زمانہ چاہیئے۔

لغات : فتًی : جوان (ج) فتیان۔ یشتہی : الشہوۃ (س) الاشتہاء : خواہش کرنا۔ تضیق : الضیق (ض) تنگ ہونا۔

اخو غزواتٍ ما تَغِبُّ سیوفُہ
رِقَابَہم الا وَسَیْحَانَ جَامِدُ

ترجمہ : وہ لڑائی کا دلدادہ ہے اس کی تلوار دشمنوں کی گردنوں سے ملاقات

میں ناغہ نہیں کرتی سوائے اس کے کہ دریائے سیحان جم کر برف ہو جائے۔

یعنی وہ دشمنوں سے ہمیشہ جنگ آزما رہتا ہے سوائے ان دنوں کے جب برف باری سے راستہ مسدود ہو جائے اور نا قابل عبور بن جائے۔

لغات: غزوات (واحد) غزوۃ: جنگ کرنا (ن) الاغباب: الغبّ (ن ض) ناغہ دے کر ملاقات کرنا۔ رقاب (واحد) رقبۃ: گردن۔

فلم یَبْقَ الا مَنْ حَمَاها مِنَ الظُّبَا

لَمیٰ شَفَتَیْهَا وَالثُّدِیّ النَّوَاهِدُ

ترجمہ: پھر تلوار کی دھار سے کوئی نہیں بچا سوائے اس کے کہ ان کے ہونٹوں کی سرخی اور ابھری ہوئی پستانوں نے بچا لیا۔

یعنی ممدوح کی تلواروں نے عورتوں کو چھوڑ کر سارے دشمنوں کا صفا کر دیا اور سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

لغات: حما: الحمایۃ (ض) حفاظت کرنا، بچانا۔ الظباء (واحد) ظبیۃ تلوار کی دھار۔ لمی: گندم گوں ہونا۔ الثدی: پستان (ج) ثُدِیّ۔ شفۃ: ہونٹ (ج) شفاۃٌ۔ نواهد (واحد) ناهدۃ: اونچی، ابھری ہوئی۔ النهد (ن ف) پستان کا ابھرنا۔

تبکّی علیهن البطارِیقُ فی الدُّجی

وهن لَدَیْنَا مُلْقَیَاتٌ کواسدُ

ترجمہ: فوجی سردار رات کی تاریکیوں میں ان پر پھوٹ پھوٹ کر روتے ہیں حالانکہ وہ ہمارے یہاں ردی مال کی طرح پھینکی ہوئی ہیں۔

یعنی دشمنوں کے فوجی سرداروں نے عورتوں کی گرفتاری کو اپنی انتہائی بے آبروئی تصور کیا اور بزدلوں کی طرح رات کی تاریکیوں میں اپنی عورتوں کی عصمت

لوٹنے کے خیال سے پھوٹ پھوٹ کر رو تے رہے حالانکہ ان کا رونا بلا وجہ تھا ہمارے یہاں وہ ردی مال کی طرح اِدھر اُدھر پڑی ہوئی تھیں کسی نے ان کی طرف دھیان بھی نہیں دیا۔

لغات: تبکیّ: پھوٹ پھوٹ کر رونا۔ البکاء (ض) رونا۔ بطاریق (واحد) بطریق: فوجی سردار۔ دجیٰ (واحد) دجیۃ: تاریکی (ن) تاریک ہونا۔ کواسد (واحد) کاسدۃ: گھٹیا مال، الکسادۃ (ن ک) گھٹیا مال۔

بذا قَضَتِ الأَیَّامُ مَا بین اھلہا
مصائبُ قومٍ عندَ قومٍ فَوَائدُ

ترجمہ: زمانہ نے اپنے دور کے لوگوں کے درمیان اسی طرح کا فیصلہ کیا ہے کہ ایک قوم کی مصیبت دوسری قوم کے لئے فائدہ۔

یعنی دنیا میں ایک گھر اجاڑ کر دوسرا گھر آباد کیا جاتا ایک قوم تباہ ہوتی ہے اور اس کی تباہی سے دوسری قوم کی خوشحالی کی بنیاد پڑتی ہے۔

لغات: قضت: القضاء (ض) فیصلہ کرنا۔ مصائب (واحد) مصیبۃ۔ فوائد (واحد) فائدۃ۔

ومن شَرَفِ الإِقدامِ إنَّکَ فیہم
علی القتلِ موموقٌ کأنکَ شاکدُ

ترجمہ: پیش قدمی میں شرافت کی وجہ سے قتل کے باوجود تو ان میں محبوب ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو عطیہ دینے والا ہے۔

یعنی میدان جنگ میں بھی اپنی طبعی شرافت کو ملحوظ رکھا اس کا نتیجہ یہ ہے کہ تو دشمنوں کو تباہ و برباد کرنے کے باوجود اتنا محبوب ہے جیسے معلوم ہوتا ہے کہ تو نے ان کو قتل نہیں کیا ہے بلکہ انعام و اکرام سے نوازا ہے۔

لغات : موموق: الومق، المقۃ (س) محبت کرنا۔ شاکد: عطیہ دینے والا۔ الشکد (ن ض) عطا کرنا، بخشش کرنا۔

وأنّ دماً أجریتہ بک فاخرٌ
وأنّ فؤاداً رُعتہ لک حامد

ترجمہ: اور تونے جس خون کو بہایا ہے وہ تجھ پر فخر کرتا ہے جس دل کو تونے دہشت زدہ کردیا ہے وہ تیرا ثنا خواں ہے۔

یعنی خون جو تباہی کی علامت ہے لیکن تیرے ہاتھوں سے بہا اس لئے اس کو فخر و ناز ہے تیری دہشت سے جو دل کانپتے رہتے ہیں وہی دل تیری تعریف بھی کرتے ہیں۔

لغات: دمٌ: خون (ج) دِمَاءٌ۔ فاخر: الفخر (س ف) فخر کرنا۔ فؤاد: دل (ج) افئدۃ۔ رعت: الروع (ن) خوف زدہ کرنا۔ حامد: الحمد (س) تعریف کرنا

وکلٌّ یری طُرُقَ الشّجاعۃ والندی
ولکنَّ طبعَ النفسِ للنفسِ قائدٌ

ترجمہ: ہر شخص شجاعت اور فیاضی کی راہ دیکھتا ہے لیکن ہر نفس نفس کا راہنما ہے

یعنی ہر شخص جانتا ہے کہ فیاضی و سخاوت ہی عظمت و فضیلت حاصل کرنے کی یہی دو راہیں ہیں لیکن جاننے کے باوجود بہت کم لوگوں میں یہ دونوں خصوصیات پائی جاتی ہیں اس لئے کہ ہر شخص کا نفس جس راہ پر لے جاتا ہے اس پر چلے جاتے ہیں صحیح راہ جانتے ہوئے بھی راہ راست پر نہیں آتے اس لئے کہ یہ اپنی اپنی فطرت ہے

لغات: طرق (واحد) طریقۃ: راستہ۔ الشجاعۃ (لث) بہادر ہونا۔ الندی (ض) بخشش کرنا۔ قائد: القیادۃ (ن) رہنمائی کرنا قیادت کرنا۔

نہبتَ من الاعمار مالو حَوَیْتَہ
لَہُنِّئَتِ الدنیا بأنَّك خالد

ترجمہ: تونے اتنی عمریں لوٹی ہیں کہ اگر توان سب کو جمع کر لیتا تو دنیا تجھے ہمیشہ رہنے کی مبارکبا دیتی۔

یعنی جنگ میں تونے بے شمار آدمیوں کو قتل کیا ہے ان سب کی طبعی عمروں کو جوڑ کر اپنے قبضہ میں رکھ لیتا اور اپنی عمر کے ساتھ اس کو جوڑ لیتا تو قیامت تک کے لئے تیرے پاس عمروں کا ذخیرہ ہو جاتا اور تو ہمیشہ ہمیش زندہ رہتا۔

لغات: نہبت: النہب (ف) لوٹنا۔ اعمار (واحد) عمر۔ حویت: الحوی (ض) جمع کرنا۔ ھنئت: التہنیۃ: مبارکباد دینا۔ خالد: الخلود: ہمیشہ رہنا۔

فأنت حُسَام المُلكِ واللّٰہُ ضارِبٌ
وانتَ لواءُ الدین واللّٰہ عاقِدُ

ترجمہ: توحکومت کی تلوار ہے اور اللہ مارنے والا ہے تو دین کا علم ہے اور خدا اس کو باندھنے والا ہے۔

یعنی تو خدا کی تلوار ہے اور اسے دست قدرت چلاتا ہے اور تو دین کا علم ہے جس کو خدا نے بلند کر رکھا ہے اس لئے نہ تیری شکست کا کوئی سوال ہے اور نہ تیرے پامال ہونے کا کیونکہ تو براہ راست خدا کی نگرانی میں ہے۔

لغات: لِوَاء: بڑا جھنڈا (ج) اَلْوِیَۃ۔ عاقد: العقد (ض) گرہ لگانا، باندھنا

وانتَ ابوالھیجا ابن حمدانَ یاابنَہ
تَشَابَہ مولودٌ کریمٌ وَوَالِدُ

ترجمہ: اے ابوالہیجا کے بیٹے تو ابوالہیجا بن حمدان ہے شریف بیٹا باپ کے مشابہ ہے۔

یعنی تیرے والد جس طرح ابوالہیجا کنیت کے مستحق تھے بالکل اسی طرح تو بھی

ابوالہیجا ہے شریف اولاد اسی طرح باپ کے ہو بہو ہوتی ہے۔

لغات: ابن: لڑکا، ابناء، بنون۔ التشابہ: ایک دوسرے کے مشابہ ہونا۔ مولود بیٹا۔ الولادۃ (ض) جننا، پیدا ہونا۔

وحمدانُ حمدونٌ وحمدونُ حارثٌ
وحارثُ لقمانٌ ولقمانُ راشدُ

ترجمہ: حمدان حمدون ہے اور حمدون حارث اور حارث لقمان ہے اور لقمان راشد ہے۔

یعنی تیرے سلسلہ نسب میں جتنے تیرے آبا و اجداد ہیں سب میں یکساں فضائل وکمالات رہے ہیں کوئی کسی سے کم نہیں رہا۔

اولئِكَ انيابُ الخلافةِ كلها
وسائرُ املاكِ البلادِ الزوائدُ

ترجمہ: یہ سب کے سب خلافت کے دانت ہیں اور تمام شہروں کے بادشاہ فاضل دانت ہیں۔

یعنی تیرے آباواجداد درحقیقت وہاں خلافت کے دانت ہیں جس سے شیر شکار کو مضبوطی سے پکڑتا ہے دوسرے بادشاہوں کی حیثیت ان کے مقابلے میں وہ دانت ہیں جو دانت کی قطار کے پیچھے یوں ہی جم جاتے ہیں جو کسی کام کے نہیں ہوتے ہیں۔

لغات: انیاب (واحد) ناب: دانت۔ زوائد (واحد) زائدۃ: فاضل دانت، وہ دانت جو اصل دانت کے بغل میں جم جاتے ہیں۔

أُحِبُّكَ يا شمسَ الزمانِ وبدرَهُ
وإنْ لامني فيكَ السُّهٰى والفراقِدُ

ترجمہ: اے زمانہ کے چاند سورج میں تجھ سے محبت کرتا ہوں اگرچہ سہا اور فرقدین مجھے ملامت کرتے ہیں۔

یعنی تیری حیثیت چاند سورج کی ہے اور چاند سورج سے محبت کرنے والے دوسرے چھوٹے چھوٹے ستاروں کی ملامت کی کیا پروا کریں گے تو بادشاہوں میں چاند سورج کی حیثیت رکھتا ہے اور دوسرے بادشاہوں کی حیثیت چھوٹے چھوٹے ستاروں کی ہے۔

لغات: شمس: سورج (ج) شموس۔ بدر: ماہ کامل (ج) بدور۔ لام اللوم (ن) ملامت کرنا۔ سہیٰ اور فرقدین ستاروں کے نام ہیں۔

وذالكَ لان الفَضْلَ عندك باهرٌ
ولَيْسَ لان العيشَ عندَك باردٗ

ترجمہ: اور یہ اس لئے کہ تیرے نزدیک فضل و کمال ظاہر ہے اس لئے نہیں کہ زندگی تیرے پاس آرام سے گذرتی ہے۔

یعنی میری تجھ سے محبت خود غرضی پر مبنی نہیں کہ تیری وجہ سے زندگی آرام سے گذرتی ہے اس لئے میں محبت کرتا ہوں بلکہ یہ محبت اس لئے ہے کہ تو میرے فضل و کمال سے واقف ہے اور تو فضل و کمال کا قدرداں ہے تو قدر افزائی کرتا ہے اس لئے میں محبت کرتا ہوں۔

لغات: باھرٌ: ظاہر، البھر (ف) ظاہر ہونا۔ عیش: زندگی، مصدر (ض) جینا بارد: ٹھنڈا، البرودۃ (ن) ٹھنڈا ہونا۔

فَإِنَّ قليلَ الحُبِّ بالعَقْلِ صَالِحٌ
وان كثيرالحب بالجهل فَاسِدُ

ترجمہ: اس لئے کہ عقل کے ساتھ کم محبت درست اور جہالت کے ساتھ زیادہ محبت بیکار ہے۔

یعنی محبت عقل اور فہم و فراست کی روشنی میں کی جائے تو یہ محبت درست

صحیح اور مفید ہے اگرچہ وہ محبت بہت زیادہ نہ ہو اس کا بہت ڈنکا نہ پیٹا جائے لیکن جہالت کے ساتھ اگر کسی سے محبت کی جائے چاہے کتنی ہی شدید محبت ہو لیکن وہ بیکار اور فاسد ہے کیونکہ اس محبت کا نتیجہ کبھی بہت ہی خراب بھی نکل سکتا ہے اس کے تعلقات میں توازن ضروری ہے۔

لغات: صالح: درست، الصلاحیة (ن ف ك) درست ہونا۔ الجہل (س) جاہل ہونا۔ فاسد: خراب، الفساد (ن ض ك) خراب ہونا۔

وقال یمدحه ویھنیه بعید الاضحیٰ ۳۴۲ھ انشدہ ایاھا فی میدانه بحلب وھما علی فرسیھما

لکل امرئٍ من دھرہ ما تعوّدا
وعاداتُ سیف الدولة الطّعنُ فی العِدیٰ

ترجمہ: ہر شخص کے لئے اس کے زمانے سے وہی ہے جس کا وہ عادی ہے دشمنوں سے نیزہ بازی کرنا سیف الدولہ کی عادتوں میں ہے۔

یعنی ہر شخص اس دنیا میں ایک خاص ذہن و مزاج اور رجحان طبع لے کر پیدا ہوتا ہے اور وہی طبعی رجحان ساری زندگی پر چھایا رہتا ہے سیف الدولہ شجاعت و بسالت کا جوہر لے کر پیدا ہوا ہے اس لئے اس کی فطرت میں دشمنوں سے مقابلہ آرائی نبرد آزمائی اور نیزہ بازی ہے یہاں تک کہ وہ اس کا عادی ہو چکا ہے۔

لغات: دھر: زمانہ (ج) دھور۔ تعوّد: عادی ہونا خوگر ہونا۔ الطعن (ف) نیزہ مارنا

وأن یُکذِبَ الارجافَ عنه بضدہ
ویُمسی بما تنوی أعادیه أسعدا

ترجمہ: بدنام کن افواہوں کو اس کے برعکس کر کے جھٹلا دیتا ہے اس کا دشمن

اس کے ساتھ جو کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ خود اس میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

یعنی سیف الدولہ کو بدنام کرنے والے دشمنوں نے جو افواہ اڑائی ٹھیک اس کے برعکس اس کا کارنامہ دنیا کے سامنے آجاتا ہے انہوں نے افواہ اڑادی کہ سیف الدولہ کو شکست ہو گئی اور اسی وقت دشمن کو شکست فاش دے دیتا ہے دشمن سیف الدولہ کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے اسلئے سیف الدولہ ان کو ہلاک کر دیتا ہے۔

لغات: الارجاف: غلط افواہ پھیلانا، زلزلہ ہونا۔ الرجف (ن) تیز ہلنا، بہت کانپنا۔ تنوی: النیۃ (ض) ارادہ کرنا۔

وَرُبَّ مُرِيدٍ ضَرَّهُ ضَرَّ نَفْسَه
وَهَادٍ اليه الجَيْشَ أَهْدَى وَمَاهَدٰى

ترجمہ: بہت سے اس کا نقصان چاہنے والے خود کو ہی نقصان پہونچاتے ہیں اور سیدھے اس کی طرف فوج کو لے جاتے ہیں لیکن نہیں پہونچ پاتے ہیں۔

یعنی ممدوح کو نقصان پہونچانے کا ارادہ رکھنے والے خود اپنی تباہی کو دعوت دیتے ہیں۔

یعنی ممدوح پر حملہ کی غرض سے فوج کشی کرنے والے وہاں تک پہونچ ہی نہیں سکتے کیونکہ اس سے پہلے ان کو شکست ہو جاتی ہے اور وہ تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

وَمُسْتَكْبِرٍ لَمْ يَعْرِفِ اللهَ سَاعَةً
رأى سيفه في كفه فتشهدا

ترجمہ: بہت سے مغرور جنہوں نے خدا کو ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں پہچانا اس کے ہاتھ میں تلوار دیکھتے ہی کلمہ پڑھنے لگے۔

یعنی وہ مغرور لوگ جنہوں نے کبھی خدائے واحد کے سامنے سر نہیں جھکایا اور کافر بنے رہے مگر جب ممدوح کے ہاتھ میں تلوار دیکھی تو اتنی دہشت طاری ہوئی کہ

فوراً کلمہ پڑھ کر خدا کی وحدانیت کا اقرار کر لیا۔

لغات: لم یعرف: العرفان، المعرفۃ (ض) پہچاننا۔ کف: ہتھیلی (ج) اکف۔
سیف: تلوار (ج) اسیاف، سیوف، اسیف۔

هو البحرُ غُصْ فيه اذا كانَ راكداً
على الدُّرِّ واحذَرْه اذا كان مُزْبِدًا

ترجمہ: وہ سمندر ہے جب پرسکون ہو تو اس میں موتی حاصل کرنے کے لئے غوطہ لگا اور جب جھاگ مار رہا ہو تو اس سے بچ کر رہو۔

یعنی جس طرح سمندر سے موتی حاصل کئے جاتے ہیں اسی طرح سیف الدولہ کی ذات ہے کہ جب وہ کیف و نشاط کے عالم میں ہو اس سے انعام واکرام کے موتی حاصل کر سکتے ہو لیکن جس طرح جب سمندر موجزن ہوتا ہے تو اس میں اترنا تباہی کو دعوت دیتا ہے اسی طرح ممدوح جب برہم ہو تو گستاخ نہ بنو ورنہ تمہاری تباہی یقینی ہے۔

لغات: بحر: سمندر (ج) بحار، بحور، ابحر۔ غص: غوطہ لگانا، الغص (ن) قطع کرنا۔ راکد: ٹھہرا ہوا، الرکود (ن) پانی کا ٹھہرا ہوا ہونا۔ مزبد: جھاگ دینے والا، الازباد: جھاگ نکلنا۔ الزبد (ن) مکھن نکالنا، التزبید: دودھ کے اوپر مکھن آنا، جھاگ آنا۔

فاني رايتُ البحرَ يعثُرُ بالفتى
وهذا الذي ياتي الفتى متعمِّدا

ترجمہ: اس لئے کہ میں نے سمندر کو دیکھا ہے جو جوان کو ٹھوکر مار دیتا ہے اور یہ سمندر وہ ہے جو جوانوں کے پاس قصداً آجاتا ہے۔

یعنی جب کوئی سمندر میں چھلانگ لگاتا ہے تو اپنی جان سلامت نہیں لاتا

اس لئے لوگ سمندر میں جانے سے ڈرتے ہیں لیکن ممدوح ایسا سمندر ہے جس کے پاس جانے کا موقعہ کہاں وہ تو اپنی فوجوں کے ساتھ خود چڑھ کر آجاتا ہے تو اس سمندر سے بچنے کی کوئی صورت نہیں رہتی ہے اس لئے اصل سمندر سے ممدوح کی ذات زیادہ خطرناک ہے۔

لغات: یعثر: العثور (ن ض س ك) ٹھوکر لگنا۔ التعمد: قصد کرنا، العمد (ض) بھروسہ کرنا۔

تَظَلُّ ملوكُ الارض خاشعةٌ لهٗ
تفارقُه هَلْكَیٰ وتلقَاه سُجَّدا

ترجمہ: روئے زمین کے بادشاہ اس کے سامنے ذلیل و عاجز ہیں اس سے جدا ہوتے ہیں ہلاک ہو کر اور اس سے ملتے ہیں سجدہ کرتے ہوئے۔

یعنی ممدوح کے سامنے دنیا کے دوسرے تمام بادشاہوں کا حال یہ ہے کہ جب اس کے سامنے آتے ہیں تو ان کو زمین بوس ہونا پڑتا ہے اور علیٰحدگی اختیار کرتے ہیں تو تباہ ہونا پڑتا ہے۔

لغات: خاشعة: الخشوع (ف) فروتنی کرنا، عاجزی کا اظہار کرنا۔ تلقی: اللقاء (س) ملاقات کرنا، ملنا سجد (واحد) ساجد، السجد (ن) سجدہ کرنا۔

وتحیی له المالَ الصَوَارِمُ والقَنا
ویقتل مایحیی التبسم والجدا

ترجمہ: تلواریں اور نیزے اس کے مال کو زندگی دیتے ہیں اور جن کو زندگی دی جاتی ہے ان کو تبسم اور بخشش قتل کر دیتی ہیں۔

یعنی ممدوح کی تلواریں اور نیزے دشمنوں پر فتح حاصل کر کے مال غنیمت فراہم کرتے ہیں اور ممدوح کی فیاضی اس کو تقسیم کر کے ختم کر دیتی ہے۔

لغات: تحیی: الاحیاء: زندہ کرنا۔ تحیوۃ (س) زندہ ہونا۔ الصوارم (واحد) صارم: تلوار۔ القنا (واحد) قناۃ: نیزہ۔ الجدا (ن) بخشش کرنا۔

ذکیٌّ تظنّیہ طلیعۃُ عینہٖ
یری قلبُہ فی یومِہ ماتریٰ غدا

ترجمہ: ایسا ذکی ہے کہ اس کا گمان اس کی آنکھ کا مقدمۃ الجیش ہے اُس کا دل آج دیکھ لیتا ہے جس کو آنکھ کل دیکھے گی۔

وہ ذکاوت وفطانت کا پیکر ہے اس کا تصور مستقبل کو دیکھ لیتا ہے اور اسی کے مطابق آج ہی سے وہ عمل کرتا ہے جبکہ یہ مادی آنکھ اس مقام کو کل دیکھ سکے گی۔

لغات: ذکی: تیز طبع (ج) اذکیاء، الذکاء (س ک) تیز طبع ہونا۔ الظن (ن) خیال کرنا، گمان کرنا۔ طلیعۃ: مقدمۃ الجیش (ج) طلائع۔

وَصُولٌ الی المستَصعَبات بخیلہ
فلوکان قَرنُ الشَّمسِ ماءً لَاَوْرَدَا

ترجمہ: وہ اپنے گھوڑے پر مشکل ترین مقامات پر پہونچ جانے والا ہے اگر آفتاب کے کنارہ پر پانی ہو تو وہیں گھوڑے کو اُتار دے۔

یعنی مشکل ترین امور کو فوراً حل کرنے والا ہے اگر سورج پانی کا گھاٹ ہو جائے تو گھوڑے کو اسی گھاٹ پر پانی پلاتا، یہ بلندی اس کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔

لغات: قرن: آفتاب کی پہلی کرن (ج) قرون۔ اورد: الایراد: پانی پر لانا الورود (ض) گھاٹ پر اترنا۔ ماء: پانی (ج) میاہ وامواہ۔

لذلک سَمّیٰ ابنُ الدمستقِ یومَہ
مماتًا وَسَمّاہ الدمستقُ مولدا

ترجمہ: اسی لئے دمستق کے لڑکے نے آج کے دن کا نام موت رکھا ہے اور

دمستق نے اس کا نام یوم پیدائش رکھا ہے۔

یعنی دمستق کے لڑکے کی گرفتاری آج ہوئی ہے تو یہ اس کی موت کا دن بن گیا اور دمستق نے بھاگ کر جان بچائی تو گویا از سرِ نو زندگی ملی۔

لغات: ممات: مصدر (ن) مرنا۔ مولد (ض) جننا، پیدا ہونا۔ سمّٰی: التسمیة نام رکھنا۔

سریتَ الی جیحانَ من أرضِ آمدٍ
ثلٰثًا لقد أدناك رکضٌ وأبعدا

ترجمہ: تو سرزمین آمد سے دریائے جیحون تک تین راتوں میں پہونچ گیا۔ تیز رفتاری نے تجھے قریب بھی کر دیا اور دور بھی کر دیا۔

یعنی اتنی طویل ودراز مسافت تو نے صرف تین راتوں میں طے کرلی یہ تیری تیز رفتاری کا نتیجہ ہے کہ اتنی کم مدت میں سرزمین آمد سے دور اور دریائے جیحون سے قریب کر دیا۔

لغات: سریت: السری (ض) رات میں چلنا۔ ادنا: الادناء: قریب کرنا، الدنو (ن) قریب ہونا۔ ابعد: الابعاد: دور کرنا۔ البعد (ك) دور ہونا، الاستبعاد: دور سمجھنا۔

فولّی وأعطاك ابنه وجیوشه
جمیعًا ولم یُعطِ الجمیعَ لیُحمدا

ترجمہ: وہ اپنے پاؤں بھاگا اور اپنے لڑکے اور تمام لشکر تو تجھے دے گیا اور وہ یہ سب کچھ شکر گذاری کے لئے نہیں دے گیا ہے۔

یعنی سپہ سالار لشکر دمستق نے تیرے آتے ہی میدان جنگ چھوڑ دیا اپنے لڑکے اور تمام لشکر کو بے سہارا چھوڑ کر راہ فرار اختیار کی اور تو نے اس پر اپنا

قبضہ کرلیا۔ دمستق نے یہ تحفہ تیری خدمت میں بخوشی نہیں پیش کیا ہے بلکہ وہ بزدل انسان اپنی جان کے خوف سے بھاگا ہے اور بدرجہ مجبوری اپنے تمام لشکر اور اپنے لڑکے کو تجھے سپرد کر دیا ہے۔

لغات: تولیٰ: التولی: پیٹھ پھیرنا۔ ابن: لڑکا (ج) ابناء و بنون۔ جیوش (واحد) جیش: لشکر۔ لم یعط: الاعطاء: دینا۔ بحمد: الحمد (س) تعریف کرنا

عرضتَ لہ دون الحیوۃِ وطرفِہ
وأبصَرَ سیفَ اللّٰہِ مِنکَ مجرّدا

ترجمہ: تو اس کی نگاہ اور زندگی کے درمیان حائل ہو گیا اور اس نے تیری وجہ سے خدا کی ننگی تلوار کو دیکھ لیا۔

یعنی دمستق نے اپنے لڑکے اور اپنے لشکر کو بدرجہ مجبوری تجھے اس لئے دے دیا کہ اس کے اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا نظر آنے لگا اور تیرے لشکر کو دیکھتے ہی ہر طرف اسے خدا کی ننگی تلواریں چمکتی ہوئی نظر آنے لگیں اور خدا کی تلواروں کا مقابلہ کرنا اس کے لئے ممکن نہ تھا اس لئے ڈر کر بھاگ گیا۔

لغات: عرضت: العرض (ض) بیچ میں آجانا۔ طرف: آنکھ (ج) اطراف، مجرد: التجرید: تلوار ننگی کرنا، میان سے نکالنا۔ الجرد (ن) ننگا ہونا۔

وَمَاطَلَبَتْ زُرْقُ الأَسِنَّۃِ غیرَہ
ولکن قسطنطین کان لہ الفِدیٰ

ترجمہ: نیلگوں نیزے نے تو اس کے علاوہ کو تلاش نہیں کیا لیکن قسطنطین اس کے لئے فدیہ بن گیا۔

یعنی تو اور تیری فوج تو دمستق کی تلاش میں تھی لیکن اس نے اپنے بیٹے کو قربانی کا بکرا بنا دیا اور اس کو تجھے سپرد کر کے اپنی جان بچائی۔

لغات: زرق: الزرق (س) نیلگوں ہونا۔ الاسنة (واحد) سنان: نیزہ۔

فاصبح یَجْتابُ المسوحَ مَخافَةً
وقد کان یجتابُ الدِّلاصَ المُسَرَّدا

ترجمہ: پھر وہ خوف کے مارے ٹاٹ کا لباس پہننے لگا حالانکہ وہ چمکتی ہوئی مضبوط بنی ہوئی زرہ پہنا کرتا تھا۔

یعنی تیری وجہ سے اس پر موت کی اتنی دہشت سوار ہوگئی کہ اس کو خدا یاد آنے لگا اور گرجا میں پادریوں کی طرح کمبل کا لباس پہن کر پادری بن گیا جبکہ وہ ایک فوجی سردار تھا اور شاندار اور مضبوط ترین فوجی زرہ استعمال کرتا تھا لیکن اب زرہ پہننے کی ہمت بھی نہیں رہی۔

لغات: یجتاب: الاجتیاب: پہننا، طے کرنا، قطع کرنا۔ الجوب (ن) قطع کرنا مسوح (واحد) مسح: بالوں کا کمبل۔ دلاص: نرم چمکدار زرہ، الدلص (ن) چمکنا، نرم ہونا۔ مسرّد: دہری بنی ہوئی، السرد (ن ض) التسرید چمڑا سینا۔

ویمشی به العُکّازُ فی الدَّیرِ تائِبا
وَمَا کان یَرْضَی مَشْیَ اشقرَ اَجْرَدا

ترجمہ: اس کو گرجا میں لاٹھی لے جاتی ہے توبہ کے لئے حالانکہ وہ چتکبرے اور کم بال والے گھوڑے کی رفتار کو بھی وہ پسند نہیں کرتا تھا۔

یعنی ایک زمانہ تھا کہ شاندار سے شاندار گھوڑا بھی اس کو پسند نہیں آتا تھا سب کی رفتار میں عیب نکالتا تھا اور آج اس کا حال یہ ہوگیا ہے کہ گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہوکر چلنے کے بجائے ایک لاٹھی کے سہارے چلتا ہے یہ سب موت کے خوف کی وجہ سے ہوا ہے۔

لغات: عکاز: پھل لگی ہوئی لاٹھی (ج) عکاکیز، عکازات۔ تائبا: التوبة

(ن) توبہ کرنا، لوٹنا۔ اشقر: سرخ رنگ والا گھوڑا۔ اجرد: کم بالوں والا گھوڑا۔

وما تاب حتی غادر الکرُّ وجهه
جريحًا وخلّى جفنهُ النقعُ ارمدا

ترجمہ: اس نے توبہ نہیں کی مگر اس وقت جب حملہ نے اس کے چہرے کو زخمی کر کے چھوڑ دیا اور غبار نے اس کی آنکھوں میں آشوب چشم پیدا کر کے چھوڑ دیا

یعنی اس نے خوشی سے توبہ نہیں کی بلکہ میدان جنگ میں چوٹ کھائی غبار جنگ نے آنکھوں کو مستقبل کا اندھیرا دیکھنے پر مجبور کر دیا تب اس نے توبہ کی۔

لغات: الکر (ن) حملہ کرنا، مصدر، الکرور: پینترا بدل کر حملہ کرنا۔ غادر: المغادرۃ: چھوڑ دینا۔ جریحا: مجروح، الجرح (ف) زخمی کرنا۔ الارماد: آشوب چشم پیدا کرنا۔

فان کان ینجی من علیٍّ ترهُّبٌ
ترهبتِ الأملاك مثنى وموحدا

ترجمہ: پس اگر پادری بن جانا سیف الدولہ سے نجات دے دیگا تو تمام بادشاہ ایک ایک دو دو کر کے پادری بن جائیں گے۔

یعنی سیف الدولہ سے جان بچانے کی یہی شکل رہ جائے گی کہ پادری بنجائیں تو سارے بادشاہ حکومت چھوڑ کر پادری بن جائیں گے کیونکہ اس سے جان تو بچ جائے گی۔

لغات: ینجی: الانجاء: نجات دینا، النجاۃ (ن) نجات پانا۔ ترهّب: راہب بننا، پادری بننا۔ الاملاك (واحد) ملك: بادشاہ۔

وكلُّ امرئٍ في الشرق والغربِ بعده
يعدُّ له ثوبًا من الشعر اسودا

ترجمہ: اور مشرق و مغرب میں ہر شخص اس کے بعد اپنے لئے کالے بالوں کا کپڑا بنا لے گا۔

یعنی سیف الدولہ کے خوف سے دشمن کے ملک کا ہر آدمی کالے کمبل کا کپڑا پہن کر پادری صورت بن جائے گا تاکہ اپنی جان بچا سکے کیونکہ پادریوں کو قتل کیا نہیں جاتا

لغات: یعد: الاعداد: تیار کرنا۔ ثوب: کپڑا (ج) اثواب، ثیاب۔

هنيئًا لك العيد الذى انت عيدُه
وعيدٌ لمن سمّى وضحّى و عيّدا

ترجمہ: تجھے وہ عید مبارک ہو جس کی تو خود عید ہے اور عید اس کی ہے جو اللہ کا نام لے، قربانی کرے، اور عید منائے۔

یعنی عید کے لئے تیری ذات خود ہی عید اور وجہ شادمانی ہے اس لئے تیری ذات ان تمام لوگوں کے لئے بطور عید جو بھی اللہ کا نام لے قربانی کرے اور عید منائے۔

لغات: عید (ج) اعیاد۔ ضحّی: التضحیۃ: قربانی کرنا۔ عید التعیید: عید منانا۔

وما زالتِ الأعيادُ لُبْسَكَ بعدَه
تُسَلِّمُ مخروقًا وتعطى مجدّدا

ترجمہ: اور یہ عیدیں اس کے بعد تیرا لباس بن جائیں کہ تو پرانے لباس کو سونپ دے اور تجھے نیا لباس دیا جائے۔

یعنی خدا کرے کہ ان عیدوں کی حیثیت تیرے لئے لباس کی ہو جائے جس طرح پرانا لباس اتار کر تو دوسروں کو دے دیتا ہے اور نیا لباس اختیار کرتا ہے اسی طرح یہ عیدیں تو دوسروں کو دیتا رہے اور تیرے لئے ہمیشہ نئی عیدیں آتی رہیں۔

لغات: اعیاد (واحد) عید۔ لبس: لباس، مصدر (س) پہننا۔ تسلم: السلامۃ (س) سلامت رہنا۔ التسلیم: سپرد کرنا۔ مخروقا: بوسیدہ، پرانا، الخرق (س ن) پرانا ہونا، پھاڑنا۔ مجدّدا: التجدید: نیا کرنا۔

فذا الیومُ فی الایامِ مثلُكَ فی الوریٰ

کما کنتَ فیہم اَوحدا کان اوحدا

ترجمہ: پس یہ دن ان تمام دنوں میں ویسا ہی یکتا ہے جیسے تو تمام مخلوق میں یکتا ہے۔

یعنی جس طرح تو تمام مخلوق میں یکتا و بے مثل ہے اسی طرح یہ خوشی کا دن بھی بے مثال خوشی کا دن بنتا رہے۔

ھو الجَدُّ حتی تفضُلَ العینُ اختَہا

وحتی یصیرَ الیومَ للیومِ سیّدا

ترجمہ: یہ نصیب کی بات ہے کہ ایک آنکھ دوسری آنکھ پر فضیلت رکھتی ہے اور ایک دن دوسرے دنوں کا سردار ہو جاتا ہے۔

یعنی یہ قسمت کی بات ہوتی ہے کہ اپنے ہی طرح کے دوسرے تمام لوگوں میں ایک آدمی انتہائی معزز ہو جاتا ہے اور دوسروں کا درجہ اس سے کمتر ہوتا ہے ایک آنکھ دوسری آنکھ پر بعض اوقات فضیلت رکھتی اسی طرح دنوں میں بھی کوئی دن سید الایام ہو جاتا ہے تو یہ دن بھی دوسرے دنوں کے مقابلہ میں ایک قابل قدر اور خوشیوں کا خزانہ بن جائے۔

لغات: الجد: نصیب، خوش قسمتی (س) نصیبہ والا ہونا۔ اخت: بہن (ج) اخوات۔ سید: سردار (ج) سادۃ۔

فیا عجبًا من دَائلٍ انتَ سیفُهٗ
أمَا یتوقّٰی شَفرَتی مَا تقلّدا

ترجمہ: اس خلیفہ پر حیرت ہے جس کی تو تلوار ہے کیا وہ اس دو دھاری تلوار سے نہیں ڈرتا ہے جو اس نے گلے میں حمائل کر رکھی ہے۔

یعنی خلیفہ وقت جس کا سیف الدولہ نائب ہے اس کو سیف الدولہ سے ڈرکر رہنا چاہیئے کیوں کہ یہ دو دھاری تلوار ہے آج اس کا رخ دشمن کی طرف ہے کل خلیفہ اس کی زد میں آجائے تو اس کا بچنا محال ہوجائے گا اس لئے اس کو ڈرکر رہنا چاہیئے۔

لغات: دائل: حکومت والا۔ یتوقّٰی: التوقّی: بچنا، ڈرنا۔ الوقایۃ (ض) بچنا۔ شفرۃ: دھار (ج) شفرات۔ تقلّد: کمر میں تلوار باندھنا۔ القلد (ض) تلوار حمائل کرنا۔ سیف: تلوار (ج) اسیاف، سیوف، اسیف۔

ومن یجعلِ الضّرغامَ للصید بازہ
تَصَیَّدہ الضرغامُ فیما تَصَیَّدا

ترجمہ: جو شخص شیر کو اپنے شکار کے لئے باز بنالے تو وہ شیر اپنے شکاروں کے ساتھ اس کو بھی شکار کرسکتا ہے۔

یعنی باز کو سدھا کر اس سے شکار کیا جاتا ہے خلیفہ نے سیف الدولہ کو نائب بنایا ہے یعنی شیر کو باز کی حیثیت سے استعمال کررہا ہے اور دشمنوں کو اس کے ذریعہ شکار کرتا ہے لیکن شیر بہرحال شیر ہے کبھی یہ شیر پلٹ کر شکاری کو بھی تو شکار کرسکتا ہے

لغات: ضرغام: شیر ببر (ج) ضراغم۔ الصید: مصدر (ض) شکار کرنا۔

رأیتُك محضَ الحِلمِ فی محضِ قُدرۃٍ
ولو شئتَ کان الحِلمُ منك المهنَّدا

ترجمہ: میں نے تجھے خالص حلم خالص قدرت کے ساتھ دیکھا ہے اور اگر تو چاہے تو تیرا حلم ہندی تلوار بن جائے۔

یعنی ناگوار باتوں کو دل پر جبر کر کے گوارا کرلینا اور مشتعل نہ ہونا حلم ہے اور یہ انسان کی ایک بڑی خوبی ہے اور یہ حلم اس وقت اور بھی قیمتی ہو جاتا ہے جب آدمی بزور قوت اس ناگوار امر کو دفع کر سکتا ہے پھر بھی بردباری سے کام لے سیف الدولہ کا حلم ایسا ہی ہے اس کا حلم پوری قوت کے باوجود ہے اور جب چاہے یہ حلم شمشیر براں بن جائے۔

لغات: الحلم: بردبار ہونا (ک ن) خواب دیکھنا۔ قدرۃ: مصدر (ض) قادر ہونا۔ شئت: المشیئۃ (ف) چاہنا۔

وما قَتَلَ الاحرارَ کالعفوِ عنہم
ومن لک بالحُرّ الذی یَحْفَظُ الیدا

ترجمہ: معافی کی طرح شریفوں کے لئے دوسری کوئی چیز قتل کرنے والی نہیں ہے اور کون شریف جو احسان کو یاد رکھتا ہے۔

یعنی ایک خود دار اور غیرت مند آدمی کی غلطی اور جرم کو معاف کر دینا اس کو قتل کر دینے سے کم نہیں ہے کیونکہ وہ خود اپنی نگاہوں میں گر جاتا ہے کہ وہ دوسروں کے رحم و کرم پر زندگی بسر کرنے لگا ہے اور یہ شریف آدمی کے لئے موت سے کم نہیں ہے۔

لغات: احرار (واحد) حر: شریف، آزاد۔ العفو: مصدر (ن) معاف کرنا۔ یحفظ: الحفظ (س) یاد کرنا، حفاظت کرنا۔

اذا أنتَ اکرمتَ الکریمَ ملکتہ
وان انت اکرمتَ اللئیم تمرّدا

ترجمہ: جب تو شریف آدمی کو عزت دے گا تو تو اس کا مالک ہو جائے گا اور

کمینے آدمی کی عزت افزائی کرے گا تو وہ سرکش ہو جائے گا۔

یعنی عزت افزائی اس کی کرنی چاہیئے جو شریف الطبع ہو اور وہ اس اعزاز کو ہمیشہ یاد رکھے گا اور تیرا بندہ بے دام بن جائے گا لیکن کسی کمینے آدمی کی تو نے عزت بڑھا دی تو وہ اپنے کمینہ پن کا اظہار کرے گا اور کبھی نہ کبھی وہ سرکشی ضرور کرے گا۔

لغات: اللئیم: کمینہ (ج) لُؤَمَاء، اللؤم (ك) کمینہ ہونا۔ التمرّد: سرکشی کرنا المرد (ن) سرکشی کرنا (س) بے داڑھی مونچھ کے ہونا۔

ووضعُ الندیٰ فی موضعِ السیف بالعُلیٰ

مضر کوضع السیف فی موضعِ الندیٰ

ترجمہ: تلوار کی جگہ بخشش کو رکھنا علو مرتبت کے لئے نقصان دہ ہے جیسے بخشش کی جگہ تلوار کا رکھنا ہے۔

یعنی سختی و نرمی کو اپنی اپنی جگہ رکھنا چاہیئے دونوں کا بے محل استعمال مضرت کا باعث ہے اس لئے اس سے بچنا چاہیئے۔

ولکن تفوقُ الناس رایًا وحکمةً

کما فُقتَہم حالاً ونفسًا ومحتدا

ترجمہ: اور لیکن تو رائے اور حکمت میں لوگوں سے فائق ہے جیسا کہ تو کیفیت طبیعت اور اصل کے لحاظ سے ان سے بلند و برتر ہے۔

یعنی تو امارت و حکومت و طبیعت کی شرافت اور خاندانی نجابت میں جس طرح لوگوں سے بلند و بالا ہے اور اسی طرح دوسرے لوگوں سے رائے حکمت اور تدبر و فراست میں بھی فائق و برتر ہے اس لئے تیرا کوئی کام حکمت و دانش سے خالی نہیں ہوگا۔

لغات: تفوق: الفوق (ن) بلند ہونا۔ رای (ج) آراء۔ محتد: الحتد (س) خالص الاصل ہونا۔

يَدِقُّ على الافكارِ ما انتَ فاعلٌ
فَيُتْرَكُ ما يخفي و يؤخذ ما بدا

ترجمہ: جس کام کو تو کر دیتا ہے وہ فکر و تخیل کے نزدیک دقیق ہوتا ہے اس لئے جو پوشیدہ ہے وہ چھوڑ دیا جاتا ہے اور جو ظاہر ہے لے لیا جاتا ہے۔

یعنی وہ انتہائی دقیق امور جن کو تو عملی طور پہ انجام دیتا ہے لوگوں کے دل و دماغ کے نزدیک انتہائی دقیق ہوتے ہیں اس لئے لوگوں کی سمجھ میں جتنا کچھ آتا ہے اسے اختیار کر لیتے ہیں اور جو ان کے فکر و تصور سے بلند ہے وہاں تک ان کی رسائی نہیں ہوتی اسلئے اس کو اختیار نہیں کر پاتے۔

لغات: یدق: الدقۃ (ض) باریک ہونا، دقیق ہونا۔ افکار (واحد) فکر: قوت فکریہ۔ بدا: البدو (ن) ظاہر ہونا۔

أَزِلْ حَسَدَ الحسَّادِ عنى بِكَبْتِهِم
فانت الذى صَيَّرْتَهم لى حُسَّدا

ترجمہ: حاسدوں کے حسد کو انہیں رسوا کر کے مجھ سے دور کر دے کہ تو نے ہی ان کو میرا حاسد بنایا ہے۔

یعنی میری تیرے ساتھ جو وابستگی ہے اس پہ حسد کرتے ہیں اس لئے ان کے حسد کا باعث تیری ذات ہے اس لئے تو خود ان کو ذلیل کر کے ان کے شر سے مجھے بچا۔

لغات: حساد (واحد) حاسد: الحسد (ن ض) حسد کرنا۔ کبت (ض) ذلیل کرنا، پچھاڑنا، رسوا کرنا۔ حُسَّد (واحد) حاسد: حسد کرنے والے۔

اذا شَدَّ زَنْدَى حسنُ رايِك فيهم
ضربتُ بِنَصْلٍ يَقْطَعُ الهامَ مُغْمَدا

ترجمہ: جب تیری بہترین رائے ان کے سلسلے میں میری کلائی پکڑ لے گی تو میں ان

کو ایسی تلوار ماروں گا جو نیام میں ہونے ہوئے بھی کھوپڑی کاٹ ڈالے گی۔

لغات: شد (ن) باندھنا۔ زند: کلائی (ج) ازناد، زِنَادٌ، اَزْنُدٌ: نصل: نیزہ، تلوار (ج) اَنْصَالٌ، اَنْصُلٌ، نُصُوْلٌ۔ الہام (واحد) ھامۃ: کھوپڑی۔ مغمد: الغمد (ن ض) تلوار کا میان میں رکھنا۔ یقطع: القطع (ف) کاٹنا۔

وَمَا أَنَا اِلاَّ سَمْهَرِيٌّ حَمَلْتَهُ
فَزَيَّنَ مَعْرُوضًا وَرَاعَ مُسَدَّدًا

ترجمہ: میں سمہری نیزہ ہی ہوں جس کو تو نے اٹھا رکھا ہے چوڑائی میں رکھا ہوا باعث زینت ہے اور سیدھا تنا ہوا خوف زدہ کرنے والا ہے۔

یعنی مری حیثیت ایسے عمدہ نیزے کی ہے کہ سامنے پڑا ہے تو معلوم ہوگا کہ ایک شاندار نیزہ ہے اور جب ہاتھ میں لے کر دشمن پر تان لیا جائے تو دشمن تھرتھرا جائے۔

لغات: زیّن: التزئین: آراستہ کرنا۔ الزینۃ (ض) زینت دینا۔ راع: الروع (ف) خوف زدہ کرنا۔ مسدد: التسدید: نیزہ چلانے کے لئے سیدھا کرنا۔

وما الدھرُ الا من رُواۃِ قصائدی
اذا قلتُ شعرا اصبح الدھر مُنشدا

ترجمہ: زمانہ مرے ہی قصیدوں کو نقل کرنے والا ہے اور جب کوئی شعر کہتا ہوں تو پورا زمانہ گنگنانے لگتا ہے۔

یعنی شعروشاعری کی دنیا میں میرا ہی سکہ رواں ہے سارا زمانہ میرے شعروں پر سر دھنتا ہے، مری زبان سے شعر کے نکلتے ہی سارے زمانہ میں اس کی شہرت پھیل جاتی ہے، اور ہر مجلس میں مرے ہی شعروں کو سنا سنایا جاتا ہے۔

لغات: دھر: زمانہ (ج) دھور۔ رواۃ (واحد) راوی، الروایۃ: روایت کرنا (ض) قصائد (واحد) قصیدۃ۔ منشدا: الانشاد: شعر سنانا، شعر گنگنانا۔

وفَسَّارَبه من لا يسيرُ مشمِّرا
وغنّى به من لا يغنّى مُغرِّدا

ترجمہ: جو چلنا نہیں جانتا اس کی وجہ سے تیار ہو کر چلنے لگتا ہے اور جو گانا نہیں جانتا ہے اس کی وجہ سے گانے والا بن جاتا ہے۔

یعنی میدان شاعری میں جن کو ایک قدم چلنا نہیں آتا وہ مرے شعروں کو پڑھتے پڑھتے شاعری کرنے لگتا ہے جسے شعر گنگنانے کا بھی شعور نہیں ہوتا وہ میرے شعروں کی وجہ سے لہرا لہرا کر پڑھنے لگتا ہے۔

لغات: سار: السیر: چلنا (ض)۔ مشمّرا التشمیر: آستین چڑھانا، پائنچے چڑھانا۔ غنّی: التغنیۃ: گانا۔ مغردا: التغرید: گانا۔

أَجِزْنی اذا انشدتَ شعراً فانما
بشِعری اتاکَ المادِحونَ مردّدا

ترجمہ: جب تجھے اشعار سنایا جائے تو اس کا صلہ مجھے دے کیوں کہ مداح کرنے والے مرے ہی اشعار کو دوبارہ تیرے پاس لاتے ہیں۔

یعنی جب دوسرے شعراء تیری شان میں قصیدہ سناتے ہیں تو سنانے والے کے بجائے انعام و صلہ مجھے دے کیوں کہ ان کے قصائد ان کی قوت فکریہ کا نتیجہ نہیں ہیں بلکہ انہوں نے میرے ہی اشعار کو اپنے قصیدوں میں ڈھال کر اپنا لیا ہے اس لئے انعام کے مستحق وہ نہیں میں ہوں۔

لغات: اجز: الاجازۃ: بدلہ دینا۔ الجزاء (ض) بدلہ دینا۔ اتا: الاتیان به (ض) لانا۔ المادحون: المدح (ف) تعریف کرنا۔ مردد: الترديد: لوٹانا۔

وَدَعْ کلَّ صوتٍ غیرِ صوتی فاننی
انا الطائرُ المحکی والآخر الصَّدا

ترجمہ: مری آواز کے علاوہ تو ہر آواز کو چھوڑ دے اس لئے کہ گانے والی چڑیا میں ہوں اور دوسری صدائے بازگشت ہے۔

یعنی تجھے دوسرے شعراء کی طرف دھیان دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ وہی کہتے ہیں جو میں کہہ چکا ہوں، اصل آواز قابل توجہ ہوتی ہے صدائے بازگشت کی کیا حقیقت ہے اور اس کی طرف کون دھیان دیتا ہے۔

لغات: دع: للودع (ف) چھوڑنا۔ صوت: آواز (ج) اصوات۔ طائر: چڑیا (ج) طیور، الطیران (ض) اڑنا۔ المحکی: الحکایۃ (ض) بیان کرنا۔ الصداء: بازگشت، گونج (ج) اَصْدَاء۔

تَرَکْتُ السُّرٰی خلفی لمن قَلَّ مالُہ
وانعلتُ أفراسی بنُعماك عَسْجَدا

ترجمہ: شب روی کو میں نے اپنے پیچھے ان لوگوں کے لئے چھوڑ دیا ہے جن کے پاس مال کم ہے اور میں نے تو تیری نعمتوں کی بدولت اپنے گھوڑے کی نعل تک سونے کی بنوادی ہے۔

یعنی مختلف درباروں کے رات دن چکر لگانے کا کام بے روزگار شاعروں کے لئے میں نے چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں اس سے بے نیاز ہوں تیرے انعامات کی بدولت تو مرے گھوڑے کی نعل تک سونے کی ہے۔

لغات: ترکت: الترك (ن) چھوڑنا۔ السُّرٰی (ض) رات میں چلنا۔ انعلت: الانعال: نعل بنوانا، لگوانا، النعل (ف) نعل لگانا (س) جوتا پہننا۔ عسجدا: سونا۔

وقَیَّدْتُ نفسی فی ذَرَاكَ مَحَبَّۃً
ومن وَجَدَ الاحسانَ قَیْدًا تَقَیَّدَا

ترجمہ : میں نے اپنی جان کو تیری پناہ میں محبت کی وجہ سے قید کر دیا ہے
جو شخص احسان کی قید پاتا ہے وہ خود قیدی ہو جاتا ہے ۔
یعنی ہر آدمی اپنے محسن کا بندۂ بے دام بن جاتا ہے میں نے اپنی خوشی سے
تیرا قیدی بن جانا قبول کر لیا ہے ۔

لغات : قیدت : التقیید : قیدی بنانا ۔ وجد : الوجدان (ض) پانا ۔

اذا سَألَ الانسانُ ایامَہ الغنیٰ
وکنتَ علی بُعدٍ جَعَلْنَكَ مَوْعدا

ترجمہ : جب انسان اپنے زمانہ سے مالداری کا سوال کرتا ہے اور تو دوری
پر ہوتا ہے تو وہ تیری ذات کو وعدہ کا وقت بنا دیتا ہے ۔
یعنی زمانہ سے کوئی شخص اپنے مالدار بنانے کی تمنا کرتا ہے تو خود زمانہ اس
کو مالدار بنانے کی سکت نہیں رکھتا ہے بلکہ وہ بتا دیتا ہے کہ جب ممدوح آ جائیگا
تو تجھے مالداری مل جائے گی ہیں اس کے رہتے ہوئے بے بس ہوں مرے بجائے
سیف الدولہ تیری تمنا پوری کر سکتا ہے ۔

اسیر ادروی
استاذ جامعہ اسلامیہ ریوڑی تالاب بنارس
۲۲ ر فروری ۸۲ء دوشنبہ
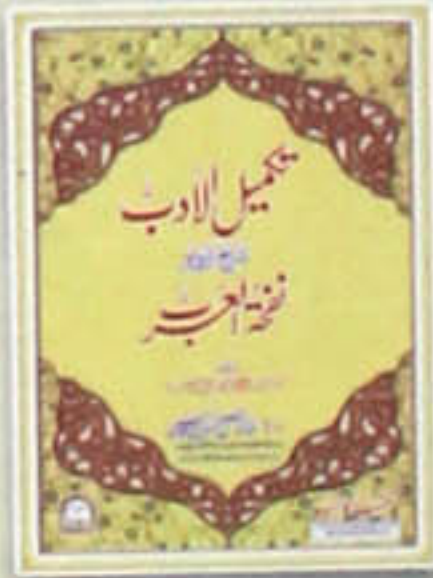
مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37221395